علمی

# معروضی اسلامیات گائیڈ

ایم اے سال اوّل

ایم طارق محمود

علمی کتاب خانہ

ILMI
علمی
کتاب خانہ

اردو بازار، لاہور

# مؤلف کی دیگر تصنیفات

| | | | |
|---|---|---|---|
| علمی گائیڈ | ...... | ایم اے اسلامیات | ...... (سال اوّل) |
| علمی معروضی گائیڈ | ...... | ایم اے اسلامیات | ...... (سال اوّل) |
| علمی گائیڈ | ...... | ایم اے اسلامیات | ...... (سال دوم) |
| اسلام اور سائنس | ...... | ایم اے اسلامیات | ...... (سال دوم) |
| عالم اسلام کے مسائل و سائل | | ایم اے اسلامیات | ...... (سال دوم) |
| اخلاق و تصوف | ...... | ایم اے اسلامیات | ...... (سال دوم) |

علمی گائیڈ لیکچرار + سبجیکٹ سپیشلسٹ (عربی)

علمی گائیڈ لیکچرار + سبجیکٹ سپیشلسٹ (اسلامیات)

# عرضِ مؤلّف

الحمدلله الذی خلق اللوح والقلم والصلوٰۃ والسلام علی سیّد الانبیاء والمرسلین اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔

﴿قل ھل یستوی الذی یعلمون والذین لایعلمون﴾

وقال النبی ﷺ ﴿خیر کم من تعلم القرآن وعلّمہ﴾

محترم قارئین کرام! زیرِنظر کتاب کوتحریر کرنے سے قبل کتابوں کو ہاتھ میں لیے میں عرصہ تک جھلکتا رہا، قلم انگشت بدنداں اور ناطقہ گریباں رہا، عالم خدا کے سامنے میں بار بار سجدہ ریز ہوا تب کہیں جا کر رحمتِ خداوندی جوش میں آئی اور لکھنے کے لیے اس نے مجھے ہمت دی اور میں نے اس کتاب کوتحریر کرنے کے لیے قلم اٹھالیا اور اس پیش کش کی صورت میں مجھ ناچیز سے جو خدمت بن پائی ہے وہ سراسر اللہ کی توفیق اور اس کی تائید ونصرت کا کمال ہے۔

هذا من فضل ربی

ایم اے اسلامیات گائیڈ برائے پارٹ (ون) کے لیے زیرنظر جو یہ معروضی کتاب تحریر کی گئی ہے، اس کو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے جدید **سلیبس** کے عین مطابق تیار کیا گیا ہے۔اس گائیڈ کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

1) اس میں قرآن مجید سے متعلقہ تمام ضروری سوالات نقل کئے گئے ہیں۔

i) پرچہ دوم حدیث شریف میں احادیث کے متعلقہ تمام سوالات کو مرکوز کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
ii) پرچہ سوم تقابل ادیان میں دلائل کے ساتھ تمام سوالات کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔
iii) پرچہ چہارم تاریخ اسلام میں تمام سوالات کو تاریخی حوالہ سے مدلل طور پر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
iv) پرچہ پنجم عربی زبان وادب میں جملہ امور (گرائمر زبان وادب اور تفسیر) کے موضوعات کو شامل کیا گیا ہے۔
v) تمام سابقہ پیپرز کے معروضی سوالات کو حل کر کے ایک علیحدہ حصہ میں نقل کر دیا گیا ہے تا کہ طلبہ آسانی سے سابقہ پیپرز کے معروضی سوالات سے آگاہ ہو سکیں۔

امید واثق ہے کہ زیر نظر کتاب تمام طلباء کو امتحان میں اعلیٰ نمبروں سے کامیابی دلائے گی اور اساتذہ کرام بھی اس سے استفادہ کر سکیں گے، میں ایم طارق محمود نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اس کے کسی موضوع میں تشنگی نہ رہے اور کتاب ہر لحاظ سے مکمل اور مفید ہو تاہم اگر فاضل اساتذہ کرام صاحبان علم و دانش اس میں کوئی سقم دیکھیں تو براہِ کرم مجھے آگاہ کریں آپ کی تعمیری آراء کا ضرور خیر مقدم کیا جائے گا۔

آخر میں میں اپنے والد محترم مولانا محمد اکالگڑھی اور اپنی رفیقہ حیات، محمد جاوید صاحب پبلشر علمی کتب خانہ لاہور کا بھی شکر گزار ہوں، جنہوں نے تمام مصروفیات کے باوجود میری ہمہ وقت رہنمائی و معاونت فرمائی۔ اور اس کتاب کو پبلش کیا۔ اللہ تعالیٰ میری اور ان کی اس کاوش کو دنیا و آخرت میں کامیابی کا وسیلہ و ذریعہ بنائے۔ آمین

والسلام

ایم طارق محمود
(ایوارڈ یافتہ ایجوکیشن بورڈ، فیصل آباد)
0300-6696430,041-4797231

# پہلا پرچہ

# القرآن الحکیم

# Al-Quran-ul-Hakeem
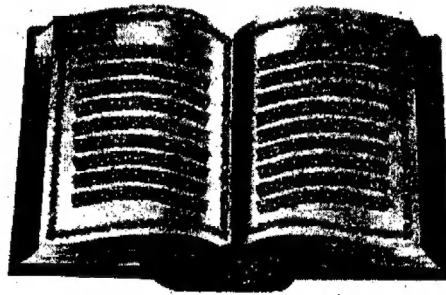
# پرچہ اوّل ﴿القرآنُ الکریم﴾

س: قرآن مجید کے علوم کو کتنے گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

ج: قرآن مجید کے علوم کو مندرجہ ذیل پانچ گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1) علم الاحکام
2) علم المخاصمہ یا علم مناظرہ
3) علم التذکیر بآلاءِ اللہ
4) علم التذکیر بایام اللہ
5) علم التذکیر بالموت و مابعدہ

س: علم الاحکام سے کیا مراد ہے؟ اس کی جامع تعریف کریں۔

ج: اللہ پاک نے انسانیت کی فلاح وفوز کے لیے جو احکامات صادر فرمائے ہیں ان کا علم حاصل کرنا علم الاحکام کہلاتا ہے۔

س: علم الاحکام کی کتنی اقسام ہیں؟ اُن کے نام لکھیں۔

ج: علم الاحکام کی دو اقسام ہوتی ہیں:

(۱) اوامر: ایسے احکام جن کے کرنے کا حکم دیا گیا ہو، اوامر کہلاتے ہیں۔

(۲) نواہی: ایسے احکام جن کے ذریعے کسی کام سے منع کیا گیا ہو نواہی کہلاتے ہیں۔

س: اوامر کی کتنی قسمیں بنتی ہیں؟ وضاحت سے بیان کریں۔

ج: اوامر کی دو قسمیں بنتی ہیں:

(۱) عبادات: عبادات میں عقائد، توحید و رسالت آسمانی کتب پر ایمان، انبیائے کرام پر ایمان اور نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ شامل ہیں۔ مختصر یہ کہ عبادات میں فرض، واجب، مستحب، مکروہ اور حرام چیزیں شامل ہیں۔

(۲) معاملات: معاملات میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل کی جاتی ہیں۔

(۱) خانگی امور سے متعلق احکامات (۲) سلطنت کے امور سے متعلق احکامات۔ گویا کہ اس میں جہاد فی سبیل اللہ، انفاق فی سبیل اللہ، ملک داری کے اصول و قوانین، قتل عمد وغیرہ کے احکام شامل ہیں۔

س: علم مخاصمہ سے کیا مراد ہے؟ اس کی تعریف کریں؟

ج: علم مخاصمہ: مخاصمہ لفظ خصم سے مشتق ہے، جس کے معنی خصومت، دشمنی وغیرہ کے ہیں، بحث و تکرار کے معانی میں بھی علم مخاصمہ آتا ہے۔

س: قرآن مجید میں کتنے قسم کے لوگوں سے مخاصمہ کیا گیا ہے؟ صرف نام لکھیں؟

ج: قرآن مجید میں چار اقسام کے لوگوں سے مخاصمہ کیا گیا ہے۔ (۱) یہود (۲) نصاریٰ (۳) مشرکین (۴) منافقین

س: یہود و نصاریٰ سے کن موضوع پر مناظرہ کیا گیا؟

ج: یہود و نصاریٰ سے ان دو موضوعات پر قرآن مجید نے مناظرہ کیا ہے۔

تردید فی ضمن عقائد باطلہ

تردید فی ضمن الشبہات

س: تذکیر بآلاءِ اللہ سے کیا مراد ہے؟ قرآنی دلیل سے جواب کی وضاحت کریں؟

ج: اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء و صفات کو قرآن مجید میں عام فہم اور سادہ الفاظ میں بیان کیا ہے تاکہ لوگ جلد سمجھ سکیں، یعنی جس طرح اللہ اپنی ذات کے لحاظ سے وحدہ لاشریک اور بے مثال ہے، وہ اپنی صفات میں بھی یکتا ہے، اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

اس کی مانند کوئی چیز نہیں وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے

قرآن مجید کا یہ اسلوب اس لیے رکھا گیا تا کہ لوگ اس کے ذکر و عبادت میں مصروف رہیں اور سمجھ سکیں مختصر یہ کہ اس قسم کے علوم میں مندرجہ ذیل موضوعات آتے ہیں: تخلیق کائنات، حکمتِ الٰہی، صفاتِ الٰہیہ، بادلوں سے بارش کا نزول، پانی سے ہر چیز کا زندہ کرنا، سمندروں، پہاڑوں کی تخلیق وغیرہ

س: تذکیر بایام اللہ سے کیا مراد ہے؟ وضاحت سے بیان کریں۔

ج: تذکیر بایام اللہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ اور پیدا کردہ حالات و واقعات کا علم۔

س: قرآن مجید کے اندر کتنی اقسام کے واقعات بیان کئے گئے ہیں، امثال سے واضح کریں۔

ج: قرآن مجید کے اندر دو اقسام کے واقعات کو قلمبند کیا گیا ہے:

1) ایسی اقوام جو غضب الٰہی اور اپنی بداعمالیوں کی بدولت تباہ ہوئیں ان کے واقعات کو بیان کیا گیا تا کہ لوگ آئندہ زمانے میں ان کی تباہ کاریوں کے واقعات کو پڑھ کر اس سے سبق سیکھ سکیں۔

2) ایسی قوم کے حالات و واقعات جنہوں نے اپنی گردنوں کو سر تسلیم خم کر دیا اور حکم الٰہی پر کاربند رہے، مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور دیگر انبیاء کے واقعات کئی بار ذکر اس لیے کئے گئے تا کہ لوگ ان کے نقوش پر چل سکیں۔ مختصر یہ کہ انبیاء کرام کے حالات و واقعات، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امتیوں کے لیے مشعل راہ ہیں تا کہ وہ صبر سے کام لے کر حکم الٰہی پر کاربند رہیں۔

س: علم التذکیر بالموت سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: علم التذکیر بالموت سے مراد ہے کہ موت برحق ہے اس سے کوئی بھی فرار حاصل نہیں کر سکتا۔ نیز جو اس کائنات فانی سے چلا جائے گا وہ دوبارہ نہیں آئے گا۔ قرآنی احکام کے مطابق موت کے بعد آدمی دوبارہ دنیا پر نہیں آئے گا۔ قرآنی احکام کے مطابق موت کے بعد آدمی کو دوبارہ قیامت کے دن زندہ کر دیا جائے گا اور اس سے سوال جواب کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

س: مخاصمہ کے لفظی معانی بیان کریں؟

ج: مخاصمہ کا لفظ خصم سے ہے، جس کے معنی ہیں عداوت یا مباحثہ و مناظرہ۔

س: علم مخاصمہ کے اصطلاحی معنی بیان کریں؟ نیز بتائیں کہ کن گمراہ فرقوں سے قرآن نے مخاصمہ کیا ہے؟

ج: قرآن مجید میں جن لوگوں سے مخاصمہ کیا گیا وہ گمراہ فرقے چار قسم کے ہیں:

(۱) مشرکین (۲) یہود (۳) نصاریٰ (۴) منافقین۔

س: تردید فی ضمن عقائد باطلہ سے کیا مراد ہے؟ مثال دے کر بیان کریں۔

ج: قرآن پاک میں جگہ جگہ مشرکانہ عقائد پر ضرب کاری لگائی گئی ہے، نیز غلط اذہان رکھنے والوں کو عقلی دلائل دے کر جھٹلایا گیا ہے۔ نیز ان کے عقائد باطلہ یعنی تثلیث، بت پرستی اور ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں گردانتے کی تردید کی گئی ہے۔

س: تردید فی ضمن المشبہات سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: قرآن مجید نے بڑی خوش اسلوبی سے ان لوگوں کی تردید کی ہے جو شکوک و شبہات میں رہتے ہیں یا مخالفین اسلام ان کو اس قسم کے شکوک میں ڈالتے ہیں۔ نیز متکلمین نے مشرکین و مخالفین اسلام پر اعتراض کرنے اور غلط عقائد رکھنے والوں کو قرآن مجید کے حوالہ سے ہر دور میں منہ توڑ جواب صادر کیا ہے۔

س: مشرکین سے کیا مراد ہے؟ جامع تعریف بیان کریں۔

ج: مشرکین وہ لوگ تھے جو اللہ کے علاوہ بتوں یا چاند، سورج، ستاروں وغیرہ کی پوجا کرتے تھے، یعنی وہ اپنی جبین نیاز کو غیر اللہ کے سامنے جھکاتے تھے یہ مشرکین اپنے آپ کو حنیف کہتے تھے۔ یعنی یہ سمجھتے تھے کہ وہ دین ابراہیم علیہ السلام کے پیروکار ہیں۔

س: دین ابراہیم کے شرعی اعمال بیان کریں۔

ج: دین ابراہیم کے شرعی اعمال یہ تھے: (1) خانہ کعبہ کا حج کرنا (2) نماز میں قبلہ یعنی خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا (3) نسب کے ذریعے حرام ہونے والی عورتوں کی تحریم (4) ختنہ کرنا (5) فطری احکام (6) حرام مہینوں کی حرمت (7) غسل جنابت (8) نحر یا قربانی ذبح کرنا (9) قربانی کے ذریعے ایام حج میں اللہ تعالیٰ کا قرب چاہنا۔

س: مشرکین کی گمراہی کی وجوہات کون سی ہیں؟ مختصراً بیان کریں۔

ج: مشرکین کی گمراہی کی مندرجہ ذیل وجوہات سامنے آتی ہیں: (۱) شرک (۲) تشبیہ (۳) تحریف (۴) قیامت کا انکار (۵) مظالم (۶) فحش حرکات کا رواج (۷) غلط رسوم و رواج (۸) عبادت کی تباہی

س: یہودیوں سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟

ج: یہودیوں سے مراد گمراہ لوگوں میں سے دوسرا گروہ جس سے قرآن مجید نے مخاصمہ کیا وہ یہودیوں کا گروہ تھا، وہ تورات جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی، اس پر ایمان رکھتے تھے اور انہوں نے اس میں تحریف کر دی تھی۔

س: یہودیوں کے اندر کونسی خرابیاں پرورش پا گئی تھیں؟

ج: یہودیوں کے اندر مندرجہ ذیل خرابیاں پرورش پا چکی تھیں۔ (۱) تحریف کتاب (۲) آیات الٰہی کو چھپانا (۳) افتراء (۴) مسئلہ (۵) آخر الزماں پیغمبر ﷺ کی رسالت کے بارے میں شبہات

س: تحریف کتاب سے کیا مراد ہے؟ نیز تحریف کی اقسام بیان کریں۔

ج: تحریف سے مراد ہے بدلنا۔ چینج کرنا۔ الفاظ کی جگہ اور الفاظ لے آنا، ترجمہ کرتے وقت اصل معانی کی بجائے مختلف معانی کا استعمال کرنا۔ تحریف کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظی تحریف (۲) معنوی تحریف

س: نصاریٰ کون لوگ تھے؟ اور یہ کس پیغمبر کو مانتے تھے؟

ج: یہ عیسائی تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار تھے، مگر عقیدہ توحید سے گمراہ ہو کر تثلیث کے قائل ہو گئے تھے، عیسائیوں نے اللہ پاک کی الوہیت اور وحدانیت میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی شامل کر لیا تھا مختصر یہ کہ انہوں نے باپ بیٹے اور روح القدس کو ایک گرداننا شروع کر دیا۔

س: نصاریٰ کی گمراہی کے اسباب بیان کریں؟

ج: عیسائی لوگ دین ابراہیم سے ہٹ کر عقیدہ تثلیث کے قائل ہو کر گمراہ ہو گئے تھے، ان کی گمراہی کی مندرجہ ذیل وجوہات تھیں:

۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ کو الوہیت میں شامل کرنا۔

۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر چڑھ جانے کا اعتقاد فاسد۔

۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کا عقیدہ۔

۴) فارقلیط کی غلط تاویل

۴) اقالیم ثلاثہ

س: فارقلیط سے کیا مراد ہے؟ عیسائی عقیدہ کے مطابق اس لفظ کا مطلب بیان کریں؟

ج: انجیل مقدس میں لفظ فارقلیط جو استعمال کیا گیا، اس کے بارے میں بھی عیسائی کج روی کا شکار ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دینے کے بعد وہ دوبارہ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو انجیل پر قائم رہنے کی تلقین کی۔ عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے یہ وصیت بھی کی کہ میرے بعد بہت سے مدعیان نبوت آئیں گے مگر جو میرے نام سے دعوت دے گا اس کی دعوت کو اپنانا۔

س: منافقین کی جامع تعریف بیان کریں؟

ج: منافقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام سے تو کلمہ طیبہ کا اقرار کرتے ہیں اور مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں، مگر حقیقت میں وہ مسلمان نہیں۔

س: منافق کی اقسام الفوز الکبیر میں کتنی بیان کی گئی ہیں؟ صرف نام لکھیں۔
ج: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے الفوز الکبیر میں منافقین کی دو مشہور اقسام بیان کی ہیں۔ (۱) قلبی منافق (۲) علمی منافق
س: قلبی منافق کون ہوتا ہے اور اس انجام کیا ہوگا؟
ج: منافقین کا وہ گروہ جو ظاہری طور پر لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور دائرہ اسلام میں داخل ہیں مگر دلی طور پر وہ اسلام کے دشمن اور اعداء الدین ہیں، اللہ پاک نے ان لوگوں کے بارے میں قرآن مجید سورہ البقرہ میں فرمایا ہے:

إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

"بلاشبہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے۔"

س: علمی منافق کی جامع تعریف قلمبند کریں؟
ج: علمی منافق وہ ہیں جو دلی طور پر تو اسلام اور دینی احکام کے سامنے سربسجود ہوتے ہیں مگر ان کے اعمال اس کی عکاسی نہیں کرتے۔ رسول مکرم ﷺ کے عہد میں ضعیف العقیدہ لوگ بھی تھے جو کھل کر سامنے نہ آتے تھے بلکہ دنیاوی حرص و ہوس میں مبتلا تھے۔
س: نسخ کے لغوی معنی بیان کریں؟
ج: لغوی معنی کے اعتبار سے نسخ متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے۔
۱) زائل کرنا، دور کرنا قرآن پاک میں ہے: ﴿فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ﴾ یعنی اللہ مٹا دیتا ہے اس کو جسے شیطان القاء کرتا ہے۔
۲) نسخ بمعنی تبدیل بھی آتا ہے، ارشاد ربانی ہے ﴿وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ﴾ جب ہم ایک آیت کو دوسری آیت سے بدل دیتے ہیں۔
۳) نسخ بمعنی نقل بھی استعمال کیا جاتا ہے: ﴿نَسَخْتُ الْكِتَابَ﴾ میں نے کتاب نقل کی۔
س: شرعی اصطلاح میں نسخ کے کیا معنی ہیں؟ قرآنی موقف بیان کریں۔
ج: رَفْعُ الْحُكْمِ الشَّرْعِي بِدَلِيْلٍ شَرْعِي کہ کسی حکم شرعی سابق کو رفع کر کے اس کے قائم مقام دوسرا حکم مقرر کرنا جیسا ارشاد خداوندی ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا۔
س: نسخ کی کتنی اقسام ہیں، ان کے نام لکھیں۔
ج: نسخ کی چار اقسام ہیں:

۱) نسخ القرآن بالقرآن　　۲) نسخ السنۃ بالقرآن
۳) نسخ السنۃ بالسنۃ　　۴) نسخ القرآن بالسنۃ

۱) **نسخ القرآن بالقرآن:** یعنی قرآن کی آیت کا کسی دوسری آیت کے ساتھ بدل جانا۔

۲) **نسخ السنۃ بالقرآن:** سنت کو قرآن مجید کی رو سے منسوخ کرنا جیسے ماہ رمضان کے روزوں سے عاشورہ کے روزے منسوخ ہو گئے۔

۳) **نسخ السنۃ بالسنۃ:** یعنی ایک حدیث کا دوسری حدیث کی بدولت منسوخ ہونا مثلاً آگ کے پکے ہوئے کھانا کو کھا کر وضو کرنا اس کے بعد آپ ﷺ نے بکری کا گوشت کھا کر وضو نہ کیا اس حدیث سے پہلی حدیث منسوخ ہو گئی۔

۴) **نسخ القرآن بالسنۃ:** بعض مفسرین نے اس قسم کو قبول کیا ہے اور بعض نے نہیں کیا، اصل حقیقت یہ ہے کہ حدیث قرآن کے کسی حکم کو منسوخ نہیں کر سکتی۔

س: نسخ کی اہمیت مختصراً بیان کریں؟
ج: اصول تفسیر میں علم نسخ کی بہت اہمیت حاصل ہے، اسی اہمیت کی بناء پر متقدمین نے اس موضوع پر مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں۔

جمہور مفسرین کا قول ہے کہ کسی ایسے شخص کیلئے کلام اللہ کی تفسیر کرنا جائز نہیں جو ناسخ و منسوخ سے واقف نہ ہو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلیفہ سے پوچھا کیا تمہیں ناسخ و منسوخ کا علم ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا تم خود بھی ہلاک ہو گئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کر دو گے۔

غریب القرآن سے کیا مراد ہے؟ جامع تعریف بیان کریں۔

غریب القرآن سے مراد ایسے الفاظ ہیں جو نسبتاً اجنبی اور غیر مانوس ہوتے ہیں قرآن مجید کی تفسیر کرتے وقت اس قسم کے مقامات کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

غریب القرآن کی بنیاد کن چیزوں پر رکھی گئی ہے؟

علم غریب القرآن کی بنیاد دو چیزوں پر ہوتی ہے۔

لغت عرب میں ان الفاظوں کے کیا معنی ہیں۔

سیاق و سباق اور دوسرے الفاظ کی مناسبت سے ان کے معانی کا تعین کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لیے یہاں اختلافات کی گنجائش ہوتی ہے۔

اسباب نزول سے کیا مراد ہے؟ اس کی اہمیت بیان کریں۔

اصطلاح مفسرین میں شان نزول یا اسباب نزول آیات قرآنیہ سے تعلق رکھنے والے ان واقعات کو کہا جاتا ہے، جو نزول آیات کا سبب بنے۔ اصل تو یہی ہے کہ جملہ آیات قرآنیہ اور احکام خداوندی کے حقیقی نزول کا سبب بندوں کی حاجت و ضرورت ہے، اسی مقصد کے لیے قرآن کریم نازل کیا گیا، مگر بعض اوقات آیات کا نزول کسی خاص پیش آ جانے والے واقعہ پر ہوتا ہے تو مفسرین ان واقعات کو شان نزول اور اسباب نزول کہتے ہیں۔

اسلوب القرآن کی جامع و مدلل تعریف بیان کریں؟

قرآن مجید اسلوب بیان اور ترتیب دونوں اعتبار سے ایک منفرد کتاب ہے۔ اسے موجودہ انداز تصنیف کے مطابق مطالب اور مباحث کے لحاظ سے ابواب اور فصلوں پر تقسیم نہیں کیا گیا اور نہ مختلف مباحث کو ایک ایک عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سورتوں کی تقسیم کس طرح فرمائی؟ مفصل وضاحت کریں۔

سورتوں کی تقسیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس طرح فرمائی تھی۔

(1) سبع طوال: اس میں سات سب سے زیادہ طویل سورتیں ہیں۔

(2) مئین: اس میں وہ سورتیں شامل ہیں جن کی آیات کی تعداد سو یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔

(3) مثانی: ایسی تمام سورتیں شامل ہیں جن کی آیات کی تعداد سو سے کم ہے۔

(4) مفصل: مذکورہ بالا تمام سورتوں کے علاوہ جتنی سورتیں تھیں، انہیں مفصل کے عنوان کے تحت رکھا گیا۔

آیات محکمات سے کیا مراد ہے؟ تعریف قلمبند کریں۔

محکم: پکی اور پختہ چیز کو کہتے ہیں۔ آیات محکمات سے مراد وہ آیات ہیں جن کی زبان بالکل صاف اور واضح ہے۔ جن کا مفہوم متعین کرنے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جن کے الفاظ اپنے معنی و مدعا کا صاف اور واضح پتہ دیتے ہیں۔ جن میں تاویل کرنے کا موقع مشکل ہی سے کسی کو مل سکتا ہے۔ چونکہ محکمات اپنا مطلب بیان کرنے میں واضح ہوتی ہیں اس لیے ان میں حجت و بحث کی حاجت نہیں ہوتی۔ یہ آیات کتاب کی اصل بنیاد ہیں یعنی قرآن جس غرض کے لیے نازل ہوا ہے اس غرض کو یہی آیتیں پورا کرتی ہیں۔ ان ہی میں اسلام کی طرف دنیا کو دعوت دی گئی ہے۔ ان ہی میں عبرت اور نصیحت کی باتیں فرمائی گئی ہیں، ان ہی میں دین کے بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں، ان میں عقائد و عبادات اخلاق و فرائض اور امر و نہی کے احکام ارشاد ہوتے ہیں۔ پس جو شخص حق کا طالب ہو اور یہ جاننے کے لیے قرآن کی طرف رجوع کرنا چاہتا ہے کہ وہ کس راہ پر چلے اور کس راہ پر نہ چلے اس کی پیاس بجھانے کے لیے آیات محکمات ہی کافی ہیں۔ اس کی توجہ انہی پر لگی رہے گی اور وہ زیادہ تر ان ہی سے فائدہ اٹھانے میں مشغول رہے گا۔

س: متشابہات سے کیا مراد ہے؟ نیز متشابہ آیات کا حکم بیان کریں؟

ج: یعنی وہ آیات جو اپنا مفہوم و معنی ظاہر کرنے میں واضح نہ ہوں ان کے اشتباہ کی گنجائش ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ جو چیزیں انسان کے حواس خمسہ کے ذریعے محسوس نہیں ہوتیں۔ جنہیں اس نے کبھی دیکھا نہ چھوا نہ چکھا ہو وہ انسانی علم کی گرفت میں کبھی آ ئی ہیں نہ آ سکتی ہیں، ان کے لیے انسانی زبان میں ایسے الفاظ کہاں مل سکتے ہیں جو ان ہی کے لیے مقرر کیے گئے ہوں۔ مثال کے طور پر قرآن مجید میں آخرت کی بعض اشیاء کو جن دنیاوی الفاظ سے ادا کیا گیا ہے ان سے مقصود بالکل وہی نہیں جن لفظوں کو سمجھنے کے ہم عادی ہیں، بلکہ ان اُخروی اشیاء کو ان دنیاوی الفاظ سے اس لیے ادا کیا گیا ہے کہ ان کے درمیان مشابہت پائی جاتی ہے۔ ورنہ حقیقت میں ان کے درمیان وہی نسبت ہے جو ذرہ اور پہاڑ کے درمیان ہو سکتی ہے۔ اگر جنت کے باغوں، نہروں، میووں، غلاموں شرابوں وغیرہ کی وہی اُخروی حقیقت ہوتی جو ان لفظوں سے ہم اس دنیا میں مراد لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں نہ فرماتا کہ جنت کی نعمتیں ایسی ہیں جن کو نہ انسانی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں سے سنا ہے، نہ وہ کسی انسان کے خیال میں گزری ہیں۔ اسی طرح بعض پیچیدہ صفات جو ذات وصفات باری کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں۔ متشابہات کی اس قسم سے تعلق رکھتی ہیں جن کے مفہوم سے کوئی بشر واقف نہیں اس لیے سرور کائنات ﷺ دعا کے وقت فرمایا کرتے تھے۔ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ۔

س: حروف مقطعات سے کیا مراد ہے؟ مفسرین کے خیالات بیان کریں؟

ج: حروف مقطعات کے بارے میں بھی مفسرین کے مختلف خیالات ہیں، بعض کے نزدیک مقطعات متشابہات میں سے ہیں، ان کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا، اس کے برعکس دوسرے اہل علم جن میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ ان کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ راسخین فی العلم کو بھی ہے، حروف مقطعات کے بارے میں جو سات توجیہات پیش کی گئیں ہیں، وہ یہ ہیں:

(1) اللہ اعلم بمرادہ (2) امتحان کے لیے ہے اور ہر ایک کا امتحان اس کی شان کے مطابق ہوتا ہے۔ اس میں اہل علم کا امتحان ہے کہ اس میں وقف کرے اور اپنی بساط علمی کے گھوڑے نہ دوڑائے۔ (3) تحدی بلغاء ہے۔ (4) اسمائے الٰہی کی طرف اشارہ ہے۔ (5) خلاصہ سورہ کی طرف اشارہ ہے۔ (6) حساب ابجد کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں خاص مدت کے تعین کی طرف اشارہ ہے۔ (7) ابتدائے سورہ میں یہ بمنزلہ پھول کے ہیں۔

س: نظم قرآن سے کیا مراد ہے؟ اس کا معنی ومفہوم بیان کریں۔

ج: نظم قرآن مجید کا معنی یہ ہے کہ اس کی ہر آیت وسورۃ مضمون کے اعتبار سے ایک دوسرے کے ساتھ منسلک اور مربوط ہے۔ ایسا نہیں کہ ہر آیت اپنے ساتھ والی آیت سے موضوع کے اعتبار سے الگ تھلگ اور غیر متعلق ہے۔

س: سورۃ فاتحہ کی اہمیت بیان کریں؟

ج: یہ سورہ درحقیقت قرآن مجید کے علوم کی جامع ہے۔ اس میں پورے قرآن مجید کا نظم جامعیت کے ساتھ موجود ہے۔ یہ سورۃ قرآن کا ایسا چھوٹا سا آئینہ ہے، جس کے اندر ہم پورا قرآن مجید دیکھ سکتے ہیں۔

س: استطراد سے کیا مراد ہے؟ قرآنی مؤقف بھی بیان کریں؟

ج: اس کا معنی ہے کہ ایک مضمون ایک جگہ بیان کیا گیا ہے اور اس کی مناسبت سے اس سے ملتا جلتا کوئی مضمون ضمناً بیان کیا گیا ہے۔ اس کی مثال اعراف کے دوسرے رکوع میں ملتی ہے جہاں بیان ہوا ہے کہ ابتداء میں کوئی لباس نہ تھا اس کے بعد بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ اس نے انسان کو لباس عطا کیا اور اس ظاہری لباس کے ساتھ ساتھ اس نے تمہارے لیے حقیقی لباس تقویٰ اور پرہیز گاری رکھا ہے۔ گویا لباس سے تقویٰ اور پرہیز گاری کا اظہار ہونا چاہیے۔ لباس باطنی اور لباس ظاہری کا ذکر کیا گیا ہے۔ (اعراف:26)

س: ایک اچھے مفسر کی خصوصیات کیا ہوتی ہیں؟ کوئی سی پانچ خصوصیات بیان کریں۔

ج: ایک اچھے مفسر کو مندرجہ ذیل خصوصیات کا مظاہرہ کرنا چاہیے:

1) علم قرأت کا ماہر ہونا: مفسر قرآن کے لیے لازم ہے کہ قرأت کے اصول وضوابط سے آگاہ ہو، کیوں کہ کلام کی اصل نطق اور کیفیت اس کے ذریعے معلوم ہوتی ہے۔

2) اصول فقہ سے واقفیت: قرآن کی تفسیر کرنے والے کے لیے لازم ہے کہ وہ قرآن کی تفسیر کرتے وقت اصول فقہ کو مدنظر رکھے اور اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اصول فقہ میں مہارت تامہ رکھتا ہو کیوں کہ شریعت کے احکام کو تفصیلی طور پر قرآن وحدیث سے استنباط کے لیے لازم ہے کہ وہ اصول فقہ جانتا ہو۔

3) علم فقہ اور مفسر قرآن: مفسر قرآن کے لیے لازم ہے کہ وہ فقہ کے علوم پر عبور رکھتا ہو تا کہ وہ شرعی احکام سے متعلق تفصیلی معلومات بتا سکے۔

4) اسباب نزول کا جاننا: مفسر قرآن کے لیے لازم ہے کہ وہ آیات کے اسباب نزول کو جانتا ہو کہ یہ آیت کس وقت کس جگہ اور کیوں نازل ہوئی کیوں کہ اگر اس کو اسباب نزول کا علم ہوگا تو پھر وہ صحیح تفسیر کر سکے گا۔

5) مقاصد الٰہی: قرآن مجید ایک مقصد کے لیے نازل کیا گیا اور اس میں ایک خاص حکمت رکھی گئی ہے، اس لیے مفسر کے لیے لازم ہے کہ وہ ان مقاصد الٰہی کو جانتا ہے جس کی وجہ سے بابرکت کتاب قرآن مجید نازل ہوئی۔

6) سابقہ امم کی تاریخ سے واقفیت: سابقہ تاریخ کسی بھی قوم کے عروج وزوال میں خشت اوّل کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے قرآن مجید میں سابقہ امتوں کے حالات وواقعات بیان کیے گئے ہیں تا کہ لوگوں کو ان کی تاریخ کا علم ہو سکے۔ کہ کیوں یہ اقوام ہلاک ہوئیں اور کس طرح وہ نیچے سے اوپر بلندی پر فائز ہوئیں۔

س: تفسیر کے لغوی معانی بیان کریں؟

ج: لفظ "تفسیر" کا مادہ: فَسَرَ (ضَرَبَ اور نَصَرَ) ہر دو اوزان پر آیا ہے) فَسَرَ، فَسْرًا: واضح کرنا، وضاحت کرنا، مراد بتانا، ظاہر کرنا، کھولنا، کسی چیز کو اس طرح بیان کرنا کہ اس کے تمام پہلو ظاہر ہو جائیں بے حجاب کرنا، کسی لفظ کے معانی اور مفہوم کو عیاں کرنا، ننگا کرنا۔ (المنجد)

لفظ "تفسیر" قواعد کی رو سے "مصدر" ہے جس کے معانی ہیں:

(۱) پردہ ہٹانا، ظاہر کرنا، کسی بیان کو واضح کرنا، وضاحت کرنا، تفصیل سے بیان کرنا

(۲) سواری کا پالان اتار کر اس کی پیٹھ ننگی کرنا، بے حجاب کرنا، ننگا کرنا، چونکہ ننگا کرنے سے ہر چیز ظاہر ہو جاتی ہے اس لیے اس لفظ (تفسیر) کو کھولنے اور ظاہر کرنے کے معانی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ "تفسیر" میں الفاظ کے معانی اور مفہوم کو فاش کیا جاتا ہے، اسی لیے یہ عمل "تفسیر" کہلاتا ہے۔ لفظ "تفسیر" کی جمع "تفاسیر" ہے۔

س: تفسیر کا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: عرف عام میں کسی بیان یا عبارت کو وضاحت سے بیان کرنا "تفسیر" کہلاتا ہے۔ شرعی اصطلاح میں قرآن مجید کی آیات کے مفہوم کو وضاحت سے بیان کرنے کو "تفسیر" کہتے ہیں۔

س: علم تفسیر کی کوئی سی دو تعریفیں بیان کریں۔

ج: ابوحیان کا خیال ہے کہ: "تفسیر" ایک ایسا علم ہے جس میں قرآنی الفاظ کے تلفظ، ان کے مفہوم ومدلول، ان کے افرادی وترکیبی اور ان معانی سے بحث کی جاتی ہے، جن کے حالت ترکیب میں وہ حامل ہوتے ہیں"۔

امام زرکشی فرماتے ہیں کہ: "تفسیر ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ پر نازل شدہ کتاب کے معانی سمجھے جاتے ہیں اور اس کتاب کے احکام ومسائل اور اسرار وحکم سے بحث کی جاتی ہے۔"

"الاتقان" میں مرقوم ہے کہ تفسیر ایک ایسا علم ہے جس میں قرآنی آیات کے نزول، ان کے واقعات متعلقہ واسباب نزول نیز مکی ومدنی، محکم ومتشابہ، ناسخ ومنسوخ، عام وخاص، مطلق ومقید، مجمل، حلال وحرام، وعدہ ووعید امر ونہی اور عبر وامثال سے بحث کی جاتی ہے۔

س: تاویل کے لفظی معانی بیان کریں اور بتائیں تاویل کا لفظ کس لفظ سے بنا ہے؟

ج: لفظ "تاویل" کا مادہ "آل" (باب نَصَرَ یَنْصُرُ) ہے۔ اور اس کا مترادف "اَوْلاً" یا "مَآلاً" ہے اور اس کے معانی ہیں: لوٹنا، رجوع کرنا۔ اسی مادہ سے ایک لفظ "تَاَوَّلَ" بنا ہے، جس کا مفہوم ہے: تفسیر کرنا (تَاَوَّلَ الکلام: کسی کلام یا بات کی وضاحت کرنا، چنانچہ "تاویل الکلام" بھی کسی بات کی توضیح کرنے کو کہتے ہیں۔

لفظ "تاویل" مختلف معانی میں مستعمل ہے، جیسے:

(۱) خواب کی تعبیر کرنا (۲) شرح، وضاحت بیان کرنا

(۳) ظاہری مطلب سے کسی بات کو پھیر دینا (۴) بچاؤ کی دلیل، عذر، حیلہ، حیلہ شرعی، انحراف

س: تاویل کا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔ نیز علمائے کرام کی رائے بھی بیان کریں۔

ج: لفظ "تاویل" کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے: کلام کے معانی کو واضح کرنا، خواہ وہ کلام کے موافق ہوں یا مخالف۔

"تاویل" سے متعلق علمائے کرام کی رائے یہ ہے کہ:

(۱) کسی کلام سے جو مفہوم مراد و مقصود ہے، وہی تاویل ہے۔

(۲) اگر کلام کسی طلب یا خبر پر مشتمل ہو تو جو فعل مطلوب ہے یا جو خبر دی جا رہی ہے، وہی اس کی تاویل ہے۔

(۳) ظاہر اور متداول معانی کو ترک کر کے مرجوح معنی مراد لینے کو "تاویل" کہتے ہیں۔

(۴) اگر کسی دلیل کی بناء پر ایک لفظ کے راجح معانی کو ترک کر کے مرجوح معنی مراد لیے جائیں تو اس کو "تاویل" کہتے ہیں۔

س: تفسیر اور تاویل میں فرق بیان کرتے ہوئے مختلف مفسرین کی آراء بیان کریں۔

ج: "تفسیر" اور "تاویل" میں فرق: ان دونوں الفاظ کے مفہوم میں فرق ہے۔ لیکن اس فرق کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ جمہور علماء کا خیال ہے کہ "تفسیر" اور "تاویل" مترادف و ہم معانی الفاظ ہیں۔ اختلافی آراء درج ذیل ہیں:

(۱) امام راغب اصفہانی کی رائے ہے کہ:

"تفسیر" کے لفظ میں "تاویل" کی نسبت زیادہ عموم پایا جاتا ہے۔ تفسیر کا لفظ عموماً الفاظ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور "تاویل" معانی کے لیے۔ مثلاً: خواب کی تعبیر کو، تاویل الرویا کہتے ہیں۔ علاوہ ازیں "تاویل" کا لفظ کتب مقدسہ کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔ اسی طرح تفسیر کا لفظ زیادہ تر الفاظ مفردہ کے ضمن میں بولتے ہیں۔ اور تاویل جملوں اور مرکبات کے دوران۔ مزید برآں تفسیر کا لفظ، الفاظ نادر غریبہ کی شرح و توضیح کے لیے بولا جاتا ہے۔

(۲) "الاتقان" میں بیان کیا گیا ہے کہ: تفسیر کے معنی قطعیت و یقین کے ساتھ یہ کہنا ہے کہ اس لفظ کے یہی معنی ہیں اور خدا تعالیٰ نے یہی مفہوم لیا ہے۔ اس کے برعکس ایک لفظ میں جن مختلف معانی کا احتمال پایا جاتا ہو اس میں سے ایک کو ترجیح دینے کا نام "تاویل" ہے۔ اس میں قطع و یقین کا ہونا ضروری نہیں۔

(۳) "معالم التنزیل" میں بیان کیا گیا ہے کہ: "تاویل" کے معانی ہیں آیت سے ایسا مفہوم مراد لینا جس کی اس میں گنجائش ہو۔ وہ مفہوم آیت کے سیاق و سباق سے ہم آہنگ ہو اور کتاب و سنت کے خلاف نہ ہو۔ علاوہ ازیں کسی آیت کے شان نزول اور واقعہ متعلقہ کے ذکر و بیان کو "تفسیر" کہتے ہیں۔

(۴) الاتقان میں مرقوم ہے کہ: بعض علماء کی رائے میں "تفسیر" کا تعلق روایت کے ساتھ ہوتا ہے اور "تاویل" کا تعلق "درایت" کے ساتھ۔

(۵) بعض مفسرین کا خیال ہے کہ ترتیب عبارت سے جو مفہوم حاصل ہو اس کے بیان کو "تفسیر" کہتے ہیں۔ اس کے برعکس عبارت سے جو مفہوم اشارتاً معلوم ہوتا ہے۔ اس کے کشف و اظہار کا نام "تاویل" ہے۔

(۶) امام زرکشی کا بیان ہے کہ: علمائے تفسیر و تاویل کے مابین جس فرق و امتیاز کو ملحوظ رکھا ہے اس کا سبب یہی ہے کہ تفسیر میں منقولات پر اعتماد کیا جاتا ہے اور تاویل کا مدار و انحصار استنباط پر ہوتا ہے۔

(۷) بالعموم "تفسیر" کو یقینی خیال کیا جاتا ہے، جب کہ "تاویل" میں ناموافق معانی کا احتمال ہونے کی وجہ سے مشکوک سمجھا جاتا ہے۔

س: تفسیر کی کتنی اقسام ہیں؟ نام لکھیں۔

ج: کتب تفسیر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تفسیر بالماثور (۲) تفسیر بالرائے۔

س: تفسیر بالماثور کا مفہوم مختصراً مگر مدلل بیان کریں۔

ج: ماثور کا لفظ اثر سے ہے جس کی جمع آثار ہے اور آثار سے مراد ہے (۱) بنیاد (۲) اطوار (۳) طریقے (۴) علامات (۵) انداز (۶) سنت رسولؐ (۷) صحابہ کرام کے اقوال وافعال "تفسیر بالماثورہ سے مراد ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور اقوال صحابہؓ وتابعین کی روشنی میں ہی کی جائے اور اس میں رائے سے قطعاً کام نہ لیا جائے۔ اہل تفسیر نے یہ تعریف کی ہے ڈاکٹر صبحی صالح لکھتے ہیں "تفسیر نویسی کا ایک انداز وہ ہے جس کو تفسیر ماثور کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی آیت کی تفسیر میں صحابہؓ تابعین اور ان کے اتباع کے اقوال نقل کر دیئے جائیں (علوم القرآن: ص ۴۱۵) اسی طرح کتاب تفسیر والمفسرون کے مصنف لکھتے ہیں" جہاں تک تفسیر بالماثور کا تعلق ہے تو نبی کریم ﷺ اپنے دور میں مشکلات قرآن کی وضاحت فرمادیا کرتے تھے پھر صحابہ کرامؓ اس کو باہم ایک دوسرے سے نقل وروایت کرتے اور آگے تابعین تک پہنچا دیتے تھے۔ (تفسیر والمفسرون، ج ۱ص ۲۱۰)

س: تفسیر بالماثور کے ماٰخذ کون سے ہیں؟ وضاحت کریں۔

ج: تفسیر بالماثور کے ماٰخذ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) قرآن مجید

۲) حدیث رسول اللہ ﷺ

(۳) اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ

س: تفسیر بالماثور کے فوائد بیان کریں؟

ج: (۱) تفسیر بالماثور کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہمیں قرآن فہمی کا معتبر ذریعہ حاصل ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ احادیث اور اقوال صحابہ مستند ہوں جب کہ اپنی رائے سے تفسیر کرنے میں غلطی کا امکان ہے۔

(۲) قرآن پاک میں یقینی احکامات ہیں اس میں ظن وگمان کی اجازت نہیں۔ تفسیر بالرائے سے تفسیر کرتا ظن وگمان کی پیروی کرتا ہے ارشاد خداوندی ہے ان بعض الظن اثم یعنی بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اس کے علاوہ احادیث نبویہ ﷺ سے بھی تفسیر بالرائے کی ممانعت منقول ہے آپ ﷺ نے فرمایا، جس نے قرآن کے بارے میں بغیر علم کے کوئی بات کہی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے ایک اور حدیث مبارک میں فرمایا، جس نے اپنی رائے سے قرآن مجید میں کچھ کہا اس نے غلطی کا ارتکاب کیا۔ (بخاری)

(۳) تفسیر بالماثور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احتیاط فرماتے تھے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کے ایک لفظ کے معنی پوچھے گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا "جب میں مراد الٰہی کے خلاف قرآن کے کسی لفظ کی تشریح کروں تو کون سا آسمان مجھ پر سایہ فگن ہوگا اور کون سی زمین میرا بوجھ اٹھائے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آسمان سے گرنا تو قبول ہے لیکن میں اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر نہیں کرونگا۔

س: تفسیر بالماثور کی مشہور کتب میں سے صرف پانچ کے نام لکھیں۔

ج: (۱) جامع البیان فی تفسیر القرآن از ابن جریر طبری جو ۳۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔

(۲) تفسیر القرآن العظیم از حافظ ابن کثیر۔

(۳) الدر المنثور فی تفسیر الماثور از جلال الدین سیوطی

(۴) معالم التنزیل از ابو محمد حسین بن مسعود بغوی

(۵) کشف البیان عن تفسیر القرآن از ثعالبی

س: تفسیر بالرائے کی جامع تعریف بیان کریں۔

ج: تفسیر بالرائے سے مراد قرآن مجید کی ایسی تفسیر و تشریح ہے جس میں مفسر اپنی رائے کو بنیاد بنائے۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد حسین ذہبی کہتے ہیں کہ "لفظ الرائے کا اطلاق اعتقاد و اجتہاد اور قیاس پر کیا جاتا ہے۔ اسی قیاس کے قائلین کو اصحاب الرائے بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن تفسیری اصطلاح میں تفسیر بالرائے سے مراد قرآن کی وہ تفسیر ہے جو صرف نقلی روایات کی مدد سے نہیں بلکہ نئے تقاضوں کے مطابق اجتہاد کی مدد سے کی جائے۔

س: تفسیر بالرائے کی دو اقسام کون سی ہیں؟ وضاحت کریں۔

ج: تفسیر بالرائے کی دو قسمیں یہ ہیں:

(۱) تفسیر بالرائے محمود (۲) تفسیر بالرائے مذموم

پہلی تفسیر بالرائے محمود وہ ہے جو کلام عرب کے مطابق اور کتاب و سنت سے ہم آہنگ ہو اور اس میں تفسیر کی تمام ضروری شرائط کو ملحوظ رکھا گیا ہو اس قسم کی رائے جائز ہے۔

دوسری قسم کی تفسیر بالرائے جو قوانین عربیت کے خلاف ہو اور شرعی دلائل سے میل نہ کھاتی ہو اور کوئی شخص قرآن و سنت میں مہارت نہ رکھتے ہوئے بھی اپنے افکار، خواہشات کو قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کرے تو وہ مذموم ہے۔ اس کی اجازت نہ پہلے تھی اور نہ اب ہے۔

س: تفسیر کے ماخذ یا مصادر بیان کریں؟

ج: تفسیر کے مندرجہ ذیل ماخذات ہیں:

(۱) قرآن حکیم (۲) سنت نبوی ﷺ (۳) اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم (۴) اقوال تابعین

س: تفسیر ابن کثیر کے مصنف کا تعارف پیش کریں؟

ج: اس تفسیر کے مؤلف امام حافظ ابوالفداء اسماعیل بن عمرو قریشی دمشقی ہیں، جو شافعی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد ۷ برس کی عمر میں دمشق آئے اور ابن محمد آمدی اور ابن عساکر جیسے علماء سے سماع کیا۔ پھر ابن تیمیہ کی شاگردی اختیار کر لی۔ اور ان کے گرویدہ ہو گئے اور انہیں مسئلہ طلاق میں انہی کی رائے کے مطابق فتویٰ دینے کی بناء پر مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑا۔ حافظ عماد الدین ابن کثیر بڑے جید علماء میں سے تھے۔ زمانے کے علماء ان کی وسعت علمی کے قائل تھے۔ آپ تفسیر، حدیث اور فقہ میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ کہ احکام کے بارے میں ایک بڑی کتاب کی ابتداء کی۔ لیکن مکمل نہ کر سکے۔ تاریخ کی مشہور کتاب "البدایہ والنہایہ" انہی کی تصنیف ہے۔ ان کی حیات ہی میں ان کی تصانیف دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیل گئیں۔ صاحب شذرات الذہب ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ۔ اکثر باتوں کو مستحضر رکھنے والے کم بھولنے والے اور پختہ فہم کے مالک تھے۔ ابن حبیب کہتے ہیں کہ:

تاریخ حدیث اور تفسیر کی علمی ریاست میں (ابن کثیر) اپنی انتہا کو پہنچ گئے۔

س: تفسیر ابن کثیر کی کوئی سی تین خصوصیات بیان کریں۔

ج: تفسیر بالماثور: ماثور تفاسیر میں یہ تفسیر سب سے زیادہ مشہور ہے۔ ابن کثیر اس لحاظ سے ممتاز نظر آتے ہیں کہ وہ ایک آیت کا ذکر کرتے ہیں۔ اور پھر اس کی تفسیر ایک مختصر اور آسان عبارت سے کرتے ہیں۔ اور اگر قرآن کی قرآن سے وضاحت ہو سکے تو آیات کو ملا کر ذکر کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ معنی اور مراد واضح ہو جاتی ہے۔ پھر احادیث اقوال صحابہ اور تابعین جو اس آیت سے متعلق ہو ذکر کرتے ہیں۔

اسرائیلیات پر تنبیہ: ابن کثیر اپنی تفسیر میں منکرات اور اسرائیلیات پر متنبہ فرماتے ہیں کہیں اجمالی طور پر اور کہیں بالتفصیل۔

مناقشات فقہیہ: ابن کثیر فقہی مناقشات کو ذکر کرتے ہیں۔ اور اس میں علماء کے اقوال اور دلائل کا تذکرہ کرتے ہیں اور آیات احکام سے متعلق فقہی موشگافیوں کو کھول کر بیان فرماتے ہیں۔

س: تفسیر بیضاوی کا تعارف پیش کریں، نیز اس کے مصنف کے حالاتِ زندگی مختصر لکھیں؟

ج: "بیضاوی" کے نام سے جو تفسیر مشہور ہے۔ اس تفسیر کا اصل نام "انوار التنزیل واسرار التاویل" ہے۔ تفسیر ہذا کے مصنف کا نام عبداللہ بن عمر البیضاوی ہے۔ ان کی کنیت ابوسعید اور لقب ناصر الدین تھا۔ اس لیے انہیں ابوسعید ناصر الدین عبداللہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ ان کی کنیت "ابوالخیر" بھی تھی۔ "بیضاوی" آپ کا نسبتی نام ہے، اسی لیے آپ کی تفسیر کو بھی "بیضاوی" کہہ دیا جاتا ہے۔ آپ شیراز میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کے عہدہ پر فائز تھے بعد میں ترک منصب کر کے شیخ محمد تحتانی کی خدمت میں رہے اور انہی کے ایما پر تفسیر رقم کی۔ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم دین تھے۔ آپ نے پرہیزگاری کی زندگی بسر کی۔ مناظرہ میں آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ آپ شافعی المسلک تھے۔ ابن کثیر کے بیان کے مطابق آپ نے ۶۸۵ھ میں اور امام سبکی کے قول کے مطابق ۶۹۱ھ میں وفات پائی۔ بعضوں نے آپ کا سن وفات ۶۹۲ھ لکھا ہے۔ آپ تبریز میں فوت ہوئے اور وہیں مدفون ہیں۔

س: تفسیر انوار التنزیل کی کوئی سی پانچ خصوصیات بیان کریں؟

ج: تفسیر انوار التنزیل کی چیدہ چیدہ خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) لغات قرآن کی تفسیر میں یہ کتاب مفردات القرآن از امام راغب اصفہانی کا جوہر ہے۔ آپ نے اس میں نہایت لطیف ودقیق مباحث بیان کیئے ہیں جن میں اہل نظر متحیر ہیں۔

(۲) آیتوں کے آخر میں حدیثوں کا درج کرنا صاحب کشاف کی طرح اس کی اہم خوبی ہے

(۳) تفسیر کبیر اور راغب اصفہانی کی تفسیر سے مدد لی گئی ہے۔ اور صحابہ وتابعین کے بعض آثار اس تفسیر میں نقل کیے گئے ہیں۔

(۴) اہل سنت کے مسلک کو واضح کیا گیا ہے۔

(۵) اسرائیلی روایات کم ذکر کی گئی ہیں۔

(۶) جب آیات کونیہ کو پیش کرتے ہیں تو کائنات میں غور وخوض کرنا سکھلاتے ہیں۔ شاید یہ تفسیر کبیر کا اثر ہے۔

(۷) اس کے حواشی کثیر ہیں۔

س: احکام القرآن کے مصنف کے مختصر تعارف لکھیں۔

ج: ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص بغداد میں ۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔ وہ "جصاص" کے نام سے مشہور ہوئے۔ "جصاص" چونا ساز کو کہتے ہیں۔ آپ نے ابوالحسن کرخی اور دیگر فقہائے عصر سے کسب فیض کیا۔ تحصیل علوم کے بعد بغداد میں درس وتدریس سے وابستہ ہو گئے حکومت کی طرف سے آپ کو منصب قضا کی پیش کش کی گئی۔ مگر آپ نے اسے قبول نہ کیا۔ آپ معتزلی عقائد وافکار سے متاثر رہے۔ مگر آپ نے حنفی فقہ کی ترویج واشاعت کے سلسلہ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ نے ۳۷۰ھ میں وفات پائی۔ آپ کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں۔ (۱) احکام القرآن (۲) شرح مختصر الکرخی (۳) شرح مختصر الطحاوی (۴) شرح الجامع الصغیر از محمد بن حسن شیبانی (۵) اصول الفقہ (۶) ادب القضاء

س: احکام القرآن کی کوئی سی تین خصوصیات بیان کریں۔

ج: (۱) اس تفسیر میں حنفی مسلک کی حمایت کی گئی ہے اور یہ کتاب "فقہی تفسیر" کی اہم کتب میں شامل ہے۔

(۲) کتاب ہذا کے ہر باب کا ایک عنوان مقرر کیا گیا ہے اور اس میں عنوان سے متعلقہ احکام ومسائل بیان کیے گئے ہیں۔

(۳) اس تفسیر میں قرآن مجید کی تمام سورتوں کو زیر بحث لایا گیا ہے مگر جن کا فقہی احکام سے کوئی تعلق نہیں ان سے تعرض نہیں کیا گیا۔ مصنف نے ایسے اختلافی مسائل بھی بیان کر دیئے ہیں جن کا آیت کے ساتھ بہت معمولی سا بھی تعلق ہو۔

س: مجمع البیان تفسیر کے مصنف کا تعارف بیان کریں۔

ج: تفسیر مجمع البیان کے مصنف کا نام ابوعلی فضل بن حسین طبرسی مشہدی ہے۔ آپ شیعہ مذہب کے بہت بڑے عالم، محدث اور فقیہ تھے۔ آپ نے شیخ ابوعلی بن شیخ طوسی سے کسب فیض کیا۔ آپ کے خاندان میں بڑے بڑے علماء گزرے ہیں۔ آپ کا سن وفات

۵۲۸ھ ہے۔

س: تفسیر مجمع البیان کی کوئی سی پانچ خصوصیات بیان کریں؟

ج: اس تفسیر کی اہم خوبیاں یہ ہیں:

(۱) مصنف اپنی تفسیر کے بارے میں خود بیان کرتا ہے کہ ہر سورت کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ یہ سورت مکی ہے یا مدنی اس کی آیات کی گنتی درج کی گئی ہے۔ اگر کسی آیت کی قرأت میں اختلاف واقع ہوا ہے تو وہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ پھر لغت اور اعراب سے متعلق نحوی بحث کی گئی ہے۔ بعد ازاں اسباب نزول، معانی و مطالب، فقہی احکام، تاویلات اور قصص و واقعات درج کیے گئے ہیں۔ پھر ربط آیات پر بحث کی گئی ہے۔

(۲) تفسیر ہذا کے مولف نے اپنی تفسیر کی ابتدا میں "سات فنون" درج کیے ہیں جو درج ذیل ہیں

(۳) فن اوّل قرآنی آیات کی تعداد سے متعلق ہے نیز یہ کہ ان کی تعداد معلوم کرنے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(۴) دوسرے فن میں مشہور قراء اور ان کے راویوں کے نام درج کیے گئے ہیں۔

(۵) تیسرے فن میں تفسیر، تاویل اور معنی سے بحث کی گئی ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تفسیر بالرائے کی حرمت و اباحت سے متعلق جو آثار وارد ہوئے ہیں ان کے مابین جمع و تطبیق کی صورت کیا ہے۔

س: تفسیر ظلال القرآن کا مختصر تعارف پیش کریں۔

ج: اس تفسیر کے مصنف الاخوان المسلمون کے مشہور رہنما سید قطب ہیں۔ جو ۱۹۰۶ھ میں مصر کے ایک صوبہ سیوط کے موشا نامی گاؤں میں پیدا ہوئے والد کا نام حاجی قطب الدین اور والدہ کا نام فاطمہ حسین عثمان۔ دونوں عربی النسل تھے۔ سید قطب نے بچپن میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا تھا اور اسی عمر میں ان کو قرآن پاک سے خصوصی لگاؤ ہو گیا تھا۔

ابتدائی تعلیم گاؤں کے مدرسہ میں ہوئی۔ ثانوی تعلیم "تجہیزیۃ دارالعلوم" نامی سکول میں ہوئی۔ جہاں ابتدائی سکول کے فارغ طلباء کو دارالعلوم قاہرہ میں داخلہ کے لیے تیار کیا جاتا تھا۔ ۱۹۱۹ء میں قاہرہ آ کر کالج میں داخلہ لیا اور ۱۹۳۳ء میں یہاں سے بی۔اے کی ڈگری ڈپلومہ ان ایجوکیشن حاصل کیا۔

تعلیم سے فارغ ہو کر وزارت تعلیم میں ملازمت حاصل کر لی اور انسپکٹر آف اسکولز کی حیثیت سے ۱۹۵۲ء تک ملازم رہے۔ ۱۹۴۹ء میں وزارت کی جانب سے طریقہ تعلیم اور نظام تربیت کے مطالعہ کے لیے امریکہ گئے اور دو سال قیام کر کے ۱۹۵۱ء میں وطن واپس آ گئے۔ امریکہ سے واپسی پر ایک کتاب "امریکۃ التی رائیت" میں اپنے تاثرات پیش کیے۔ سید قطب کی تصنیفات میں سے اہم تصنیفات حسب ذیل ہیں۔ فی ظلال القران التصویر الفنی فی القرآن۔ مشاہد القامۃ فی القرآن۔ معرکۃ الاسلام والراسالیہ۔ العدالۃ الاجتماعیہ فی الاسلام وغیرہ ہیں۔

س: تفسیر ظلال القرآن کی خصوصیات بیان کریں؟

ج: یہ تفسیر تیس جلدوں میں علیحدہ شائع ہوئی ہے۔ یہ اصولی معنی میں کوئی تفسیر نہیں مصنف نے وہ تاثرات قلمبند کر دیئے ہیں جو مطالعہ قرآن کے دوران اس پر طاری ہوئے۔ مصنف کے نزدیک اس کے ہمعصروں کے لیے اپنے ہی جیسے ایک "جدید" ذہن کے ان تاثرات کا مطالعہ ایک مخصوص افادیت کا حامل ہے۔ ہمارا مطالعہ مصنف کی اس رائے کی تائید کرتا ہے۔ (۱) تفسیر میں جذباتی اپیل اور دعوتی اسلوب نمایاں ہیں۔ (۲) قرآن کریم کے فنی محاسن کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ تفسیر کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس کا فارسی ترجمہ "درسایہ قرآن" کے نام سے شائع ہوا ہے۔

اس تفسیر کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ سراسر دعوت عمل دیتی ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک جملے سے اسلام اور ایمان ٹپکتا ہے پوری کتاب میں تجدد پسندی، سقیم تاویلات اور معذرت خواہانہ انداز بیان کا نام و نشان نہیں ہے۔ اور جدید تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود مغرب کے مادی تصور حیات کے سخت دشمن ہیں۔ اور دلنشین انداز میں دنیا کی بے ثباتی بیان فرماتے ہیں۔

کتاب کا اسلوب بیان، طرز ترتیب اور نقطہ نظر بالکل نیا ہے اور اس بارے میں انہوں نے سابقہ تفسیروں میں سے کسی کی تقلید نہیں

کی۔

س: تفسیر مظہری کس کی تصنیف ہے اور اس کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

ج: یہ تفسیر مولانا قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی حنفی مظہری نقشبندی کی تصنیف ہے جو ۱۱۴۳ھ میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ وہیں پرورش پائی۔قرآن سات سال میں حفظ کیا پھر عقلی و نقلی علوم حاصل کرنا شروع کیے۔اور ان میں تبحر حاصل کیا پھر دہلی آئے اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث و فقہ اخذ کی۔خواجہ محمد عابد سنامی سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ حاصل کیا۔پھر مرزا جان جاناں مظہر کی خدمت میں منسلک ہو گئے۔اور اپنی عمر علوم کی نشر و اشاعت اور فصل خصومات اور فتاویٰ میں گزار دی۔لاتعداد کتابیں تصنیف کیں ۱۲۲۵ھ میں وفات پائی۔چونکہ قاضی صاحب حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے مرید تھے۔اس لیے انہی کے اسم گرامی پر اس تفسیر کا نام تفسیر مظہری رکھا ہے۔گو انہوں نے اسے مرزا صاحب کے بعد لکھنا شروع کیا تھا۔اہل عالم اس تفسیر کے علوم و فنون کے لیے تشنہ تھے۔

س: تفسیر مظہری کی کوئی سی چار خصوصیات بیان کریں۔

ج: (۱) تفسیر کا رنگ محدثانہ ہے اور حنفی مسلک کے مطابق ہے۔

(۲) متداول تفاسیر میں سے ابن جریر، بیضاوی اور البغوی کے زیادہ اشارے ملتے ہیں لیکن اس کے ساتھ قاضی صاحب نے محمد بن اسحاق اور الکلبی کی تالیفات پر بھی انحصار کیا ہے۔

(۳) لغوی بحث کے لیے الاخفش، ابن کیسان، الزمخشری اور فیروز آبادی پر انحصار کیا ہے۔

(۴) شاہ غلام علی نے لکھا ہے کہ یہ تفسیر قدمائے زمانہ مفسرین کے اقوال اور تاویلات جدیدہ کی جامع ہے۔

س: تفسیر تفہیم القرآن کے مصنف کا مختصر تعارف پیش کریں۔

ج: تفہیم القرآن کے مصنف کا نام مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ہے۔آپ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۳ء کو حیدر آباد دکن کے شہر اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۱۴ء میں ''مولوی'' کا امتحان پاس کیا اور ۱۴ سال کی عمر میں صحافت کا آغاز کر دیا۔آپ مختلف اخبار و جرائد کے اداروں میں شامل رہے اور اسلامی موضوعات پر مضامین لکھتے رہے۔آپ نے حق گوئی کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ آپ نے دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں عصر حاضر کے تمام علماء سے زیادہ کام کیا۔آپ جماعت اسلامی کے بانی اور امیر اعلیٰ تھے۔آپ نے بے شمار کتب تصنیف کیں۔ان سب کتابوں کا موضوع دین اسلام اور اس کے احکام ہیں۔آپ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو فوت ہوئے۔مولانا ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کی مختلف سورتوں اور آیات کی تفسیر اپنے رسالہ ''ترجمان القرآن'' میں شائع کرتے رہے۔بعد میں اس تفسیر کو مکمل کتابی صورت میں شائع کر دیا گیا۔عصر حاضر کی تفاسیر میں سے اس تفسیر کو ایک بلند مقام حاصل ہے۔

س: تفسیر تفہیم القرآن کی کوئی سی دس خصوصیات بیان کریں؟

ج: (۱) مولانا نے ہر سورۃ کے آغاز میں سورۃ کے نام اور وجہ تسمیہ، زمانہ نزول، شان نزول وغیرہ پر بحث کی ہے۔

(۲) ہر ایسی بحث چھیڑنے سے پرہیز کیا ہے جو قاری کی توجہ اصل مقصد سے ہٹا کر دوسری طرف پھیر دے۔

(۳) اختلافی مسائل میں فقہاء اربعہ اور علماء اسلاف کے اقوال درج کر دیے ہیں اور آخر میں اپنی رائے بھی بیان کر دی ہے۔

(۴) قرآن کریم کے تاریخی واقعات، مقامات اور اقوام کی تاریخی کتابوں، نقشوں اور انسان کے تہذیبی ادوار کے ذرائع کو واضح کیا گیا ہے اور غالباً عالم اسلام میں اسلامی لٹریچر میں یہ پہلا کام ہے کہ آثار قدیمہ کے جدید و قدیم معلومات سے استفادہ کیا گیا ہے۔اس تفسیر کو عوام الناس نے بہت پسند کیا ہے۔

(۵) ہر سورت کے بارے میں تفصیلی معلومات: حضرت مولانا نے ہر سورت کے شروع کرنے سے پہلے اس کے بارے میں ضروری معلومات درج کی ہیں۔مثلاً سورت کا نام، وجہ تسمیہ، مقام نزول، شان نزول سورت میں بیان کردہ موضوعات وغیرہ۔

(۶) اختلافی مسائل کے بارے میں موقف: آپ فقہاء کرام کا اختلاف بیان فرماتے ہیں۔اور آخر میں اپنی رائے کا اظہار

فرماتے ہیں۔

(۷) موضوعات کی فہرست: تفہیم القرآن کی ہر جلد کے آخر میں ان سورتوں سے پیدا ہونے والے موضوعات کی ایک فہرست بھی درج کی گئی ہے۔ جن کی تفسیر اس جلد میں کی گئی ہے۔

(۸) دورِ حاضر کے مسائل: تفہیم القرآن میں دورِ حاضر میں پیدا ہونے والے مسائل پر بھی بحث کی ہے اور اسلامی نظریہ کے مطابق ان کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۹) تاریخی واقعات کی تمام تر تفصیلات درج کی گئی ہیں۔

(۱۰) جدید نسل کے جدید تعلیم کی وجہ سے جو شبہات و شکوک پیدا ہوئے ہیں مولانا نے احسن طریقے پر ان شکوک و شبہات کا رد فرمایا ہے۔

(۳) بعض ناقدین کا خیال ہے کہ جصاص نے اپنے مسلک کو صحیح ثابت کرنے کے لیے تعصب اور جانب داری سے بھی کام لیا ہے اور بعض آیات کی تاویل میں بے جا کھینچا تانی کی ہے۔ جصاص نے اپنی تصنیف میں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر آئمہ کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ علاوہ ازیں مصنف نے اپنی کتاب میں حضرت امیر معاویہؓ پر بھی تنقید کی ہے، جس سے ناقدین نے اندازہ لگایا ہے کہ وہ امیر معاویہ سے بغض و عداوت رکھتا تھا۔ مصنف کا خیال ہے کہ جس نے بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے خروج کیا وہ "باغی" ہے۔ علاوہ ازیں مصنف کا کہنا ہے کہ حضرت علیؓ لڑائی میں حق پر تھے۔ اس کے برخلاف امیر معاویہؓ اور ان کے ہمنوا باغی تھے۔

س: تفسیر تدبر القرآن کی کوئی سی تین خصوصیات بیان کریں۔

1) بامحاورہ ترجمہ: تدبر القرآن میں بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ لفظوں، جملوں اور اصطلاحات وغیرہ کا مفہوم بیان کیا گیا ہے اور اس ضمن میں کلام عرب سے بھی مدد لی گئی ہے۔

2) مضامین پر بحث: ہر سورت کا پہلے شان نزول بیان کیا گیا ہے اور پھر بتایا گیا ہے کہ اس سورت میں کون کون سے مضامین شامل ہیں اور یہ کن کن لوگوں سے بحث کرتی ہیں۔

3) سورتوں اور آیات کا باہمی ربط: تدبر القرآن میں سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط برقرار رکھا گیا ہے۔ مؤلف نے سیاق و سباق کو کسی جگہ بھی نظر انداز نہیں کیا۔

4) تفسیر القرآن بالقرآن: مفسر نے تفسیر کرتے وقت قرآن میں موجود اسی آیت سے متعلقہ دیگر آیات کا حوالہ دیا ہے اور مجمل آیات کی تشریح مفصل آیات سے کی گئی ہے۔

5) اسرائیلیات: تدبر القرآن میں اسرائیلیات بکثرت نقل کی گئی ہیں۔

س: تفسیر حقانی کا پورا نام بتائیں، نیز بتائیں کہ یہ کتنی جلدوں میں ہے اور کس زبان میں لکھی گئی ہے؟

ج: تفسیر حقانی کا نام فتح المنان فی تفسیر القرآن ہے جو تفسیر حقانی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ تفسیر آٹھ مجلدات پر مشتمل ہے۔ تفسیر اردو زبان میں تحریر کی گئی ہے۔

س: تفسیر حقانی کی کوئی سی پانچ خصوصیات بیان کریں۔

1) اردو زبان کی بے نظیر تفسیر: تفسیر حقانی اردو زبان میں لکھی جانے والی ضخیم، بلند پایہ اور بے نظیر تفسیر ہے۔ جس میں عربی نہ جاننے والے قاری کے لیے قرآنی اور دینی معلومات درج ہیں۔

2) متقدمین سے استفادہ: تفسیر میں سابقہ مفسرین سے استفادہ کیا گیا ہے۔ مثلاً تفسیر امام رازی، تفسیر بیضاوی اور تفسیر کشاف وغیرہ سے اقوال اور اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

3) مخالفین کے اعتراضات کا رد: مخالفین کے اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا گیا ہے، مثلاً ملحدین، غیر مسلم، نصاریٰ اور ہندوؤں کے اسلام پر حملے کا منہ توڑ جواب دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سر سید احمد خان کے نظریات کا محاکمہ کیا گیا ہے۔

(4 علوم القرآن: مختلف قرآنی علوم کو جمع کیا گیا ہے۔ مثلاً صرف، نحو، اعراب، قرأت فصاحت و بلاغت، شان نزول، امثال، استعارات وغیرہ

(5 مناظرانہ انداز: تفسیر حقانی میں جہاں کہیں نزاعی مسائل کا ذکر آیا ہے، وہاں مخالفین کا جواب دینے کے لیے مناظرانہ انداز اختیار کیا گیا ہے، خصوصاً ہندوؤں کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

(6 عالمانہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ عبارت میں سادگی، روانی اور دلکشی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، عبارت کو دقیق بنانے سے گریز کیا گیا ہے تاکہ ایک عالم اور کم پڑھے لکھے قاری کو قرآن فہمی میں آسانی رہے۔

س: تفسیر ثنائی کے مصنف کا تعارف پیش کریں۔

ج: مولانا ثناء اللہ کے والد کا نام خضر تھا۔ علاقہ ڈور اور تحصیل اسلام آباد سرینگر سے پشمینہ کے کاروبار کے سلسلے میں امرتسر آئے اور پھر یہیں مقیم ہوگئے۔ آپ 1868ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ ساتویں برس میں تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ چودہ سال کی عمر میں والدہ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ رفوگری کا کام سیکھنا شروع کیا۔ اس کے بعد علم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ فارسی کی ابتدائی کتب مولانا احمد اللہ سے پڑھیں۔ علم حدیث مولانا حافظ عبدالمنان سے حاصل کر کے ان سے اجازت تدریس حاصل کی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد کتب درس نظامی کی تعلیم پر مامور ہوئے۔ ساری عمر خدمت دین اور تعلیم و تعلم میں مصروف رہے۔ آپ نے عیسائیوں، آریوں اور مرزائیوں سے زبردست مناظرے کیے۔ آپ نے اہلحدیث کے مسلک کی ترویج کے لیے اہل حدیث کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا۔

1947ء میں پاکستان آ گئے۔ لاہور، گوجرانوالہ میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد مستقل طور پر سرگودھا میں مقیم ہوگئے۔ آپ کی وفات 1948ء میں ہوئی۔

س: تفسیر ثنائی کی کوئی سی پانچ خصوصیات قلمبند کریں۔

ج: تفسیر ثنائی کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

(1 مولانا نے عیسائیوں، آریاؤں اور مرزائیوں کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔

(2 مسلک اہل حدیث کی نمائندگی اور تائید و حمایت کی گئی ہے۔ شرک اور بدعت کی پرزور تردید کی ہے۔

(3 اختلاف قرأت سے گریز کیا گیا ہے۔

(4 بامحاورہ ترجمہ اور سلیس اردو زبان میں کیا گیا ہے۔

(5 تفسیر ثنائی میں ہر سورت کے شروع میں اس کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے، اس کے بعد ہر سورت کا شان نزول بیان کیا گیا ہے۔

(6 لغت اور صرف و نحو کے مطابق تفسیر کی گئی ہے، صرفی و نحوی طریق سے بھی الفاظ پر بحث کی گئی ہے۔

س: قرآن مجید کی کوئی سی تین خصوصیات قلمبند کریں۔

ج: کتاب حکمت بے شمار خصوصیات کی حامل ہے، ذیل میں قرآن مجید کی چند خصوصیات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) عالمگیر کتاب: کسی آسمانی کتاب نے عالمگیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ تمام سابقہ کتب کسی ایک قوم کی رہنمائی کے لیے آئی تھیں۔ دوم جس زمانے میں وہ کتب نازل ہوئی تھیں وہ عالمگیر دعویٰ کا متقاضی نہیں تھا، جب قرآن مجید نازل ہوا تو اس نے عالمگیر ہونے کا دعویٰ کیا۔ سوئم وقت بھی تقاضا کرتا تھا کہ کوئی ایسی کتاب نوع انسانی کی ہدایت کے لیے نازل ہو جو عالمگیر ہوتا کہ تمام انسانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دے۔ قرآن مجید میں ہے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (یوسف: ۱۰۴)

(۲) مرجع علم و ہدایت: مذہبی کتب میں سے قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جو علم و ہدایت کے لحاظ سے مکمل کتاب ہے۔ زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس کے لیے اس کتاب سے رہنمائی نہ ملتی ہو۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔ (البقرہ:۱۸۵)

اور (اس میں) ہدایت کی کھلی اور روشن دلیلیں ہیں اور یہ حق و باطل میں تمیز کرنے والی کتاب ہے۔

(۳) حق و باطل میں تمیز کرنے والی کتاب: قرآن مجید کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ حق اور باطل، خیر و شر اور اچھے اور برے کے درمیان تمیز کرنے والی ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔ (البقرہ۔۲۵۶)

ہدایت گمراہی سے واضح ہو چکی ہے۔ دوسری جگہ ارشاد الٰہی ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔ (فرقان:۱)

وہ ذات بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام جہانوں کو ڈرانے والا ہو جائے۔

(۴) قوی التاثیر اور سریع التاثیر: قرآن مجید اپنے اندر عجیب قسم کی تاثیر رکھتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔

''اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اتارتے تو تو اسے اللہ کے خوف سے گرا ہوا پھٹا ہوا دیکھتا۔''

اس سرعت تاثیر کا نتیجہ ہے کہ اسلام ایک قلیل عرصہ میں دنیا کے تمام گوشوں میں پھیل گیا۔ قرآن مجید کی تاثیر کا اعتراف ان اصحاب نے بھی کیا، جو اسلام کے مخالف تھے۔ سر ولیم میور نے اپنی کتاب ''لائف آف محمدؐ'' میں لکھا ہے'' اگرچہ محمد ﷺ کے اوامر و احکام اس وقت تک تھوڑے اور سادہ طور کے تھے، مگر انہوں نے ایک تعجب انگیز اور عظیم الشان کام کیا۔ (لائف آف محمدؐ ۲۶۹)

(۵) دعوٰی کے ساتھ دلیل: قرآن مجید کسی دعوٰی کو بغیر دلیل کے نہیں منواتا۔ اس وجہ سے شروع میں ہی قرآن مجید نے لَا رَيْبَ فِيْهِ (اس میں کوئی شک نہیں) کہہ کر قارئین کی توجہ اس طرف پھیر دی ہے کہ دعوٰی کیساتھ دلائل و براہین ہوں گے جس کی وجہ سے شک و ابہام کی گنجائش نہیں رہے گی۔ یہ کتاب انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر قسم کے دلائل دیتی ہے تاکہ شک و شبہ کے بادل چھٹ جائیں، اس وجہ سے قرآن کا نام بینہ (واضح دلیل) بھی ہے۔

س: اعجاز القرآن سے کیا مراد ہے؟ صرف تعریف بیان کریں۔

ج: اعجاز القرآن کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے کہ کائنات کا کوئی فرد انسانوں یا جنات سے اس جیسی کتاب پیش کرنے سے عاجز ہے۔

س: قرآنی علوم کو کتنے عنوانات کے تحت بیان کیا گیا ہے؟ وضاحت سے بیان کریں۔

ج: قرآنی علوم کو چار بڑے بڑے عنوانات کے تحت بیان کیا جا سکتا ہے۔

1: روحانی علوم جن میں خدا کی توحید اور اس کی صفات کا علم۔ تعلق باللہ کا عمل، ملائکہ کا علم، مبداء و معاد کا علم، اخلاق فاضلہ کا علم اور عبادت کا علم شامل ہے۔

2: معاشرتی علوم۔ جن میں عمرانیات، علم سیاست، علم اقتصاد، علم قانون، علم تاریخ، علم تمدن، علم ہندسہ، علم نفس اور علم مناظرہ شامل ہیں

3: سائنسی علوم، جن میں علم کیمیا، علم طبیعات، علم نباتات، علم طبقات الارض، علم الجبال، علم الحیوانات، علم ہیئت شامل ہیں۔

4: علوم لسانیہ، جس میں علم صرف، علم نحو اور علم معانی، علم بیان کے علوم شامل ہیں۔ قرآن مجید میں آتا ہے:

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔ (الانعام:۵۹)

اور نہ تر اور نہ خشک مگر وہ ایک کھلی کتاب میں ہے۔

س: قرآن مجید پر غیر مسلموں نے جو تبصرہ کیا ہے، اُسے بیان کریں؟

ج: مسٹر جیمس مچز اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں جو ریڈرز ڈائجسٹ مئی 1955ء میں شائع ہوا۔

''یہی (قرآن پاک) وہ پیغام خدا ہے جس نے بت پرستی کو تباہ کر ڈالا اور پڑھنے والوں کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر دیا قرآن کی خاصیت یہ ہے کہ اس نے اعلیٰ زندگی کے تمام مسائل عملی طور پر حل کر دیئے ہیں اور قرآن کے یہی دو اوصاف ہیں یعنی

ایک خدا کی پرستش اور عملی سبق جس سے قرآن دنیا میں بے مثل بن کر رہ گیا ہے"۔

انگلستان کے معروف پادری جناب روڈویل (RODWELL) اپنی کتاب (THE QURAN) میں لکھتے ہیں۔

"ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ قرآن کے اندر تمام صفات باری تعالیٰ مثل توحید قدرت علم ربوبیت وغیرہ نہایت ہی اعلیٰ اور احسن انداز میں بیان کی گئی ہیں اور یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ قرآن کے اندر ایسے اصول موجود ہیں جن پر عظیم الشان سلطنتیں اور قومیں تعمیر ہو سکتی ہیں"۔

س: مائدہ کا لغوی مفہوم بیان کرتے ہوئے قرآن مجید سے حوالہ پیش کریں۔

ج: مائدہ کے لغوی معنی دسترخوان کے ہیں، قرآن مجید کی اس سورت کا نام مائدہ اس سورت کے پندرہویں رکوع کی مندرجہ ذیل آیت کے حوالے سے رکھا گیا ہے۔

**هَلْ يستطيع ربّك أن ينزل علينا مائدة من السّمآء**

مائدہ کا لفظ قرآن میں دوسری جگہ آتا ہے:

**اللهم أنزل علينا مائدة من السمآء تكون لنا عيداً لأوّلنا وآخرنا**

س: سورۃ مائدہ کو مائدہ کا نام کیوں دیا گیا وجہ تسمیہ لکھیں؟

ج: سورۃ مائدہ کا یہ نام مائدہ اس لیے رکھا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا تھا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لیے آسمان سے بکثرت اور مختلف انواع کے کھانے نازل کرے ان کے اس اصرار پر عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مائدہ کی دعا کی تھی، اس سورت میں عیسائیوں کے غلط نظریات کی تردید کی گئی ہے، اس لیے اس وجہ کی بناء پر اس سورت کا نام سورۃ مائدہ رکھا گیا ہے۔

س: سورۃ المائدہ کا تعارف بیان کریں؟

ج: سورۃ مائدہ کا تعارف ان نکات کی روشنی میں واضح ہو جاتا ہے:

(1) سورۃ المائدہ قرآن مجید کی پانچویں سورت ہے۔
(2) سورۃ المائدہ قرآن مجید کے چھٹے پارے میں شامل ہے۔
(3) یہ سورت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔
(4) سورۃ المائدہ میں 120 آیات اور 16 رکوع شامل ہیں۔
(5) مائدہ کے معنی دسترخوان کے ہیں۔
(6) سورۃ مائدہ کا نام پندرہویں رکوع کی آیت هل يستطيع ربّك أن ينزل علينا مائدة من السّمآء کے حوالے سے رکھا گیا ہے۔

س: مندرجہ ذیل الفاظ کی لغوی تشریح بیان کریں؟

ج: 1) **اَلْمَیْتَةُ**: اس جانور کو کہتے ہیں جو از خود مر جائے نہ تو اس کو ذبح کیا جائے اور نہ ہی شکار کیا جائے۔ اس جانور کو حرام اس لیے قرار دیا گیا کیونکہ اس کا خون اور حرارت زہریلے گوشت ہی میں بند اور جذب ہو کر رہ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ (ابن کثیر)

(2) **وَالدَّمُ**: دوسری چیز جس کو اس آیت نے حرام قرار دیا ہے، وہ خون ہے اور قرآن کریم کی دوسری آیت میں اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا فرما کر یہ بتلا دیا گیا کہ خون سے مراد بہنے والا خون ہے۔ اس لیے جگر اور تلی باوجود خون ہونے کے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار حلال کر دیئے گئے ہیں ایک مچھلی اور دوسرا ٹڈی۔ اگر مچھلی مر جانے کی وجہ سے خود پانی کے اوپر آ جائے تو وہ حرام ہے۔

(3) **لحم الخنزير**: یعنی خنزیر کا گوشت بھی حرام ہے۔ لحم سے مراد اس کا پورا بدن ہے، جس میں چربی، پٹھے وغیرہ سب ہی داخل ہیں کیونکہ جدید طبی سائنس کی ریسرچ نے بھی بتا دیا ہے کہ اس میں بہت سے ایسے اجزا ہیں جو مضر صحت ہیں۔

4) **وما اھل لغیر اللہ**: یعنی وہ جانور کہ جن کو ذبح کرنے سے پہلے نیت کی گئی ہو کہ یہ فلاں بزرگ یا دیوتا، دیوی کی نذر ہے۔ پھر اگر ذبح کے وقت بھی اس پر غیر اللہ کا نام لیا ہے تو وہ کھلا شرک ہے اور یہ جانور بالاتفاق مردار کے حکم میں ہے۔

5) **والمنخنقۃ**: یعنی وہ جانور حرام ہے، جو گلا گھونٹ کر ہلاک کیا گیا ہو یا خود ہی کسی جال وغیرہ میں پھنس کر دم گھٹ گیا ہو۔

6) **والموقوذۃ**: وہ جانور جو کسی چوٹ لگنے سے مر جائے حرام ہے۔

7) **والمتردیۃ**: وہ جانور جو بلند جگہ سے نیچے گر کر مثلاً پہاڑ سے گر کر یا کنویں میں گر کر مر جائے۔ یہ مردار کے حکم میں ہے کیونکہ اس کی جان نکالنے میں انسان کا عمل دخل نہیں ہے۔

8) **والنَّطِیْحَۃُ**: نطح کا معنی ہے سینگ مارنا۔ اگر کوئی جانور دوسرے جانور کے سینگ لگنے سے مر جائے تو وہ بھی مردار ہے۔

9) **وَمَا اکل السبع**: یعنی جس جانور کو درندے مثلاً شیر، چیتا وغیرہ نے پھاڑ کھایا ہو یا مار ڈالا ہو۔ وہ بھی مردار کہلاتا ہے۔

10) **الا ماذکیتم**: یعنی مذکورہ بالا حوادثات کے شکار جانوروں میں کوئی جانور اگر زندگی رکھتا ہو اور اسے فوری طور پر مرنے سے قبل ہی ذبح کر دیا جائے تو حلال ہے۔

س: کیا مجبوری کی حالت میں حرام اشیاء کے استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے؟

ج: جب جان بچانے کے لیے حلال چیزیں میسر نہ ہوں تو بقدر ضرورت حرام اشیاء کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ کھانے میں نہ تو طالب لذت اور نہ ضرورت سے تجاوز کرنے والا ہو۔ اس کے لیے دیکھیں (البقرۃ:173، المائدہ:3) اسی طرح مجبوری کی حالت میں دوا کے طور پر بھی بقدر ضرورت، جس سے جان بچ جائے حرام اشیاء استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

س: مندرجہ ذیل آیت کا ترجمہ پیش کریں۔

ج: **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔** (سورۃ مائدہ:۳)

آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔ (لہٰذا حرام وحلال کی جو قیود تم پر عائد کر دی گئی ہیں، ان کی پابندی کرو۔)

س: دین کے مکمل ہونے سے کیا مراد ہے؟ اکمال دین کا مفہوم بیان کریں۔

ج: اکمال دین کے معنی صاحب ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان فرماتے ہیں کہ آج دین حق کے تمام حدود وفرائض اور احکام وآداب مکمل کر دیئے گئے ہیں۔ اب اس میں نہ کسی اضافہ اور زیادتی کی ضرورت باقی ہے اور نہ کسی کا احتمال (روح المعانی) یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد احکام اسلام میں سے کوئی نیا حکم نازل نہیں ہوا جو چند آیتیں اس کے بعد نازل ہوئیں ہیں ان میں یا تو ترغیب وترہیب کے مضامین ہیں اور یا انہیں احکام کی تاکید جن کا بیان پہلے ہو چکا تھا۔

س: اتمام نعمت سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: مسلمانوں کا غلبہ اور عروج اور ان کے مخالفین کا مغلوب ومفتوح ہونا ہے، جس کا ظہور مکہ مکرمہ کی فتح اور رسوم جاہلیت کے مٹانے سے اور اس حج میں کسی مشرک کے شریک نہ ہونے کے ذریعہ ہوا۔

س: اعراض سے کیا مراد ہے؟ اس کا معنی بیان کریں۔

ج: اعراض: یہ ہے کہ پوری بات نہ کہی بلکہ کچھ بات کام کی رکھ لی، سو ان دونوں صورتوں میں گو جھوٹ تو نہیں بولا مگر بوجہ عدم اظہار حق گنہگار ہوگا۔ گواہی بچی، صاف اور پوری دینی چاہئے۔

س: عدل کا معنی ومفہوم بیان کریں؟

ج: مساوی بدلہ، افراط وتفریط کے درمیان راستہ اور حق وانصاف ہے۔ عدل کی ضد ظلم ہے، جس کا معنی ہے، کسی چیز کو اس کے مناسب مقام میں نہ رکھنا یا بدلہ دینے میں کمی بیشی کرنا۔ ہر اچھے اور برے کام کا پورا پورا بدلہ دینا عدل کہلاتا ہے اور اس میں کمی بیشی کرنا ظلم کرنا ہے۔

س: حکمت سے کیا مراد ہے؟ مختلف علمائے کرام کی حکمت کی تعریف بیان کریں۔

ج: مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تشریح یوں بیان کرتے ہیں۔
دانائی کے ساتھ مخاطب کی ذہنی استعداد اور حالات کو سمجھ کر موقع ومحل کی مناسبت سے بات کی جائے۔ ہر قسم کے لوگوں کو ایک ہی لاٹھی سے نہ ہانکا جائے، جس شخص یا گروہ سے سابقہ پیش آئے، اس کے مرض کی تشخیص کی جائے۔ پھر ایسے دلائل سے اس کا علاج کیا جائے، جو اس کے دل ودماغ کی گہرائیوں سے اس کے مرض کو جڑ سے نکال سکے۔ نہایت سنجیدہ طریقے سے مخاطب کی ذہنیت کا لحاظ رکھتے ہوئے بات پیش کی جائے۔

مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں۔ "نہایت پختہ اور اٹل مضامین، مضبوط دلائل وبراہین کی روشنی میں حکیمانہ انداز سے پیش کئے جائیں، جنھیں سن کر فہم وادراک اور علمی ذوق رکھنے والا طبقہ گردن جھکا دے۔ اس استدلال کے سامنے دنیا کے فلسفے ماند پڑ جائیں اور کسی قسم کی علمی ودماغی ترقیاں وحی الٰہی کے بیان کردہ حقائق کا ایک شوشہ تبدیل نہ کر سکیں۔

س: توحید کا معنی ومفہوم بیان کریں۔

ج: اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ توحید کا ہے۔ توحید کا لفظ وح د (وحد) سے بنا ہے جس کے لفظی معنی ہیں ایک ماننا۔ یکتا جاننا شرعی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ سب سے برتر واعلیٰ اور ساری کائنات کی خالق ومالک ہستی کے واحد ویکتا ہونے پر ایمان لانا اور صرف اسی کو عبادت کے لائق سمجھنا۔

س: توحید کی اقسام کتنی ہیں کسی دو کی وضاحت کریں۔

ج: توحید کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

۱)۔ توحید فی الذات ۲)۔ توحید فی الصفات

۳)۔ توحید فی العبادۃ ۴)۔ توحید فی الافعال

توحید فی الذات: توحید فی الذات کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور تعداد کے اعتبار سے صرف ایک ہے نہ کہ دو جیسا کہ زرتشتیوں کا عقیدہ ہے، نہ تین جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے اور نہ لاتعداد جیسا کہ ہندوؤں کا مذہب ہے۔ توحید فی الذات کی سب سے بڑی دلیل سورۃ اخلاص ہے۔ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (١) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (٢) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (٣) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (٤)﴾

توحید فی الصفات: جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں یکتا اور ایک ہے، اسی طرح وہ اپنی صفات میں بھی ایک ہی ہے۔ یعنی وہ ذات میں یکتا اور بے مثال ہے، وہ اپنی صفات میں بلند وبالا ہے، اس جیسی صفات کسی اور میں نہیں جیسا کہ خود باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے

۱) فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ......تم اللہ کے لئے (اپنی جیسی) مثالیں پیش نہ کیا کرو۔

۲) لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ......صفات میں اس کی مانند کوئی بھی نہیں

۳) وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى......اور اللہ کے لئے ہی عمدہ نام ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے صفاتی نام ہیں اور ہر نام اس کی صفت کی ترجمانی کرتا ہے۔ یہ صفات اس کی ذات کا جزء ہیں اور اس کی ذات کی طرح ازلی وابدی ہیں۔ وہ رحمٰن ورحیم ہے، خالق ومالک ہے۔ اس نے اپنی صفات خود بتائی ہیں اور ہم اسے انھی صفات سے پہچانتے اور مانتے ہیں، جیسا کہ خود ارشاد الٰہی ہے۔

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ

کہہ دو کہ میں اللہ پر اس کی ذات اور صفات پر ایمان لایا۔

س: مندرجہ ذیل آیت کا بامحاورہ ترجمہ پیش کریں؟

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (المائدہ: ٧٣)

ج: ترجمہ: البتہ وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے کہا بے شک اللہ تین میں سے ایک ہے۔ اور معبود واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اور اگر وہ اس سے باز نہ آئے جو وہ کہتے ہیں تو ان میں سے جنہوں نے کفر کیا، انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نمایاں معجزات بیان کریں؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مندرجہ ذیل تھے:

1) گود یا پنگھوڑے میں کلام کرنا

2) گارے سے بنے جانور کی مورتی میں پھونک مارنا اور جانور کا اللہ کے حکم سے زندہ ہو جانا۔

3) مردوں کو خدا کے حکم سے زندہ کر دینا

4) مادرزاد اندھے اور برص والے کو ہاتھ پھیر کر تندرست کرنا

س: خمر کا لغوی مفہوم بیان کریں؟

ج: لغت کے اندر خمر ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو پردہ ڈال دے، چونکہ شراب عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے اس لیے اس کو خمر کہتے ہیں۔

س: خمر کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بیان کریں؟

ج: خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الخمر ما خامر العقل۔ شراب یا خمر وہ ہوگی جو عقل پر پردہ ڈالے۔

س: خمر یا شراب کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بیان کریں؟

ج: ان تینوں اماموں کے نزدیک ہر وہ چیز جو نشہ دے خواہ وہ انگور کا رس ہو یا گندم کھجور چاول یا کشمش کا عصارہ ہو شراب کے زمرے میں آئے گا۔ نیز اس کی قلیل و کثیر مقدار حرام ہوگی۔

س: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا شراب کے بارے میں نظریہ بیان کریں۔

ج: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل مشروبات خمر کے زمرے میں آتے ہیں ان کے پینے والے کو حد لگائی جائے گی اور ان کا پینا حرام ہے اگرچہ یہ تھوڑی مقدار میں ہو۔

1) انگور کا رس جب پک کر تیار ہو جائے اور اس پر جھاگ نظر آئے۔

2) کھجور (کچی یا نیم پختہ) جب پک کر تیار ہو جائے اور اس پر جھاگ نظر آئے۔

نیز اس کے علاوہ گندم، کھجور وغیرہ کے مشروبات جو نشہ آور نہ ہوں حلال ہیں۔ امام صاحب کی دلیل یہ حدیث ہے:

## حرمت الخمر بعینها و المسکر فی کل شراب

یعنی جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کا قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

س: شراب کی حرمت کے بارے میں کوئی سی تین احادیث بیان کریں۔

ج: آپ ﷺ نے فرمایا:

1) كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔ جو بھی مشروب نشہ آور ہو حرام ہے۔

2) لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ حالت ایمان میں آدمی شراب نہیں پی سکتا۔

3) لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا تَفْتَحُ بَابَ كُلِّ سُوْءٍ "تو شراب نہ پی بے شک یہ ہر برائی کا دروازہ کھولنے والی ہے۔"

س: شراب نوشی کے کوئی سے تین نقصانات قلمبند کریں۔

1) ذکر الٰہی اور نماز سے غفلت: شراب پینے سے ایک انسان ذکر الٰہی اور نماز سے غافل رہتا ہے۔ ذکر الٰہی روح انسانی کی خوراک ہے۔ جب انسانی روح کو خوراک نہیں ملے گی تو روح مر جائے گی۔ جب انسان کی روح مردہ ہو جائے تو وہ انسان حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے احادیث میں اسے جہنمی قرار دیا گیا ہے۔

2) مال کا ضیاع: جب شراب پینے کی لت انسان کو لگ جاتی ہے تو اس عادت کو پورا کرنے کے لیے اپنا سب کچھ بیچ دیتا ہے جس کا نتیجہ نکلتا ہے کہ شرابی کنگال ہو جاتا ہے۔

3) بے حیائی اور بدکاری کا سبب: شراب کے پینے سے انسانی عقل جاتی رہتی ہے اور اس پر حیوانی جذبات غالب آ جاتے ہیں۔ یہ شراب نوشی کا لازمی نتیجہ ہے، جس کی وجہ سے شرابی، زنا اور بدکاری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس طرح معاشرتی بگاڑ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جن ممالک میں شراب نوشی کثرت سے ہوتی ہے۔ وہاں زنا اور بے حیائی زیادہ ہوتی ہے۔

س: شراب نوشی کی سزا کے بارے میں خلفائے راشدین کا موقف بیان کریں۔

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں شراب نوشی کی سزا 40 کوڑے تھی مگر جب مقدمات میں اضافہ ہوا تو اس کی سزا 80 کوڑے کر دی گئی۔

س: آئمہ اربعہ کے نزدیک شراب نوشی کی حد کیا ہے؟ بیان کریں؟

ج: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے شراب نوشی کی سزا 40 کوڑے بتائی ہے، جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سزا 80 کوڑے مقرر کی ہے۔

س: پاکستانی قانون میں شراب نوشی کی سزا کیا مقرر کی گئی ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: پاکستانی آرڈیننس تعزیرات پاکستان میں شامل امتناع منشیات آرڈر نمبر 1974-1979 کی رو سے شراب نوشی مستوجب حد ہے اور مستوجب تعزیر بھی ہے۔ لیکن آرڈر ھذا کی دفعہ نمبر 7 کے مطابق شراب نوشی کا جرم مستوجب تعزیر یا مستوجب حد ہو سکتا ہے۔

س: انفاق فی سبیل اللہ کا مفہوم بیان کریں۔

ج: اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اس کے دیئے ہوئے مال میں سے غرباء مساکین محتاجوں اور دیگر ضرورت مندوں پر خرچ کرے۔ زکوٰۃ کے علاوہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہر مسلمان پر اس کی حیثیت کے مطابق لازم ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے۔"

س: انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت بمعہ ترجمہ لکھیں؟

ج: قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ۔

اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تم کو دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ (البقرۃ 254)

س: حد سے کیا مراد ہے؟ اس کی تعریف کریں

ج: حدود حد کی جمع ہے جس کے معنی دو چیزوں کے درمیان امتیاز کرنے کے ہیں تا کہ ایک دوسرے سے خلط ملط نہ ہو جائیں یا ایک دوسرے سے تجاوز نہ کر جائیں۔ حد کے اصل معنی روکنے کے ہیں اس لئے داروغہ جیل اور دربان کو بھی حداد کہتے ہیں، کیونکہ وہ قید خانے سے باہر نکلنے سے روکتا ہے۔

س: حد کا اطلاق کن چیزوں پر ہوتا ہے، وضاحت کریں؟

ج: حدود کا اطلاق مندرجہ ذیل چیزوں پر ہوتا ہے:

1) معاصی پر بھی ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا (البقرۃ:187) یہ خدا کی حدیں ہیں، ان کے پاس نہ جانا۔

2) کسی معین چیز پر بھی ہوتا ہے جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے۔ "جو خدا کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔

3) حدود کا جرائم اور ان کی سزاؤں پر بھی اطلاق ہوتا ہے جیسے کہا جاتا ہے۔ "مجرم نے ارتکاب جرم کیا ہے۔"

س: حد کی شرعی تعریف بیان کریں؟

ج: حد کی شرعی تعریف یہ ہے:

اَلْحَدُّ عُقُوْبَةٌ مُقَدَّرَةٌ يَجِبُ حَقًّا لِلّٰهِ تَعَالٰى (کشاف اصلاحات فنون)

یعنی حد وہ معین سزا ہے جو اللہ کے حق کی حیثیت سے واجب ہوتی ہے۔

س: حد اور تعزیر میں فرق بیان کریں؟

ج: حد اور تعزیر میں فرق یہ ہے:

1) تعزیر غیر معین سزا کو کہتے ہیں، جو امام کی رائے پر منحصر ہوتی ہے اور حد شارع کی طرف سے معین کی جاتی ہے جس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔

2) تعزیر کی صورت میں حاکم کے پاس معاملہ لے جانے سے پہلے اور بعد میں سفارش کرنا جائز ہے، مگر حد میں کسی طرح کی سفارش کرنا جائز نہیں۔

3) اتھارٹی کی طرف سے تعزیر میں تخفیف بھی ہوسکتی ہے، مگر حد میں ایسا نہیں ہوسکتا۔

4) حد شبہ سے ساقط ہو جاتی ہے اور تعزیر کے ساتھ بھی روا ہے۔

س: قرآن مجید میں کون سی حدود کا ذکر آیا ہے۔ مفصل بیان کریں؟

ج: قرآنی حدود درج ذیل ہیں۔(1) حد زنا (2) حد قذف، (3) حد سرقہ (4) حد خمر (5) ڈاکہ کی سزا (6) لواطت کی سزا۔

زنا کی سزا قرآن میں: اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (سورۃ نور 2) (یعنی زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد کا حکم یہ ہے کہ ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگائے جائیں)۔

حد قذف کا بیان قرآن میں: قرآن میں قذف کی سزا یہ دی گئی ہے:

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً (النور:4)

جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت تراشی کرتے ہیں۔ چار گواہ پیش نہیں کرتے انہیں اسی کوڑے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو۔ یہی فاسق لوگ ہیں۔

چوری کی سزا: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا...... ''اور چور مرد اور چور عورت ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔'' (المائدہ:38)

ڈاکہ کی سزا: ''جو لوگ اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں، ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا صلیب دے دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں۔ (المائدہ:33)

جرم لواطت کی سزا: امام مسلم اصفہانی کے نزدیک یہ آیت جرم لواطت کے متعلق ہے۔

اَلَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا

تم میں سے جو مرد بے حیائی کا ارتکاب کریں ان کو سزا دو۔

س: قسم کی کتنی اقسام ہیں؟ ان کے نام لکھیں؟

ج: قسم کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

1۔ یمین غموس　　2۔ یمین لغو　　3۔ یمین منعقد

س: یمین غموس کی تعریف کریں۔

ج: یمین غموس سے مراد ایسی قسم ہے جو گزشتہ واقع پر جان بوجھ کر کھائی جائے اس کو فقہاء کی اصطلاح میں یمین غموس کا نام دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص نے کوئی کام کر لیا ہے اور وہ جانتا بھی ہے کہ اس نے فلاں کام کیا ہے مگر جان بوجھ کر وہ اس بات کا حلف دے دیتا ہے کہ اس نے یہ کام نہیں کیا۔ تو یہ یمین غموس ہوگی اور اس طرح کی قسم کا عظیم گناہ ہوگا اور یہ جھوٹی قسم وبال دنیا و آخرت ہوگی مگر اس پر کوئی بھی کفارہ لازم نہیں آئے گا مگر توبہ و استغفار واجب ہے۔

س: یمین لغو سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد ایسی قسم ہے جو کسی واقعہ پر اپنے نزدیک سچی سمجھ کر کھائی جائے مثلاً کسی کی وساطت سے یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں مہمان یا فلاں شخص آ گیا ہے اور آدمی قسم کھا لے کہ فلاں آدمی آیا ہے اور بعد میں پتا چلا کہ وہ آدمی ابھی نہیں آیا اس کو یمین لغو کہتے

ہیں۔ اس پر نہ کفارہ لازم آئے گا نہ گناہ۔

س: یمین منعکس سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد ایسی قسم ہے کہ آدمی آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو توڑنے پر کفارہ واجب ہوگا اور اس کی بعض صورتوں میں گناہ ہوگا اور بعض صورتوں میں گناہ لازم نہیں آئے گا۔

س: کفارہ کی ادائیگی کا طریقہ مختصر بیان کریں۔

ج: قسم کا کفارہ اس وقت ادا کیا جائے گا، جب قسم توڑ دی جائے گی۔ قسم کھانے یا قسم توڑنے سے قبل کفارہ ادا نہیں کیا جا سکتا اور فرمایا گیا ہے کہ واحفظوا ایمانکم تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو یعنی اگر تم قسم کھالو تو بغیر شرعی عذر اس کو نہ توڑو۔ تفسیر مظہری کے اندر رقم طراز ہے کہ قسم کھانے میں جلدی نہ کی جائے۔ بلکہ قسم کو محفوظ رکھنا چاہیے جب مجبوری ہو قسم کھالینی چاہیے۔ (تفسیر مظہری)

س: شعائر اللہ سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: لفظ شعائر شعیرہ کی جمع ہے۔ شعائر اللہ سے مراد اللہ پاک کے مقدس دین کی علامات ہیں۔ اس لفظ کا عام استعمال مناسک حج میں ہوتا ہے۔ شعائر اسلام سے مراد وہ علامات ہیں جس پر ایک مسلمان عمل پیرا ہو کر مسلمان اور اسلام سے محبت اور وابستگی کا ثبوت پیش کرتا ہے۔

س: شھر الحرام سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد وہ مقدس اور متبرک ماہ ہیں جن میں جنگ و جدال اور فساد منع ہے۔ ان محرم مہینوں میں چار مہینے ہیں (۱) محرم (۲) رجب (۳) ذوالقعدہ (۴) ذوالحجہ

س: مندرجہ ذیل الفاظ کا مفہوم بیان کریں؟

ج: 1) ولا آمین البیت الحرام: آمین البیت الحرام سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جو گھروں عزیز و اقارب اور دنیاوی متاع کو ترک کر کے اللہ کے گھر کی زیارت کرنے کے لیے اور طواف کرنے کی غرض سے اپنے گھر کو الوداع کہہ کر خانہ کعبہ کی طرف آرہے ہیں، ان کو راستے میں کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ اور نہ ان کو خانہ کعبہ کی زیارت سے منع کرو۔

2) واذا حللتم فاصطادوا: یعنی جب حالت احرام میں ہو تو تم نہ شکار کر سکتے ہو اور نہ جنسی خواہشات کی تکمیل کر سکتے ہو مگر جب تم احرام کھول دو تو تم کو اس وقت اجازت ہے کہ تم حدود حرم سے باہر جا کر شکار کرلو۔

3) ولا الھدی ولا القلائد: ہدی سے مراد قربانی کے جانور ہیں یعنی جن جانوروں کو قربانی کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہو ان کو نہ چھیڑو بلکہ ان کی خدمت تواضع کرو اور قلائد کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کیوں کہ یہ اونٹ اعلیٰ نسل کے ہوتے تھے، جو قربانی کے لیے مخصوص ہوتے تھے۔

س: محصنت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

ج: عربی لغت اور محاورہ کے اعتبار سے لفظ محصنت کے معنی دو ہو سکتے ہیں اس جگہ بھی دونوں معنی مراد لیے جا سکتے ہیں، اسی لیے علماء تفسیر میں سے مجاہد نے اس جگہ محصنت کے معنی عفیف و پاک دامن عورتوں کے لیے ہیں اور مراد آیت کی یہ ہے کہ جس طرح عفیف اور پاک دامن مسلمان عورتوں سے نکاح جائز ہے اسی طرح اہل کتاب کی عفیف و پاک دامن عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے۔
(احکام القرآن للجصاص و مظہری)

س: محاربین کی شرائط بیان کریں۔

ج: علماء کے نزدیک اگر محاربین میں یہ شرائط پائی جائیں تو وہ محارب کہلائیں گے وگرنہ نہیں۔

1) ان کے پاس ہتھیار ہوں۔

2) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وہ محارب نہیں کہلائیں گے جو شہر میں ایسا کریں، صرف گاؤں یا قصبہ میں ایسا کرنے والے محارب ہوں گے۔

3) اعلانیہ طور پر مال چھینیں۔

س: محاربین کی سزا بیان کریں۔

ج: محاربین کی چار سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔(1)قتل (2)صلیب (3)ہاتھ پاؤں کاٹنا (4)سخت قید مگر بعض اوقات اس کا اطلاق اجتہاد پر چھوڑ دیا گیا ہے کیونکہ بعض اوقات کئی کئی جرم بھی جمع ہو سکتے ہیں مثلاً مال بٹورنا، بے عزتی کرنا، عزت پر ڈاکہ ڈالنا، ایسے کرنے والوں کی سزا سخت ہوگی اور اس میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہ رکھی جائے گی۔ سزا کا تعین کرنا صرف اور صرف قاضی کو اختیار ہے۔

س: النحل سے کیا مراد ہے؟ نیز سورۃ النحل کا تعارف کروائیں۔

ج: النحل سے مراد شہد کی مکھی ہے جس کے نام پر قرآن مجید میں پوری ایک سورت ہے۔

1) سورۃ النحل قرآن مجید کے پارہ نمبر 14 میں شامل ہے۔
2) سورۃ النحل میں سولہ رکوع ہیں۔
3) یہ سورۃ 128 آیات پر مشتمل ہے۔
4) سورۃ النحل کا نزول مکہ مکرمہ میں ہوا۔
5) یہ قرآن پاک کی سولھویں سورت ہے۔

س: سورۃ النحل کے مضامین بیان کریں؟

ج: سورۃ النحل کے مضامین:

1) توحید اور وحدانیت پر دلائل
2) شرک کا ابطال اور توحید کی حقانیت
3) منکرین حق کے اعتراضات اور ان کے شکوک وشبہات کا جواب
4) عدل واحسان کی تاکید اور حکم
5) منکرین حق کے باطل پر بضد رہنے کے خوفناک نتائج
6) ایفائے عہد کی تاکید
7) اخلاقی اور عملی درس
8) نعمتوں کا تذکرہ
9) رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حوصلہ افزائی
10) انبیاء کی بعثت کا مقصد
11) بعد از موت زندگی کا تذکرہ
12) اللہ کی طرف بیٹیوں کی نسبت
13) صفات الٰہی کا تذکرہ
14) عدل واحسان کی تاکید
15) کفر اور ناشکری کا انجام
16) تخلیق انسان کے مراحل
17) تسخیر شمس وقمر
18) ہجرت کرنے والوں کے اجر کا تذکرہ
19) شہد کی مکھی کے شہد میں شفا کا ہونا
20) کفار کے انجام کا تذکرہ

س: الامر سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: بعض مفسرین الامر کا ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ اس سے مراد قیامت ہے یعنی قیامت کا وقت قریب آ چکا ہے۔ بعض نے اس سے مراد یہ لیا ہے کہ حضور ﷺ کا کفار پر غالب آنا مبنی بر حقیقت ہے۔

س: اَتٰی سے کیا مراد ہے؟ بیان کریں؟

ج: اتی کے عام مستعمل معنی آ گیا ہے ہیں مگر اہل زبان اس کو قرب کے معنی میں لیتے ہیں مگر علامہ آلوسی رحمہ اللہ اپنی تفسیر روح المعانی میں اس کا معنی یہ بیان کرتے ہیں۔

(وهو القيامة الكبرى التي يرتفع فيها حجب التعينات ويضمل السوى ولما كان صل الله عليه وسلم مشاهد لذلك في عين الجمع قال(اتى) ولما كان ظهور ها على التفصيل بحيث تظهر لكل لا يكون الا بعد حين قال فلا تستعجلوا) (روح المعانی از علامہ آلوسی)

س: تستعجلوہ کی تفسیر لکھیں؟

ج: تستعجلوہ کا لفظ استعجال سے ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کے وقت سے قبل طلب کرنا۔ کفار مکہ عذاب الٰہی کو جلد

طلب کرتے تھے حالانکہ جلدی اس کام میں کرنی چاہیے جس میں کوئی مصلحت اور حکمت ہے اور وہ چیز باعث خیر و برکت ہو۔

س: دن کی تخلیق میں کیا حکمت ہے؟ بیان کریں۔

ج: دن کو اللہ پاک کی تخلیق میں یہ حکمت تھی کہ انسان دن کے وقت محنت کر سکے۔ اور اپنے پیٹ کو روزی کما کر بھر سکے اور اپنے اہل وعیال کو بھی حلال روزی کھلا سکے۔

س: رات کی تخلیق کیوں کی گئی؟ بیان کریں۔

ج: اللہ پاک نے رات کو اس لیے پیدا کیا کہ انسان دن بھر محنت و مشقت کر کے تھک جاتا ہے اور رات کو پر سکون بنایا تاکہ دن کی تھکاوٹ کو رات کو آرام کر کے دور کر سکے۔

س: ستاروں کی تخلیق کی حکمت بیان کریں۔

ج: اللہ پاک نے ستاروں کو اس لیے پیدا کیا تاکہ یہ شیطان کو ٹوٹ کر لگیں دوسرا اس کا عظیم فائدہ یہ ہے کہ یہ رات کو چمکتے ہیں جس سے راہگیر مسافر اپنی منزل تلاش کر لیتے ہیں ستاروں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ توحید باری اور اللہ کی وحدت پر دلالت کرتے ہیں۔

س: سمندروں کے فوائد بیان کریں۔ نیز کسی دو کی وضاحت کریں۔

ج: سمندروں اور دریاؤں سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

1) تر و تازہ گوشت ملنا۔ 2) ہیرے جواہرات کا مرکز

3) کشتیوں کا چلنا۔

1) تر و تازہ گوشت نصیب ہونا: ان نیلگوں سمندروں کے اندر اللہ تعالیٰ نے مچھلیوں کو پیدا کیا جو پانی سے ہی خوراک لیتی ہیں اور پانی کے بغیر ایک منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتیں۔ اس کو اللہ نے اس لیے پیدا کیا تاکہ انسان کو اس سے خوراک مل سکے۔ ایک آدمی جو دور دراز کے سفر پر بحری راستے سے سفر پر جاتا ہے اس کے پاس زادراہ ختم ہو جاتا ہے تو اللہ پاک کی یہ نعمت اس کے پاس موجود ہوتی ہے کہ وہ سمندر سے مچھلیوں کو شکار کرے اور تر و تازہ گوشت کھا کر حمد خداوندی بیان کرے۔

2) زیورات کے خزانے: اللہ پاک نے ان سمندروں کے اندر صدف و گہر پیدا کر دیئے تاکہ انسان ان ہیرے اور جواہرات کو یہاں سے نکال کر اس سے قیمتی قسم کے موتی بنا کر اس کو زیب تن کر سکے۔ اور یہ کمال قدرت کی نشانی ہے کہ گہرائی کے اندر اس قسم کی قیمتی چیزوں کو چھپا کر رکھ دیا گیا ہے۔

س: یونانی اور مصری فلسفے میں فرشتوں کا کیا نام ہے؟

ج: یونانی اور مصری فلسفے کے مطابق فرشتوں کا نام عقول عشرہ ہیں۔

س: یہودیوں کے نزدیک فرشتوں کا کیا نام ہے؟

ج: یہودی فرشتوں کو کر وبی گردانتے ہیں۔

س: فرشتوں کے بارے میں عربوں کا عقیدہ بیان کریں؟

ج: عرب لوگ فرشتوں کو مادہ سمجھتے تھے اور وہ ان کو خدا کی بیٹیاں کہہ کر پکارتے تھے ان کی پرستش کی جاتی تھی اور ان کو خدا کے ہاں سفارشی سمجھا جاتا تھا۔

س: اسلام میں فرشتوں کا تصور کیا ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: اسلام نے فرشتوں کے بارے میں واضح اور بین تصور پیش کیا ہے کہ فرشتے وہ غیر مادی ہستیاں ہیں جو احکام الٰہی کو دنیا تک پہنچاتے ہیں نیز وہ الوہیت کے تمام اوصاف سے خالی ہیں اور ان کی پوجا و پرستش ناجائز ہے۔

س: ارذل العمر کی تفصیل بیان کریں؟

ج: ارزل العمر کی تفسیر کرتے ہوئے ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بہت زیادہ بڑھاپا ہے جس پر قوت عقل اور فہم میں ضعف کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ بے عقلی اور ضعف فکر لاحق ہو جاتا ہے۔ اعضاء جسمانی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ بچپن کی حالت لوٹ آتی ہے۔ (ابن کثیر)

س: عدل کا معنی ومفہوم بیان کریں۔

ج: عدل کے معنی مساوی بدلہ، افراط تفریط کے درمیان راستہ اور حق وانصاف ہے۔ عدل کی ضد ظلم ہے، جس کا معنی ہے، کسی چیز کو اس کے مناسب مقام میں نہ رکھنا یا بدلہ دینے میں کمی بیشی کرنا۔ ہر اچھے اور برے کام کا پورا پورا بدلہ دینا عدل کہلاتا ہے اور اس میں کمی بیشی کرنا ظلم کرنا ہے۔

س: شرک کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: شرک کے لغوی معنی شریک کرنے یا حصہ داری کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی اور ہستی کو شریک کرنا شرک کہلاتا ہے۔ چنانچہ شرک کرنے والے کو مشرک کہا جاتا ہے۔ شرک توحید کی ضد ہے۔ اور بہت بڑا گناہ ہے۔

س: شرک کی کتنی اقسام ہیں؟ اُن کی وضاحت کریں۔

ج: شرک کی تین اقسام ہیں: (۱) ذات میں شرک (۲) صفات میں شرک (۳) صفات کے تقاضوں میں شرک

(۱) ذات میں شرک: اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا اور کسی مخلوق کو خدا کے برابر اور ہمسر خیال کرنا جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔

(۲) صفات میں شرک: اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا جیسی صفات اور قدرت کسی دوسرے میں خیال کرنا یا ماننا یہ خدا کی صفات میں شرک کہلاتا ہے

(۳) صفات کے تقاضوں میں شرک: اللہ تعالیٰ عظیم صفات کا مالک ہے۔ ان صفات کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اُسی کی عبادت کی جائے اور اسی کے سامنے پیشانی جھکائی جائے قرآن میں ہے: اِلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ۔
یعنی تم اس کی عبادت کیا کرو اور ایک جگہ ہے اور تمہارا خدا ایک خدا ہے بجز اس کے کوئی معبود نہیں۔ (بقرۃ)

س: ایفائے عہد کا مفہوم بیان کریں۔

ج: ایفائے عہد سے مراد ہے وعدہ پورا کرنا قرآن مجید میں وعدے کے کئی مفہوم ومطالب بتائے گئے ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

1) وعدے کا ایک مطلب اصلی نیکی بھی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں سورۃ بقرہ کے اندر بیان کیا گیا ہے۔

**والموفون بعهدهم إذا عاهدوا۔ (البقرہ)**

ترجمہ: وہ اپنے وعدے کو پورا کرتے ہیں جب وہ وعدہ کرتے ہیں۔

2) وعدے کو پختہ مسلمانوں کے اوصاف میں شمار کیا گیا ہے۔ جیسا سورۃ مومنون میں ہے

**والذین هم لامنتهم وعهدهم رٰعون (مومنون)**

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور وعدوں کی پاسداری کرتے ہیں۔

س: ایفائے عہد کی کتنی صورتیں ہیں؟ بیان کریں۔

ج: ایفائے عہد کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

1) وعدے کی پہلی شکل وہ ہے جو وعدہ انسان نے اللہ کے ساتھ کیا ہو۔

2) وعدے کی دوسری صورت یہ ہے کہ انسان اپنے دوسرے انسان بھائی سے وعدہ کرے۔

3) وعدے کی تیسری صورت یہ ہے کہ انسان خدائے وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر کسی سے وعدہ کرے۔

4) وعدے کی چوتھی صورت یہ ہے کہ انسان اللہ کے نام کے بغیر کسی شے کوئی وعدہ کرے۔

س: حلت سے کیا مراد ہے؟ اس کا مفہوم واضح کریں۔

ج: حلت سے مراد حلال ہونا۔ اسلام نے بعض اشیاء کو حلال قرار دیا اور بعض کو حرام۔

س: قرآن مجید میں جن اشیاء کو حرام قرار دیا گیا ہے؟ اُن کے نام لکھیں۔

ج: قرآن پاک میں ان جانوروں کا ذکر ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے: ارشاد ہے۔ "بے شک اس نے تم پر حرام کر دیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر نامزد کیا گیا ہو"۔ (البقرۃ:۱۷۳)

س: حدیث کی رو سے جو جانور حلال یا حرام ہیں، اُن کی وضاحت کریں۔

ج: حضور ﷺ کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے۔ آپ ﷺ کو حلال و حرام ٹھہرانے کا اختیار دیا گیا ہے۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَٰٓئِثَ (الاعراف:۱۵۷)

وہ نبی ﷺ ان کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال ٹھہراتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں۔

قرآن مجید میں حضور ﷺ نے اللہ کے عطا کردہ اختیار کے تحت بعض جانوروں کو حرام قرار دیا، جیسا کہ روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔ صحیحین کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے کچلی والی درندوں (شیر، چیتا، بھیڑیا اور ریچھ وغیرہ) اور پنجے سے کھانے والے پرندوں گدھ، باز، شکرہ اور چیل وغیرہ کے کھانے کی ممانعت فرمائی۔

س: قرآن مجید نے کن جانوروں کو حرام قرار دیا ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: قرآن مجید کے اندر حرام کردہ چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1) مردار یعنی مردہ جانوروں کا گوشت
2) بہتا ہوا خون (ہر قسم کا لہو)
3) خنزیر یا سور کا گوشت
4) غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جانور

س: آخرت کے لغوی معنی کیا ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

ج: آخرت کے لغوی معنی پچھلی زندگی یا بعد میں آنے والی چیز کے ہیں۔ یہ لفظ دنیا کے مقابلے میں آتا ہے، جس کے معنی ہیں قریب کی چیز۔

س: آخرت کا اصطلاحی معنی و مفہوم قرآن کی آیت کے حوالے سے بیان کریں۔

ج: اصطلاح میں آخرت سے مراد یہ ہے کہ انسان وفات پانے کے بعد فنا نہیں ہوتا بلکہ اس کی روح باقی رہتی ہے۔ ایک وقت آنے پر اللہ پاک کے حکم سے وہ واپس اجسام میں منتقل ہوگی اس کے بعد والی زندگی ابدی ہوگی اس کے بعد موت نہیں۔

ارشادِ الٰہی ہے

**کیف تکفرون باللہ و کنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون (البقرہ)**

تم اللہ کا کیسے انکار کرتے ہو تم مردہ تھے اس نے تم کو زندہ کیا پھر تم کو مارے گا پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

س: تصورِ آخرت کے کتنے اجزاء ہیں، ان کے نام لکھیں:

ج: تصورِ آخرت کے چار اجزاء ہیں؟

۱۔ وقوعِ قیامت ۲۔ بعث بعد الموت۔ ۳۔ شعور ۴۔ اللہ کے دربار میں حاضری اور اعمال کی جزا و سزا۔

س: اسلام کا تصورِ آخرت کیا ہے؟ مختصراً بیان کریں۔

ج: قرآن حکیم نے آخرت کے سلسلہ میں بہت سی باتیں بتائی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۱۔ انسان کی دنیا کی زندگی عارضی ہے اور آخرت کی زندگی دائمی۔ دنیا کی زندگی میں انسان اچھے اور برے کام کرتا ہے لیکن انسان

کے تمام اعمال کے پورے پورے نتائج دنیا کی زندگی میں ظاہر نہیں ہوتے۔ دراصل دنیا کی زندگی ایک کھیتی کی طرح ہے جو کچھ یہاں انسان بوتا ہے اس کا پھل آخرت میں کاٹے گا۔ اگر اچھے اعمال کیے ہیں تو اچھا پھل ملے گا اور برے اعمال کیے ہیں تو برا۔

۲۔ دنیا میں موجود بے شمار چیزوں کے بارے میں آپ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کی ایک عمر مقرر ہوتی ہے جب وہ پوری ہو جاتی ہے تو وہ چیز ختم ہو جاتی ہے مثلاً ایک درخت پیدا ہوتا ہے، پروان چڑھتا ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے اور آخر کار ختم ہو جاتا ہے اسی طرح اس دنیا کی بھی ایک مقرر عمر ہے جب وہ عمر پوری ہوگی تو یہ دنیا ختم ہو جائے گی اور ایک دوسرا جہاں اس کی جگہ لے لے گا۔

۳۔ جب دنیا کا یہ نظام ختم ہو جائے گا اور ایک دوسرا نظام قائم ہوگا تو انسان کے تمام اعمال کا حساب لینے کے لیے ایک عدالت قائم ہوگی جس میں پیش ہونے کے لیے انسان کو ایک نئی جسمانی زندگی ملے گی اور ہر انسان اپنے خدا کے سامنے پیش ہوگا اور وہ اس کے تمام اعمال کی جانچ پرکھ لے گا، حق وانصاف کے ساتھ اسے اچھے اعمال کی جزا اور برے اعمال کی سزا ملے گی۔

س: صبر کے لغوی معنی ومفہوم بیان کریں۔

ج: صبر کے مندرجہ ذیل معنی لکھے جاتے ہیں: (۱) روکنا (۲) جرات وشجاعت (۳) مصائب اور تکالیف کو برداشت کرنا (۴) نفس کی خواہشات سے کنارہ کشی کرنا۔

س: صبر کا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کو عقل پر غالب نہ آنے دیا جائے اور شرعی حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔ صبر قرآن مجید کی نظر میں: صبر کا شمار اخلاق فاضلہ کے اندر ہوتا ہے۔ اسلام میں جو بڑی بڑی نیکیاں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے ایک صبر بھی ہے

س: صبر کے بارے میں کوئی سی تین احادیث بیان کریں۔

ج: صبر کے بارے میں احادیث شریف کی کتب میں آتا ہے:

۱۔ صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسم کے ساتھ ہے

۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا مومن کا معاملہ عجیب ہے اس کو جب نعمت حاصل ہوتی ہے وہ شکر کرتا ہے جب تکلیف آتی ہے تو صبر کرتا ہے دونوں حالتوں میں اس کو اجر ملتا ہے۔

۳۔ آنحضرت ﷺ سے صبر جمیل کے بارے میں سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایسا صبر ہے جس میں حرف شکایت نہ ہو۔

س: قرآن مجید کی تلاوت کے کوئی سے تین آداب بیان کریں۔

ج: قرآن مجید کی تلاوت کے درج ذیل آداب ہیں:

1) طہارت ونظافت: قرآن مجید تلاوت کرنے سے قبل لازم ہے کہ انسان طہارت کرے کیوں کہ اس مقدس کتاب کی تلاوت سے قبل پاکیزگی لازم ہے اس لیے اس کا لباس اور بدن پاک ہونا لازم ہے کیوں کہ اللہ پاک نے سورۃ واقعہ کے اندر اس مضمون کو یوں بیان کیا ہے۔ ﴿لایمسه الا المطهرون﴾ (واقعہ:79) ''اس (کتاب) کو صرف پاک لوگ ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں۔

2) تعوذ وتسمیہ پڑھنا: قرآن مجید پڑھنے سے قبل تعوذ وتسمیہ پڑھنا واجب ہے۔ کیوں کہ اس سے انسان شیطانی وسوسوں سے مامون ہو جائے گا اور حدیث شریف کے اندر نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ ﴿ای امر بدا بغیر ذکر الله فهو خالية من البركة﴾ (بخاری)...... ''کوئی بھی کام جس کو ذکر اللہ کے بغیر شروع کیا جائے وہ برکت سے خالی ہوگا۔'' اس لیے قرآن مجید میں بھی حکم دیا گیا ہے۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ (النحل:۹۸)

اور جب قرآن مجید کی تلاوت کی جائے تو اللہ سے شیطان مردود سے پناہ طلب کر لیا کرو۔

س: سورۃ احزاب کا تعارف بیان کریں۔

ج: 1) سورۃ الاحزاب قرآن مجید کے اکیسویں پارے میں شامل ہے

2) سورۃ الاحزاب قرآن پاک کی 33ویں سورت بنتی ہے۔
3) سورۃ الاحزاب 73 آیات کریمہ پر مشتمل ہے۔
4) یہ سورت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔
5) اس سورت کا نام آیت 20 کے فقرے یحسبون الاحزاب لم یذھبوا سے اخذ کیا گیا ہے۔
6) سورت الاحزاب کے کل رکوع نو بنتے ہیں۔
7) جنگ خندق کو جنگ احزاب کا نام دیا گیا تھا۔

س: سورۃ احزاب کو احزاب کا نام کیوں دیا گیا؟ وجہ تسمیہ بیان کریں۔
ج: اس سورت کے اندر 5ھ کے اندر ہونے والے غزوہ خندق یا غزوہ احزاب کا تذکرہ کیا گیا ہے اس لیے ان مضامین کی بناء پر اس کا نام سورت احزاب رکھا گیا کیوں کہ اس جنگ میں نبی اکرم ﷺ نے خندق کھود کر مدینہ شریف کا دفاع کیا تھا مختصر یہ کہ یہ واقعہ شوال کے مہینے میں احد کی لڑائی کے ایک سال بعد ہجرت کے پانچویں سال رونما ہوا اس لیے اس سورت کا نام سورۃ احزاب رکھا گیا۔

س: سورۃ احزاب کے مضامین کا تعارف کروائیں؟
ج: سورۃ احزاب اپنے دامن میں بے شمار موضوعات وعنوانات کو سموئے ہوئے ہے مگر ان میں سے چند اہم اور مشہور موضوعات مندرجہ ذیل ہیں۔
1) آنحضرت ﷺ کو کامل توکل علی اللہ کی تعلیم
2) مسئلہ تبنیت یا متبنیٰ بنانے کے حکم کی وضاحت
3) حجاب یا پردہ سے متعلق حکم الٰہی
4) ظہار کے باب میں حکم خداوندی
5) نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کا امہات المومنین ہونے کا حکم
6) غزوہ احزاب کا تذکرہ
7) غزوہ بنی قریظہ کا تذکرہ
8) حضور ﷺ کی مالی حیثیت کی تنگی کا تذکرہ

س: ظہار کی لغوی تعریف بیان کریں۔
ج: ظہار کا لفظ ظھر سے مشتق ہے جس کے معنی پشت یا پیٹھ کے ہیں۔
س: ظہار کی اصطلاحی تعریف بیان کریں۔
ج: زمانہ جاہلیت کے اندر مرد حضرات اپنی بیوی سے جب علیحدہ ہونا چاہتے تو اس کو کہہ دیتے

أنت عليّ كظهر أمّي

ترجمہ: تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔ اس طرح کہہ دینے کو ظہار کہتے ہیں۔
س: ظہار کا شرعی حکم بیان کریں۔
ج: شرعی حکم کے مطابق اس طرح خواہ کسی بھی عضو کا نام لیا جائے تو ظہار ہو جائے گا۔
س: جاہلیت میں ظہار کیسے کیا جاتا تھا؟ بیان کریں۔
ج: زمانہ جاہلیت کے اندر ظہار کو طلاق گردانا جاتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے کفارہ مقرر کر دیا اور اسے طلاق کے زمرے میں شمار نہیں کیا۔ جیسے کہ جاہلیت کا اصول اور دستور تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جاہلیت کے اس اصول کا تذکرہ کر کے فرمایا کہ اسلام میں جب حضرت اوس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنی بیوی کو بھیجا جب حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ

بیان کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس اس مسئلے کے بارے میں کوئی حکم نہیں تو اللہ پاک نے ظہار کی یہ آیات نازل کیں اور ظہار کا کفارہ مقرر کیا۔

س: اسوۂ حسنہ سے کیا مراد ہے؟ اس کا لغوی مفہوم بیان کریں۔

ج: علامہ ابن منظور لکھتے ہیں کہ اُسوۂ کے معنی پیشوا' رہنما' امام کے ہیں' اس کا دوسرا معنی یوں رقم فرمایا ہے' یعنی جس سے کوئی غمزدہ اور شکستہ دل تسلی حاصل کر سکے یعنی غمگسار۔

اُسوۂ کا ایک معنی رہنما کے ہیں اور اس کو بھی اُسوۂ کہتے ہیں' جو غمزدہ دل کی تسلی کا باعث ہو۔ حضور ﷺ کا رُخ انور زخمی کیا گیا۔ دندان مبارک شہید کئے گئے۔ حضور ﷺ کے چچا کو شہید کیا گیا' بھوک برداشت کی لیکن ان تمام حالات میں صابر و شاکر رہے' اللہ تعالیٰ کی رضا کے طلب گار اور اس کی قضاء پر راضی۔

س: اسوۂ حسنہ کے متعلق قرآن مجید کی ایک آیت بمعہ متن و ترجمہ لکھیں؟

ج: اُسوۂ حسنہ کے متعلق قرآن پاک میں ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ (الاحزاب:21)

جو شخص رضائے الٰہی کی آرزو اور قیامت کے دن (نجات) کی توقع رکھتا ہے اور کثرت سے ذکر حق بھی کرتا رہا ہو تو اس کے لئے رسول ﷺ کی زندگی موزوں ترین اور بہترین عملی نمونہ ہے۔

س: ختم کا معنی بیان کریں نیز خاتم النبیین کا لغوی مفہوم واضح کریں۔

عربی لغت اور معنی کی رو سے ''ختم'' کے معنی مہر لگانے، ابتداء کرنے، آخر تک پہنچ جانے اور کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے کے ہیں۔ ختم العمل کے معنی ہیں فرغ من العمل ''کام سے فارغ ہو گیا'' ختم الاناء کے معنی ہیں' برتن کا منہ بند کر دیا اور اس پر مہر لگا دی تا کہ نہ کوئی چیز اس میں سے نکلے اور نہ کچھ اس کے اندر داخل ہو۔ ختم الکتاب کے معنی ہیں ''خط بند کر کے اس پر مہر لگا دی تا کہ خط محفوظ ہو جائے'' ختم علی القلب ''دل پر مہر لگا دی کہ نہ کوئی بات اس کی سمجھ میں آئے نہ پہلے سے جمی ہوئی کوئی بات اس میں سے نکل سکے'' خاتمة کل شئی عَاقِبَتهٌ واخرته ''ہر چیز کے خاتمہ سے مراد ہے اس کی عاقبت اور آخرت'' ''ختم الشئی ء بلغ اخره'' ''کسی چیز کو ختم کرنے کا مطلب ہے اس کے آخر تک پہنچ جانا، اس معنی میں ختم قرآن کو لیتے ہیں اور اسی معنی میں سورتوں کی آخری آیات کو خواتیم کہا جاتا ہے'' خاتمُ القوم اخرهم ''خاتم القوم سے مراد ہے قبیلے کا آخری آدمی''

س: ختم نبوت کا شرعی مفہوم بیان کریں۔

ج: شرعی اصطلاح میں مطلب ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

س: ذکر کے کتنے درجات ہیں؟ بیان کریں۔

ج: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کے چار درجات بیان کیے ہیں۔

۱) ادنیٰ درجہ یعنی زبان سے صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

۲) دل میں ذکر الٰہی ہونا مگر جبر اور تکلف سے اس کو عادی بنایا گیا ہو

۳) دل میں ذکر الٰہی جو بغیر تکلف کے زبان پر جاری ہو۔

۴) ذکر فنافی اللہ یعنی اس قدر ذکر میں مصروف ہونا کہ اپنے آپ کی خبر نہ رہے۔

س: پردے کا لغوی معنی و مفہوم بیان کریں۔

ج: پردہ کا لغوی مفہوم ہے، گھونگھٹ، اوٹ، چھپانا اور بھید وغیرہ یہ لفظ عربی زبان میں ''حجاب'' کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

س: پردے کا اصطلاحی معنی و مفہوم بیان کرتے ہوئے اسکی جامع تعریف بیان کریں۔

ج: اصطلاحی معنوں میں پردہ سے مراد احکام کا وہ مجموعہ ہے جو اسلامی ضابطہ معاشرت کے نہایت اہم اجزاء پر مشتمل ہے۔ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔ ''الحجب والحجاب کسی چیز تک پہنچنے سے روکنا اور درمیان میں حائل ہونا ''پردہ'' کہلاتا ہے۔

س: سورۃ الحدید کا شان نزول بیان کریں۔

ج: سورۃ الحدید کا نزول غزوہ اور صلح حدیبیہ کے درمیانی عرصے میں ہوا۔ کیوں کہ اس وقت حالات بڑی نزاکت اختیار کر چکے تھے۔ بدر و احد کی جنگیں جو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہوئی تھیں اس نے حالات کو اور زیادہ نزاکت دے دی تھی۔ ان جنگوں کی بدولت عرب والے دو گروہوں میں تقسیم ہو چکے تھے۔ اہل مکہ نے اپنے آپ پر فرض کر رکھا تھا کہ وہ ان بے یار و مددگار مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیں مگر بدر کی شکست نے ان کے دلوں کے قفل کھول دیے تھے اس کا جواب دینے کے لیے کفار مکہ بے تاب تھے۔ اس لیے وہ تمام مادی اور عسکری قوت لے کر احد میں خیمہ زن ہوئے مگر جب ان کا مقابلہ احد کی ترائی پر چند مسلمانوں سے ہوا تو ان کے ہوش اڑ گئے۔ ابوسفیان اگرچہ اس لشکر کو بچانے میں کامیاب ہو گیا مگر اس سے ان کی آگ اور بھڑک اٹھی اور وہ مسلمانوں کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنے لگے۔ یہ صورت حال مسلمانوں کے لیے زیادہ اذیت مند اور پریشان کن تھی۔ اور اسلام کئی گنا زیادہ جانی اور مالی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا تھا۔ کیوں کہ اب ان کی جنگ جزیرہ عرب تک محدود نہ تھی بلکہ مشرکین کے ساتھ بھی چھڑ چکی تھی۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو نازل کیا اور اپنی شان و عظمت سے متعارف کرایا اور اسلام کی سرفرازی و بلندی کے لیے دل کھول کر خرچ کرنے کی تلقین کی۔ اور یہ بات مسلمانوں کو سمجھائی کہ یہ دنیاوی مال و متاع عارضی چیز ہے صرف آخرت کا گھر ابدی رہنے والا ہے۔ اس لیے دل کھول کر خرچ کرو تا کہ اس کا بہتر نعم البدل آخرت میں مل سکے۔

س: سورۃ الحدید کی وجہ تسمیہ مختصراً بیان کریں۔

ج: اس سورت کا نام الحدید اس لیے رکھا گیا کیوں کہ اس سورت کی آیت نمبر 25 کے اندر اللہ تعالیٰ نے الحدید کا لفظ استعمال کیا ہے اور اس آیت میں لوہے کے فوائد کا ذکر کیا گیا ہے۔

س: سورۃ الحدید کا مختصر اتعارف تحریر کریں۔

ج: سورۃ الحدید کا تعارف ان نکات کی روشنی میں کروایا جائے گا۔

1) الحدید سے مراد لوہا ہے۔
2) سورۃ الحدید مدینہ میں نازل ہوئی۔
3) سورۃ الحدید قرآن مجید کے ستائیسویں پارہ کے اندر شامل ہے
4) سورۃ الحدید کے کل رکوع چار ہیں۔
5) سورۃ الحدید کی کل آیات 29 ہیں
6) سورۃ الحدید کا نام آیت نمبر 25 کے جملہ وانزلنا الحدید سے اخذ کیا گیا ہے۔
7) اس سورت کا مین مضمون مسلمانوں کو راہ خدا میں قربانیاں دینے کے لیے تیار کرنا ہے۔
8) اس سورت کا زمانہ نزول 4ھ اور 5ھ کے درمیان کا ہے
9) سورۃ الحدید میں انفاق فی سبیل اللہ پر زور دیا گیا ہے۔
10) اس سورت کا فائدہ یہ ہے کہ اس میں اسمائے اعلیٰ کا بھی ذکر ہے جس کو نبی ﷺ سوتے وقت پڑھا کرتے تھے۔

س: الحدید کے مضامین میں سے صرف پانچ کے نام لکھیں۔

ج: سورہ الحدید قرآن مجید کی اہم سورت ہے اس کے اہم مضامین مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) صفات الٰہی
(۲) تخلیق ارض وسماء
(3) انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب
(4) خرچ کرنے اور نہ خرچ کرنے والے برابر نہیں
(5) قیامت کا ذکر

س: تسبیح کے لغوی معنی کیا ہیں؟ نیز بتائیں کہ یہ کونسا فعل ہے؟

ج: لفظ تسبیح متعدی فعل ہے کیونکہ تسبیح کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کو برائی سے دور کرنا اور سبح کے معنی ہیں چلا گیا دور ہو گیا۔

(تفسیر مظہری صفحہ 179 جلد نمبر ا۔اردو)

س: انفاق فی سبیل اللہ کا لفظی معنی و مفہوم بیان کریں۔

ج: انفاق کا لفظ نفق سے مشتق ہے جس کے معنی خرچ کرنے کے ہیں۔

س: انفاق فی سبیل اللہ کا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: انفاق فی سبیل اللہ سے مراد ہے اللہ کے راستے میں اپنا مال بے دریغ خرچ کر دینا اور یہ صرف اللہ کی خوشنودی و رضا کے لیے بیواؤں یتیموں میں خرچ کرنا انفاق فی سبیل اللہ کہلاتا ہے۔

س: انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت بمعہ ترجمہ و متن لکھیں۔

ج: قرآن مجید کے اندر جا بجا اللہ کے راستے کے اندر مال خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے سورۃ الحدید میں تو واضح طور پر مسلمانوں کو جھنجھوڑا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے

**آمنو اباللّٰہ ورسولہ وانفقوا مماجعلکم مستخلفین فیہ فالذین أمنو امنکم وانفقوا لھم اجر کبیر (الحدید:7)**

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اس کے راستے میں خرچ کرو جس مال کے تم نائب مقرر کیے گئے ہو اور جو تم میں سے ایمان لایا اور اللہ کے راستے میں خرچ کیا تو ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

س: موجودہ دور میں لوہے کی اہمیت بیان کریں نیز بتائیں اس سے کون کون سے جوہری ہتھیار تیار کیے جا سکتے ہیں؟

ج: لوہے کی اہمیت روز ازل سے ہی عیاں اور اظہر من الشمس تھی مگر آج کے اس ترقی یافتہ دور میں اس کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے تمام مشینوں (برقی ٹرین۔ ہوائی جہاز۔ راکٹ۔ توپ۔ برقی مدھانیوں۔ موٹر کاروں۔ موٹر سائیکلوں۔ سکوٹروں۔ ہل۔ آلات وغیرہ کے پرزے لوہے سے تیار کیے جاتے ہیں۔ اس جدید سائنسی دور میں تو ہوائی جہاز اور بحری جہاز سے بڑھ کر آب دوزیں تیار کی گئی ہیں اس کے علاوہ راکٹ ایٹم ہائیڈروجن بم اور میزائل ٹیکنالوجی کی وجہ سے لوہے کی Demand اور بھی بڑھ گئی ہے۔ ہر ملک اپنی دفاعی ضروریات کے لیے ہتھیاروں کو بڑھانے میں مصروف ہے اس مقصد کے لیے اس نے بڑے بڑے لوہے کے کارخانے قائم کر رکھے ہیں۔

س: رہبانیت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم واضح کریں۔

ج: رہبانیت کیلئے عربی مستعمل لفظ رھبانیت ہے جس کا مادہ رھب ہے جس کے معانی ڈرنا یا خوف کھانے کے ہیں اس سے لفظ ترھب ہے جس کے معنی راہب ہونا عبادت کرنے کے ہیں مختصر یہ کہ رھبانیۃ سے مراد ہے دنیا کو ترک کر کے گوشہ نشین ہو جانا۔

س: راہب یا راہبہ کون ہوتا ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: راہب اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر کے کسی خانقاہ یا غار وغیرہ میں عزلت نشینی کی زندگی گزارنی شروع کر دے۔ عیسائی لوگ ایسے شخص کو راہب کا نام دیتے تھے جو دنیاوی خواہشات کو چھوڑ کر تجرد کی زندگی بسر کرتے تھے اور یہ لوگ شادی وغیرہ نہیں کرتے تھے۔ اس طرح مجردانہ زندگی بسر کرنے والی عورت راہبہ کہلاتی تھی۔

س: رہبانیت کا پس منظر بیان کریں۔

ج: رہبانیت کی رسم کا آغاز نصاریٰ نے کیا اس کی یہ دلیل ہے امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضور ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے! کیا تم جانتے ہو کہ بنی اسرائیل نے رھبانیت کیسے شروع کی؟ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کچھ طاقتور بادشاہ جو گناہوں کے کام کرتے تھے بنی اسرائیل پر غالب آ گئے اہل ایمان کو ان پر غصہ آیا اور وہ ان سے لڑنے لگے مومنوں کو بار بار شکست کی بناء پر ان کی تعداد کم ہو گئی جس کی بناء پر انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ ملک میں منتشر ہو جائیں جب وہ نبی مبعوث ہوں گے جس کی بعثت کا وعدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کیا ہے تو پھر آ جائیں گے، چنانچہ وہ آبادی سے نکل

کر غاروں اور پہاڑوں کی طرف چلے گئے اور انہوں نے رہبانیت ایجاد کر لی اور اس کے بعد حضور ﷺ نے ورھبانیۃ ابتدعوھا کی تلاوت فرمائی (تفسیر مظہری جلد نمبر ۱۱ صفحہ 199)

س: کیا اسلام رہبانیت کی اجازت دیتا ہے؟ یا اسے ناجائز قرار دیتا ہے؟

ج: اسلام رہبانیت کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اس سے منع کرتا ہے اور متوازن زندگی گزارنے پر زور دیتا ہے۔

س: سورۃ المائدہ میں کس پیغمبر کا نام تین مرتبہ آیا ہے؟

ج: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا (آیت 20-22 اور 24 میں)۔

س: رکوع کے اعتبار سے سورۃ مائدہ کا نمبر کون سا ہے؟

ج: چوتھا نمبر۔

س: بتایئے سورۃ المائدہ کا اختتام کس حرف تہجی پر ہوتا ہے؟

ج: حرف (ر) پر۔

س: سورۃ النحل کا آغاز کس لفظ سے ہوتا ہے؟

ج: اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰهِ۔

س: بتایئے سورۃ النحل کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: شہد کی مکھیاں۔

س: بتایئے سورۃ النحل میں کتنے حروف استعمال ہوئے ہیں؟

ج: 7707 حروف۔

س: سورۃ النحل قرآن مجید کے کس پارے میں ہے؟

ج: چودھویں پارے میں۔

س: قرآن پاک کا تیسرا سجدہ سورۃ النحل کی کس آیت میں آتا ہے؟

ج: آیت نمبر 50 میں۔

س: سورۃ النحل کا نام علامتی ہے یا موضوع کے اعتبار سے ہے؟

ج: علامتی ہے۔

س: سورۃ النحل کا دور نزول کیا ہے؟

ج: یہ سورۃ حضور پاک ﷺ کی مکی زندگی کے آخری دور میں نازل ہوئی جبکہ آیت نمبر 110 مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

س: سبب نزول سے کیا مراد ہے؟

ج: سبب نزول سے مراد ہے کسی آیت کی تشریح بیان کرتے وقت یہ بھی بیان کر دیا جائے کہ یہ آیت کب اور کس موقع پر نازل ہوئی تھی۔

س: تفسیر حقانی کا اصل نام بتایئے اور اس کے موئف کا نام بھی لکھئے۔

ج: تفسیر حقانی کا اصل نام تفسیر "فتح المنان" ہے جو ابو محمد عبدالحق حقانی دہلوی کی تالیف ہے۔

س: تفسیر بیضاوی کے مولف کا نام بتایئے۔

ج: تفسیر بیضاوی کے مصنف کا نام قاضی نصر الدین ابوسعد عبداللہ بن البیضاوی ہے۔

س: خلافت راشدہ کے دور میں کون سی تفسیر لکھی گئی؟

ج: تفسیر ابی بن کعب خلافت راشدہ کے دور میں لکھی گئی۔

س: تفسیر النبی کا دوسرا نام کیا ہے؟

ج: تفسیر عباسی۔

س: برصغیر میں غیر منقوط تفسیر کے پہلے مصنف کا نام اور ان کی تفسیر کا نام لکھئے؟

ج: "سواطع الالہام" غیر منقوط تفسیر ہے جس کے مولف کا نام ابوالفیض فیض اللہ فیضی ہے۔

س: تفسیر ثنائی کے مصنف کون تھے اور ان کا تعلق کس مسلک سے تھا؟

ج: تفسیر ثنائی کے مولف کا نام ثناءاللہ امرتسری ہے اور وہ اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔

س: جامع البیان کے مصنف کا نام لکھئے۔

ج: جامع البیان فی تفسیر القرآن کے مصنف کا نام ابن محمد بن جریر بن یزید طبری ہے۔

س: ابن جریر کس مسلک سے تعلق رکھتے تھے؟

ج: ابن جریر شافعی المسلک سے تعلق رکھتے تھے پھر الگ فقہی مسلک کی بنیاد رکھی۔

س: تفسیر جامع البیان کتنی جلدوں پر مشتمل ہے؟

ج: تفسیر جامع البیان تیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

س: نظام الدین حسن بن محمد خراسانی نیشاپوری کی تفسیر کا نام لکھیں؟

ج: غرائب القرآن۔

س: شرعی اصطلاح میں وحی کی تعریف کریں۔

ج: وحی وہ کلام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبیوں پر نازل ہوتا ہے۔

س: وحی کی تین قسموں کے نام لکھئے۔

ج: فطری وحی۔ ایمادی۔ وحی الاصطفاء۔

س: وحی الاصطفاء کی دو قسموں کے نام لکھئے۔

ج: وحی نبوت۔ وحی غیر متلو۔

س: وحی غیر متلو سے کیا مراد ہے؟

ج: وحی نبوت کے علاوہ جو وحی نبی پر نازل ہوئی ہے وہ وحی غیر متلو کہلاتی ہے۔

س: تفسیر مظہری کے مؤلف کا نام لکھئے۔

ج: قاضی محمد ثناءاللہ مظہری۔

س: قاضی محمد ثناءاللہ کی چند تصانیف کے نام لکھئے۔

ج: 1۔ السیف المسلول 2- رسالہ حرمت متعہ 4- حقوق اسلام 5- ردمذہب شیعہ 6- تفسیری مظہری۔

س: خاندان نبوت میں دس مفسرین صحابہ کے نام لکھئے۔

ج: 1- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔ 2- حضرت زینب رضی اللہ عنہا، 3- حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا، 4- حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا، 5- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، 6- حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، 7- حضرت علی رضی اللہ عنہ، 8- حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، 9- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، 10- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

س: مشہور مفسر صحابہ کون تھے؟

ج: 1- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ 2- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، 3- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

س: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نام سے جو تفسیر چھپی اس کا نام کیا ہے؟

ج: اس کا نام تفسیر عباسی ہے۔

س: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت کیا ہے؟

ج: ابو عبدالرحمٰن۔
س: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟
ج: 2210 حدیثیں۔
س: تفسیر القرآن العظیم کے مؤلف کا نام لکھیے۔
ج: عمادالدین ابوالفدا اسماعیل بن عمرو بن کثیر بصری۔
س: تفسیر ابن کثیر کس قسم کی تفسیر ہے؟
ج: تفسیر ابن کثیر کو تفسیر بالماثور میں شمار کیا جا سکتا ہے۔
س: جلال الدین سیوطی کی تفسیر کا نام تحریر کریں۔
ج: جلال الدین سیوطی کی تفسیر کا نام الدرالمنثور فی تفسیر الماثور ہے۔
س: تفسیر بالماثور سے کیا مراد ہے؟
ج: تفسیر بالماثور سے مراد ہے آیات قرآنیہ کی وضاحت مگر آیات قرآنیہ کی حدیث یا اقوال صحابہ کی روشنی میں جائے۔
س: ایسی تین تفاسیر کے نام لکھیں جو تفسیر بالماثور ہیں۔
ج: 1- انوار التنزیل واسرار التاویل بیضاوی 2- مفاتیح الغیب امام رازی 3- الجلالین۔جلال الدین سیوطی۔
س: تین فقہی تفاسیر کے نام لکھیے۔
ج: 1-احکام القرآن 2- الاکلیل فی استباط التنزیل 3- الجامع الکلام۔
س: امام رازی کا پورا نام لکھیں۔
ج: ان کا پورا نام محمد بن عمر بن حسین ہے۔
س: سورۃ الروم میں الروم سے کیا مراد ہے؟
ج: اس سے مراد ہے عیائی باشندے۔
س: سورۃ الروم میں کل کتنی آیات ہیں؟
ج: کل ساٹھ آیات ہیں۔
س: سورۃ انبیاء مکی ہے یا مدنی؟
ج: یہ مکی سورۃ ہے۔
س: سورۃ انبیاء کا نام سورۃ الانبیاء کیوں رکھا گیا ہے؟
ج: چونکہ اس سورۃ میں بہت سے انبیاء کا ذکر آیا ہے۔
س: سورۃ مریم کا تعارف کروائیے۔
ج: حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ تھیں اس سورۃ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا قصہ بڑی تفصیل سے آیا ہے۔
س: سورۃ مریم مکی ہے یا مدنی؟
ج: یہ سورۃ مکی ہے۔
س: سورۃ مریم کے کل کتنے رکوع ہیں؟
ج: اس کے چھ رکوع اور 98 آیات ہیں۔
س: الاحزاب کے لفظی معنی کیا ہیں؟ اور یہ سورۃ کہاں نازل ہوئی اس کی کل آیات اور رکوع کتنے ہیں؟
ج: الاحزاب کے لفظی معنی ٹولی گروہ جماعت، لشکر کے ہیں۔ یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس میں 73 آیات اور 9 رکوع ہیں۔

س: سورۃ القارعہ سے کیا مراد ہے؟
ج: القارعہ کے معنی کھڑکھڑانے والی کے ہیں۔
س: الفیل کے کیا معنی ہیں؟ یہ سورۃ مدنی ہے یا مکی؟
ج: الفیل کے معنی ہاتھی کے ہیں۔ یہ سورۃ مکی ہے۔
س: سورۃ الاخلاص سے کیا مراد ہے؟
ج: سورۃ الاخلاص سے مراد توحید خالص کے ہیں۔
س: سورۃ الناس کے کیا معنی ہیں اس کے رکوع اور آیات لکھیں؟
ج: الناس کے معنی لوگ، انسان ہیں اس کا ایک رکوع اور چھ آیات ہیں۔
س: اسرائیل کس زبان کا لفظ ہے اس کے کیا معنی ہیں؟
ج: اسرائیل عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی اللہ کا بندہ ہے۔
س: سورۃ بنی اسرائیل میں کفار مکہ کو کیا تنبیہ کی گئی تھی؟
ج: کفار مکہ کو تنبیہ کی گئی کہ بنی اسرائیل دوسری قوموں کے انجام سے سبق لے اور محمد ﷺ کی دعوت قبول کرلے۔
س: کہف کسے کہتے ہیں؟
ج: کہف غار کو کہتے ہیں۔
س: کیا سورۃ کہف مکی ہے یا مدنی اس کی کتنی آیات ہیں؟
ج: سورۃ کہف مکی ہے اس میں 110 آیات ہیں۔
س: سورۃ الحج کا نام کس آیت سے ماخوذ ہے؟
ج: اس سورۃ کا نام چوتھے رکوع کی دوسری آیت سے ماخوذ ہے۔
س: سورۃ حج میں کل کتنی آیات ہیں؟
ج: سورۃ حج میں 78 آیات ہیں۔
س: نور کے کیا معنی ہیں؟
ج: نور کے معنی روشنی کے ہیں۔
س: نمل کے کیا معنی ہیں؟
ج: نمل کے معنی چیونٹی کے ہیں۔
س: سورۃ نمل مکی ہے یا مدنی؟ اس کی کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟
ج: سورۃ نمل مکی ہے جو سات رکوع اور 93 آیات پر مشتمل ہے۔
س: سورۃ عبس کے کیا معنی ہیں؟
ج: عبس کے معنی ہیں تیوری چڑھائی۔
س: سورۃ التکویر کا موضوع کیا ہے؟
ج: اس سورۃ کا موضوع آخرت اور رسالت ہے۔
س: سورۃ انفطار کی کوئی خاص اہمیت بیان کریں؟
ج: آنحضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص چاہتا ہو کہ روز قیامت کو اس طرح دیکھ لے جیسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے تو وہ سورۃ انفطار اور سورۃ انشقاق کو پڑھ لے۔
س: سورۃ انشقاق کے کیا معنی ہیں؟ اور اس کا موضوع کیا ہے؟

ج: انشقاق کے معنی پھٹ جانے کے ہیں یعنی وہ سورۃ جس میں آسمان پھٹ جانے کا ذکر ہے اس کا موضوع بھی قیامت اور آخرت ہے۔

س: سورۃ الحدید کا آغاز کس حروف تہجی سے ہوتا ہے؟

ج: "س" سے۔

س: سورۃ الحدید قرآن کے کس پارے میں ہے؟

ج: 27ویں پارے میں۔

س: 27ویں پارے کی آخری سورۃ کا کیا نام ہے؟

ج: سورۃ الحدید۔

س: ترتیب نزول کے اعتبار سے سورۃ الحدید قرآن پاک کی کونسی سورۃ ہے؟

ج: 94 ویں سورۃ۔

س: سورۃ الحدید کا نام اس سورۃ کی کس آیت سے ماخوذ ہے؟

ج: آیت نمبر 25 ہے۔

س: سورۃ الحدید کا دور نزول کیا ہے؟

ج: 8ھ یا 9ھ۔

س: تعداد رکوعات کے اعتبار سے یہ قرآن پاک کی کون سی بڑی سورۃ ہے؟

ج: 13 ویں سورۃ۔

س: سورۃ الحدید کا اختتام کس حرف تہجی پر ہوتا ہے؟

ج: حرف "م" پر۔

س: سورۃ البروج کہاں نازل ہوئی؟

ج: یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی۔

س: سورۃ مومنین میں مسلمانوں کو کس بات کی تعلیم دی گئی ہے؟

ج: اس سورۃ میں مسلمانوں کو ان کی بہتری کے لیے مومنین کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

س: سورۃ المعارج کے کیا معنی ہیں؟

ج: معارج کے معنی سیڑھیوں کے ہیں۔

س: حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا قصہ کس سورۃ میں تفصیل سے مذکور ہے؟

ج: سورۃ نوح میں۔

س: حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ کس بات کی تعلیم دیتا ہے؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ ذکر کرنے سے مقصود کفار مکہ کو متنبہ کرنا تھا کہ اگر تم نے بھی آپ ﷺ سے یہ رویہ جاری رکھا تو تمہیں بھی اس انجام سے دو چار ہونا پڑے گا۔

س: سورۃ جن کا تعارف بیان کریں؟

ج: جن ایک مخلوق ہے جو آگ سے بنی ہے اور انسانوں کو نظر نہیں آتی اس سورۃ میں جنوں کے ایک گروہ کے قرآن کو سن کر جانے اور اپنی قوم میں اسلام کی تبلیغ کرنے کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے۔

س: سورۃ المزمل کے کیا معنی ہیں؟ اور کہاں نازل ہوئی؟

ج: مزمل کے معنی چادر یا کمبل اوڑھنے والا کے ہیں یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی۔

س: سورۃ الدھر کے کیا معنی ہیں؟ اس سورۃ کا موضوع کیا ہے؟

ج: عربی زبان میں دہر زمانے کو کہتے ہیں اس سورۃ کا موضوع انسان کو دنیا میں اس کی حقیقی حیثیت سے آگاہ کرنا ہے نیز بتایا گیا ہے کہ اگر اس نے اپنی حیثیت کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر شکر کا رویہ اختیار کیا تو اس کا انجام کیا ہوگا۔

س: سورۃ المرسلت کے کیا معنی ہیں؟

ج: مرسلت کے معنی چلنے والی ہواؤں کے ہیں۔

س: سورۃ النباء میں کس موضوع پر بحث کی گئی ہے؟

ج: اس سورۃ میں ساری بحث قیامت اور آخرت پر کی گئی ہے۔

س: سورۃ النازعات سے کیا مراد ہے؟

ج: نازعات سے مراد کھینچ کر نکالنے والے کے ہیں۔ اس سورۃ میں اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو موت کے وقت انسان کی جان کو اس کے جسم کی گہرائیوں تک اتر کر اور اس کی رگ رگ سے کھینچ کر نکالتے ہیں۔

س: الطارق کے کیا معنی ہیں؟ اور اس کا نام کس آیت سے ماخوذ ہے؟

ج: الطارق کے معنی رات کو آنے والے کے ہیں۔ یہاں پر طارق سے مراد ستارے کے ہیں۔ سورۃ کا نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔

س: سورۃ الاعلیٰ کا موضوع کیا ہے؟

ج: اس کا موضوع توحید ہے اس میں آپ ﷺ کو ہدایات اور آخرت کا بیان ہے۔

س: الغاشیہ کے کیا معنی ہیں؟

ج: غاشیہ کے معنی ڈھانپ لینے والی اور چھا جانے والی کے ہیں۔ کیونکہ قیامت ہر چیز پر چھا جائے گی اس لئے یہاں پر غاشیہ سے مراد قیامت ہے۔

س: سورۃ الفجر میں کس بات کی تعلیم دی گئی ہے؟

ج: سورۃ الفجر میں آخرت کی جزا اور سزا کی تعلیم دی گئی ہے۔

س: سورۃ البلد کے کیا معنی ہیں اور اس کے کتنے رکوع ہیں؟

ج: بلد کے معنی شہر کے ہیں اور اس کا ایک رکوع اور کل 20 آیات ہیں۔

س: سورۃ الشمس کا موضوع کیا ہے؟

ج: اس کا موضوع نیکی اور بدی کا فرق سمجھانا ہے۔

س: سورۃ اللیل کی کتنی آیات ہیں؟

ج: سورۃ اللیل کی 21 آیات ہیں۔

س: سورۃ اللیل کی ہے یا مدنی؟

ج: یہ سورۃ مکی ہے۔

س: سورۃ الضحیٰ کا تعارف بیان کریں؟

ج: عربی زبان میں ضحیٰ کے معنی چاشت کے وقت کے ہیں۔ جبکہ سورج نکلنے کے بعد خاص بلند ہو جاتا ہے لیکن یہاں پر اس سے مراد دن ہے سورۃ کا نام اس کی پہلی آیت والضحیٰ سے ماخوذ ہے یہ سورۃ مکی ہے اس کا ایک رکوع اور گیارہ آیات ہیں۔

س: الم نشرح کے کیا معنی ہیں؟

ج: الم نشرح کے معنی کشادہ ہونا یا کھل جانا کے ہیں۔

س: التین کے کیا معنی ہیں؟

ج: التین کے معنی انجیر کے ہیں۔

س: سورۃ التین میں اللہ تعالیٰ نے کس قسم کی چیزوں کی قسم کھائی ہے؟

ج: اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے انجیر اور زیتون کی قسم کھائی ہے۔

س: سورۃ العلق کے کیا معنی ہیں۔اس سورۃ کا مفہوم بیان کریں؟

ج: علق کے معنی خون کے لوتھڑے کے ہیں۔سورۃ کا نام اس کی دوسری آیت کے لفظ علق سے موسوم کیا گیا ہے۔اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی تخلیق علق جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے کی گئی ہے یہ سورۃ مکی ہے اس کا ایک رکوع اور 19 آیات ہیں۔

س: الزلزال کا موضوع کیا ہے؟

ج: اس کا موضوع زندگی بعد الموت اور اس میں ان سب اعمال کا نتیجہ انسان کے سامنے آ جاتا ہے۔

س: سورۃ الزلزال مکی ہے یا مدنی؟

ج: یہ سورۃ مکی ہے۔

س: عادیات کے کیا معنی ہیں اور مفسرین نے کیا مراد لیا ہے؟

ج: عادیات کے معنی دوڑنے والے ہیں یہاں پر مفسرین نے گھوڑے مراد لئے ہیں۔کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی قسم کھائی ہے۔

س: سورۃ القارعہ کے کیا معنی ہیں اور اس کا موضوع کیا ہے؟

ج: سورۃ القارعہ سے مراد کھڑکھڑانے والی کے ہیں سورۃ کا موضوع قیامت اور آخرت ہے۔

س: سورۃ تکاثر میں لوگوں کو کس بات سے خبردار کیا گیا ہے؟

ج: اس سورۃ میں لوگوں کو دنیا پرستی کے برے انجام سے خبردار کیا گیا ہے۔

س: سورۃ تکاثر میں کتنے رکوع اور آیات ہیں؟

ج: یہ سورۃ ایک رکوع اور آٹھ آیات پر مشتمل ہے۔

س: سورۃ العصر کا مفہوم بیان کریں؟

ج: عصر زمانے کو کہتے ہیں سورۃ کا نام اس کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھا کر کہا ہے کہ انسان بڑے خسارے میں ہے اور یہ کہ وہ کون سا راستہ اختیار کر کے اس خسارے سے بچ سکتا ہے۔

س: سورۃ القریش کے کتنے رکوع اور آیات ہیں؟

ج: اس میں ایک رکوع اور چار آیات ہیں۔

س: الماعون کسے کہتے ہیں؟

ج: استعمال کی معمولی اشیاء کو ماعون کہتے ہیں۔

س: سورۃ الماعون کے کتنے رکوع اور آیات ہیں؟

ج: یہ سورۃ ایک رکوع اور سات آیات پر مشتمل ہے۔

س: سورۃ الکوثر کا تعارف کروایئے۔

ج: عربی میں خیر کثیر کو کوثر کہتے ہیں،اس سورۃ کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے کوثر سے مراد حوض کوثر بھی لیا گیا ہے،قیامت کے روز یہ حوض آپ ﷺ کو عطا ہوگا آپ ﷺ کی امت آپ ﷺ کے پاس اس پر حاضر ہوگی اور اس سے سیراب ہوگی۔یہ سورۃ مکی ہے اس کا ایک رکوع اور تین آیات ہیں۔

س: سورۃ الکافرون میں کس بات کی تعلیم دی گئی ہے؟

ج: اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کا دین الگ ہے اور کافروں کا الگ دونوں کے لئے دین الگ الگ ہیں اور دونوں اپنے

اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کے دین کی پیروی نہیں کر سکتے۔

س: کس سورۃ کو اسلام کی فتح کی خوشخبری والی سورۃ کہتے ہیں؟

ج: سورۃ نصر جس کے معنی مدد کے ہیں اس سورۃ میں اسلام کی فتح کی خوشخبری دی گئی ہے۔

س: لہب کسے کہتے ہیں؟

ج: آگ کے شعلے کو لہب کہتے ہیں۔

س: نزول قرآن کا آغاز کب ہوا؟

ج: 27 رمضان المبارک کو غار حرا میں ہوا۔

س: قرآن مجید کتنے عرصے میں نازل ہوا؟

ج: تقریباً 23 برس (22 سال 2 ماہ 22 دن)

س: قرآن مجید کی کل کتنی منزلیں ہیں؟

ج: قرآن مجید کی کل سات منزلیں ہیں۔

س: قرآن مجید کی کل سورتیں کتنی ہیں؟

ج: 114 سورتیں۔

س: مکی سورتوں کی تعداد کتنی ہے؟

ج: 86 سورتیں۔

س: مدنی سورتوں کی تعداد کتنی ہے؟

ج: 28 سورتیں۔

س: جامع القرآن کس صحابی کا لقب ہے؟

ج: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا۔

س: قرآن مجید کی ترتیب توقیفی ہے یا نزولی؟

ج: توقیفی

س: آخری وحی کہاں اور کب نازل ہوئی؟

ج: میدان عرفات 9 ذالحجہ 10ھ۔

س: قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ کس کا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کا۔

س: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تدوین قرآن کا کام کس صحابی کے سپرد کیا؟

ج: حضرت زید بن ثابت

س: وہ کونسی سورۃ ہے جس کو قرآن مجید کا دل کہا گیا ہے؟

ج: سورۃ یٰسین۔

س: نزول قرآن کا مدنی دور کتنے سالوں پر مشتمل ہے؟

ج: دس سالوں پر۔

س: کس خلیفہ نے قرآن مجید کو جمع کروایا؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

س: قرآن کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: قرآن قرات سے ہے جس کے معنی پڑھنا کے ہیں اور قرآن مبالغہ کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

س: قرآن کا لفظ قرآن میں کتنی بار آیا ہے؟

ج: 37 بار۔

س: قرآن مجید میں کل کتنے رکوع اور آیات ہیں؟

ج: تعداد رکوع=540 آیات=6666

س: قرآن مجید کے سب سے پہلے مفسر کون تھے؟

ج: خود حضور اکرم ﷺ

س: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے پہلے مفسر قرآن کون تھے؟

ج: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

س: فترة الوحی سے کیا مراد ہے؟

ج: پہلی وحی اور دوسری وحی کے درمیانی عرصہ کو فترة الوحی کہا جاتا ہے۔

س: کس صحابی کا نام قرآن پاک میں آیا ہے؟

ج: حضرت زید رضی اللہ عنہ

س: عہد نبوی ﷺ میں قرآن کن چیزوں پر لکھا جاتا تھا؟

ج: کھجور کی شاخوں پر، پتھر کی تختیوں پر، شانے کی ہڈی پر، باریک کھال پر۔

س: سب سے آخری الہامی کتاب کا نام لکھیں؟

ج: قرآن مجید۔

س: قرآن مجید کی کس سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ نہیں ہے؟

ج: سورۃ توبہ کے آغاز میں۔

س: قرآن مجید کی سب سے لمبی اور سب سے چھوٹی سورۃ کا نام لکھیں۔

ج: سب سے لمبی سورۃ البقرہ اور سب سے چھوٹی سورۃ الکوثر۔

س: قرآن مجید کے نزول کا آغاز کہاں سے ہوا؟

ج: غار حرا میں۔

س: پہلی وحی کون سی تھی؟

ج: سورۃ علق کی پہلی پانچ آیات۔

س: اعجاز القرآن کے دو پہلو بتائیں؟

ج: علمی پہلو فصاحت وبلاغت قوت تاثیر مضامین میں عدم اختلاف۔

س: قرآن پاک کی سب سے طویل آیت کون سی ہے؟

ج: آیت الکرسی

س: قرآن پاک کس رات کو نازل ہوا؟

ج: لیلۃ القدر۔

س: قرآن مجید میں کل کتنے سجدے تلاوت ہیں؟

ج: 14 سجدے۔

س: قرآن مجید میں کل کتنے غزوات کا ذکر ہے؟

ج: بارہ غزوات کا ذکر ہے۔

س: قرآن مجید میں کل کتنے انبیاء کا ذکر ہے؟

ج: 26 انبیاء کا ذکر ہے۔

س: حضرت عبدالمطلب کے زمانے میں کون سا مشہور واقعہ پیش آیا جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے؟

ج: واقعہ فیل۔

س: کون سا فرشتہ وحی لایا کرتا تھا؟

ج: روح القدس حضرت جبرائیل علیہ السلام

س: مکی سورتوں کی تین خصوصیات بیان کریں؟

ج: بنیادی عقائد "توحید و رسالت اور آخرت کا بیان ہے آیات مختصر اور اسلوب پرشکوہ ہے۔

س: مدنی سورتوں کی تین خصوصیات لکھیں؟

ج: عبادات کی تفصیل معاشی و معاشرتی مسائل کا بیان آیات طویل اور اسلوب سادہ ہیں۔

س: کون سی آسمانی کتاب پہلی شریعتوں کی ناسخ ہے؟

ج: قرآن مجید۔

س: قرآن مجید کی ایسی سورۃ کا نام بتائیں جو خالص توحید پر مبنی ہے؟

ج: سورۃ اخلاص جسے ثلث القرآن بھی کہا گیا ہے۔

س: غزوہ بدر کو قرآن مجید میں کیا کہا گیا ہے؟

ج: یوم الفرقان۔

س: جامع القرآن کس صحابی کو کہتے ہیں؟

ج: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

س: قرآن مجید کی کس سورۃ میں بسم اللہ دو مرتبہ آئی ہے؟

ج: سورۃ النحل میں۔

س: مستشرقین سے کون لوگ مراد ہیں؟

ج: مستشرقین یورپ اور مغرب کے وہ غیر مسلم محقق علماء ہیں جنھوں نے اسلامی علوم پر کتب لکھیں۔

س: وحی کے لغوی معنی لکھیے؟

ج: وحی کے لغوی معنی خفیہ اشارہ اور چپکے سے بات دل میں ڈال دینا کے ہیں۔

س: قرآن پاک جب پہلی مرتبہ نازل ہوا تو حضرت محمد ﷺ کیا کر رہے تھے؟

ج: اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول تھے۔

س: قرآن پاک کی پہلی وحی کے کاتب کا نام بتائیے؟

ج: حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ۔

س: قرآن ذیک کی پہلی اور دوسری وحی کا درمیانی عرصہ کیا کہلاتا ہے؟

ج: زمانہ فترت۔

س: قرآن مجید کی موجودہ ترتیب کے مطابق آخری سورۃ کون سی ہے؟

ج: سورۃ الناس۔

س: قرآن مجید کے کس لفظ کو پیش لفظ یا دیباچہ کہا جاتا ہے؟

ج: سورۃ فاتحہ کو۔
س: قرآن پاک کی وہ کونسی صورت ہے جو مکمل نازل ہوئی؟
ج: سورۃ فاتحہ
س: قرآن کی سورۃ فاتحہ کے علاوہ کون سی سورۃ مکمل نازل ہوئی؟
ج: سورۃ النصر۔
س: قرآن پاک کا کل دور چار سو بیس دنوں پر مشتمل ہے بتایئے اس میں ہجرت کے کتنے دن شامل ہیں؟
ج: گیارہ دن۔
س: سورۃ ختم کی آیات میں قرآن پاک کے لئے کون سی زبان کا ذکر کیا ہے؟
ج: یہ قرآن عربی زبان میں ہے۔
س: قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ کس نے لیا ہے؟
ج: خود اللہ تعالیٰ نے۔
س: حضرت محمد ﷺ کے حکم سے قرآن پاک کی کتابت پر کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم مامور تھے؟
ج: چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔
س: خلفائے راشدین میں سے کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتابت پر مامور تھے؟
ج: تین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔
س: چالیس کاتبین وحی میں سے عشرہ مبشرہ کی تعداد کتنی ہے؟
ج: چار (تین خلفائے راشدین اور چوتھے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ)
س: آخری وحی کے کاتب کون تھے؟
ج: ابی بن کعب انصاری (مدینہ منورہ میں)
س: قریش میں سب سے پہلے کاتب وحی کون تھے؟
ج: عبداللہ بن ابی سرح رضی اللہ عنہ
س: کیا یہ درست ہے کہ قرآن پاک دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے؟
ج: جی ہاں۔
س: قرآن مجید میں کس حکیم کا ذکر آیا ہے؟
ج: لقمان حکیم
س: قرآن پاک کے حافظوں کی بڑی تعداد کس جنگ میں شہید ہوئی؟
ج: جنگ یمامہ (یہ جنگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں لڑی گئی)۔
س: قرآن پاک کی اس سورۃ کا نام بتایئے جسے پڑھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لائے؟
ج: سورۃ طٰہٰ
س: قرآن پاک کی اونچی تلاوت کرنے والے پہلے صحابی کا نام بتایئے؟
ج: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
س: قرآن پاک کی اس سورۃ کا نام بتایئے جو جنت کی ایک نہر کے نام پر ہے؟
ج: سورۃ الکوثر۔
س: قرآن پاک کی کس سورۃ میں ابراہہ کی شکست کا حال درج ہے؟

ج: سورۃ الفیل میں۔

س: قرآن پاک کی اس سورۃ کا نام جو حضرت محمد ﷺ کے قبیلے کے نام پر ہے؟

ج: سورۃ القریش۔

س: قرآن مجید کے لفظ "قل" سے شروع ہونے والی سورتوں کی تعداد بتائیے؟

ج: چار۔

س: قرآن پاک کی سورۃ آل عمران کی ساٹھ آیات کس غزوہ کے بارے میں نازل ہوئیں؟

ج: غزوہ احد میں۔

س: قرآن پاک کی سورۃ حشر میں کس غزوہ کے واقعات بیان ہوئے ہیں؟

ج: غزوہ بنو نضیر

س: قرآن مجید کی ان تین سورتوں کے نام بتائیں جن کے نام دو حرفوں پر مشتمل ہیں؟

ج: سورۃ صف۔ سورۃ جن۔ سورۃ حج

س: قرآن پاک کے اس پارے کا نام بتائیے جس میں تمام سورتیں مکی ہیں؟

ج: 29 واں پارہ۔

س: قرآن مجید کے کس پارے میں دو سجدے ہیں؟

ج: وقال الذین پارہ نمبر 19

س: شراب جوا اور بت پرستی جیسے شیطانی کام کے متعلق کس پارے کی سورۃ میں ذکر آیا ہے؟

ج: پارہ نمبر 7 سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 90 میں۔

س: عورتوں کی طلاق کا ذکر قرآن پاک کے دوسرے پارے کی کس سورۃ میں آیا ہے؟

ج: سورۃ البقرہ میں اور دوسری جگہ سورۃ طلاق پارہ 28 میں۔

س: قرآن پاک کی کس سورۃ میں چار عورتوں سے نکاح کرنے کا ذکر آیا ہے؟

ج: سورۃ النساء آیت نمبر 3۔

س: حج کا ذکر قرآن کی کس سورۃ میں آیا ہے؟

ج: سورۃ البقرہ میں۔

س: قرآن مجید کے کس پارے اور کس سورۃ میں وضو کا ذکر آیا ہے۔

ج: پارہ نمبر 6 سورۃ مائدہ آیت نمبر 6۔

س: اصحاب کہف کا واقعہ کس سورۃ میں بیان کیا گیا ہے؟

ج: سورۃ الکہف میں۔

س: قرآن پاک کے چوتھے پارے کی سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 154 کیا کہلاتی ہے؟

ج: آیت قطب۔

س: قرآن پاک کے پارہ 25 کی سورۃ الزخرف کا اردو ترجمہ کیا ہے؟

ج: سونا۔

س: قرآن مجید کی ان سورتوں کی تعداد بتائیے جو دو پاروں میں ہیں؟

ج: اٹھارہ سورتیں۔

س: قرآن مجید کی ایسی دو سورتوں کے نام لکھیں جو تین پاروں میں ہیں؟

ج: سورۃ البقرہ اور سورۃ النساء۔

س: سورۃ الاحزاب میں کس غزوے کا ذکر آیا ہے؟

ج: غزوہ خندق اور غزوہ بنی قریظہ کا ذکر۔

س: سورۃ الاحزاب کا دورِ نزول کیا ہے؟

ج: 5ھ کے اواخر سے 7ھ کے اواخر تک۔

س: سورۃ الاحزاب کا اختتام کس حرفِ تہجی پر ہوتا ہے؟

ج: حرف "ا" (الف) پر۔

س: بتایئے الحدید کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: لوہا۔

س: علم تفسیر کا موضوع کیا ہے؟

ج: علم تفسیر کا موضوع قرآن مجید ہے۔

س: قرآن کی پہلی تفسیر کسے کہتے ہیں؟

ج: قرآن کی پہلی تفسیر حدیث نبوی ﷺ ہے۔

س: علم الاحکام سے کیا مراد ہے؟

ج: عبادات اور معاملات۔

س: علم الاحکام کی تشریح کرنے والے کو کیا نام دیا جاتا ہے؟

ج: علم الاحکام کی تشریح کرنے والا "فقیہہ" کہلاتا ہے۔

س: آیات مخاصمہ کا سببِ نزول کیا ہے؟

ج: آیات مخاصمہ کے نزول کا سبب لوگوں کے عقائد باطلہ تھے۔

س: حضور پاک ﷺ کی زندگی مبارک کے آخری رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل نے حضور پاک ﷺ کو کتنی مرتبہ قرآن سنایا؟

ج: دو مرتبہ۔

س: روزے فرض ہونے کا ذکر کس سورۃ میں ہے؟

ج: سورۃ البقرہ میں۔

س: قرآن پاک میں آیات "نہی" کی تعداد ایک ہزار ہے۔ آیات الامر کی تعداد کتنی ہے؟

ج: ایک ہزار۔

س: قرآن پاک کی کتابت کا فریضہ انجام دینے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کیا کہا جاتا ہے؟

ج: کاتبین وحی۔

س: قرآن پاک میں کن ملکوں کے نام آئے ہیں؟

ج: مصر، روم، مدائن، یثرب، مکہ۔

س: قرآن پاک کی اس سورۃ کا نام بتایئے جو ایک مکڑی کے نام پر ہے؟

ج: سورۃ عنکبوت۔

س: قرآن پاک کی اس سورۃ کا نام بتایئے جس میں معراج کا ذکر آیا ہے؟

ج: سورۃ الاسراء۔

س: قرآن پاک میں جن بتوں کا ذکر آیا ہے ان کا نام بتائیے؟
ج: لات، منات، اور عزیٰ۔
س: اس سورۃ کا نام بتائیے جسے ایک بار پڑھنے سے دس قرآن پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے؟
ج: سورۃ یٰسین
س: قرآن پاک میں بیت رضوان کو کس نام سے یاد کیا گیا ہے؟
ج: بیت الشجرہ۔
س: قرآن پاک میں صلح حدیبیہ کو کس نام سے منسوب کیا گیا ہے؟
ج: فتح مبین۔
س: قرآن پاک میں یوم بدر کس نام سے یاد کیا گیا ہے؟
ج: یوم الفرقان۔
س: قرآن پاک کی ساتویں منزل کس سورۃ تک ہے؟
ج: سورۃ ق سے سورۃ الناس تک ہے۔
س: قرآن پاک کی دوسری منزل کس سورۃ سے کس سورۃ تک ہے؟
ج: سورۃ مائدہ سے سورۃ توبہ تک۔
س: قرآن مجید میں حضرت سلیمانؑ کا ذکر کتنی بار آیا ہے؟
ج: 14 مرتبہ۔
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دور خلافت میں کس صحابی سے قرآن پاک ایک ہی جلد میں کروادیا تھا؟
ج: حضرت زید بن ثابتؓ
س: قرآن پاک میں نقطے کس سن ہجری میں لگائے گئے؟
ج: 86ھ میں۔
س: قرآن پاک کی مدنی سورتوں کا موضوع کیا ہے؟
ج: اوامر ونواہی۔
س: قرآن پاک کے اجزاء کو سورۃ کہتے ہیں سورۃ کے اجزاء کو کیا کہتے ہیں؟
ج: آیات۔
س: حضور پاک ﷺ کے دور میں قرآن پاک کتنے حصوں میں منقسم تھا؟
ج: فقط سات۔
س: قرآن پاک میں کن دو خواتین کا ذکر آیا ہے؟
ج: حضرت خدیجہؓ حضرت عائشہؓ
س: قرآن پاک کی اس سورۃ کا نام بتائیے جس میں ازواج مطہرات کے لئے پردہ کی تاکید کی گئی ہے؟
ج: سورۃ الاحزاب میں۔
س: سورۃ النحل کتنے رکوع پر مشتمل ہے؟
ج: سات رکوع پر۔
س: قرآن پاک کی اس سورت کا نام بتائیے جس کا نام سب سے طویل ہے؟
ج: سورۃ بنی اسرائیل

س: قرآن پاک میں صحابی حضرت زید بن حارثؓ کا ذکر کس سورۃ میں آیا ہے؟

ج: سورۃ احزاب میں۔

س: قرآن پاک میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کس نام سے پکارا گیا ہے؟

ج: ثانی اثنین

س: اللہ تعالیٰ کی کس صفت کا تذکرہ قرآن پاک میں سب سے زیادہ آیا ہے؟

ج: صفت رحم۔

س: قرآن پاک میں قصہ یوسف کو کیا کہا گیا ہے؟

ج: احسن القصص۔

س: کس سورۃ کو قرآن کی دلہن کہا جاتا ہے؟

ج: سورۃ الرحمٰن۔

س: بتایئے المائدہ کے لغوی معنٰی کیا ہیں؟

ج: دسترخوان (طعام)۔

س: سورۃ المائدہ کا نزول کب ہوا؟

ج: 5ھ اور 10ھ کے درمیان۔

س: سورۃ المائدہ کتنے حروف پر مشتمل ہے؟

ج: 12464 حروف پر۔

# سابقہ پیپرز کے حل شدہ معروضی سوالات

س: تذکیر بآیام اللہ کی تعریف کیجیے؟

ج: تذکیر بآیام اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ اور تخلیق کردہ واقعات وحالات کا علم جو اطاعت شعار بندوں کے انعام اور نافرمان بندوں کی سزا کے سلسلے میں پیش آئے ہیں

س: اعجاز القرآن کی جامع تعریف کیجیے؟

ج: قرآن اپنی زبان' اپنی حفاظت' اپنی تاثیر' اپنی فصاحت وبلاغت گزشتہ اور آئندہ واقعات کے متعلق صحیح اطلاع دینا' ہر لحیہ طرز اظہار اختیار کرنا' کامل نظام زندگی کیسے؟ صحیفہ ہدایت' منبع عقل وبصیرت کے حوالے سے معجزہ ہے۔

س: تفسیر رازی' تفسیر ابن کثیر اور تفسیر طبری کے اصل نام لکھیے؟

ج: رازی (مفاتیح الغیب)' ابن کثیر (تفسیر قرآن العظیم) تفسیر طبری (جامع البیان تفسیر القرآن)۔

س: الفوز الکبیر کے حوالے سے تین وجوہ اعجاز لکھیے۔

ج: 1۔قرآن کا اسلوب بالکل اچھوتا ہے 2۔قوموں کے احکام اور ان کے مصدقہ حالات اور مستقبل میں پیش آنے والے حالات 3۔قرآن کی فصاحت وبلاغت۔

س: تفسیر مظہری' تفسیر تدبر قرآن اور تفسیر کشاف کے مولفین کے تین نام لکھیے۔

ج: مظہری (قاضی ثناء اللہ پانی پتی) تدبر القرآن (امین احسن اصلاحی) کشاف (علامہ زمخشری)

س: معارف القرآن یا احکام القرآن نام کی دو تفسیروں کے مولفین کے نام لکھیے؟

ج: معارف القرآن (مفتی محمد شفیع) احکام القرآن (ابو بکر حصاص)

س: کونسی یمین (قسم) پر کفارہ لازم آتا ہے؟

ج: یمین منعقدہ

س: متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) کے بارے میں سورۂ احزاب کی روشنی میں تین مسائل مختصراً بیان کریں؟

ج: 1۔اسلام کی رو سے جن عورتوں اور مردوں کے درمیان رشتہ نکاح جائز ہے یہ اس کو حرام ٹھہراتی ہے۔2۔یہ رسم حقیقی وارثوں کا حق مارتی ہے۔3۔چونکہ یہ غیر حقیقی ہے' اس لیے رسمی تقدس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔حرمت زنا کی بقا کی ضمانت نہیں ہے۔

س: سورۃ النحل میں دعوت دین کے کون سے تین اصول بیان ہوئے ہیں ان کی مختصراً تعریف کیجیے۔

ج: سورۃ النحل کی آیت نمبر 125 میں دعوت دین کے تین اصول بتائے گئے ہیں۔1۔حکمت 2۔موعظۃ الحسنۃ 3۔جدال بالاحسن

س: حضور ﷺ کے امتیازات کے بارے میں سورۂ احزاب کی کوئی آیت لکھیے؟

ج: ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين۔

س: سورۃ المائدہ کس دور میں نازل ہوئی؟

ج: سورۃ المائدہ مدنی دور میں نازل ہوئی۔

س: نسخ فی القرآن کی تعریف کیجیے؟

ج: قرآن کی بعض آیات اور احکام کسی مخصوص حکمت اور تقاضے کے تحت منسوخ کر دیے گئے اور ان کی جگہ پر نئی اور متبادل آیات اور احکام لائے گئے اسے نسخ فی القرآن کہتے ہیں۔

س: غریب القرآن کی تعریف کیجیے۔

ج: قرآن کے ایسے الفاظ جو اجنبی اور غیر مانوس ہوں غریب القرآن کہلاتے ہیں۔

س: محکم کی تعریف کیجیے۔

ج: عربی زبان کا ماہر شخص ہو ایک معنی سمجھنے میں تردد نہ ہو اور ایک سے زیادہ معنی نہ ہوں اس کو محکم کہتے ہیں۔

س: علم الاحکام سے کیا مراد ہے؟

ج: قرآن مجید کے مختلف احکام بیان کیے ہیں یہ احکام عقائد' عبادات اور معاملات کے بارے میں ہیں۔

س: حضرت عثمانؓ نے تدوین قرآن کے سلسلے میں کیا کام کیا؟

ج: آپؓ نے قرآن مجید کا ایک ایسا رسم الخط اختیار کیا جس میں تمام جائز قرآتیں سما سکتی ہیں۔

س: قرآن مجید کی موجودہ ترتیب توقیفی ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

ج: قرآن مجید کی سورتوں اور آیات کی ترتیب اللہ کی طرف سے دی گئی ہے اس میں کسی انسان کی کوئی کوشش نہیں۔ گویا ترتیب توقیفی ہے۔

س: تفسیر ثنائی' تفسیر ظلال القرآن اور تفسیر روح المعانی کے مولفین کے نام لکھیے۔

ج: ثنائی (قاضی ثناء اللہ امرتسری) ظلال القرآن (سید قطب شہید) روح المعانی (سید محمود آفندی) ان کی نسبت آلوسی بغدادی ہے

س: یمین غموس کی تعریف کیجیے۔

ج: عمداً جھوٹی قسم کھانا مثلاً کسی کو دھوکہ دینے کے لیے' کسی سے مال چھیننے کے لیے عدالت میں جھوٹی گواہی دینا جھوٹی قسم کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اس کوئی کفارہ نہیں لیکن دنیا و آخرت کا وبال ہوگا توبہ و استغفار لازم ہوتی ہے۔

س: محاسن اخلاق کے کن تین بنیادی اصولوں کا ذکر سورہ النحل میں کیا گیا ہے؟

ج: 1۔عدل 2۔احسان 3۔ذی القربیٰ

س: وہ کون سے دو خون ہیں جو حلال ہیں؟

ج: کلیجی اور تلی

س: رہبانیت کے رد میں دس سطریں لکھیے؟

ج: اسلام ایک دین فطرت ہے اس کی کوئی تعلیم دین فطرت کی مخالفت نہیں کرتی چنانچہ رسول ﷺ نے ترک دنیا اور رہبانیت کا طریقہ اپنانے/اختیار کرنے سے منع فرمایا۔ 1۔لا رہبانیۃ فی السلام۔ 2۔اس امت کی رہبانیت جہاد فی سبیل اللہ میں ہے (مسند احمد) 3۔اپنے اوپر سختی نہ کرو ایک گروہ نے یہی تشدد اختیار کر لیا پھر اللہ نے اس کو سخت آ پکڑا دیکھ لو وہ ان کے بقایا خانوں اور کلیساؤں میں ہیں۔

س: مخاصمہ کا لفظی مطلب کیا ہے؟

ج: خصم باب مفاعلہ سے ہے۔ جس کے معنی ہیں بحث کرنا، جھگڑا کرنا

س: حروف مقطعات کا تذکرہ الفوز الکبیر کے کس باب میں ہے؟

ج: چوتھے باب میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

س: کتمان حق سے کیا مراد ہے؟

ج: حق کو چھپانا۔ یہودی تورات میں ایسی آیات جو ان کے مقاصد کے خلاف ہوا کرتی تھیں، ان کو چھپایا کرتے تھے یہ کتمان حق ہے۔

س: تکرار مضامین قرآن کیا ہے؟

ج: قرآن مجید میں ایک ہی مطلب کو یا مضمون کو متعدد مقامات پر بار بار دہرایا گیا ہے یہ تکرار ہے۔

س: لفظ قرآن کے لغوی معنی بیان کیجیے۔

ج: اس کا معنی یہ ہے کہ اس کی ہر آیت اور ہر سورت مضمون کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مربوط ہے۔

س: تفسیر ابن کثیر' تفسیر بیضاوی اور تفسیر رازی کے اصل نام تحریر کیجیے۔

ج: تفسیر ابن کثیر (تفسیر قرآن العظیم) بیضاوی (انوار التنزیل) رازی (مفاتیح الغیب)

س: غلو فی الدین کی تعریف کیجیے۔

ج: یہ ایک شرعی اصطلاح ہے جو دو معنوں پر مشتمل ہے 1۔کسی کے مقام و مرتبہ کے تعین میں افراط و تفریط سے کام لینا 2۔احکام دین میں حدود سے تجاوز کرنا۔

س: برصغیر کی کوئی سی دو تفاسیر کے نام لکھیے۔

ج: ضیاء القرآن۔تفہیم القرآن

س: قرآن کے نزدیک اسلام دشمنی میں کون سی قوم سرفہرست ہے؟

ج: یہود

س: احسان کے لفظی معنی کیا ہیں؟

ج: احسان کے لفظی معنی نیکی کا برتاؤ کرنا ہے۔

س: ختم نبوت کی ایک دلیل بیان کیجیے۔

ج: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہﷺ وخاتم النبیین۔

س: یمین منعقدہ سے کیا مراد ہے؟

ج: یہ وہ قسم ہے جس پر دنیاوی اعتبار سے سزا دی جاتی ہے مثلاً انسان مستقبل میں کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کی قسم اٹھائے۔اس قسم کو کفارہ ادا کر کے توڑا جاسکتا ہے۔

س: قرض حسنہ کی تعریف کیجیے؟

ج: وہ قرض جو اچھا ہے جس کا اجر بہتر طور پر دیا جائے اور اس قرض کے لینے دینے میں اچھے مقاصد کارفرما ہوں۔

س: قرآن کے اعجاز کے دو پہلو بیان کیجیے۔

ج: 1۔فصاحت و بلاغت کا شاہکار 2۔اخبار غیب کی اطلاع دینے کی بناء پر معجزہ ہے۔

س: اگر کوئی دہشت گردی بھی کرے اور قتل کا ارتکاب بھی کرے تو سزا کیا ہوگی؟

ج: تو اس کا ہاتھ اور پاؤں کاٹا جائے گا ضابطے کی کاروائی کے بعد قتل کیا جائے گا۔

س: قسم توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

ج: دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا یا تین دن کے روزے رکھنا۔

س: اقسام سے کیا مراد ہے؟

ج: یہ قسم کی جمع ہے جو درحقیقت گواہی ہے۔

س: شاہ ولی اللہ کے بیان کردہ تفسیری رجحانات بیان کیجیے۔

ج: 1۔طریقہ محدثین کی تفاسیر 2۔متکلمین کا گروہ 3۔فقہاء اور اصولیین کی تفاسیر 4۔نحویین کا گروہ 5۔قراء کا گروہ 6۔صوفیاء کا گروہ 7۔ادیبوں کا گروہ

س: تفسیر اور تاویل کا فرق مابہ الامتیاز بیان کیجیے۔

ج: تفسیر وہ ہے جو روایت سے یا ظاہر معنی سے معلوم ہو۔تاویل وہ ہے جو روایت سے ظاہر المعلوم نہ ہو بلکہ گہرائی میں جا کر کوئی معنی نکالے جاتے ہیں۔

س: حد کی جامع تعریف کیجیے؟

ج: حد وہ معین سزا ہے جو اللہ تعالیٰ حق کی حیثیت سے واجب ہوتی ہے حد اس سزا کو کہتے ہیں جو کتاب اللہ یا سنت نبوی کی نص شرعی کے ذریعے محدود متعین کر دی گئی ہو۔

س: یمین غموس کی تعریف کیجیے۔

عمداً جھوٹی قسم کھانا، یعنی کسی کو دھوکہ دینے کے لئے، کسی سے مال چھیننے کے لئے عدالت میں جھوٹی قسم کھانا، کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔اس کا کوئی کفارہ نہیں، لیکن دنیا و آخرت کا وبال ہوگا توبہ و استغفار لازمی ہے۔

س: نبی ﷺ کے تعدد ازواج کے دو اسباب لکھیں؟

ج: آپ ﷺ نے اشاعت اسلام کی خاطر شادیاں کیں اور قبائلی سیاست ختم کی۔

س: تبرج الجاہلیہ کا مفہوم بیان کیجیے۔

ج: اسلام سے قبل شرک و کفر کرنے والی عورتیں اپنے حسن کا اظہار کرتی تھیں اور اپنے بدن کے ان حصوں کو عیاں کرتی تھیں جن کا ستر واجب ہے۔

س: تذکیر بالآ لاء اللہ کی جامع تعریف کریں؟

ج: بالآ لاء اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں ہیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی وحدانیت، اس کی صفات کے صحیح ادراک کے لیے انسان اور کائنات کی تخلیق اور ان کے نظام حیات سے استدلال کو شاہ ولی اللہ ؒ تذکیر بالآ لاء اللہ کا نام دیتے ہیں۔

س: لفظ قرآن کے لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیے۔

ج: قرآن کے لغوی معنی پڑھی جانے والی کتاب ہے، دینی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ اس طرز سے پڑھنا جہاں جنت کا ذکر ہو وہاں خوشی محسوس کرنا اور جہاں دوزخ کا ذکر ہو اس جگہ پر اپنے دل میں خوف پیدا کرنا، قرآن مجید کے مطالب کو غور و فکر سے پڑھنا۔

س: شعار اللہ کا لفظی و اصطلاحی معنی لکھیے۔

ج: شعائر شعیرہ کی جمع ہے جس کے معنی نشانیاں یا علامات کے ہیں شعیرہ اس چیز کو کہا جاتا ہے جو کسی چیز کی علامت ہو۔ اصطلاحی معنی یہ ہے کہ شعائر اسلام ان اعمال و افعال کو کہا جائے گا جو عرفاً مسلمان ہونے کی علامت سمجھے جاتے ہیں اور محسوس ومشاہد ہیں جیسے نماز، اذان، حج، ختنہ اور سنت کے موافق داڑھی وغیرہ۔

س: سورۃ المائدہ میں شراب کی برائی کن کن الفاظ سے بیان کی گئی ہے؟

ج: یہ برائی اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے غافل کر دیتی ہے شیطان کے کاموں میں سے ہے اور شیطان اس برائی کے ذریعے تمہارے درمیان بغض ڈالتا ہے۔

س: لفظ حکمت کی جامع تعریف کیجیے۔

ج: حکمت سے مراد وہ دلائل و براہین ہیں جن سے حق واضح اور باطل ملیامیٹ ہو جائے قرآن مجید حکمت عظمیٰ ہے کیونکہ اس میں حق کو واضح کرنے کے لیے ایسا عمدہ و اعلیٰ اسلوب موجود ہے جس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔اس طرح باطل کی بنیادوں کو منہدم کرنے کے لیے ایسا موثر استدلال موجود ہے جس کے سامنے باطل ٹھہر نہیں سکتا۔

س: الفوز الکبیر کی روشنی میں قرآن کے اعجاز کے ایک پہلو کی وضاحت کریں؟

ج: قرآن کا بے مثل ہونا۔قرآن مجید ایسی کتاب ہے جو ہر لحاظ سے بے نظیر و بے مثال ہے چنانچہ یہ دعویٰ صرف قرآن کرتا ہے جیسے ارشاد باری ہے کہ

**قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یا توا بمثل ھذا القرآن لا یا تون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔**

س: تدبر قرآن کی ایک نمایاں ترین خصوصیت بیان کیجیے۔

ج: سورتوں اور آیات کا باہمی ربط: تدبر قرآن میں سورتوں اور آیات کا بھی ربط برقرار رکھا گیا ہے مولف نے سیاق وسباق کو کسی جگہ بھی نظر انداز نہیں کیا۔

س: تفسیر ثنائی اور تفسیر روح المعانی کے مولفین کے نام لکھیے۔
ج: تفسیر ثنائی از مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ۔ تفسیر روح المعانی از سید محمود آفندی آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ۔
س: عقیدہ تثلیث کی روح میں ایک قرآنی دلیل بیان کیجیے۔
ج: لقد کفر الذین قالو ان اللہ ثالث ثلثۃ اس کا جواب ہے۔
س: نبی کریم ﷺ کو اذیت دینے والے کی سزا کیا ہے؟ آیت کے حوالے سے جواب دیں؟
ج: ان الذین یو ذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والا خرۃ و اعدّلھم عذابا مھینا (57۔الاحزاب)۔
س: کون سے صحابی کے نام سے عموماً اسرائیلی روایات مروی ہیں؟
ج: حضرت عبداللہ بن سلامؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔
س: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی علوم قرآن کی خدمات کے سلسلے میں کوئی سے تین بیان کریں۔
ج: (۱) الفوز الکبیر (۲) فتح الرحمٰن (القرآن کا فارسی ترجمہ) (۳) فتح الخبیر (۴) درس قرآن تاحیات۔
س: علوم پنجگانہ سے کیا مراد ہے؟
ج: علم الاحکام۔ علم مخاصمہ۔ تذکیر بایام اللہ۔ تذکیر بالآ لاء اللہ۔ تذکیر بالموت۔
س: علوم پنجگانہ کا کیا فائدہ ہے؟
ج: قرآن فہمی کی سہولت کے لیے اسے استعمال کیا جاتا ہے۔
س: یہود کے غلط عقائد بیان کریں؟
ج: (۱) توریت میں لفظی اور معنوی تحریف کرتے اور بعض آیات کو چھپاتے تھے (۲) افتراپردازی کرتے (۳) خدا اور اس کے رسول ﷺ کی شان میں بے ادبی اور طعنہ زنی کرتے تھے۔
س: نصاریٰ کے غلط عقائد کا تذکرہ کریں۔
ج: (۱) انہوں نے خدا کو اقانیم ثلاثہ میں تقسیم کر رکھا تھا یعنی اقنوم اوّل باپ' اقنوم دوم بیٹا اقنوم سوم روح القدس (۲) عیسیٰ مقتول ہو گئے ہیں (۳) فارقلیط سے وہ عیسیٰ مراد ہیں جو قتل ہو جانے کے بعد اپنے حوارین کے پاس آئے اور ان کو انجیل کے کامل اتباع کی وصیت فرمائی۔
س: ابن عربی علامہ سیوطی اور شاہ ولی اللہ کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد لکھیے۔
ج: ابن عربی 20۔ علامہ سیوطی 21۔ شاہ ولی اللہ 5
س: کوئی ایک ناسخ اور اس کے ساتھ منسوخ ہونے والی آیت لکھیے۔
ج: ناسخ: یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل خط الانثیین......الخ (نساء11)۔
منسوخ: کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ......الخ (البقرۃ180)
س: عہد نبوی عہد صحابہ اور عہد تابعین کی دو دو تفسیری خصوصیات لکھیے۔
ج: عہد نبوی: (۱) مختصر تفسیر قرآن اور صحابہ کی توجہ احکام پر عمل کرنے کی طرف ہوتی تھی (۲) نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی خود ہی تفسیر کا سب سے بڑا ماخذ تھی۔
عہد صحابہ: اس دور میں عہد نبوی کے مقابلے میں صحابہ کے اجتہادات اور کسی حد تک اسرائیلیات سے بھی استفادہ کیا جاتا تھا (۲) تفسیری ادب مختصر تھا الگ سے تفسیری علم نہ تھا اور نہ کوئی تفسیر لکھی گئی۔
عہد تابعین: (۱) تفسیر میں وسعت پیدا ہوئی قدیم ماخذ کے علاوہ اقوال واجتہادات' اسرائیلیات اور عربی لغت کو بھی تفسیر میں عمل دخل ہو گیا (۲) احادیث کی چھان پھٹک کی ضرورت پیش آئی کیونکہ بعض حلقوں میں حدیث گھڑنے اور ضعیف احادیث کو مقبول کرنے کا رجحان پیدا ہو گیا تھا

| تفاسیر کے اصل نام | مولف کا نام |
|---|---|
| تفسیر قرآن العظیم یا تفسیر ابن کثیر | حافظ اسماعیل بن عمر بن کثیر |
| مفاتیح الغیب یا تفسیر رازی | امام فخر الدین رازی |
| تفسیر ماجدی | عبدالماجد دریا آبادی |
| فی ظلال القرآن | سید قطب شہید |
| معارف القرآن | مفتی محمد شفیع |
| تفہیم القرآن | سید مودودی |
| تدبر القرآن | امین احسن اصلاحی |
| احکام القرآن | ابوبکر جصاص |

س: نصاب کی دو ماثور تفسیروں کے نام لکھیے۔

ج: طبری۔ ابن کثیر

س: نصاب کی دو تفاسیر بالرائے کے نام لکھیے۔

ج: تفسیر رازی تفسیر بیضاوی

س: نصاب میں شامل سب سے قدیم تفسیر کا نام لکھیے۔

ج: ابن جریر کی تفسیر طبری۔

س: اثبات توحید کی دلیل لکھیے۔

ج: والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم (البقرۃ163)

س: ردشرک کی دلیل لکھیے۔

ج: ان الذین تدعون من دو ن اللہ لن یخلقو ذبابًا ولو اجتمعو لہ ۔(الحج73)

س: حرمت والے مہینوں کی حرمت کی وجہ کیا ہے؟

ج: ان مہینوں میں حج کے بارے میں اہل عرب تیاریوں میں مصروف رہتے اور جنگ وجدل سے احتراز کرتے تھے۔

س: شعائر اللہ کے بارے میں دو احکام تحریر کیجیے۔

ج: (۱) صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں (۲) جو اللہ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے یہ دلوں کے تقویٰ کے نشانی ہے۔

س: شکار کے لیے استعمال ہونے والے جانور بتائیے اور شکار کی شرائط بتائیے۔

ج: جانور کتا اور باز۔ شرائط (۱) جانور کو خوب سدھایا ہوا ہو۔ (۲) جانور کو مالک واپس بلائے تو جانور واپس آ جائے۔ (۳) صرف وہ شکار حلال ہے جس کو شکار جانور نے پکڑا ہو خود اس نے اس میں سے نہ کھایا ہو۔

س: عدل کے بارے میں قرآنی دلیل لکھیے؟

ج: (۱) عدل تقویٰ کے قریب ہے (۲) عدل کرو چاہے تمہاری جان کے خلاف ہو۔ (۳) عدل کرو چاہے تمہارے رشتہ داروں کے خلاف ہو۔

س: قرآن مجید کے بیان کردہ چند خصائص لکھیے؟

ج: عربی میں نور۔ کتاب مبین۔ ہدی۔ بشریٰ۔ رحمت

س: الوہیت مسیح کے رد کے بارے میں دلیل لکھیے؟

ج: مسیح اور اس کی والدہ تو دونوں کھانا کھاتے تھے۔

س: کم از کم کتنی چوری پر قطع ید سزا ہو گی؟

ج: دس درہم۔

س: مسلمانوں کے بدترین دشمن کون ہیں؟

ج: یہود اور مشرکین۔

س: قسم کی اقسام اور قسم کا کفارہ کیا ہے؟

ج: اقسام: یمین منعقدہ۔ یمین لغو۔ یمین غموس

کفارہ: (۱) دس مسکینوں کو کھانا کھلانا (۲) یا دس مسکینوں کو کپڑے دینا (۳) یا غلام آزاد کرنا (۴) یا تین متواتر روزے رکھنا۔

س: جوئے کے حرام ہونے کے پانچ اسباب لکھیے۔

ج: (۱) جوئے کی کمائی سے کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ (۲) فضول اور لغو قسم کے اخراجات کرنے پر انسان مائل ہوتا ہے (۳) بغض اور عداوت پیدا ہوتی ہے (۴) آدمی فرائض سے پہچانا جاتا ہے۔

س: شہادت کے بارے میں المائدہ میں کیا بیان ہوا ہے؟

ج: حق اور انصاف کے مطابق شہادت دی جائے۔

س: نبی کریم ﷺ کے امتیازات لکھیے۔

ج: (۱) ساری کائنات کیلئے نبی (۲) اللہ کے آخری نبی (۳) مجموعہ کائنات سے افضل (۴) مومنوں کی جانوں سے بڑھ کر (۵) نذیر اور بشیر (۶) ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں۔

س: سورۃ الاحزاب میں عورتوں کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

ج: (۱) گھروں کا قرار (۲) پردے کے احکام (۳) زبان مروڑ کر بات نہ کرنا۔

س: ختم نبوت کی دلیل دیجیے۔

ج: قرآن چونکہ اس حالت میں موجود ہے اور اللہ کے نبی کے فرامین بھی درست حالت میں موجود ہیں لہٰذا کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

س: عدم اطاعت نبوی کی سزا کیا ہے؟

ج: اعمال کا ضائع ہوجانا۔ اعمال کی بربادی

س: قرآن مجید میں باقاعدہ کس صحابی کا نام ذکر ہوا ہے؟

ج: حضرت زید بن حارثہؓ

س: سورۃ الاحزاب میں بیان شدہ معاشرتی آداب بیان کریں؟

ج: عورتیں غیر مردوں سے باتیں نہ کریں۔ زبان میں ٹیڑھا پن نہ پیدا کریں۔ تبرج نہ کریں۔ غیر مردوں سے پردے کے پیچھے بات کریں۔ دعوت پر وقت پر جائیں اور گھر والوں کے مشکل پیدا نہ کریں۔

س: جنگ احزاب کے موقع پر منافقین کا طرز عمل کیا تھا؟

ج: (۱) لیت ولعل سے کام لیتے تھے (۲) لڑائی سے جان چھڑاتے تھے (۳) دشمنوں سے تعاون پر آمادہ تھے۔

س: الفوز الکبیر کے چوتھے باب میں جن فنون کا ذکر ہوا ہے ان میں سے تین فنون تفسیر کے نام لکھیے۔

ج: ۱۔ صحابہ و تابعین کے اختلاف کا ذکر اور ان کا حل ۲۔ تفسیر کے مختلف گروہوں کا ذکر ۳۔ استنباط، تاویل اور توجیہہ کا ذکر

۴۔ حروف مقطعات پر بحث

س: کوئی ایک ناسخ اور اس کے ساتھ منسوخ ہونے والی آیت لکھیے۔

ج: سورۃ البقرۃ کی ۱۸۷ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث...... یہ آیت کما کتب علی الذین من قبلکم...... کی ناسخ ہے۔

س: برصغیر کی ایک تفسیر بالماثور اور ایک فقہی تفسیر کا نام لکھیے۔

ج: بالماثور (مواہب الرحمٰن از مولانا سید امیر علی) فقہی تفسیر (معارف القرآن از مفتی محمد شفیع)۔

س: جانور کے ذریعے شکار کرنے کی کونسی تین شرائط سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 4 میں بیان ہوئی ہیں؟

ج: (۱) شکاری جانور سدھایا ہوا ہو (۲) اسے شکار کے لیے چھوڑا جائے۔ (۳) چھوڑتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر کے الفاظ سے تکبیر پڑھی جائے۔

س: آپ کی نصابی سورتوں میں قرآن مجید کے متعلق جو صفات بیان کی گئی ہیں ان میں سے تین صفات تحریر کریں۔

ج: ۱۔قرآن منبع ہدایت ہے۔۲۔قرآن معجزہ ہے۔۳۔قرآن حق و باطل میں تمیز ہے۔

س: الیوم اکملت لکم دینکم ...... آیت مکمل کیجیے۔

ج: الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

س: قرآن مجید کی منسوخ آیات کی تعداد کس کے نزدیک چالیس ہے؟

ج: علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک۔

س: قرآن مجید کے حروف مقطعات کا تذکرہ الفوز الکبیر کے کس باب میں کیا گیا ہے؟

ج: چوتھے باب میں۔

س: فتح الکبیر کس چیز کا نام ہے؟

ج: فتح الکبیر ایک لغت ہے جس میں قرآن کے معنی کا تعین کیا گیا ہے اور حدیث میں بھی معنی معین کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہ قرآن کے غریب الفاظ کی شرح ہے۔

س: حرام مہینوں کے نام لکھیے۔

ج: ذی قعد۔ذلحجہ۔محرم۔رجب۔

س: اہل لغیر اللہ پر دس سطریں لکھیے۔

ج: اس کے دو معنی ہیں: ذبح کے وقت نام غیر اللہ کا لینا۔ نام تو اللہ کا لیا جائے لیکن تقرب غیر اللہ کا مطلوب ہو۔ان دو صورتوں میں جانور حرام ہے۔باقی حلال و حرام والا نوٹ ملاحظہ فرمائیں۔

س: ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں اس پر پانچ سطریں لکھیے۔

ج: ازواج مطہرات امت کی روحانی مائیں ہیں جیسے حضور اکرم ﷺ امت کے روحانی باپ ہیں۔ان کے لیے عزت و وقار حقیقی ماؤں سے بھی زیادہ ہے اگر کوئی شخص ان کے کردار و اخلاق پر شک کرے تو گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا اور وہ ویسا ہی ہوگا جیسے وہ اپنی سگی ماں سے شک کرتا ہے۔ازواج مطہرات تمام عورتوں کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ان کے فضل و علم کے بڑے بڑے صحابہؓ معترف ہیں۔

س: متشابہات کی تعریف کیجیے۔

ج: وہ آیات جن میں بیک وقت دو معنی لیے جا سکیں اور بظاہر کوئی ایسا قرینہ موجود نہ ہو جس سے کسی ایک معنی کے حق میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

س: اعجاز القرآن کے معنی بیان کیجیے۔

ج: قرآن کریم کی ایک خاص اور ممتاز اسلوب کی ایجاد جو مروجہ اسالیب کے علاوہ ہے۔

س: لفظ وحی کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: وحی کے لغوی معنی اشارہ کرنا۔ خفیہ پیغام پہنچانا کے ہیں۔

س: حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عثمانؓ کے عہد میں تدوین قرآن کے سربراہ کا نام لکھیے۔

ج: حضرت زید بن حارثؓ۔

س: الوہیت (تثلیث) عیسیٰ کے رد میں قرآن کی ایک دلیل تحریر فرمائیے۔

ج: ماالمسیح ابن مریم الارسول قد خلت من قبله الرسل وامه صدیقة کانا یاکلانِ الطعام

س: لفظ تسخیر کا معنی کیا ہے؟

ج: خدمت پر لگا دینا۔ ایک مخصوص راستے پر چلا دینا۔

س: نبی کریم ﷺ کی تعداد ازواج کے حق میں ایک دلیل بیان کیجیے۔

ج: نبی کریم ﷺ عورتوں کے بھی نبی ہیں۔ ازواج مطہرات سے جہاں بڑے بڑے فقہی مسائل پوچھتے تھے اسی طرح عورتیں بھی ازواج سے براہ راست اپنے مسائل پوچھ لیتی تھیں۔

س: غریب القرآن کا کیا معنی ہے؟

ج: قرآن کے ایسے الفاظ جو اجنبی اور نامانوس ہوں۔

س: اسرائیلیات سے کیا مراد ہے؟

ج: قرآن کے بعض اجمالی مقامات کی تشریح کے لیے توراۃ وانجیل سے اخذ شدہ روایات۔

س: قرآن مجید اپنی تفسیر خود کرتا ہے کوئی ایک مثال دیجیے۔

ج: اھدنا صراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ۔
ان انعام یافتہ لوگوں کا ذکر سورۃ النساء کی ایک آیت نمبر 69 میں ہے۔

س: یہود کتمان کے مرتکب ہوئے سے کیا مراد ہے؟ متعلقہ آیت کا حوالہ دیجیے۔

ج: الذین اٰتینھم الکتب یعرفونه کما یعرفون ابنآءَ ھم ط وان فریقا منھم لیکتمون الحق و ھم یعلمون۔

س: غلو فی الدین سے کیا مراد ہے؟ ایک مثال پیش کیجیے۔

ج: کسی کو اس کے اصل مرتبہ سے زیادہ بلند کرنا غلو ہے عیسائی اللہ کے بارے میں افراط وتفریط کا شکار ہوئے۔
آیت لقد کفر الذین قالوا ان الله ھو المسیح ابن مریم۔

س: قرآن کے اعجاز کے دو پہلو بیان کیجیے۔

ج: ا۔ فصاحت وبلاغت کا شاہکار ۲۔ اخبار کی اطلاع دینے کی بنا پر معجزہ ہے۔

س: وحی کی جامع تعریف کیجیے۔

ج: لغوی معنی اشارہ کرنا۔ خفیہ پیغام بھیجنے کے ہیں۔ شرعی اصلاح میں وحی سے مراد وہ خاص ذریعہ غیب ہے جس کے ذریعے اللہ کے نبی کو کوئی علم حاصل ہوتا ہے۔ اس علم میں نہ تو کسی شخص کا غور وفکر شامل ہوتا ہے نہ استدلال وتجربہ۔ یہ محض اللہ کی عنایت پر مبنی ہوتا ہے۔

س: نظم قرآن کا مفہوم بیان کیجیے۔

ج: اس کا معنی یہ ہے کہ اس کی ہر آیت اور ہر سورت مضمون کے اعتبار سے ایک دوسرے کے ساتھ منسلک اور مربوط ہے۔

س: مردار کی حرمت کے دو اسباب بیان کیجیے۔

ج: وہ جانور جو ذبح کیے بغیر مر گیا اسے مردار کہتے ہیں دراصل اس طرح سے مرنے والے جانور کا خون اور اس کے جسم کی گندی حرارت اس کے جسم میں ہی جذب ہو کر رہ جاتی ہے انسان سلیم الفطرت ہے اس کو گھن آتی ہے۔ گھٹیا پن محسوس کرتا ہے مردار کا گوشت درندے کھائیں یہاں کا غذا کا انتظام ہے۔

س: مخاصمہ کا لفظی اور اصطلاحی معنی بیان کیجیے۔

ج: مخاصمہ کا مادہ خ۔ص۔م ہے اور باب مفاعلہ ہے۔ اس کے لفظی معنی دو فریقوں کا یا دو افراد کا آپس میں بحث و تمحیص اور مناظرہ کرنا ہے۔

اصلاحی معنی یہ ہے کہ قرآن مجید نے بعض باطل مذاہب کے عقائد کا خاکہ بیان کیا ہے اور ان مذاہب کے غلط عقائد کا رد کرتے ہوئے ان غلطیوں کی نشان دہی کی ہے اسے اصطلاح میں مخاصمہ کہتے ہیں۔

س: قرآن مجید میں بیان شدہ مشرکین کی ایک خوبی بیان کریں۔ مختصراً اس کی وضاحت بھی کریں۔

ج: ولئن سالتھم من خلق السموت والارض وسخر الشمس والقمر لیقولن اللہ ۔

مشرکین مکہ کی یہ خوبی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا اقرار کرتے تھے لیکن انہوں نے ایک رب کے ساتھ باقی الہ بھی بنا رکھے تھے اس لیے یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند نہ تھی۔

س: تفسیر ابن کثیر کا اصل نام لکھیے۔

ج: ابن کثیر (تفسیر القرآن العظیم)

س: ماخذ تفسیر کے اعتبار سے تابعین کے اقوال کی کیا اہمیت ہے؟

ج: ماخذ تفسیر کے اعتبار سے تابعین کے اقوال کو قابل قبول قرار دیا گیا ہے۔ اکثر مفسرین کا زاویہ نگاہ یہ ہے کہ تابعین کے تفسیری اقوال قبول ہیں اس لیے کہ ان میں اکثر بیشتر صحابہ کرامؓ سے منقول ہیں۔

قتادہ کا قول یہ ہے کہ قرآن مجید کی کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر کے بارے میں کچھ سنا نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مفسرین نے تابعین کے اقوال اپنی تصانیف میں نقل کیے ہیں اور ان پر اعتماد کیا ہے۔

س: حرابہ کی سزا کیا ہے؟

ج: انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبو او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض۔

س: ظہار یا قسم توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

ج: والذین یظھرون من نساء ھم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃ من قبل ان یتما سا فمن لم یجد فصیام شھرین من قبل ان یتملسا من لم یستطع فاطعام ستین مسکینا۔ قسم کا کفارہ: لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یواخذکم بما عقدتم الایمن فکفارتہ اطعام عشرۃ مسٰکین من اوسط ماتطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام

س: احکام والی آیات میں قرآن کا اسلوب کیا ہے؟

ج: آیات احکام میں اختصار کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ ذہن تیار کر کے احکام نہیں بیان کیے بلکہ نہایت سادگی کے ساتھ جو حکم دینا تھا دے دیا گیا بغیر تمہید باندھے۔

س: غرائب القرآن کی تعریف کیجیے۔

ج: قرآن کے ایسے الفاظ جو اجنبی اور نا مانوس ہوں غرائب القرآن کہلاتے ہیں۔

س: تفسیر بالماثور اور بالرائے کے حق میں ایک دلیل بیان کیجیے۔

ج: تفسیر بالماثور وانزلنا الیك الذکر لتبین للناس مانزل الیهم ۔

اس آیت میں رائے اور اجتہاد کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔

(۲) ولا تقف مالیس لك به علم

یعنی جس چیز کا پتا نہیں اس کی حقیقت کیا ہے تو پھر خدا نے فرض کر دیا ہے کہ ہر بات کی تاویل ضروری ہے۔

تفسیر بالرائے: (۱) ولقد یسرنا القراٰن للذکر فهل من مدکر

اس میں تفسیر قرآن بتانے کا مقصد ہی لوگوں کو اجتہاد رائے، قیاس اور غور وفکر کی دعوت دینا ہے

(۲) افلا یتدبرون القراٰن ام علی قلوب اقفالها۔

یعنی قرآن نے ان لوگوں کو جھنجھوڑا ہے جو صرف اور صرف سنی سنائی پر اکتفا کریں اور قرآن میں غور اور اجتہاد سے گریزاں ہوں۔

س: حضور اکرم ﷺ کی تعدد ازواج کے دو اسباب مختصراً بیان کیجیے۔

ج: (۱) آپ ﷺ نے اشاعت اسلام کی خاطر شادیاں کیں۔

(۲) مختلف قبائل سے تعلق قائم کرنا۔

س: لفظ طاغوت اور طغی کا معنی لکھیں۔

ج: الطاغوت (سرکش۔ گمراہ کرنے والا) طغی اس کا مادہ ہے۔ طاغی اور طغیان بھی اس سے نکلے ہیں الطاغوت سے مراد وہ ہستی ہے جو بااختیار ہو خود بھی گمراہ ہو اور لوگوں کو بھی گمراہ کرے یعنی (ظلم وزیادتی) یعنی سرکشی کر کے حد سے نکل جانا۔ ظلم وتعدی پر کمربستہ ہو کر دوسروں کی طرح کھانے پھاڑنے کے لیے دوڑنا۔ اور دوسروں کے جان مال وآبرو وغیرہ کے واسطے ناحق دست درازی کرنا۔

س: یہود کے کتمان حق کی ایک مثال بیان کیجیے۔

ج: تورات میں زانی کی سزا سنگساری تھی لیکن انہوں نے اسے بدل کر کوڑے مارنے اور منہ کالا کرنے سے بدل دیا تھا قرآن نے ان کی مذمت یوں کی یاهل الکتاب قد جاء کم رسولنا یبین لکم کثیراً مما کنتم تخفون من الکتاب ویعفوا عن کثیر۔

س: کن مقامات پر اسرائیلیات سے استفادہ جائز ہے؟

ج: عقائد، عبادات اور اسلام کے مسلمات میں اسرائیلیات قابل قبول ہیں۔

س: مخاصمہ میں کن مذاہب سے بحث کی گئی ہے؟

ج: یہود۔ نصاریٰ۔ مشرکین۔ منافقین۔

س: مشرکین کے کن غلط عقائد کا تذکرہ شاہ صاحب نے کیا ہے؟

ج: (۱) وہ شرک، تشبیہ اور تحریف کے قائل تھے۔ (۲) آپ ﷺ کی رسالت کو بعید از قیاس کہتے تھے۔ (۳) عبادت کو مٹاتے (۴) نئے نئے فاسد رسوم ایجاد کرتے (۵) اعمال قبیحہ اور مظالم اعلانیہ کرتے تھے۔

س: الفوز الکبیر کے دوسرے باب میں قرآن کے معنی سمجھنے میں وقت کے کون سے اسباب بیان ہوئے ہیں؟

ج: غریب القرآن۔ نسخ فی القرآن۔ اسباب نزول۔ محکم ومتشابہات

س: مندرجہ ذیل کی تعریف کیجیے

ج: تکرار مضامین: ایک ہی طرح کے اسلام کو مختلف نقطہ نظر پیرایہ میں بیان کرنا۔

انتشار: ایک ہی چیز سے متعلقہ احکامات کو مختلف جگہوں پر بیان کرنا۔

اعجاز القرآن: قرآن کی ایک خاص اور ممتاز اسلوب کی ایجاد جو مروجہ اسالیب کے علاوہ ہے۔

س: الفوز الکبیر کے چوتھے باب میں کونسے رجحانات بیان ہوئے ہیں؟

ج: فنون تفسیر کا ذکر ہے، صحابہ و تابعین کے اختلافات کا ذکر اور ان کا حل ہے تفسیر کے مختلف گروہوں کا ذکر ہے، استنباط، تاویل اور توجیہہ کا ذکر ہے، حروف مقطعات پر بحث کی گئی ہے۔

س: کورس کی دو فقہی تفسیروں کے نام لکھیے۔

ج: احکام القرآن۔ معارف القرآن

س: حضرت ابن عباس کی طرف منسوب کردہ تفسیر کونسی ہے؟

ج: تنویر المقباس

س: ہر نصابی سورت کا مرکزی مضمون لکھیے۔

ج: (۱) المائدۃ (مدنی) معنی دستر خوان۔ مرکزی مضمون یہود و نصاریٰ کی خرابیاں (۲) النحل (مکی) معنی شہد کی مکھی۔ مرکزی مضمون توحید کا اثبات اور شرک کا ابطال (۳) الاحزاب (مدنی) معنی گروہ۔ مرکزی مضمون حضور اکرم ﷺ کے اختیارات اور عورتوں کے لیے اسلامی اقدامات (۴) الحدید (مدنی) معنی لوہا۔ مرکزی مضمون انفاق فی سبیل اللہ

س: کسی ایک سورت کے بنیادی موضوع پر پانچ فقرات لکھیے۔

ج: الاحزاب اس سورۃ کے پہلے رکوع میں حضور اکرم ﷺ کے بعض امتیازات کا تذکرہ ہے۔ دوسرے رکوع میں جنگ احزاب کے واقعات کی تفصیل ہے۔ تیسرے رکوع میں بنی قریظہ کا واقعہ ہے۔ چوتھے اور پانچویں رکوع میں عورتوں کے لیے اسلامی اقدامات کا تذکرہ ہے اور ختم نبوت کے بارے میں قرآن کا حکم ہے آخری دو رکوعات میں پردے کے احکام اور امانت ارضی کا تذکرہ ہے۔

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کونسے خصائص سورۃ النحل میں بیان ہوئے ہیں؟

ج: (امت۔ قانت۔ حنیف۔ شاکر)

س: تکمیل دین پر دلیل دیجیے۔

ج: الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا المائدۃ 3

س: اضطرار کے اہم مسائل تحریر کیجیے۔

ج: (۱) حالت مجبوری میں حرام چیز کھائی جاسکتی ہے۔ (۲) جان بچانے کے لیے جھوٹ بولا جاسکتا ہے۔

س: اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کی شرائط لکھیے۔

ج: قید نکاح میں لانے کے لیے ان کو حق مہر ادا کیا جائے ان سے نکاح شہوت رانی کے لیے نہ ہو نہ ان سے خفیہ یارانہ کیا جائے۔

س: طعام اہل کتاب کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

ج: اہل کتاب کے ساتھ المائدۃ کی آیت نمبر 4 میں کھانے پینے کی اجازت دے دی گئی ہے یہ اس لیے ہے کہ اہل کتاب سے رابطہ ہو جائے اور وہ مسلمانوں کے اخلاق سے متاثر ہو کر اسلام کے قریب آ جائیں۔

س: یہود خود کو اللہ کا محبوب سمجھتے اور اپنے آپ کو عذاب سے بری قرار دیتے تھے ان کے اس نقطہ کے رد میں دلائل دیجیے۔

ج: (۱) قرآن پوچھتا ہے کہ تم اپنے آپ کو عذاب سے بری سمجھتے ہو کیا اللہ کا تمہارے ساتھ کوئی عہد ہے (۲) یہ خود کو اللہ کا محبوب سمجھتے ہیں حالانکہ رسوائی تاریخ انسانی میں ان کا مقدر رہی ہے۔ قرآن مجید کی آیات اس پر گواہ ہیں۔

س: شراب کے نقصانات جو سورۃ المائدہ میں مذکور ہیں تحریر کیجئے۔

ج: (۱) شراب کی وجہ سے دشمنی پیدا ہوتی ہے (۲) باہمی بغض پیدا ہوتا ہے (۳) ذکر الٰہی سے رکاوٹ پیدا ہوتی ہے (۴) شراب نماز سے روک دیتی ہے (۵) اس کے بے شمار طبی نقصانات بھی ہیں۔

س: متبنٰی کے اہم مسائل تحریر کیجئے۔

ج: (۱) متبنٰی بنانے کا حکم منسوخ کر دیا گیا۔ (۲) ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے۔
(۳) زمانہ ماضی میں اس بارے کی غلطی معاف کر دی جائیگی۔

س: جنگ احزاب پر مومنین کا رویہ کیا تھا؟

ج: انہوں نے مشکلات کو دیکھ کر کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا کہ مشکلات آئیں گی۔ ان کا ایمان مزید پختہ ہو گیا کہ اب ہماری کامیابی قریب ہے ان میں سے کچھ شہید ہو چکے تھے اور کچھ انتظار میں تھے ان سب نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔

س: سورۃ الاحزاب میں کن کن معرکوں کا ذکر ہوا ہے؟

ج: غزوۂ احزاب۔ غزوۂ بنی قریظہ

س: حضرت زینب سے حضور ﷺ کی شادی کا سبب کیا تھا؟

ج: (۱) اللہ کا حکم (۲) اللہ تعالیٰ منہ بولے اور حقیقی بیٹے کے درمیان نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں فرق کروانا چاہتا تھا تاکہ صدیوں سے رائج یہ غلط روایت ختم ہو جائے۔

س: کیا کیا مسائل سورۃ الحدید میں بیان ہوئے ہیں؟

ج: (۱) یہ دنیا فانی ہے۔ ہر ایک نے سب کچھ چھوڑ جانا ہے۔ (۲) جن صحابہ نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ (۳) قرض حسنہ کی ترغیب (۴) دنیا کی بے ثباتی کی مثال (۵) بخل کی مذمت

# پرچہ دوم

# الحدیث الشریف

## AL-HADITH-UL-SHARIF
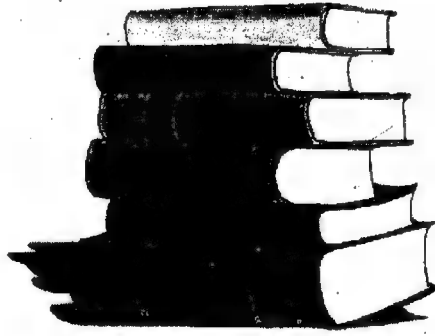
# الحدیث

س: تدوین حدیث کی ضرورت کیوں پیش آئی مختصراً بیان کریں؟

ج: حجیت حدیث کا تقاضا تھا کہ حدیث مدون (جمع) کی جائے اور اُسے محفوظ کیا جائے اور ان احادیث کے مطابق ان کو کھول کر بیان کیا جائے تاکہ ان احادیث سے استنباط کے چشمے پھوٹیں۔ علاوہ ازیں ان سے دوسرے مسائل کے لیے اجتہاد کی راہیں بھی نکل سکیں، دین اسلام اولاد آدم علیہ السلام پر خداوند تعالیٰ کی آخری حجت ہے اور شریعت محمدی ﷺ ہی پوری مخلوق کے لئے آخری شریعت ہے۔ اس کے بعد چونکہ شریعت نہیں آئے گی، اس لیے شریعت کا قیامت تک کے لیے باقی رہنا بھی ضروری ہے۔ پس لازم تھا کہ مذکورہ تمام ضروریات دین اسلام کی تکمیل کے لیے احادیث کو جمع کیا جائے۔ اس دور میں لوگوں میں حفظ کی زبردست صلاحیت موجود تھی لیکن زبانی حفظ و روایت کی کڑیاں کب تک ساتھ دے سکتی تھیں لہٰذا کتابت حدیث اور اس کی تدوین کی ضرورت محسوس ہوئی۔

س: کتاب الصدقہ سے مراد کون سی کتاب ہے؟ اور اس میں کن امور کا ذکر کیا گیا ہے؟

ج: رسول اللہ ﷺ نے فریضہ زکوٰۃ سے متعلق شریعت کے احکام ایک دستاویز میں تفصیلی طور پر املاء کروائے تھے۔ اس دستاویز کو کتاب الصدقہ کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ نے "کتاب الصدقہ" لکھوائی اور ابھی اپنے گورنروں کو بھیجنے نہ پائے تھے کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ نے اُسے اپنی تلوار کے ساتھ منسلک کر لیا تھا پھر جب آپ کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا حتیٰ کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا، کتاب میں ذکر کیا گیا تھا کہ پانچ اونٹوں پر ایک بکری قابل زکوٰۃ ہے۔

س: خلفائے راشدین کے دور میں حدیث کا تحریری ذخیرہ تیار ہو گیا نیز بتائیں کہ اس دور میں کون کون سا تحریری کام سامنے آیا؟

ج: خلفائے راشدین کے دور میں مندرجہ ذیل احادیث کے مجموعے مرتب ہوئے۔

1) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پانچ سو (۵۰۰) احادیث کا مجموعہ تھا۔ (تذکرۃ الحفاظ) اور آپ خلیفہ اول تھے۔
2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے غلام ابو رافع سے دریافت کر کے آپ کی زندگی کے حالات لکھے۔ (ابن سعد رضی اللہ عنہ)
3) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا۔ (مقدمہ صحیح مسلم)
4) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یادداشتیں اور ان کے فیصلے آپ کے پوتے سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن عمر سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے منگوائے۔ (میور)
5) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مجموعہ مرتب کیا تھا۔ (طبرانی)
6) امام حسن رضی اللہ عنہ نے احادیث جمع کی تھیں۔ (مقدمہ صحیح مسلم)
7) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بطور تفسیر ایک مجموعہ تیار کیا جس سے امام جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں کثرت سے اخذ کیا ہے اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس میں سے لیا ہے۔ (مبادی التفسیر)
8) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے اور خطوط جمع کیے تھے۔
9) حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو خطوط میں احادیث لکھ کر بھیجیں۔
10) ابن الخطاب عرف خیاط رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے واثلہ بن اسقع صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ لوگوں کو حدیثیں لکھ کر دے رہے تھے۔

س: پہلی صدی ہجری میں حدیث کی تدوین پر جو کتب مرتب ہوئیں، اُن کے نام لکھیں؟

ج: پہلی صدی ہجری میں تابعین نے درج ذیل کتب تدوین کیں۔

(۱) کتاب خالد بن معدان (م ۱۰۴ھ) (۲) کتب ابوقلابہ (م ۱۰۴ھ)

(۳) صحیفہ ہمام بن منبہ
(۴) کتب حسن بصری (۲۱۔۱۱۰ھ)
(۵) کتب محمد الباقر (۵۶۔۱۱۴ھ)
(۶) کتب مکحول شامی
(۷) کتاب حکم بن عتیبہ
(۸) کتاب بکیر بن عبداللہ
(۹) کتب قیس بن سعد (م ۱۱۷ھ)

س: دوسری صدی ہجری کی تصنیف شدہ احادیث کی کتب میں سے صرف دس کتابوں کے نام تحریر کریں؟

ج: دوسری صدی میں مدون ہونے والی کتب کی فہرست بہت طویل ہے، چند ممتاز اور نمایاں کتب کے نام درج ذیل ہیں۔

۱) کتاب عبدالملک بن جراب رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۵۰ھ)
۲) موطاء مالک بن انس رضی اللہ عنہ (۹۳ھ۔۱۷۹ھ)
۳) موطا ابن ابی ذئب رحمۃ اللہ علیہ (۸۰ھ۔۱۵۳ھ)
۴) مغازی محمد ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۵۱ھ)
۵) مسند ربیع بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۶۰ھ)
۶) کتاب سعد بن ابی عروبہ رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۵۶ھ)
۷) کتاب حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۶۷ھ)
۸) جامع سفیان اللہ رحمۃ اللہ علیہ (۹۷۔۱۶۱ھ)
۹) کتب الزھد الرقاق۔عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۸۔۱۸۱ھ)
۱۰) کتاب موسیٰ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۴۱ھ)
۱۱) کتب جعفر بن محمد الصادق رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۴۸ھ)
۱۲) کتاب یونس بن زید رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۵۲ھ)

س: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مجموعہ احادیث کا مختصر تعارف بیان کریں؟

ج: آپ ﷺ سے سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرفہرست ہیں، آپ سے ۵۳۷۴ احادیث مروی ہیں، فقہ اسلامی میں احکام سے متعلق تین ہزار احادیث میں سے ۱۵۰۰ احادیث آپ سے مروی ہیں۔ جامع بیان العلم میں حافظ ابن عبدالبر بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت حسن بن عمرو بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث بیان کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگر بیان کی ہے تو ان کے مجموعہ احادیث میں موجود ہوگی، جب اس مجموعے کو دیکھا گیا تو اس حدیث کے علاوہ اور بہت سی احادیث بھی اس میں موجود تھیں، جس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بہت ساری احادیث کو لکھوا کر رکھ لیتے تھے۔

س: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کتنی احادیث روایت کیں؟ تعداد بتائیں؟

ج: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے ۱۲۶۰ احادیث روایت کیں۔

س: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مروی احادیث کی تعداد بتائیں؟

ج: 2210 احادیث

س: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کی تعداد کتنی ہے؟

ج: 1630 احادیث

س: صحیفہ صادقہ سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: صحیفہ الصادقہ: ان صحف میں جس صحیفہ کا ذکر اوّلیت کا متقاضی ہے وہ صحیفہ الصادقہ ہے، جس کو حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ نے تیار کیا تھا۔ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ نے اسد الغابہ میں ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "صادقہ ایک صحیفہ ہے جو میں نے

نبی کریم ﷺ سے سن کر لکھا ہے، اس میں وہ کچھ ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور میرے اور ان کے درمیان کوئی واسطہ نہیں۔"

س: صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تعارف پیش کریں۔

ج: صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بخاری ومسلم اور صحاح کی دوسری کتابوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک صحیفہ کا ذکر پایا جاتا ہے۔ جسے وہ اپنی تلوار کی نیام میں رکھتے تھے۔ اس صحیفے کے مندرجات کے بارے میں مختلف احکام پر مشتمل احادیث کا ذکر کیا گیا ہے، بعض روایات میں غلاموں اور قیدیوں کے آزاد کرنے کے احکام ہیں، بعض میں جنایات ودیت کے احکام اور اونٹوں کی زکوۃ کا حوالہ ہے اور بعض میں حرم مدینہ سے متعلق احکام کو خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔

س: صحیفہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا تعارف کروائیں۔

ج: صحیفہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے بیشتر ارشادات ایک صحیفہ میں قلم بند کیے تھے، ترمذی کی ایک روایت میں اس صحیفے کا ذکر ملتا ہے۔

س: صحیفہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا تعارف پیش کریں۔

ج: صحیفہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بھی ایک صحیفے میں نبی کریم ﷺ کی احادیث جمع کی تھیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کا یہ صحیفہ خاصہ ضخیم تھا۔ امام ابن سیرین بھی فرماتے ہیں کہ اس میں علم کثیر تھا۔

س: صحیفہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا تعارف مختصر بیان کریں؟

ج: صحیفہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ: نبی کریم ﷺ نے بعض مخصوص لوگوں کو مخصوص حالات میں کچھ چیزیں لکھوا کر عطا فرمائی تھیں، ایک صحیفہ آپ نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو بھی جو حضر موت کے شہزادوں میں سے تھے، اس وقت عطا فرمایا تھا جب وہ مسلمان ہونے کے لیے مدینہ حاضر ہوئے تھے اور کچھ دن قیام فرما کر واپس جا رہے تھے، اس صحیفے میں نماز، روزہ، شراب اور سود وغیرہ کے احکام تھے۔

س: صحیفہ اہل یمن کا مختصراً تعارف کروائیں۔

ج: صحیفہ اہل یمن: آپ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جب حاکم یمن مقرر فرمایا تو ایک تحریر لکھوا کر ان کے حوالے کی۔ دارمی میں اس صحیفے کا ذکر ان الفاظ میں ہے "رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھ کر بھیجا کہ قرآن کریم صرف پاک آدمی چھو سکتا ہے۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں اور غلام خریدنے سے پہلے اس کی آزادی نہیں۔"

س: کتاب الصدقہ سے کیا مراد ہے؟ مختصراً بیان کریں۔

ج: کتاب الصدقہ: نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں مختلف حاکموں کو بھیجنے کے لیے کتاب الصدقہ لکھوائی تھی مگر ابھی بھیجنے نہ پائے تھے کہ رحلت فرما گئے۔ آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ کتاب عاملوں کے پاس بھجوائی۔ اس کتاب میں جانوروں کی زکوۃ سے متعلق مسائل تھے۔

س: حفاظت حدیث کے اہم مرحلے کون سے ہیں؟ مختصراً بیان کریں۔

ج: حفاظت حدیث کے مندرجہ ذیل مراحل ہیں:

1) سینوں میں محفوظ کرنا

2) مذاکرات سے محفوظ کرنا

3) عمل کے ذریعے محفوظ کرنا

4) کتابت کے ذریعے محفوظ کرنا

۱) سینوں میں محفوظ کرنا: قرآن پاک کی جس طرح سینوں میں حفاظت کی گئی، اسی طرح احادیث شریفہ کو بھی سینوں میں محفوظ کیا گیا۔ ۲) مذاکرات سے محفوظ کرنا: (۱) حضور ﷺ کا فرمان ہے "وہ لوگ جو موجود ہیں (میری سنت) ان تک پہنچا دیں جو غیر

حاضر ہیں۔(۲) آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿بلغوا عنی ولو آیة﴾ دوسروں تک میری باتیں پہنچاؤ خواہ وہ ایک جملہ ہی کیوں نہ ہو۔

۳) عمل کے ذریعے محفوظ کرنا: حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نہ صرف نصائح اور مواعظ بیان کر دینے تک محدود رکھا بلکہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عملاً تربیت دی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آنحضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کے اس قدر مشتاق تھے کہ انہوں نے آپ کی ذاتی عادات اور پسند و ناپسند تک کو اپنا لینے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ حضور ﷺ کا عمل معاشرے کے رگ و ریشے میں خوشبو کی طرح بس چکا تھا اور زندگی کے ہر پہلو اور ہر معاملے میں اپنا وجود ثابت کر چکا تھا۔

۴) حفاظت حدیث بذریعہ کتابت: احادیث شریفہ کی حفاظت کا چوتھا راستہ کتابت حدیث تھا۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے ہیں، جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے احادیث کی سماعت کے بعد انہیں تحریری طور پر محفوظ کر لیا تھا۔

س: صحاح ستہ کی تعرف کرتے ہوئے صحاح ستہ کا تعارف پیش کریں۔

ج: صحاح ستہ سے مراد حدیث کی وہ مشہور چھ کتابیں ہیں جن کو تمام آئمہ کرام نے مستند مانا ہے۔ وہ چھ کتابیں یہ ہیں: (1) صحیح بخاری (2) صحیح مسلم (3) جامع ترمذی (4) سنن ابوداؤد (5) سنن نسائی (6) سنن ابن ماجہ

س: صحیح بخاری کا پورا نام بیان کریں نیز اُس کا سبب تالیف بھی ذکر کریں۔

ج: اس کتاب کا پورا نام "الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ وسنہ وایامہ" ہے عام طور پر اسے "صحیح بخاری" کہا جاتا ہے۔ یہ باعتبار طبقات کتب حدیث طبقہ اوّل کی کتاب ہے۔ یہ چھ لاکھ حدیثوں سے منتخب شدہ مجموعہ ہے۔ اس میں صرف انہیں احادیث کو لیا گیا ہے، جن کی صحت ان کے مقرر کردہ اصولوں سے ثابت ہوتی ہے۔ روایت ہے کہ امام بخاری ہر حدیث کو شامل کرنے سے پہلے استخارہ کرتے، دو رکعت نماز پڑھتے اور جب اس کی صحت پر قلب مطمئن ہو جاتا تو کتاب میں درج کر لیتے تھے۔

صحیح بخاری کے سبب تالیف کے سلسلہ میں امام بخاری کا بیان ہے کہ ایک روز انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ پنکھا لیے حضور اکرم ﷺ کے گرد سے مکھیوں کو دور کر رہے ہیں۔ اس کی تعبیر یہ بتائی گئی کہ رسول اکرم ﷺ کی طرف جو جھوٹ منسوب ہے آپ اسے رفع کریں گے۔ آپ کے دل میں اپنے استاد اسحاق کی یہ خواہش پہلے سے موجود تھی کہ احادیث صحیحہ کا ایک مجموعہ مرتب کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے صحیح بخاری مرتب کرنے کا پختہ عزم کر لیا اور سولہ سال کی مدت میں کتاب مرتب ہو گئی۔

س: صحیح بخاری کی احادیث کی تعداد بیان کریں۔

ج: صحیح بخاری میں نو ہزار بیاسی احادیث بیان کی گئی ہیں۔ اس میں تین ہزار چار سو پچاسی ابواب ہیں۔ اس میں صرف صحیح احادیث درج کی گئی ہیں۔

س: صحیح بخاری کے مصنف کا مختصر تعارف بیان کریں۔

ج: صحیح بخاری کے مصنف کا نام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری ہے۔ آپ ۱۲ شوال ۱۹۴ھ کو بمقام بخارا پیدا ہوئے۔ بخارا کی نسبت ہی سے آپ کو بخاری کہا جاتا ہے۔ آپ کے والد اسمٰعیل ایک بلند پایہ محدث اور امام مالک کے شاگردوں میں سے تھے۔ آپ کے والد بچپن ہی میں فوت ہو گئے۔ آپ نے پہلے فقہ کی جانب توجہ کی اور اس سے فراغت پانے کے بعد علم حدیث کی طرف رجوع کیا۔ آپ نے چھوٹی عمر ہی میں احادیث جمع کرنا شروع کر دی تھیں۔ حافظہ بلا کا پایا تھا جو چیز سن لیتے حفظ ہو جاتی۔ دس سال کی عمر میں امام بخاری نے مدرسہ چھوڑ دیا اور اپنے زمانہ کے محدث داخلی کے درس میں شریک ہونے لگے۔ ایک دفعہ داخلی نے لوگوں کو ایک سند سنانا شروع کی، سند کی ترتیب غلط تھی۔ امام بخاری نے فوراً ٹوکا۔ داخلی نے کتاب سے مراجعت کی تو بخاری کے کہنے کے مطابق سند کو درست پایا۔ اس واقعہ کے وقت امام بخاری کی عمر گیارہ برس تھی۔ سولہ برس کی عمر تک پہنچے تو آپ کو وکیع رحمۃ اللہ علیہ اور عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کی جمع کردہ تمام احادیث زبانی یاد تھیں۔

س: صحیح مسلم کا پورا نام لکھیں۔ نیز اس میں مروی احادیث کی تعداد بتائیں۔

ج: مسلم، صحاح ستہ میں دوسرے درجہ پر آنے والی کتاب ہے۔ اسے "الجامع الصحیح" بھی کہتے ہیں۔ اس میں چار ہزار صحیح احادیث درج ہیں، اگر مکرر کو بھی شمار کیا جائے تو کل تعداد ۷۲۷۵ بنتی ہے۔

اس کتاب کے ہر باب میں صرف وہی احادیث درج ہیں، جو اس باب کے عنوان سے متعلق ہیں۔ تاکہ مطلوبہ احادیث آسانی سے تلاش کی جاسکیں۔ امام مسلمؒ نے جس زمانے میں اپنی کتاب کو مرتب کیا، احادیث موضوعہ کا سلسلہ زوروں پر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ امام صاحب نے کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ تحریر کیا، جس میں اصول حدیث اور جرح وتعدیل سے متعلق اہم باتیں بیان کردیں۔ آپ نے اپنی صحیح میں حدیث لکھنے کی شرط یہ رکھی ہے کہ تمام راوی، عادل، ثقہ، متصل ہوں اور علت سے پاک ہوں۔ راوی صحبت شیخ میں زیادہ سے زیادہ عرصہ رہے ہوں اور ان کا تقویٰ مسلم ہو۔ انہوں نے صرف اسی حدیث کو لیا ہے جس پر اجماع ہو چکا ہو۔ اگر کوئی حدیث ان کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور دیگر محدثین کے نزدیک مشتبہ ہے تو اسے چھوڑ دیا ہے۔

س: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ پیش کریں نیز ان کے اختلافی امور کا بھی تذکرہ کریں۔

ج: صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں کتابیں اصل صحت میں مشترک ہیں، لیکن چند امور میں ان کا اختلاف ہے۔

(۱) امام بخاری، امام مسلم کے استاد ہیں، اس لیے استاد کو بزرگی حاصل ہے۔ امام بخاری علم حدیث کو امام مسلم کی نسبت سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس بناء پر صحیح مسلم پر فوقیت حاصل ہے۔

(۲) مسلم کی نسبت اتصال سند میں بخاری کی شرائط کڑی ہیں۔ اس سلسلہ میں امام بخاری کا قول ہے کہ راوی جس سے روایت کرے اس کے ساتھ کم از کم ایک بار ملاقات شرط ہے۔ بخاری نے اس شرط کو پورا کیا ہے لیکن مسلمؒ کے ہاں یہ شرط لازم نہیں۔

(۳) امام بخاری نے رواۃ حدیث کی عدل وضبط کا بڑی احتیاط سے خیال رکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کے رجال ورواۃ صحیح مسلم کے رواۃ حدیث کی نسبت کم مجروح ہیں۔

(۴) صحیح بخاری میں مسلم کی نسبت شاذ اور معلل احادیث بہت کم ہیں۔

(۵) امام بخاری کے سامنے تصنیف حدیث کا کوئی نمونہ نہیں تھا، جب کہ امام مسلم کے سامنے بخاری کا نمونہ موجود تھا، اس لیے مسلم خامیوں سے بچ گئے۔

(۶) بخاری کی اکثر احادیث پہلے طبقہ سے ہیں، جب کہ مسلم کی ایسی نہیں۔

(۷) بعض ناقدین کے نزدیک صحیح مسلم کو بخاری پر حسن ترتیب وتالیف کی بناء پر فوقیت حاصل ہونی چاہیے۔

(۸) امام بخاری ذرا مشکل پسند ہیں جب کہ امام مسلم کو سمجھنا آسان ہے۔

س: صحیح مسلم کے مصنف کا مختصر تعارف قلمبند کریں۔

ج: صحیح مسلم کے مصنف کا نام ابوالحسین مسلم بن حجاج ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب قبیلہ "قشیری" سے ملتا ہے، اس لیے آپ کو "قشیری" کی نسبت سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ ۲۰۶ھ میں نیشا پور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بچپن ہی سے علم حدیث میں دلچسپی لینا شروع کردی تھی۔ آپ نے نیشا پور سے عراق، حجاز، شام اور مصر کے سفر تحصیل علم کے لیے کیے۔ آپ کے اساتذہ میں امام بخاری رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور یحییٰ بن یحییٰ رحمہ اللہ نیشا پوری شامل ہیں۔ آپ نے قریبا پچیس کتب تصنیف کیں جن میں صحیح مسلم زیادہ مشہور ہے۔ یہ کتاب آپ نے پندرہ سال کی محنت شاقہ کے بعد تیار کی۔

س: جامع ترمذی کی خصوصیات مختصراً بیان کریں۔

ج: جامع ترمذی مندرجہ ذیل خصوصیات کی متحمل ہے:

(۱) ہر حدیث کے راوی صحابی کا نام درج کیا گیا ہے۔

(۲) ایسی حدیث جس میں مختلف مسائل ہوں۔ اس میں علماء کا اختلاف بھی بیان کردیا گیا ہے۔

(۳) ہر راوی کی شخصیت اور دیانت کا ذکر بھی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ضبط اور عدل کا اندازہ ہو۔

(۴) ہر حدیث کے ساتھ اس کی قسم بھی درج کردی گئی ہے۔ مثلاً ضعیف، حسن، غریب، صحیح وغیرہ۔

س: جامع ترمذی کے مصنف کا تعارف کروائیں۔

ج: جامع ترمذی کے مصنف کا نام محمد اور کنیت ابوعیسیٰ ہے۔ آپ بلخ کے شہر ترمذ میں ۲۰۹ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے شروع سے علم

حدیث کی جانب توجہ دی اور اپنے دور کے اہم علماء محدثین سے کسب فیض کیا۔ آپ نے اپنا زیادہ وقت درس و تدریس اور عبادت و ریاضت میں صرف کیا آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن میں سے جامع ترمذی مشہور ہے۔ آپ نے ۲۷۹ھ میں وفات پائی۔

س: سنن ابوداؤد کا مختصر تعارف پانچ لائنوں میں پیش کریں۔

ج: سنن ابی داؤد میں چار ہزار آٹھ سو احادیث شامل ہیں۔ کتاب کی ترتیب فقہی عنوانات کے تحت کی گئی ہے۔ اس کتاب میں ضعیف احادیث بھی شامل ہیں۔ لیکن ان کی وضاحت بھی کردی گئی ہے۔ اس میں ابوداؤد (مصنف) کے رواۃ اور مرویات پر بڑی اچھی طرح تبصرہ کیا ہے۔ اس کتاب میں زیادہ تر ایسی احادیث شامل ہیں جن کا تعلق احکام دین سے ہے۔ مصنف کا اپنا بیان ہے کہ: "میں نے اپنی کتاب میں صحیح اور صحیح سے مشابہ اور اس کے قریب قریب جو حدیثیں تھیں درج کی ہیں اور جن میں زیادہ کمزوری تھی ان کو بیان کردیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب کو مکمل کر کے اپنے شیخ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے بہت پسند کیا۔ ابوطاہر نے اس کتاب کی مدح پر ایک قصیدہ لکھا۔

س: سنن ابوداؤد کے مصنف کا تعارف کروائیں۔

ج: سنن ابوداؤد کے مصنف کا نام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی ہے۔ آپ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے تحصیل علم کی غرض سے عراق، خراسان، شام مصر اور حجاز کا سفر کیا اور سینکڑوں محدثین سے فیض حاصل کیا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، عثمان بن ابی شیبہ رحمہ اللہ اور ابن سعید رحمہ اللہ جیسے بلند پایہ محدثین آپ کے استاد ہیں۔ آپ کا سن وفات ۲۷۵ھ ہے۔

س: سنن نسائی کا تعارف مدلل پیش کریں۔

ج: کتاب ہذا کے مصنف نے پہلے حدیث کی ایک ضخیم کتاب "السنن الکبریٰ" کے نام سے تیار کی تھی، جس میں صحیح اور حسن احادیث درج کی گئی تھیں، بعد میں صحیح احادیث الگ کر کے ان کو ایک علیحدہ مجموعہ میں جمع کیا گیا، جس کا نام "السنن الصغریٰ المسمّی بہ المجتبیٰ" رکھا۔ اس دوسری کتاب کو "سنن نسائی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں ۵۷۶۱ احادیث ہیں۔ مصنف نے اس کی تمام احادیث کو صحیح قرار دیا ہے لیکن بعض روایات سند کے لحاظ سے معلول اور متن کے لحاظ سے صحیح ہیں۔ نسائی میں راویوں کی بہت زیادہ تحقیق کی گئی ہے۔ اس کی شرائط سنن ابوداؤد سے شدید تر ہیں۔ کتب اصول میں جن کتب کو شمار کیا جاتا ہے ان میں سنن نسائی کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ اگرچہ سنن نسائی کو سنن ابوداؤد کے بعد بیان کیا جاتا ہے لیکن بعض ناقدین نے اسے صحیح بخاری سے بھی زیادہ اہمیت دی ہے۔ کتاب کا انداز بیان خوبصورت اور آسان فہم ہے۔

س: سنن نسائی کے مصنف کے حالات زندگی قلمبند کریں۔

ج: سنن نسائی کے مصنف کا نام ابوعبدالرحمٰن بن شعیب بن علی النسائی ہے۔ آپ ۲۱۴ھ یا ۲۱۵ھ میں نسا نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ حصول علم کی خاطر شام اور حمص کا سفر کیا۔ آپ امام ابوداؤد کے شاگرد تھے۔ آپ اپنے وقت کے جلیل القدر علماء میں شامل تھے۔ زبردست قوت حافظہ کے مالک ہونے کی وجہ سے آپ کو ہزاروں احادیث ازبر تھیں۔ آپ نے سنن کے علاوہ حضرت علیؓ کے مناقب میں بھی ایک کتاب لکھی تھی۔ آپ نے ۳۰۳ھ میں مکہ میں وفات پائی۔

س: سنن ابن ماجہ کا تعارف کرواتے ہوئے، اس کی خصوصیات بیان کریں۔

ج: متقدمین نے ابن ماجہ کی سنن کو صحاح میں شمار نہیں کیا تھا، ان کے نزدیک "صحاح خمسہ" مشہور تھیں سب سے پہلے اسے حافظ ابوالفضل بن طاہر مقدسی نے صحاح میں شامل کیا۔ یوں صحاح کی تعداد خمسہ سے ستہ ہوگئی۔

سنن ابن ماجہ کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) اس کتاب میں اکثر احادیث وہ ہیں جو دوسری کتاب صحاح میں نہیں ہیں۔

(۲) اس میں مکرر احادیث نہیں ہیں۔

(۳) اس میں احکام و مسائل پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔

(۴) اس کی ترتیب فقہی ابواب کے لحاظ سے قائم کی گئی ہے۔

س: نخبۃ الفکر کے مصنف کا کیا نام تھا؟

ج: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

س: حافظ ابن حجر عسقلانی کا تعارف پیش کریں؟

ج: آپ کا نام احمد لقب شہاب الدین، کنیت ابوالفضل اور عرف ابن حجر ہے، آپ کا پورا نام ابوالفضل شہاب الدین احمد ہے۔ آپ کو عام طور پر حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کے والد کا نام محمد بن علی ہے۔ ان کے آباء و اجداد میں سے ایک شخص کا نام "حجر" تھا۔ اس لیے آپ کو اسی نسبت سے "ابن حجر" کہا جاتا ہے، آپ ۲۳ شعبان ۳ ۷۷ ھ کو مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حصول علم کے لیے مختلف مقامات مثلاً: اسکندریہ، شام، قبرص، حلب، حجاز وغیرہ کا سفر کیا۔ آپ نے حافظ زین الدین عبدالرحیم بن حسین عراقی کے حلقہ درس میں شامل ہو کر فن حدیث میں مہارت تامہ حاصل کی اور حافظ حدیث کا لقب پایا۔ آپ نے ڈیڑھ سو سے زائد کتب تصنیف کیں، جن میں شرح بخاری (فتح الباری اور شرح نخبۃ الفکر کو شہرت دوام حاصل ہوئی۔ آپ کی ایک کتاب "بلوغ المرام" بھی مشہور ہے۔

س: فن حدیث پر لکھی جانے والی کتب میں سے پانچ کے نام لکھیں۔

ج: فن حدیث میں مندرجہ ذیل کتب تصنیف ہوئیں۔

۱) قاضی ابو محمد رامہرمزی نے کتاب "المحدث الفاضل" تصنیف کی۔

۲) حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری نے ایک کتاب تصنیف کی۔

۳) ابو نعیم اصفہانی نے حاکم کی کتاب میں اضافہ کیا۔

۴) خطیب ابو بکر نے قوانین روایت میں ایک کتاب "الکفایۃ" اور آداب کتاب میں "الجامع الاداب الشیخ والسامع" لکھی۔

۵) قاضی عیاض نے ایک مختصر رسالہ "الماع" تصنیف کیا۔

س: حدیث، خبر، اثر اور سنت کی جامع تعریفات قلمبند کریں۔

ج: الحدیث: جو چیز آنحضرت ﷺ سے منقول ہو، حدیث کہلاتی ہے۔

الخبر: جمہور محدثین کے نزدیک حدیث کا ہم معنی ہے۔

بعض کے نزدیک وہ حوادث تاریخی وغیرہ جو غیر نبی ﷺ سے منقول ہوں۔ بعض کے نزدیک لفظ خبر حدیث نبوی ﷺ اور حوادث تاریخی وغیرہ دونوں پر بولا جاتا ہے۔

الاثر: وہ چیز جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم و تابعین عظام رحمہم اللہ سے منقول ہو، حدیث کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

السنۃ: کبھی حدیث کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی طریقہ، مسلوکہ فی الدین کے معنی میں۔

س: خبر مقبول کسے کہتے ہیں اور اس کی چاروں اقسام کی تعریف بمع مثالوں کے بیان کریں۔

ج: خبر مقبول کی تعریف: جس خبر میں سچائی کا احتمال غالب ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو حجت ماننا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے، اس کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) صحیح لذاتہ (۲) حسن لذاتہ (۳) صحیح لغیرہ (۴) حسن لغیرہ

۱) صحیح لذاتہ کی تعریف: صحیح سقم کی ضد ہے۔ حقیقت میں یہ لفظ اجسام کی صورت کے لیے بولا جاتا ہے۔ حدیث یا دیگر معانی کی صحت کے لیے اس کا استعمال مجازی ہے۔ ایسی چیز جس کی سند از ابتداء تا انتہا ایسے لوگوں سے متصلاً منقول ہو جو عادل بھی ہوں اور ضابط بھی ہوں اور یہ شذوذ (انتشار) اور علت سے خالی ہو حدیث کے صحیح ہونے کی شرائط۔

حدیث کے صحیح ہونے کے لیے حسب ذیل امور کا ہونا ضروری ہے۔

(الف) اتصال سند: سند میں از ابتداء تا انتہاء ہر راوی اپنے شیخ سے بذات خود براہ راست مل کر روایت نقل کرتا ہے۔

(ب) راوی کی عدالت: سند کے تمام راوی اسلام، بلوغ، عقل کی صفات سے متصف ہوں اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ فاسق نہ

ہوں اور عزت و شہرت کی روایات کو بھی پامال کرنے والے نہ ہوں۔

(ج) راوی کا ضبط: راوی روایت کو پورے حفظ و ضبط کے ساتھ بیان کرے یہ اعتماد خواہ اُسے حافظ کی بناء پر ہو یا کسی نوشتہ کی بناء پر

(د) شاذ نہ ہونا: روایت شاذ نہ ہو یعنی کوئی راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت نہ کر رہا ہو۔

(ھ) علّت کا نہ ہونا: حدیث میں کوئی علّت نہ پائی جاتی ہو اور علت ایسی خفیہ خرابی کو کہتے ہیں جو روایت کی صحت کو متاثر کرتی ہے لیکن ظاہری عبارت اس علت سے خالی نظر آتی ہے۔ اس کی مثال نبی کریم ﷺ کا عمل ہے، جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے مغرب کی نماز میں سورہ الطور کی تلاوت فرمائی۔ یہ روایت خبر صحیح ہے۔ حکم آئمہ حدیث کے مطابق اس پر عمل واجب ہے۔ اصولیین اور فقہاء کی رائے کے مطابق خبر صحیح دلائل و مصادر شرعیہ میں سے ایک مصدر ہے، کسی مسلمان کے لیے اس کو ترک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

۲) صحیح لغیرہ کی تعریف: وہ روایت جو دراصل حسن لذاتہ ہو لیکن اس جیسے کسی دوسرے طریق سے یا اس سے قوی تر طریق سے مروی ہو اس تائید کی بناء پر وہ صحیح لغیرہ کہلاتی ہے کیونکہ اس کی سند اپنی ذات کے اعتبار سے صحیح کے مرتبہ کی نہیں ہوتی لیکن دوسری سند کے ملنے سے اس میں صحت آجاتی ہے، صحیح لغیرہ کا مرتبہ حسن لذاتہ سے اعلیٰ ہے لیکن صحیح لذاتہ سے کم ہے، جسے امام ترمذی کی یہ روایت کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز سے قبل مسواک کا حکم دیتا۔

۳) حسن لذاتہ کی تعریف: آئمہ حدیث نے اس کی تعریف میں اختلاف کیا ہے لیکن سب سے زیادہ راجح تعریف علامہ ابن حجر عسقلانی نے یوں کی ہے "وہ تمام اخبار احاد جو نقل عدل، تام الضبط، اتصال سند، علت شذوذ سے مبرا ہوں وہ صحیح لذاتہ ہیں اور اگر ضبط (حافظہ) میں کوئی کمی آجائے تو وہ حسن لذاتہ ہوگی۔ (شرح نخبۃ الفکر ص ۵۲)

۴) حسن لغیرہ کی تعریف: وہ ضعیف روایت جو متعدد طرق سے منقول ہو لیکن اس کا ضعف راوی کے فسق یا کذب کی وجہ سے نہ ہو، اس تعریف سے واضح ہوا کہ ضعیف روایت دو طریقوں میں سے کسی ایک کی بناء پر حسن کے مرتبہ تک پہنچ سکتی ہے۔

۱) وہ روایت اس ضعیف سند کے علاوہ اس کے ہم مرتبہ یا اس سے قوی تر سند یا سندوں سے بھی مروی ہو۔

۲) حدیث میں ضعف کا سبب راوی کا سوء حفظ ہو، اس کی سند میں انقطاع ہو یا یا کسی راوی کے بارے میں علم نہ ہو۔

حسن لغیرہ کا مرتبہ حسن لذاتہ سے کم تر ہے، اگر ان دونوں میں تعارض ہو تو حسن لذاتہ کو ترجیح دی جائے گی۔

س: حدیث کی اقسام، مقبول اور مردود کی وضاحت کریں، نیز مقبول حدیث کی اقسام تحریر کریں؟

ج: مقبول: جس حدیث پر ائمہ سنت کے نزدیک عمل واجب ہو۔ مقبول حدیث کہلاتی ہے۔

غیر مقبول (مردود): جس حدیث کے بیان کرنے والے کا صدق راجح نہ ہو، مردود کہلاتی ہے۔

حدیث مقبول کی اقسام: مقبول حدیث کی چار قسمیں ہیں: (۱) صحیح لذاتہ (۲) حسن لذاتہ (۳) صحیح لغیرہ (۴) حسن لغیرہ

(۱) صحیح لذاتہ: جس حدیث کی تمام رواۃ صاحب عدالت اور تام الضبط ہوں۔ سند متصل ہو اور وہ حدیث شاذ اور معلول بھی نہ ہو۔

(۲) حسن لذاتہ: جس حدیث میں صحیح کی تمام شرائط موجود ہوں، صرف اس کے راوی کا ضبط خفیف ہو۔

(۳) صحیح لغیرہ: وہ حسن لذاتہ حدیث جسے کثرت طرق حاصل ہو۔

(۴) حسن لغیرہ: جو حدیث صفات رد و قبول کے متعارض ہونے کے باعث واجب التوقف تھی، لیکن کسی خاص قسم کے خارجی قرینہ نے اس کی جانب قبول کو ترجیح دے دی۔ جیسا کہ ایسی حدیث کے لیے متابعات یا شواہد مل جائیں۔

س: (۱) حدیث قدسی (۲) حدیث مرفوع (۳) حدیث موقوف (۴) حدیث مقطوع کی تعریف کیجئے اور ہر ایک کی مثالیں بیان کیجئے۔

ج: (۱) حدیث قدسی کی تعریف: قدسی، قدس سے منسوب ہے، بمعنی پاک و متبرک یعنی وہ روایت جسے حضور علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہو۔ قرآن اور حدیث قدسی میں متعدد فرق ہیں۔ بعض فرق حسب ذیل ہیں۔

۱) قرآن کریم کے الفاظ و معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل ہوتے ہیں اور حدیث قدسی میں معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ آپ ﷺ کی طرف سے ہوتے ہیں۔

۲) قرآن کریم کی تلاوت محض عبادت ہے لیکن حدیث قدسی کی تلاوت محض عبادت نہیں۔

۳) قرآن کریم کے ثبوت میں تواتر شرط ہے لیکن حدیث قدسی میں تواتر شرط نہیں۔احادیث قدسیہ کی تعداد باقی احادیث کی بہ نسبت کم ہے۔ان کی تعداد دو سو سے زائد ہے اور اس کی مثال حضور ﷺ کا یہ فرمان ہے: جس کو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہے"اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اس کو حرام کیا ہے، بس تم آپس میں ظلم نہ کرو۔"

(۲) مرفوع حدیث: مرفوع ہر وہ روایت ہے جو نبی کریم ﷺ کا قول، فعل یا تقریر نقل کرتی ہو، یعنی وہ حدیث ہے جس کی سند نبی کریم ﷺ تک پہنچے اور صحابی کہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

مرفوع کی قسمیں: مرفوع کی چار قسمیں ہیں: (۱) مرفوع قولی (۲) مرفوع فعلی (۳) مرفوع تقریری (۴) مرفوع وصفی

۱) مرفوع قولی کی مثال جیسے کوئی صحابی یا کوئی اور راوی یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ......

۲) مرفوع فعلی کی مثال جیسے کوئی صحابی یا کوئی اور راوی یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کیا۔

۳) مرفوع تقریری کی مثال جیسے کوئی صحابی یا کوئی اور راوی نبی کریم ﷺ کے سامنے کئے گئے کسی فعل کو نقل کرے اور اس پر آپ ﷺ کا انکار نقل نہ کرے۔

۴) مرفوع وصفی کی مثال: راوی آپ ﷺ کے وصف کو بیان کرے مثلاً یہ بیان کرے کہ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ اخلاق والے ہیں۔

۳) موقوف: ایسی حدیث جو کسی صحابی کی طرف منسوب ہو۔ موقوف کہلاتی ہے۔

۴) مقطوع: ایسی حدیث جو تابعی یا تبع تابعی کی طرف منسوب ہو۔

موقوف اور مرفوع محدثین کی اصطلاح میں اثر کہلاتی ہے۔

س: سند کے اتصال وانفصال کے لحاظ سے خبر واحد کی سات قسموں (۱) متصل (۲) مسند (۳) منقطع (۴) معلق (۵) معضل (۶) مرسل (۷) مدلس کی تعریف کیجئے۔

ج: (۱) متصل: وہ حدیث ہے جس میں مندرجہ ذیل شرائط موجود ہوں: (ا) سلسلہ سند کے دوران کوئی راوی نہ رہ گیا ہو۔ (ب) کوئی راوی مجہول الحال نہ ہو اور (ج) ثابت ہو کہ ہر راوی نے اپنے شیخ یعنی استاد سے براہ راست سنا ہے۔

(۲) مسند: وہ حدیث ہے کہ اس کی سند رسول اللہ ﷺ تک متصل ہو۔

(۳) منقطع: وہ حدیث ہے کہ اس کی سند متصل نہ ہو بلکہ کہیں نہ کہیں سے راوی گرا ہوا ہو۔

(۴) معلق: وہ حدیث ہے جس کی سند کے درمیان میں سے کوئی راوی گرا ہوا ہو یا اس کی سند میں ایک سے زائد راوی پے در پے (مسلسل) گرے ہوئے ہوں۔

(۵) معضل: وہ حدیث ہے جس کی سند کے درمیان میں سے کوئی راوی گرا ہوا ہو یا اس کی سند میں ایک سے زائد راوی پے در پے (مسلسل) گرے ہوئے ہوں۔

(۶) مرسل کی تعریف: یہ ہے کہ سند کی آخر سے تابعی کے بعد راوی مذکور نہ ہو مثلاً کوئی تابعی چھوٹا ہو اور یا بڑے صحابی کا نام لیے بغیر نبی کریم ﷺ سے منسوب کوئی قول عمل یا تقریر نقل کرے۔ علماء محدثین اور فقہاء کے درمیان مرسل کے حکم اور اسے بطور دلیل قبول کرنے میں اختلاف ہے کیونکہ عموماً راوی محذوف صحابی ہونے کے احتمال غالب ہے اور صحابہ تمام عادل ہیں ان کا مخفی ہونا روایت کی صحت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

۷) مدلس: تدلیس سے اسم مفعول ہے اور تدلیس خریدار سے سامان کے عیب چھپانے کو کہتے ہیں، حدیث مدلس میں کیونکہ مدلس حدیث کو عالم سے چھپانے کی کوشش کرتا ہے جس سے حدیث کا معاملہ تاریکی میں جانے لگتا ہے اس لیے اس حدیث کو مدلس کہا جاتا ہے۔ اس کی تعریف یوں ہے"سند کے عیب کو چھپانا اور اس کے حسن کو ظاہر کرنا۔

س: مندرجہ ذیل احادیث کی تعریف بمع ان کی مثالوں کی تفصیلی طور پر بیان کریں؟

(۱) حدیث ضعیف (۲) موضوع (۳) متروک (۴) شاذ (۵) منکر (۶) محفوظ (۷) معلل (۸) مضطرب (۹) مقلوب (۱۰) مصحف (۱۱) مدرج (۱۲) مزید فی متصل الاسناد

ج: (۱) حدیث ضعیف: ایسی روایت جو حسن کی شرائط میں سے کسی شرط کے مفقود ہونیکی وجہ سے حسن کے مرتبہ تک نہ پہنچ سکی ہو یعنی جو بھی روایت حسن کے مرتبہ سے کم ہوگی، وہ ضعیف ہے۔ آئمہ حدیث کے نزدیک احادیث موضوعہ کے سوا تمام ضعیف احادیث کو ضعف و نقص اسناد کی صراحت کے بغیر روایت کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ (الف) روایت عقائد دینیہ جیسے صفات باری سے متعلق ہو۔ (ب) احکام شرعیہ یعنی حلال وحرام کا بیان کرنے والی نہ ہو۔

(۲) موضوع: وہ حدیث ہے جس کے راوی پر حدیث نبوی ﷺ میں جھوٹ بولنے کا طوق موجود ہو تو اس کی روایت کو موضوع کہا جاتا ہے۔ آئمہ حدیث کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب کسی راوی کو حدیث کے موضوع ہونے کا علم ہو جائے تو اس کے لیے روایت نقل کرنا کسی بھی حال میں حلال نہیں، مگر یہ کہ وہ حدیث بیان کرنے کے بعد تصریح کردے کہ یہ موضوع ہے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے "جو مجھ سے ایسی حدیث بیان کرے جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔"

(۳) متروک: جس کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس پر جھوٹ کا الزام لگایا گیا ہو۔ الزام کے دو اسباب ہیں (۱) جس راوی پر الزام لگایا گیا ہے، ایک سند کے سوا کسی اور سند سے روایت نقل نہ کر رہا ہو اور قواعد معلوم کی مخالفت کرتا ہو۔ (۲) عام عادت میں اس کا جھوٹا ہونا معروف ہو اگرچہ حدیث کی نقل میں اس کا جھوٹ ہونا ثابت نہ ہو۔

۴) شاذ: وہ حدیث ہے جس کا راوی ثقہ ہو مگر ایک ایسی جماعت کثیرہ کی مخالفت کرتا ہو جو اس سے زیادہ ثقہ ہو۔

۵) منکر کی تعریف: علمائے حدیث نے دو تعریفیں کی ہیں (الف) ایسی روایت جس کی سند میں ایسا کوئی راوی ہو جس نے کسی بڑی غلطی کا ارتکاب کیا ہو یا غفلت سے کام لیا ہو یا اس کا فسق ظاہر ہو گیا ہو۔ (ب) ضعیف راوی ایسی روایت نقل کرے جس میں ثقہ کی مخالفت ہو۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس تعریف کو راجح قرار دیا ہے منکر انتہائی ضعیف روایات میں سے ہے۔ اسی بناء پر متروک کے بعد شدت ضعف میں منکر کا درجہ ہے۔

(۶) محفوظ: اس حدیث کو کہتے ہیں جو شاذ کے مقابل ہو۔

(۷) معلل: وہ روایت جس میں ایسی علت محسوس ہو جائے جو صحت روایت پر اثر انداز ہوتی ہو جبکہ بظاہر وہ روایت اس علت سے پاک ہو۔ علت کے معنی یہ ہیں کہ ایسا مخفی اور معمولی سبب جو حدیث کی صحت میں عیب لگاتا ہو۔

(۸) مضطرب: اضطراب سے اسم فاعل ہے یعنی کسی معاملہ میں خلل یا اس کے کسی نظام میں فساد پیدا ہو جانا، اس کی اصل اضطراب (موج) ہے جبکہ موجوں کی حرکت اور ضربیں زیادہ بڑھ جائیں اور ایسی روایت کو مضطرب کہا جاتا ہے جو اس قدر مختلف انداز وطرق سے مروی ہوتی ہے کہ ان کے درمیان تطبیق ممکن نہ ہو اور وہ تمام روایتیں قوت سند کے اعتبار سے برابر ہوں کہ کسی وجہ ترجیح کی بناء پر ان میں سے کسی ایک کو راجح قرار دینا ممکن نہ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) مضطرب السند (۲) مضطرب المتن

مضطرب السند کی مثال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث یارسول اللہ ﷺ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ بوڑھے ہو گئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا مجھے سورۃ ہود اور اس قسم کی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

مضطرب المتن کی مثال: مضطرب المتن کی مثال امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ سے زکوۃ کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: "مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔"

(۹) مقلوب: وہ حدیث ہے جس میں بھول سے متن یا سند کے اندر تقدیم وتاخیر واقع ہوگئی ہو یعنی لفظ مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کیا گیا ہو یا بھول کر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی رکھا گیا ہو۔

(۱۰) مصحف: وہ حدیث ہے جس میں باوجود صورت خطی باقی رہنے کے نقطوں اور حرکات وسکنات کے تغیر کی وجہ سے تلفظ

میں غلطی واقع ہو جائے۔

(۱۱) مدرج: وہ حدیث ہے جس میں کسی جگہ راوی اپنا کلام درج کرے اس کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) مدرج الاسناد (ب) مدرج المتن

س: مدرج الاسناد اور مدرج المتن کی تعریف کریں، نیز مزید فی متصل الاسانید کی جامع تعریف کریں۔

ج: مدرج الاسناد: وہ حدیث ہے جس کے سلسلہ سند میں کوئی چیز بڑھا دی گئی ہو مثلاً کسی راوی نے کوئی حدیث مختلف طرق سے سنی اور انہیں مخلوط کر کے ایک سند بنا دی۔

مدرج المتن: وہ حدیث ہے جس کے متن میں کوئی لفظ بڑھا دیئے گئے ہوں۔

مزید فی متصل الاسانید: جب دو سندوں میں سے ایک میں راوی زیادہ ہوں اور ترجیح کا قرینہ میسر ہو تو زائد راوی والی حدیث کو مزید فی متصل الاسانید کہتے ہیں۔

س: اسباب طعن کے نام لکھیں نیز ان کی جامع تعریفات لکھیں۔

ج: اسباب طعن دس (۱۰) ایسے اسباب ہیں جن کی بناء پر کسی راوی کی حدیث ضعیف بن جاتی ہے۔(۱) الکذب (۲) تھمۃ الکذب (۳) فحش الغلط (۴) شدۃ الغفلۃ (۵) الفسق (۶) الوھم (۷) مخالفۃ الثقات (۸) الجھالۃ (۹) البدعۃ (۱۰) سوء الحفظ

(۱) الکذب: اس سے مراد ہے حدیث نبوی ﷺ میں عمداً جھوٹ بولنا۔

(۲) تھمۃ الکذب: جس میں کسی راوی پر عام حالات میں جھوٹ بولنے کی تہمت ہو۔

(۳) فحش الغلط: راوی کی غلطیوں کا اصابت سے زیادہ ہونا۔

(۴) شدۃ الغفلۃ: روایت کے سننے اور سنانے میں غفلت سے کام لینا۔

(۵) الفسق: کبیرہ گناہوں سے پرہیز نہ کرنا۔ اور یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک قولی جیسا کہ غیبت کرنا اور دوسرا فعلی جیسا کہ چوری کرنا وغیرہ۔

(۶) الوھم: روایت بیان کرتے وقت اوہام میں مبتلا ہونا۔

(۷) مخالفۃ الثقات: جب کسی حدیث کے بیان کرنے میں ثقات کا شریک ہو تو عام طور پر سند یا متن بیان کرنے میں ان کا موافق نہ رہ سکے۔

(۸) الجھالۃ: کسی راوی کی ذات یا اس کے حالات کے متعلق جرح وتعدیل کا معلوم نہ ہونا۔

(۹) البدعۃ: راوی کا اس چیز کے خلاف اعتقاد رکھنا جو نبی اکرم ﷺ سے ثابت اور متوارث ہو اور یہ مخالفت بطریق عناد بھی نہ ہو۔

(۱۰) سوء الحفظ: راوی کی قوت حافظہ کا خراب ہونا۔

س: مندرجہ ذیل اصطلاحات کتب حدیث پر نوٹ لکھیں۔(۱) جامع (۲) سنن (۳) مسند (۴) معجم (۵) جزء (۶) مفرد (۷) غریب (۸) متخرج (۹) مستدرک (۱۰) رسالہ (۱۱) اربعین

ج: (۱) جامع: وہ کتاب ہے جس میں تفسیر قرآن پاک، عقائد، آداب، احکام فقہ، مناقب سیرت (سوانح) فتن (ظاہر ہونے والے فتنے) علامات قیامت اور مناقب (صفات حضور ﷺ صحابہ وتابعین) ہر قسم کے مسائل کی احادیث درج ہوں جیسے بخاری و ترمذی۔

(۲) سنن: وہ کتاب ہے جس میں احکام کی احادیث ابواب فقہ کی ترتیب کے موافق بیان ہوں، جیسے سنن ابی داؤد، سنن نسائی وسنن ابن ماجہ۔

(۳) مسند: وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ترتیب، رتبی یا ترتیب حروف تہجی یا تقدم وتاخر اسلامی کے لحاظ سے احادیث مذکور ہوں، یعنی ایک صحابی سے جتنی حدیثیں مروی ہیں، وہ اس صحابی کے نام کے تحت لکھ دی جاتی ہیں، جیسے مسند احمد بن حنبل

(۴) معجم: جس کتاب میں ترتیب شیوخ سے احادیث لائی جائیں یعنی ایک محدث کی احادیث لکھنے کے بعد اس کے شیخ (استاذ) سے مروی روایات اور اس کے بعد اس کے استاد اور پھر اس کے استاذ سے لے کر آخری صحابی تک مروی احادیث لکھی جائیں جیسے معجم طبرانی۔

(۵) جزء: وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک مسئلہ کی حدیث یکجاء (جمع) ہوگی، جیسے جزء القراءۃ و جزء رفع الیدین للبخاری و جزء القراءۃ للبیہقی

(۶) مفرد: وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک شخص کی کل مرویات ذکر ہوں۔

(۷) غریب: وہ کتاب ہے جس میں ایک محدث کے مفردات جو کسی ایک شیخ سے بھی مذکور ہوں نقل کیے گئے ہوں۔

(۸) مستخرج: وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی حدیثوں کی زائد سندوں کا استخراج کیا گیا ہو۔

(۹) مستدرک: وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی شروط کے موافق اس کی رہی ہوئی حدیثوں کو پورا کر دیا گیا ہو۔

(۱۰) رسالہ: جس میں کسی خاص موضوع کی احادیث ہوں۔

(۱۱) اربعین: چالیس احادیث کے مجموعے کو اربعین کہتے ہیں۔ جیسے اربعین نووی رحمہ اللہ۔

س: قلت و کثرت کے لحاظ سے حدیث کی کتنی اقسام ہیں؟ ان کی وضاحت مثالوں سے کریں۔

ج: قلت و کثرت کے اعتبار سے حدیث کی اقسام:

۱) المتواتر: جس حدیث کے بیان کرنے والی ایسی بڑی جماعت ہو جس کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا یا اتفاقی طور پر جھوٹ پر مجتمع ہو جانا عادتاً محال ہو۔

اور یہی کثرت ابتداء سے انتہاء تک جمیع طبقات میں موجود ہو، یعنی کسی جگہ کمی واقع نہ ہو اور اس خبر کا تعلق مشاہدہ یا سماع سے ہو۔ اور یہ خبر مفید علم بھی ہو۔

۲) المشہور: جس حدیث کی سندیں دو سے زائد ہوں۔ لیکن تواتر کی باقی شرطیں اس میں جمع نہ ہو سکیں۔

۳) المستفیض: فقہاء کی اصطلاح میں مشہور کو کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک مستفیض وہ مشہور حدیث ہے، جس کے رواۃ کی تعداد ابتداء سے انتہا تک ہر طبقہ میں برابر ہو۔

۴) العزیز: جس حدیث کے رواۃ تمام طبقات میں دو دو ہوں، یا کسی ایک طبقہ میں دو رہ جائیں، خواہ باقی طبقات میں دو سے زائد ہی کیوں نہ ہوں۔

۵) الغریب: جس حدیث کی سند کے کسی طبقہ میں صرف ایک راوی ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

الغریب المطلق: جس کی اصل سند میں تو تفرد ہو لیکن کسی ایک راوی کی نسبت تفرد ہو۔

الغریب النسبی: جسکی اصل سند میں تو تفرد نہ ہو لیکن کسی ایک راوی کی نسبت تفرد ہو۔

مثال کے طور پر ایک حدیث کو آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی اور راوی ہوں اور پھر نیچے تک ہر ایک راوی سے کئی ایک راویت لینے والے ہوں اور اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی کئی ایک روایت کرنے والے ہوں۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگردوں سے بھی ہر ایک سے بہت سے لوگ روایت کرنے والے ہوں۔ مگر ان کے کسی ایک شاگرد سے بھی ہر ایک سے بہت سے لوگ روایت کرنے والے ہوں۔ مگر ان کے کسی ایک شاگرد سے صرف ایک راوی ہو تو اس حدیث کو اس ایک شاگرد کی نسبت سے غریب کہا جائے گا۔

س: حدیث نبوی ﷺ کی مندرجہ ذیل اصطلاحات کا مفہوم بیان کریں؟ صحابی، تابعی، تبع تابعی، راوی، سند، متن، درایت

ج: صحابی: وہ آدمی (مرد اور عورت) جس کی آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ اسلام قبول کیا اور پھر اس کی وفات بھی مسلمان ہونے کی حالت میں ہوئی ہو۔

تابعی: وہ مسلمان جس کی ملاقات کسی صحابی سے ہوئی ہو۔

تبع تابعی: وہ مسلمان جس کی ملاقات کسی تابعی سے ہوئی ہو۔

راوی: حدیث کے بیان کرنے والے کو راوی کہتے ہیں۔

سند: حدیث کا وہ حصہ جو راویوں کے ناموں پر مشتمل ہوتا ہے۔

متن: حدیث کا وہ حصہ جو رسول اللہ ﷺ کے اقوال اور افعال بیان کرتا ہے۔

درایت: حدیث کی صحت اور کمزوری کی جانچ پرکھ کے لئے جو اصول مقرر کیے گئے ہیں درایت کہلاتے ہیں۔

س: حدیث جبریل علیہ السلام کا موضوع کیا ہے؟

ج: حدیث جبریل علیہ السلام کا موضوع ایمانیات ہے۔

س: اسلام کیا ہے؟

ج: حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور ﷺ سے پہلا سوال یہ پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ اس کے جواب میں آپ ﷺ نے اسلام کے پانچ ارکان بتائے۔

س: ایمان کیا ہے؟

ج: حضرت جبریل علیہ السلام نے دوسرا سوال یہ کیا، یا رسول اللہ ﷺ فرمائیے ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ پر ایمان آخرت پر ایمان، رسولوں پر ایمان، اللہ کی نازل کی ہوئی کتابوں پر ایمان اور فرشتوں پر ایمان اور فرمایا کہ ایمان رکھو اچھی اور بری تقدیر پر۔

س: ایمان کا لغوی مفہوم بیان کریں۔

ج: اَمْنٌ ضد ہے خوف کی، اس کا معنی ہے اطمینان اسی سے اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا ہے، امن والا ہونا، امن دینا، امان دینا۔

س: ایمان کا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: ایمان، دین، اسلام میں بہت اہمیت رکھنے والی اصطلاح ہے، قرآن حکیم میں جابجا اس کا ذکر ہے اور پانچ حقیقتوں پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے یعنی اللہ، اس کے فرشتوں، اس کے انبیاء، اس کی کتابوں اور آخرت پر۔ اگر صرف ایمان کا ذکر ہو تو اس سے مراد ان پانچ حقیقتوں کی دل سے تصدیق کرنا اور اس کی سچ رکھنا اور زبان سے اس کا اقرار کرنا۔

س: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

ج: یعنی اس کی ذات وصفات کو اسی طرح ماننا جس طرح کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے۔

س: فرشتوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

ج: ان کو خدا کی مخلوق اور فرمانبردار سمجھنا اور ان کے وجود کا قائل ہونا۔

س: اللہ کی کتابوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

ج: اس کی تمام کتابوں کو حق سمجھ کر اس چیز کا قائل ہونا کہ اس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے مختلف پیغمبروں پر مختلف کتابیں نازل فرمائی تھیں اور ان میں جو کچھ ہے سب حق ہے، اللہ نے جس کتاب پر جس جس وقت عمل کرانا چاہا اپنے بندوں کو حکم دیا اور اب اس نے قیامت تک کی صرف اپنی آخری کتاب قرآن مجید کو عمل کے لیے تجویز فرمایا ہے۔ جو آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

س: اللہ کے پیغمبروں پر ایمان لانا کیسے ممکن ہے؟

ج: اللہ کے پیغمبروں پر ایمان لانا سے مراد ہے کہ اللہ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے بڑی تعداد میں پیغمبر بھیجے ہیں۔ میں ان سب پر ایمان رکھتا ہوں یعنی سب کو پیغمبر مانتا ہوں، سب ہادی تھے، ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ سب سے آخر میں اللہ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا وہ قیامت تک سارے عالم کے واسطے اللہ کے رسول ہیں، ان کا ماننا اور ان کے لائے ہوئے احکامات پر عمل کرنا فرض ہے اور انہوں نے جو عقائد بتائے ہیں ان کا ماننا فرض ہے، ان کے بعد کوئی نبی نہیں

ہو سکتا، جو شخص ان کے بعد کسی کو نبی یا رسول مانے وہ کافر ہے خواہ اس کا نام مسلمانوں کے نام کی طرح ہو۔

س: آخرت کے دن پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

ج: یعنی قیامت آنے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے اور حساب و کتاب، پل صراط جنت اور جہنم اور وہ واقعات جن کا ذکر قرآن و حدیث میں خاص قیامت کے دن اور اس کے بعد حالات کے سلسلے میں آیا ہے ان سب کو حق جاننا اور ماننا آخرت ہے۔

س: تقدیر پر ایمان لانا کیسے ممکن ہے؟

ج: یعنی اس کو ماننا کہ اللہ جل شانہ نے کائنات کے ہر بناؤ بگاڑ اور عدم وجود کے متعلق اندازے مقرر فرمائے ہیں کہ ایسا ایسا ہوگا۔ جس کے حق میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی خیر و شر مقرر فرمائی ہے وہ ہو کر رہے گی۔

س: احسان کیا ہے؟ اس کی جامع تعریف کریں۔

ج: احسان کا لفظ حسن سے نکلا ہے اور اس کا معنی ہے کام کو اس طرح سرانجام دینا کہ اس میں حسن پیدا ہو جائے عام طور پر اس کا استعمال دوسروں سے اچھا برتاؤ یا حسن سلوک کرنے کے مفہوم میں ہوتا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو اس اس طرح اللہ کی عبادت کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو اس یقین کے ساتھ عبادت کر کہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ عبادت کرنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت جتنی گہری ہوگی اس طرف دھیان اتنا زیادہ ہوگا۔ انسان کی روح اور اس کی شخصیت پر اچھے اثرات اس عبادت کے مرتب ہوتے ہیں جو پورے دھیان اور نہایت خشوع و خضوع سے کی جائے، بے دھیانی اور محض عادت کے طور پر کی جانے والی عبادت بے اثر ہوتی ہے اور محض ایک بن جاتی ہے۔

س: قیامت کی نشانیوں میں سے صرف دو نشانیوں کی نشاندہی کریں۔

ج: ۱) سرکش اولاد: یہ کہ عورتیں ایسی لڑکیاں جننے لگیں جو اپنی ماؤں پر سرداری کریں یعنی ایسی نافرمان اولاد پیدا ہونے لگے گی، جن کے اخلاق بہت گرے ہوں گے جو اپنے ماں باپ پر حکم چلائیں گی۔

۲) عمارتوں پر فخر کرنے کا رواج: قیامت کی دوسری نشانی آنحضرت ﷺ نے یہ بتلائی کہ ننگے پیر پھرنے والے اور ننگے بدن رہنے والے اور تنگ دست لوگ جن کے پاس تن ڈھانکنے کو نہ کپڑا ہوگا اور نہ پیر میں ڈالنے کو جوتا ہوا اور بکریاں چرانے والے، اونچے اونچے مکانات بنا کر فخر کرنے لگیں گے یعنی معاشرے کا نظام ایسا درہم برہم ہو جائے گا اور ایسا انقلاب واقع ہوگا کہ انتہائی تنگدست اور فقیر قسم کے لوگ بھی عالی شان عمارتوں کے مالک ہوں گے۔ اس سے معاشرے کی انتہائی ابتری مراد ہے۔

س: اسلام کے پانچ بنیادی عقائد کون سے ہیں؟ ان کے نام لکھیں۔

ج: قرآن مجید کے رو سے اسلام کے بنیادی عقائد یہ ہیں:

(۱) ایمان باللہ (توحید) اور ایمان بالرسل (رسالت) (۲) نماز

(۳) زکوٰۃ (۴) بیت اللہ کا حج (۵) رمضان شریف کے روزے

س: عقیدے کا لفظ کس سے بنا ہے؟ اس کے لفظی معنی کیا ہیں۔

ج: اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ توحید کا ہے۔ توحید کا لفظ وحد (وحد) سے بنا ہے جس کے لفظی معنی ہیں ایک ماننا۔ یکتا جاننا۔

س: عقیدے کا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: شرعی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ سب سے برتر و اعلیٰ اور ساری کائنات کی خالق و مالک ہستی کے واحد و یکتا ہونے پر ایمان لانا اور صرف اسی کو عبادت کے لائق سمجھنا۔

س: توحید کی اقسام بیان کریں؟ نیز کسی دو کی وضاحت کریں۔

ج: توحید کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

۱)۔ توحید فی الذات ۲)۔ توحید فی الصفات

۳)۔توحید فی العبادۃ ۴)۔توحید فی الافعال

۱)۔توحید فی الذات: توحید فی الذات کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور تعداد کے اعتبار سے صرف ایک ہے نہ کہ دو جیسا کہ زرتشتیوں کا عقیدہ ہے، نہ تین جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے اور نہ لاتعداد جیسا کہ ہندوؤں کا مذہب ہے۔توحید فی الذات کی سب سے بڑی دلیل سورۃ اخلاص ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ(١) اَللّٰهُ الصَّمَدُ(٢) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ(٣) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ(٤)

کہہ دیجئے اللہ ایک ہے ○ اللہ بے نیاز ہے ○ نہ اُس نے کوئی جنا ہے ○ اور نہ کسی سے جنا گیا ہے ○ اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں ہے۔

۲)۔توحید فی الصفات: جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں یکتا اور ایک ہے، اسی طرح وہ اپنی صفات میں بھی ایک ہی ہے۔یعنی وہ ذات میں یکتا اور بے مثال ہے، وہ اپنی صفات میں بلند و بالا ہے، اس جیسی صفات کسی اور میں نہیں جیسا کہ خود باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

۱) فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ

تم اللہ کے لئے (اپنی جیسی) مثالیں پیش نہ کیا کرو۔

۲) لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ

صفات میں اس کی مانند کوئی بھی نہیں

۳) وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

اللہ تعالیٰ کے ننانوے صفاتی نام ہیں اور ہر نام اس کی صفت کی ترجمانی کرتا ہے۔یہ صفات اس کی ذات کا جزء ہیں اور اس کی ذات کی طرح ازلی و ابدی ہیں۔وہ رحمٰن و رحیم ہے، وہ خالق و مالک ہے۔اس نے اپنی صفات خود بتائی ہین اور ہم اسے انہی صفات سے پہچانتے اور مانتے ہیں، جیسا کہ خود ارشادِ الٰہی ہے۔

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ

کہہ دو کہ میں اللہ پر اس کی ذات اور صفات پر ایمان لایا۔

س: توحید فی العبادۃ کا مفہوم بیان کریں۔

ج: توحید فی العبادۃ کا مفہوم یہ ہے کہ عبادت کے لائق ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے، اس کے علاوہ نہ تو کسی کی عبادت کی جائے گی اور نہ کوئی اس کا حق دار ہے، جیسا کہ آیت الکرسی کے شروع میں ہے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں صرف وہی حیی و قیوم ہے۔

س: توحید فی الافعال سے کیا مراد ہے؟

ج: توحید فی الافعال کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے افعال و اختیار میں بھی یگانہ ہے۔اس کے افعال میں کوئی دوسرا شریک نہیں، وہ جیسا چاہتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پوری کائنات کا مالک ہے۔

س: توحید کے بارے میں صرف تین احادیث پیش کریں؟

ج: ۱) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بندہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور پھر اس کو موت آ جائے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔(بخاری و مسلم)

۲) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ سے سب لوگ نکال لئے جائیں گے جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا اگر چہ ان کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔پھر وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور ان کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہوگی۔(بخاری و مسلم)

۳) لا الٰہ الا اللہ جنت کی کنجی ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

لا الہ الا اللہ کی شہادت دینا جنت کی کنجی ہے۔ (مسند احمد)

س: عقیدہ توحید انسانی زندگی کا لازمی جزو ہے، اس کے کوئی سے پانچ اثرات قلمبند کریں۔

ج: عقیدہ توحید سے انسان کے فکر و عمل اور شخصیت میں نمایاں اور انقلابی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱) خودداری اور عزت نفس: عقیدہ توحید انسان میں انتہا درجہ کی خودداری اور عزت نفس پیدا کر دیتا ہے۔ اس پر اعتقاد رکھنے والا جانتا ہے کہ صرف ایک خدا تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ اسکے سوا کوئی نفع پہنچانے والا نہیں۔

۲)۔ عاجزی و انکساری: عقیدہ توحید سے تواضع و انکسار پیدا ہوتا ہے، کیونکہ توحید کا پرستار جانتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے بے بس ہے، اس کے پاس جو کچھ ہے سب اسی کا دیا ہوا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ دینے پر قادر ہے، وہ چھین لینے پر بھی قادر ہے۔ لہٰذا بندے کے لئے تکبر و غرور کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسے تواضع و انکساری زیب دیتا ہے۔

۳)۔ وسعت نظری: عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے والا کبھی تنگ نظر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسے خدا کا قائل ہوتا ہے جو زمین و آسمان کا خالق، مشرق و مغرب کا مالک اور تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس ایمان کے بعد ساری کائنات میں کوئی چیز بھی اس کو غیر نظر نہیں آتی۔ وہ سب کو اپنی ذات کی طرح ایک ہی مالک کی ملکیت اور ایک ہی بادشاہ کی رعیت سمجھتا ہے۔ اس کی ہمدردی اور محبت وخدمت کسی دائرے کی پابند نہیں رہتی۔ اس کی نظر ویسی ہی غیر محدود ہو جاتی ہے جیسی خود اللہ تعالیٰ کی بادشاہی غیر محدود ہے۔

۴)۔ پاکیزگی نفس و حسن کردار: توحید پر اعتقاد رکھنے والا اچھی طرح سمجھتا ہے کہ نفس کی پاکیزگی اور عمل کی نیکی کے سوا اس کے لئے نجات و فلاح کا کوئی درجہ نہیں، کیونکہ وہ ایک ایسے خدا پر اعتقاد رکھتا ہے، جو بے نیاز ہے، کسی سے کوئی رشتہ نہیں رکھتا۔ بے لاگ عدل کرنے والا ہے اور کسی کو اس کی خدائی میں دخل یا اثر حاصل نہیں۔ ہر شخص اپنے انفرادی عمل کا ذمہ دار ہوتا ہے اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔

۵)۔ تقویٰ اور پرہیزگاری: عقیدہ توحید سے خدا کا خوف اور ڈر پیدا ہوتا ہے۔ ہر وقت خدا کی رضا جوئی میں مصروف رہتا ہے۔

س: رسالت کے لغوی معنی بیان کریں۔

ج: رسالت کے لغوی معنی پیغام پہنچانے کے ہیں، اس لیے پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔

س: اسلامی اصطلاح میں ایمان بالرسل سے کیا مراد ہے؟ اور اس کا ہم معنی لفظ کونسا ہے؟

ج: اسلامی اصطلاح میں رسول اس شخص کو کہا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کی تبلیغ کے لئے اپنی مخلوق کی ہدایت کی خاطر بھیجا ہو۔ رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے، یعنی اسے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے۔ اس کا ایک اور ہم معنی لفظ نبی ہے جو نبوت سے مشتق ہے۔

س: نبوت کا لغوی معنی و مفہوم بیان کریں۔ نیز نبی اور رسول میں فرق بیان کریں۔

ج: نبوت کے لغوی معنی ہیں۔ "خبر دینا" اور خبر دینے والے کو نبی کہتے ہیں، چونکہ رسول لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات و تعلیمات سے آگاہ کرتا ہے، اس لئے اسے نبی بھی کہا جاتا ہے۔ رسول اور نبی اپنی بعثت کے مقاصد کے لحاظ سے ایک ہی ہوتے ہیں۔ تاہم ان میں فرق یہ ہے کہ رسول صاحب کتاب ہوتا ہے، یعنی اس پر نئی کتاب اور شریعت اتاری جاتی ہے اور نبی پر نئی کتاب نازل نہیں کی جاتی بلکہ وہ سابق کتاب و شریعت کو ہی کماحقہ نافذ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یوں ہر رسول، نبی بھی ہوتا ہے، لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ انبیاء اور رسول اپنے معاشرہ کے سب سے نیک اور پارسا انسان ہوتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے احکام نازل فرماتے ہیں۔

س: نماز اسلام کا کونسا رکن ہے؟ نیز اس کے ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اسلام کی عبادت کا یہ پہلا رکن ہے جو امیر و غریب، بوڑھے، جوان، مرد، عورت، بیمار و تندرست سب پر یکساں فرض ہے۔ یہی عبادت ہے جو کسی شخص سے کسی حال میں بھی ساقط نہیں ہوتی۔ اگر اس فرض کو کھڑے ہو کر ادا نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر ادا کرو۔ اگر اس کی بھی قدرت نہیں ہے تو لیٹ کر ادا کر سکتے ہو۔ اگر منہ سے نہیں بول سکتے تو اشاروں سے ادا کرو۔ اگر رک کر نہیں پڑھ سکتے تو

چلتے ہوئے پڑھو۔ اگر سواری پر ہو تو جس طرف وہ چلے اسی طرف پڑھو۔

س: توحید کے بعد سب سے پہلا حکم کونسا دیا گیا ہے؟

ج: آنحضرت ﷺ جب مبعوث ہوئے تو توحید کے بعد جو سب سے پہلا حکم آپ کو ملا وہ نماز کا تھا۔

س: نماز کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں کوئی تین احادیث بیان کریں؟

ج: نماز کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں بے شمار احادیث شریفہ موجود ہیں۔ اختصار کے پیش نظر چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا، وہ اچھی اور پوری نکل آئی تو باقی اعمال بھی پورے اتریں گے اور وہ خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب نکلیں گے۔

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے، سب سے اول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا، اس کے بعد نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(۳) حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔

س: نماز مختلف فوائد کا مرقع ہے، کوئی سے تین فوائد قلمبند کریں۔

ج: نماز تو در حقیقت ایمان کا ذائقہ، روح کی غذا اور دل کی تسکین کا سامان ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلمانوں کے اجتماعی، اخلاقی، تمدنی اور معاشرتی اصلاحات کا بھی کارگر آلہ ہے۔ چند فائدے درج ذیل ہیں۔

۱)۔ ستر پوشی: نماز کا شرم وحیاء کی نگہداشت کیلئے اپنے جسم کے بعض حصوں کو چھپانا نہایت ضروری ہے۔ عرب کے بدو اس تہذیب سے ناواقف تھے، بلکہ شہروں کے باشندے بھی اس سے بے پرواہ تھے۔ یہاں تک کہ غیر قریشی عورتیں جب حج کے لئے آتی تھیں تو اپنے کپڑے اتار دیتی تھیں۔ اسلام نے ستر پوشی کو ضروری قرار دیا۔ یہاں تک کہ بغیر اس کے نماز ہی درست نہیں فرمایا۔

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔ (الاعراف:۳۱)

ہر نماز کے وقت اپنے کپڑے پہنو۔

۲)۔ طہارت و پاکیزگی: حضور ﷺ کو پہلی وحی اقرء کے بعد دوسری وحی جو نازل ہوئی، اس میں حکم تھا۔

وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (مدثر۔۴)

اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ۔ جو صحابہ کرام طہارت کا اہتمام کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدح فرمائی۔ ارشاد ہوا۔

۱)۔ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا۔ (توبہ:۱۰۸)

اس مسجد میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک اور صاف رہیں

۲)۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (توبہ:۱۰۸)

اور اللہ تعالیٰ پاک وصاف رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

۳)۔ پابندی وقت: انسان کی کامیاب عملی زندگی کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ اس کے تمام امور مقررہ اوقات میں انجام پائیں۔ نماز کے اوقات چونکہ مقرر ہوتے ہیں اس لئے نمازی لوگوں کے اوقات خود بخود منظم ہو جاتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

بے شک نماز مومنوں پر اوقات مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔

س: زکوۃ کے لغوی معنی ومفہوم کو واضح کریں۔

ج: زکوۃ کا لفظ زکاۃ سے مشتق ہے جس کے لفظی معنی ہیں (1) پھلنا پھولنا بڑھنا زیادہ ہونا۔ (2) پاک ہونا۔

س: زکوٰۃ کا اصطلاحی مفہوم واضح الفاظ میں بیان کریں۔

ج: زکوٰۃ اپنے اصطلاحی معنوں میں دونوں لفظی معنوں سے تعلق رکھتی ہے اس سے مال بڑھتا اور تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد وہ مال ہے جو نصاب کے تحت امراء سے لیا جاتا ہے قرآن مجید میں زکوٰۃ کیلئے دو اور لفظ استعمال ہوئے ہیں۔
(1) صدقہ (2) انفاق فی سبیل اللہ۔

س: زکوٰۃ کا شرعی مفہوم بیان کریں۔

ج: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب بندہ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کا مقرر کیا ہوا حصہ نکال دیتا ہے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ مال ناپاک رہتا ہے اور اس کے استعمال سے انسان کی روح میں گندگی اور ناپاکی آتی ہے زکوٰۃ دینے سے انسان کا دل بھی پاک ہو جاتا ہے کیونکہ جب زکوٰۃ نکالتا ہے تو اس کے دل میں اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا احساس پیدا ہوتا ہے' وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے' اس کے دل میں دوسرے انسانوں کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور خود غرضی' لالچ حرص اور دولت کی محبت سے اس کا دل پاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ ایک اعتبار سے دل میں اللہ کی محبت کے ناپنے کا ایک پیمانہ بھی ہے جب انتہائی شوق اور خوش دلی کے ساتھ مال کی زکوٰۃ ادا کی جائیگی تو خود بخود اندازہ ہو جائیگا کہ دل میں ایمان کس درجہ موجود ہے اور آخرت کا یقین ہو جائیگا۔

س: زکوٰۃ کی فرضیت کب ہوئی اور اس کے احکام کب، کہاں نازل ہوئے؟

ج: زکوٰۃ ۲ ہجری میں فرض ہوئی اس کے تفصیلی احکام ۸ ہجری کو سورۃ التوبہ میں آئے اور ۹ ہجری میں اس کا نظام نافذ کیا گیا ہے زکوٰۃ ہر اس شخص پر فرض ہے جو صاحب نصاب ہے اور اس کے مال پر ایک سال گزر جائے سال میں ایک دفعہ زکوٰۃ دینا لازم ہے' زکوٰۃ کے مختلف نصاب اور شرح نیچے درج ہے۔

س: سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کتنی مالیت پر فرض ہوتی ہے؟

ج: سونے' کا نصاب ساڑھے سات تولے' چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے اور اگر نقد رقم اس کی مقدار کے برابر ہو تو اس پر 2.5% شرح زکوٰۃ سالانہ ادا کرنا ہوگی۔

س: مویشیوں کی زکوٰۃ کا نصاب اور شرح بیان کریں۔

ج: مویشیوں کا نصاب زکوٰۃ اور شرح: 5 تا 9 اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ
30 گائیں پر ایک سالہ بچھڑا
40 تا 120 بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ واجب ہوگی۔

س: زمین کی فصل پر زکوٰۃ کیسے ادا کی جاتی ہے؟ اور اس کا نصاب کیا ہے؟

ج: وہ زمین جو کہ بارانی ہے یعنی بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہے تو اس کی فصل پر عشر ہوگا زمین کی زکوٰۃ کو عشر کہتے ہیں یعنی فصل کا دسواں حصہ' اگر زمین مصنوعی آبپاشی کے ذریعے سیراب ہوتی ہے تو اس پر عشر کی مقدار زمین کی فصل کا بیسواں حصہ ہوگی۔ اور زمین سے نکلنے والے دفینوں [illegible] زکوٰۃ بیسواں حصہ ہوگی۔

س: مال تجارت پر زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد میں کیا حکم نازل ہوا تھا؟

ج: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ہم کو حکم دیا تھا کہ "ہم ہر اس چیز میں سے زکوٰۃ نکالیں جو ہم نے بیع و فروخت کیلئے مہیا کی ہو"

س: مصارف زکوٰۃ کون کون سے ہیں؟ قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کریں۔

ج: قرآن مجید میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَٰكِينِ وَالْعَٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (٦٠)

"صدقہ کا مال یعنی زکوٰۃ تو صرف فقیروں کیلئے ہے اور مسکینوں کیلئے اور ان کارندوں کیلئے جو اس کام پر لگائے جائیں اور ان کیلئے جن کی تالیف قلب کرنی ہو اور گردنوں کے چھڑانے کیلئے اور قرض داروں کیلئے راہ خدا میں استعمال کرنے کیلئے اور مسافروں کیلئے یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔"

س: روزے کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم واضح کریں؟

ج: نماز کے بعد روزہ دین اسلام کا ایک رکن ہے۔ عربی میں اس کے لئے صوم کا لفظ آتا ہے۔ صوم کے لفظی معنی امساک یعنی رکنے اور بچنے کے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزے کی نیت کے ساتھ کھانے، پینے اور دیگر خواہشات سے رکنے اور باز رہنے کا نام صوم ہے۔

س: روزے کی فرضیت کے بارے میں کوئی سی تین احادیث بیان کریں۔

ج: ۱)۔ جس شخص نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور ثواب سمجھ کر رکھے، اس کے سب پہلے گناہ بخشش دیئے جائیں گے۔

۲)۔ ایک حدیث قدسی میں ارشاد ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "کہ انسان کا ہر عمل اس کا ہوتا ہے، مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔"

۳)۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: "اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ" یعنی روزہ (دنیا میں گناہوں سے اور آخرت میں دوزخ سے بچانے والی) ڈھال ہے۔

س: حج کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: حج کے لغوی معنی ہیں، زیارت کا ارادہ کرنا اور شریعت کی اصطلاح میں حج سے مراد وہ جامع عبادت ہے، جس میں مسلمان بیت اللہ پہنچ کر کچھ مخصوص اعمال اور عبادت کرتا ہے، چونکہ حج میں مسلمان بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرتا ہے۔ اس لئے اس کو حج کہتے ہیں۔ اس عبادت کا سب سے اہم جز میدان عرفات میں قیام ہے جس کے لئے ۹ ذی الحجہ کی تاریخ مقرر ہے۔

س: حج کی فرضیت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت بمعہ ترجمہ لکھیں۔

ج: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۔ (آل عمران: ۹۷)

اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے حج بیت اللہ فرض ہے جو بھی (وہاں تک) اس کے راستے کی استطاعت رکھتا ہے، جس نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

س: فرضیت حج کے بارے میں کوئی سی دو احادیث قلمبند کریں۔

ج: ۱)۔ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! تم پر حج فرض ہوا۔ تم حج کیا کرو۔ (مسلم)

۲)۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اس (حج) میں نہ تو بے ہودہ باتیں کرے اور نہ گناہ کرے، وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہو گا جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔

س: حج کی اہمیت کے تین نکات بیان کریں۔

ج: حج کی اہمیت کے تین نکات مندرجہ ذیل ہیں:

بین الاقوامی تعلقات: حج بین الاقوامی سیاست وتجارت اور علم کی عالمگیر ترقیوں کا ضامن ہے۔ بین الاقوامی تعلقات فروغ پاتے ہیں اور مسلمانوں میں عالمگیر شعور کا ادراک ابھرتا ہے۔ مختلف شعبوں میں ان کی بہترین تربیت ہوتی ہے اور ان کے تجربات میں اضافہ ہوتا ہے۔

عربی زبان سے واقفیت: عربی زبان کو دین اسلام میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن وحدیث اور دین کا بیشتر علمی سرمایہ اسی

زبان میں ہے، اسی طرح حج کی بدولت مسلمانوں کو اپنی مرکزی زبان سے واقفیت پیدا ہوتی ہے اور وہ دین اور اس کے تقاضوں کو بہتر طور پر سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں

جغرافیائی معلومات کا ذریعہ: حج ہی وہ واحد فریضہ ہے جس میں مسلمانوں کو دور دراز ممالک کی سیاحت کرنے کا موقع ملتا ہے۔ انہیں مختلف ممالک کی آب و ہوا پیداوار سطح زمین، زبانوں کی مطالعہ اور لوگوں کے ساتھ میل جول کا موقع ملتا ہے۔ اس سے جغرافیائی معلومات کا بڑا قیمتی ذخیرہ فراہم ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے مشہور جغرافیہ دان یاقوت رومی نے مسلمانوں کی علم جغرافیہ میں ترقی کا سبب فریضہ حج قرار دیا ہے۔

س: احرام سے کیا مراد ہے؟ یہ کب پہنا جاتا ہے؟

ج: احرام میقات سے گزرنے سے قبل باندھا جائے گا یہ بے سلے کپڑوں کا نام ہے ایک چادر پاؤں سے ناف تک باندھنے کیلئے ہوگی اور دوسری اوپر والے حصے کو ڈھانپنے کیلئے ہوگی سلا ہوا کپڑا پہننا جائز و نا روا ہے۔

س: تلبیہ سے کیا مراد ہے؟ اس کے الفاظ بیان کریں؟

ج: عازمین حج بلند آواز میں اللہ کی بڑھائی کے بول بولتے ہیں، جنہیں اصطلاح میں تلبیہ کہتے ہیں، لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک۔

س: طواف کی جامع تعریف قلمبند کریں۔

ج: عازمین حج بیت اللہ کے گرد سات چکر لگاتے ہیں جنہیں طواف کہتے ہیں۔

س: استلام کسے کہتے ہیں؟

ج: حجر اسود کا بوسہ لینا اور اُسے سلام کرنا استلام کہلاتا ہے۔

س: سعی سے کیا مراد ہے؟ یہ کہاں کی جاتی ہے؟

ج: سعی کے معنی ہیں کوشش، حضرت ہاجرہ کی سنت میں صفا اور مروہ کے درمیان تیز تیز چلنا اور سات چکر لگانا سعی کہلاتا ہے۔

س: وقوف عرفہ سے کیا مراد ہے؟

ج: عرفات کے میدان میں 9 ذی الحجہ کو حاجی اکٹھے ہوتے ہیں، امام کعبہ مسجد نمرہ سے لاکھوں عازمین حج کو خطبہ دیتے ہیں، یہ اہم رکن ہے۔ اس میدان میں ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔

س: مزدلفہ میں حاجی کیوں قیام کرتے ہیں؟

ج: عرفات کے بعد حاجی مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں، وہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں اور رات کھلے آسمان تلے گزاری جاتی ہے۔

س: کنکریاں کہاں ماری جاتی ہیں؟

ج: عرفات سے واپسی پر منٰی کے مقام پر شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

س: حاجی کس کی سنت کو تازہ کرنے کے لیے قربانی کرتے ہیں؟

ج: منٰی کے میدان میں حاجی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت میں قربانی کرتے ہیں اور سر منڈوا کر احرام کھول دیتے ہیں۔

س: حج کے واجبات بیان کریں۔

ج: حج کے مندرجہ ذیل واجبات ہیں:

۱۔ مطلق احرام فرض ہے اور میقات سے باہر باندھنا واجب ہے۔

۲۔ صفا و مروہ کے مابین سعی کرنا 'یعنی دوڑنا' اگر کسی نے سعی کو ترک کر دیا تو واجب کا ترک لازم آئیگا۔

۳۔ سعی کو صفا سے شروع کرنا 'یعنی جب صفا اور مروہ کے درمیان دوڑا جائے گا تو اس کی ابتداء صفا سے ہوگی اور اختتام مروہ پر ہوگا۔

۴۔ سعی پیدل کرنا۔ یعنی جب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی جائے گی تو پیدل کی جائیگی وغیرہ۔

س: حج کا فلسفہ کیا ہے؟ مختصراً بیان کریں۔

ج: حج کا فلسفہ یہ ہے کہ حج ایک ایسی عظیم عبادت ہے کہ جس میں باقی تمام عبادات کی روح شامل ہے نماز قرب خداوندی کا ذریعہ ہے جب بندہ مومن حج کیلئے روانہ ہوتا ہے تو روانگی سے لے کر واپسی تک قرب خداوندی کی نعمت حاصل ہوتی ہے حج کیلئے مال و دولت کا خرچ کرنا' زکوۃ کی ادائیگی کا احساس دلاتا ہے' روزے میں ایسی تربیت ہوتی ہے کہ نفسانی خواہشات پر قابو پانے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ برائیوں سے روزہ دار اپنے دامن کو بچاتا ہے دوران حج بھی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے اسی طرح جب بندہ مومن جہاد کیلئے گھر سے نکلتا ہے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے' یہی کیفیت حج کے دوران بھی پیش آتی ہے' اس طرح حج میں نماز' زکوۃ' روزہ' جہاد کے ثمرات عطیہ خداوندی ہیں کہ اس نے ایک عبادت میں ان تمام کا رنگ بھر دیا ہے۔

س: مندرجہ ذیل حدیث اردو زبان میں ترجمہ کریں؟

حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ۔

(بخاری، کتاب الایمان، باب امور الایمان)

ج: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

س: کامل مسلمان کی تین نشانیاں بیان کریں۔

ج: ایک کامل مسلمان کی تین نشانیاں بیان کی گئی ہیں:

1) مسلمان اپنے ہمسائے کو دکھ نہ دے۔

2) مسلمان اپنے مہمان کی عزت و تکریم کرتا ہے۔

3) مسلمان صرف اچھی بات منہ سے نکالے ورنہ خاموشی بہتر ہے۔

س: ہمسایہ کس زبان کا لفظ ہے؟ اس کے لغوی و اصطلاحی مفہوم کو بحوالہ قرآن ذکر کریں۔

ج: ہم سایہ فارسی زبان کا لفظ ہے' جس کے معنی پڑوسی کے ہیں' عربی میں ہمسایہ کیلئے جار کا لفظ استعمال ہوا ہے انسان کو روزمرہ زندگی میں اپنے ہمسایوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے' اس لئے اسلام میں پڑوسیوں کے حقوق پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب (سورۃ النساء 36)

ترجمہ: اور پڑوسی جو رشتہ دار ہیں اور پڑوسی جو رشتہ دار نہیں اور ہم مجلس (ان سب سے حسن سلوک کرو)

س: ہمسائے کی کتنی اقسام ہیں؟ بیان کریں۔

ج: اس حدیث کی رو سے ہمسایوں کی تین اقسام ہوئیں۔

ا۔ وہ ہمسایہ جو رشتے دار بھی ہو۔

ب۔ غیر رشتے دار ہمسایہ (خواہ وہ غیر مسلم ہو)

ج۔ جن سے عارضی طور پر تعلقات قائم ہو جائیں۔ مثلاً ہم پیشہ۔

س: ہمسائے کے کوئی سے دس حقوق بحوالہ احیاء العلوم ذکر کریں۔

ج: امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم میں مندرجہ ذیل حقوق بیان فرمائی ہے۔

۱۔ ہمسائے کو سلام میں پہل کرنا

۲۔ اس سے اکتا دینے والی لمبی گفتگو نہ کرنا۔

۳۔ اس کی بار بار مزاج پرسی کرنا۔

۴۔ بیماری میں اس کی تیمارداری کرنا۔

۵۔ مصیبت میں اظہار ہمدردی کرنا۔

۶۔ موت وغیرہ میں اس کا پورا ساتھ دینا۔

۷۔ خوشی میں اسے مبارک دینا اور اس کی خوشی میں شریک ہونا۔

۸۔ اس کی لغزشوں سے درگزر کرنا۔

۹۔ اپنی چھت سے اس کے مکان پر نہ جھانکنا۔

۱۰۔ پرنالہ اس کے مکان یا صحن کی طرف نہ رکھنا۔

س: گفتگو کے کوئی سے پانچ آداب ذکر کریں۔

ج: آداب گفتگو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) آداب گفتگو میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ نرمی سے گفتگو کی جائے۔ قرآن مجید میں ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو ہدایت ہوتی ہے کہ تم فرعون کے پاس جاؤ تو اس سے نرمی کے ساتھ باتیں کرو تو تم ان سے نرم بات کہنا (طٰہٰ: ۲)

۲) پھر جو بات کہی جائے وہ بھی اچھی ہو، فائدہ مند ہو، اس کے کہنے میں اپنا یا دوسرے کا نفع ہو، اسی لیے فرمایا وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا (بقرہ) اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔

۳) باتیں ایسی کرنی چاہیں جو منصفانہ اور درست ہوں۔ اگر جماعت کے بیشتر افراد اس کا لحاظ رکھیں تو آپس میں لڑائی جھگڑا بہت کم ہو اور لوگوں کے درمیان دشمنی اور عداوت نہ پیدا ہو۔ فرمایا: ''اے ایمان والو! خدا سے تقویٰ کرو اور بات سیدھی کہو، اللہ تمہارے کاموں کو سنوارے گا، اور تمہارے گناہ معاف کرے گا۔''

۴) مردوں کو نرم، معقول اور دلجوئی کے ساتھ باتیں کرنے کی تاکید آئی اور اس کا ثواب صدقہ کے برابر بتایا ہے۔ فرمایا: ''نیک بات کہنی اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دل آزاری ہو۔'' (بقرہ)

۵) قرآن پاک میں ہے ﴿ما یلفظ من قولٍ الا لدیہ رقیب عتید﴾ ''آدمی کوئی لفظ نہیں بولتا لیکن ایک نگران اُس پر حاضر رہتا ہے۔ اس لیے ہر شخص کو بات منہ سے نکالنے سے پہلے اس کے ہر پہلو کو سوچ لینا چاہیے۔

س: منافق کی نشانیاں کون کون سی ہیں؟ حدیث کی رو سے بیان کریں۔

ج: منافق کی نشانیاں مندرجہ ذیل ہیں:

1) اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

2) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

3) اگر عہد کرے تو دھوکہ دے۔

4) اور جب جھگڑے تو بدگوئی کرے۔

س: خیانت اور بددیانتی کا مفہوم واضح کریں۔

ج: ایک کا جو حق دوسرے کے ذمے واجب ہو، اس کے ادا کرنے میں ایمانداری نہ برتنا، خیانت اور بددیانتی ہے۔ امانت میں بے جا تصرف کرنا یا واپس نہ کرنا بھی خیانت ہے۔ میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کریں تو یہ بھی خیانت ہے۔ کسی کا بھید ظاہر کرنا بھی خیانت ہے۔

س: قرآن پاک میں خیانت کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

ج: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خیانت سے منع فرمایا گیا ہے، ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خیانت نہ کرو اور نہ آپس کی امانتوں میں جان کر بددیانتی کرو'' (الانفال) اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت یہ ہے کہ اقرار کر کے پورا نہ کیا جائے، ایمان داری سے اُن کے حکموں کو تعمیل نہ کی جائے۔ اور وہ اس کے پیچھے کرتا ہی چلا جائے گا۔

س: کذبِ قولی سے کیا مراد ہے؟

ج: جھوٹ کی عام قسم یہ ہے کہ زبان سے جو بات کہی جائے وہ دل میں نہ ہو، زبان کا جھوٹ، کذب قولی کہلاتا ہے۔

س: عملی کذب کسے کہتے ہیں؟ اور قرآن مجید میں ایسے آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: عمل کا جھوٹ، کذب عملی یہ ہے کہ جو کہا جائے اُسکو عملاً نہ کیا جائے، قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے عملاً جھوٹے لوگوں کو منافق کا خطاب دیا ہے۔

س: جھوٹ کی کوئی سی تین اقسام کی وضاحت کریں؟

ج: جھوٹ کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

۱) بلا تحقیق بات پھیلانا: سنی سنائی بات آگے دوسروں کو بتا دینا بھی جھوٹ میں شامل ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کردے، یعنی بغیر کسی تحقیق کی دوسروں کو بتا دے۔

۲) کاروبار میں جھوٹ: عام طور پر دکاندار اپنا مال فروخت کرنے کے لیے قسمیں کھا کھا کر گاہک کو یقین دلاتے ہیں۔ اسی طرح قسمیں کھانا بہت بری بات ہے اگر قسم جھوٹی ہو تو اور بھی بڑا گناہ ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تجارت میں جھوٹی قسمیں کھانے والے شخص سے گفتگو نہ فرمائے گا اور نہ اُسے پاک کر کے جنت میں داخل کرے گا کیونکہ وہ شخص جھوٹی قسم کے ذریعے سے اپنا مالِ تجارت کو فروغ دینے والا ہوگا۔"

۳) مذاق میں جھوٹ: حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، اُس پر افسوس، اُس پر افسوس یہ محض گناہ بے لذت ہے۔

بعض لوگ محض لوگوں کو خوش کرنے کے لیے یا پھر محفل میں رونق ڈالنے کے لیے، گپ شپ، مذاق میں جھوٹ بولنا جائز سمجھتے ہیں، اس کی شرعی طور پر ممانعت آئی ہے۔ اسی طرح بچوں کو بہلانے کے لیے جھوٹ بولنا بھی منع ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "ایک کم سن صحابی حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میری ماں نے مجھے بلایا اور حضور اکرم محمد ﷺ میرے گھر تشریف رکھتے تھے۔ ماں نے مجھے بلانے کیلئے کہا کہ "یہاں آؤ تجھے کچھ دوں گی" حضور ﷺ نے فرمایا: تم کہتی ہو مگر اُس کو کچھ دینا نہیں چاہتی۔ ماں نے کہا۔ اس کو کھجور دے دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں اگر تم اس کو اُس وقت کچھ نہ دیتیں تو یہ جھوٹ بھی تمہارا لکھا جاتا۔"

س: جھوٹی تہمت لگانے کی سزا قرآن مجید میں کیا مقرر کی ہے؟

ج: 80 کوڑے

س: شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟

ج: جھوٹ بولنا

س: امانت وایفائے عہد سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کا شرعی حکم بیان کریں؟

ج: امانت کا لفظ جامع ہے۔ ان تمام امانتوں کے لئے جو خداوند عالم نے یا معاشرے نے یا افراد نے کسی شخص کے سپرد کی ہوں اور عہد و پیمان میں وہ سارے معاہدے داخل ہیں۔ جو انسان خدا کے درمیان یا انسان اور انسان کے درمیان یا قوموں کے درمیان استوار کرلئے گئے ہوں۔ مومن کی صفت یہ ہے کہ وہ کبھی امانت میں خیانت نہ کرے گا اور کبھی اپنے قول و اقرار سے نہ پھرے گا۔ نبی اکرم ﷺ اکثر اپنے خطبوں میں فرمایا کرتے تھے۔

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ

جو امانت کی صفت نہیں رکھتا وہ ایمان نہیں رکھتا اور جو عہد کا پاس نہیں رکھتا وہ دین نہیں رکھتا، بخاری و مسلم کی متفق علیہ روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "چار خصلتیں ہیں کہ جس میں وہ چاروں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں کوئی ایک پائی جائے۔ اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے۔

س: عہد کی پابندی کے تین فوائد قلمبند کریں۔

ج: عہد کی پابندی کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں:

۱) ایمان کی تکمیل کی بشارت: وہی لوگ کامل ایمان والے ہیں جو عہد کی پاسبانی کرتے ہیں، جو عہد کی پاسبانی نہیں کرتا، اُس کا ایمان کامل نہیں ہے، اس کی گواہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون﴾ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگہبانی کرتے ہیں۔ (وہی لوگ سچے مومن ہیں)

۲) لڑائی جھگڑے کا خاتمہ: معاشرتی زندگی اُس وقت کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہے جب اس میں رہنے والے لوگ کیے گئے عہدوں کی پاسبانی کرنے والے ہوں، اگر عہد کی پاسبانی نہ ہو تو باہمی اختلافات اور انتشار سے زندگی بسر کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ گویا کامیاب معاشرتی زندگی کے لیے عہد کی پابندی کو حرف آخر کی حیثیت حاصل ہے۔

۳) شخصی عزت ووقار میں اضافہ: انسان کی پہچان ذات و برادری نہیں بلکہ اُس کی عادات واطوار اور طرز عمل ہے۔ انہا ہی لین دین میں سچائی، راست بازی، امانت ودیانت اور وفا وخلوص کو اپنایا جائے۔ تو اس سے اُس کے شخصی وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

س: جہاد فی سبیل اللہ کا لغوی مفہوم بیان کریں؟

ج: جہاد کا مادہ جَهْدٌ، جُهْدٌ سے مشتق ہے جهد یا جاهد کے معنی ہیں ایک شخص نے کوشش کی محنت کی یا لیاقت خرچ کی۔

س: جہاد فی سبیل اللہ کا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: اصطلاح میں جہاد اس کوشش اور سعی کامل کا نام ہے جو ایک انسان کو اللہ کی رضا، دین حق کی سربلندی، وطن عزیز کا دفاع اور اپنے نفس کو شیطانی حرکات سے بچنے کیلئے کرتا ہے۔

س: جہاد کی اقسام بیان کریں۔

ج: جہاد کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

(۱) جہاد بالنفس (۲) جہاد بالسیف

(۳) جہاد بالقول (۴) جہاد بالمال

س: جہاد بالنفس سے کیا مراد ہے؟ اس کی تعریف کریں۔

ج: جہاد بالنفس سے مراد نفس امارہ کی سرکوبی اور شیطانی قوتوں کو دبانا ہے۔

س: نفس انسانی کی تین اقسام کے نام لکھیں۔

ج: نفس امارہ (برائی پر اکسانے والا نفس)

نفس لوامہ (ملامت کرنے والا نفس)

نفس مطمئنہ (مطمئن نفس)

س: جہاد بالسیف سے کیا مراد ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے قوت وطاقت اور تلوار سے کوشش کرنے کا نام جہاد بالسیف ہے۔

س: جہاد بالقول کی وضاحت کریں۔

ج: اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے زبان سے کوشش کرنا، تبلیغ کرنا، برائی سے منع کرنا جہاد بالقول کہلاتا ہے۔

س: جہاد بالمال کی تعریف جامع الفاظ میں کریں۔

ج: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی میں اپنا مال حق کے غلبہ اور باطل کی ناکامی کے لیے خرچ کرنے کا نام جہاد بالمال ہے۔

س: قرآن مجید میں شہید کا کیا مقام ہے؟ آیت بمعہ ترجمہ لکھیں۔

ج: ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون (آل عمران:169)

ترجمہ: اور ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ وہ قتل کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں۔

س: جہاد کے آداب میں سے صرف پانچ کی وضاحت کریں۔

ج: حضرت اسامہ کو الوداع کرتے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کے متعلق کچھ ہدایات ارشاد فرمائیں:

1) اللہ کا نام لو اور اللہ کے راستے میں نکل پڑو۔

2) امانت میں خیانت نہ کرو۔

3) بدعہدی اور بے وفائی کی عادت نہ ڈالو۔

4) وہ دشمن جو زیر تلوار آ جائیں ان کے ناک کان اور دوسرے نازک اعضاء نہ کاٹو۔

5) بوڑھوں بچوں اور عورتوں کو معاف کر دو انہیں قتل نہ کرو۔

س: جنگ اور جہاد میں کیا فرق ہے؟

ج: جنگ اور جہاد میں فرق یہ ہے:

جنگ: انسانیت کی تباہی کا نام جنگ ہے۔

جہاد: کلمہ حق کو بلند کرنے کے لیے جدوجہد کرنا جہاد ہے۔

س: جہاد کا مقصد بیان کریں۔

ج: جہاد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کے دین کو سربلند کیا جائے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

س: جہاد کی شرائط میں سے صرف تین شرطیں بیان کریں۔

ج: جہاد کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

1) جہاد کرنے والے مسلمان آزاد اور خود مختار ہوں اور ان کا اپنا باضابطہ اجتماعی نظام قائم ہو اس کی مثال یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو مکہ کی مظلومانہ زندگی میں اپنے دفاع کے لیے بھی ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہ ملی۔ یہ اجازت ہجرت کے بعد اور مدینہ کا آزاد ماحول میسر آ جانے پر ہی مل سکی۔

2) جب تک دشمن سے لڑنے کے لیے ضروری طاقت موجود نہ ہو، جہاد کرنے کی ذمہ داری بھی مسلمانوں پر عائد نہیں ہوگی۔ ارشاد ربانی ہے: ''کسی شخص پر اس کی استطاعت کے مطابق ہی ذمہ داری ڈالی جاتی ہے۔'' (البقرہ: ۲۳۳)

3) جو جہاد و قتال مکمل طور پر ''فی سبیل اللہ'' ہو۔ آپ کا ارشاد ہے: ''جو شخص صرف اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے لڑتا ہے۔ بس اس کا لڑنا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔'' (بخاری و مسلم)

س: مندرجہ ذیل حدیث کا اردو ترجمہ پیش کریں۔

**حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَاتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا۔ (اخرجه البخاری فی کتاب الجهاد)**

ج: ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دشمن سے مقابلہ پیش آنے کی تمنا نہ کرو، لیکن جب تمہارا دشمنوں سے مقابلہ ہو تو صبر سے کام لو۔

س: اصبروا کی جامع الفاظ میں وضاحت کریں۔

ج: جس میں ثبات قلب اور ثبات قدم دونوں داخل ہیں کیونکہ جب تک کسی شخص کا دل مضبوط اور ثابت نہ ہو اس کا قدم اور اعضا ثابت نہیں رہ سکتے، اور یہ چیز ایسی ہے جس کو ہر مومن و کافر جانتا ہے اور سمجھتا ہے اور دنیا کی ہر قوم اپنی جنگوں میں اس کا اہتمام کرتی ہے۔

س: الحرب خدعۃ کی وضاحت تاریخی حوالے سے کریں؟

ج: الحرب خدعہ: خدعہ کے معنی ہیں دشمن کو مغالطے میں ڈالنا اور فائدہ اٹھانا اور دشمن کی جگہ اور وقت کے لحاظ سے ایسے جال میں ڈالنا جس میں سے وہ نکل نہ سکے اور مجبور ہو جائے۔ خدعہ کی سینکڑوں ترکیبیں ہو سکتی ہیں، دشمن کے کمزور پہلو سے فائدہ اٹھانا۔ اچانک کسی حرکت سے دشمن کو ششدر کر دینا۔ یہ سب کچھ خدعہ کے ضمن میں آتا ہے۔ مثلاً ایک فوج محوِ خواب ہے اور دشمن کا ایک آدمی آئے ان کے ہتھیار سنبھال لے تو وہ اس ایک آدمی کے سامنے اپنے آپ کو مجبور پائیں گے۔ چند آدمی اگر گھات لگا کر کسی کنارے یا پل کے دونوں طرف بیٹھ جائیں تو وہاں سے گزرنے والے پورے بریگیڈ کو حواس باختہ کر سکتے ہیں۔ 1914ء کی جنگ کے خاتمے کے قریب چرچل نے جھوٹ موٹ اعلان کیا کہ پوری ایک انگریزی فورس کسی وقت بھی جرمنی پر حملہ کرنے کو تیار کھڑی ہے تو جرمنوں نے ہتھیار پھینک دیئے۔

س: حضور ﷺ کی جنگی اصطلاحات میں سے صرف تین کی نشاندہی کریں۔

ج: اسلام نے ہر شخص کو بنیادی انسانی حقوق عطا فرمائے ہیں، کسی پر ظلم کے پہلو کو روا نہیں رکھا۔ اہل قتال جن پر تلوار اٹھانا جائز ہے، ان پر بھی دست درازی کا غیر محدود حق حاصل نہیں ہے، بلکہ اس کے لئے بھی کچھ حدود ہیں جن کی پابندی ضروری ہے۔ حضور ﷺ نے ان حدود و آداب کی پابندی مجاہدین کیلئے لازمی قرار دیا ہے۔ ان آداب اور اصلاحات کو ایک ایک کر کے تفصیل کے ساتھ یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

۱)۔ غفلت میں حملہ کرنے سے احتراز: اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ رات کے وقت جب لوگ سو جاتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔ نبی کریم ﷺ نے اس عادت کو بند کیا اور قاعدہ مقرر کیا کہ صبح ہونے سے پہلے دشمن پر حملہ نہ کیا جائے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خیبر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت کسی قوم پر پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہو جاتی حملہ نہ کرتے۔

۲)۔ آگ میں جلانے کی ممانعت: عرب اور غیر عرب شدت انتقام میں دشمن کو آگ میں ڈال دیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اس وحشیانہ حرکت سے بھی منع فرمایا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"آگ کا عذاب دینا سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے کسی کو سزاوار نہیں ہے۔"

ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زنادقہ کو آگ کا عذاب دینے کا حکم فرمایا۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں روکا اور نبی کریم ﷺ کا یہ حکم بیان کیا کہ "آگ اللہ کا عذاب ہے، اس سے بندوں کو عذاب نہ دو۔"

۳)۔ باندھ کر قتل کرنے کی ممانعت: نبی کریم ﷺ نے دشمنوں کو باندھ کر قتل کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے۔ عبید بن یعلی کا بیان ہے کہ ہم عبدالرحمٰن بن خالد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ پر گئے تھے، ایک دفعہ ان کے پاس لشکر اعداء میں سے چار لوگ پکڑے ہوئے آئے اور انہوں نے حکم دیا کہ انہیں باندھ کر قتل کر دو۔ اس کی اطلاع جب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے کہا۔ سمعت من محمد صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن قتل الصبیر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے باندھ کر قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

س: خلافت کا لغوی مفہوم مختلف آئمہ کے اقوام کی روشنی میں بیان کریں۔

ج: لغوی اعتبار سے خلافت مصدر ہے۔ اس کا مادہ خ، ل، ف ہے۔ خلف یخلف خلافۃ اس کا معنی ہے۔

ابن منظور افریقی نے خلافت سے مراد امارت لی ہے۔

ابن خلدون نے خلافت کو جانشینی کہا ہے۔

امام راغب اصفہانی نے خلافت کو "نیابت" سے تعبیر کیا ہے۔

س: خلافت کا اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریفیں قلمبند کریں۔

ج: اصطلاحی طور پر مختلف مسلم مفکرین سیاست نے خلافت کی تعریف یوں کی ہے۔ ان میں امام شافعی، ابن خلدون، ابن رشد اندلسی اور قاضی ابو یوسف رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں۔ وہ کہتے ہیں "خلافت ایک عملی ریاست ہے جو نیابت رسول ﷺ میں اقامت دین کا کام سرانجام دے۔"

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "خلافت وہ ہے جسے قائم کرنے میں مشورہ سے کام لیا گیا ہو اور بادشاہت وہ ہے جس پر تلوار کے زور سے غلبہ حاصل کیا گیا ہو۔"

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "خلافت وہ عمومی ریاست ہے جو اقامت دین کی جانب عملاً متوجہ رہتی ہے۔"

علامہ مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب خلافت وملوکیت میں لکھا ہے: "انسانی حکومت کی صحیح صورت قرآن کی رو سے صرف یہ ہے کہ ریاست خدا اور رسول کی قانونی بالادستی تسلیم کر کے اُس کے حق میں حاکمیت سے دست بردار ہو جائے اور حاکم حقیقی کے تحت "خلافت" نیابت کی حیثیت قبول کرے۔

س: مسلمان خلیفہ کے کوئی سے پانچ اوصاف قلمبند کریں؟

ج: مسلمان خلیفہ کے مندرجہ ذیل اوصاف ہیں:

۱) جسمانی نقص سے پاک: جس شخص کے جسم میں کوئی نقص ہوگا وہ فرائض منصبی بطریق احسن سرانجام نہیں دے سکتا قرآن مجید میں ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے لیے چنا ہے اور علم اور جسم میں زیادتی عطا فرمائی ہے۔" (بقرہ)

۲) بارعب شخصیت: اسلامی ریاست کے امیر کے لیے بارعب ہونا بھی ضروری ہے۔ رعب کے بغیر مجرم اور دیگر دشمن ممالک کے حکمران اُسے کمزور سمجھیں گے۔

۳) فہم وفراست کا مالک ہو: قرآن مجید میں ہے: وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور ہم نے اُسے حکمت اور فیصلہ کن بات کرنے کی صلاحیت دی۔

۴) خلیفہ عادل ہو: سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ظالم لوگ قیادت وسیادت کے مستحق نہیں، ارشاد ہوتا ہے ﴿لاینال عھدی الظالمون﴾ میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ (بقرہ)

۶) مساوات کا قائل ہو: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ خلافت میں فرمایا: "تمہارے طاقتور اور بااثر لوگ میرے نزدیک اس وقت تک کمزور ہیں جب تک کہ میں اُن سے بدلہ نہ لے لوں اور تمہارے کمزور لوگ میرے نزدیک اس وقت تک طاقتور اور بااثر ہیں جب تک اُن کو ان کا غصب شدہ حق واپس نہ دے دوں۔"

س: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خلافت کے قائل تھے، دلائل سے ثابت کریں۔

ج: ۱) تدفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خلافت کے چناؤ کو مقدم رکھا گیا۔

۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی ہی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قلمدان خلافت سپرد کر دیا۔

۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری زندگی میں ہی چھ رکنی کمیٹی تشکیل دی۔

س: خلافت کے بارے میں مسلمان مفکرین کے اقوال قلمبند کریں۔

ج: امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حکمران کی موت کے بعد دوسرے حکمران کے انتخابات میں تین دن سے زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیے:

الماوردی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک: ریاست کی سربراہی کے لیے اہل شخص کا تقرر واجب ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک: دنیا کا نظام بغیر خلیفہ کے نہیں چل سکتا، اس لئے خلافت نظام دین کی اقامت کے لیے ضروری ہے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بقول: مسلمانوں پر یہ فرض کفایہ ہے کہ ایسے خلیفہ کا چناؤ کریں جس میں خلافت کی شرائط موجود ہوں۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ: اسلام خلافت پسند ہے حاکمیت صرف خدا کی ہے۔

س: مندرجہ ذیل حدیث کا اردو ترجمہ کریں۔

حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ (بخاری)

ج: ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

س: بیع ملامسہ سے کیا مراد ہے؟ اس کی جامع تعریف کریں۔

ج: ملامسہ لمس سے ہے، جس کے معنی چھونے کے ہیں۔ جہالت میں یہ رسم تھی کہ جب کوئی شخص کوئی چیز خریدنے یا بیچنے کا ارادہ کرتا تو ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ یا کپڑا ہاتھ سے چھو کر اُسے واپس کر دیتا۔ اس طرح سودا طے ہو جاتا۔ اس طریق کار میں چونکہ خریدی یا بیچی جانے والی چیز سامنے نہیں ہوتی تھی۔ اس لیے خریدار اس کے نقائص نہیں دیکھ سکتا تھا، یوں نقصان کا بھی احتمال تھا۔ اس لیے اسلام میں اس قسم کی خرید وفروخت سے منع کر دیا گیا ہے۔

س: بیع منابذہ سے کیا مراد ہے؟ اور اس کا طریقہ کار کیا ہوتا ہے؟

ج: زمانہ جاہلیت میں بیع منابذہ کا رواج تھا، ہوتا یوں تھا کہ ایک شخص کوئی چیز خریدنے کی غرض سے دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دیتا تھا، اس کے جواب میں دوسرا شخص بھی اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دیتا۔ یوں سودا طے ہو جاتا تھا۔ اس طریق کار میں زبان سے بھاؤ طے نہیں کیا جاتا تھا اور نہ ہی مال خریدار کے پاس یا سامنے ہوتا تھا۔ یہ طریق کار بیع منابذہ کہلاتا ہے۔

س: لاتلقوا الرکبان بیع کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: رکبان سے مراد وہ لوگ ہیں جو سامان تجارت اونٹوں پر لاد کر شہر لاتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ تاجر جو مال باہر سے لائے تو اس کے شہر میں پہنچنے سے پہلے باہر جا کر خرید لینا ممنوع ہے۔ لیکن یہ ممانعت اس صورت میں ہے کہ جب شہر میں غلہ کی قلت ہو اور اہل شہر کو اس کی سخت ضرورت ہو اور کوئی شخص شہر میں غلہ پہنچنے سے پہلے خرید لیتا ہے کہ وہ اس طرح خود گراں فروخت کر کے حد سے زیادہ منافع کمائے تو ایسا ممنوع ہے۔ دوم یہ کہ غلہ لانے والے تجار کو شہر کے نرخ غلط بتلا کر خریدے مثلاً یہ کہے کہ شہر میں تو وافر مقدار میں غلہ موجود ہے۔ نرخ بہت گر گیا ہے۔ میں تمہیں مناسب دام اور معقول قیمت دے رہا ہوں۔ اگر تم شہر جا کر فروخت کرو گے تو یہ دام نہیں ملیں گے۔ اور اس طرح دھوکہ دے کر چیز سستی قیمت پر خرید لے تو یہ دونوں ممنوع ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر ایسی صورت واقع ہوتی ہے تو صاحب مال کو یہ حق پہنچتا ہے کہ پہلی بیع فسخ کر کے مال واپس لے لے۔

س: ولا یبیع حاضر لباد کون سی بیع ہے اور اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج: اور شہری دیہاتی کے لیے تجارت نہ کرے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دیہاتی کوئی چیز فروخت کرنے کے لیے بازار میں آئے اور وہ ناواقف ہو اسے قیمت کے اتار چڑھاؤ کا علم نہ ہو۔ اس دوران ایک چالاک شہری اُسے کہتا ہے کہ تو خود مت بیچ، اتنا مال میرے پاس رکھ دے۔ مناسب قیمت پر فروخت کر کے اس کی قیمت تمہیں دے دوں گا۔ پھر جب قیمت زیادہ ہو تو وہ مال بیچتا ہے۔ اس صورت میں چونکہ عام خریداروں کو نقصان ہوتا ہے اور نفع ایک شخص کے ہاتھ میں آ جاتا ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی۔

س: ایک آدمی کا دوسرے آدمی کی بیع پر سودا کرنے کا کیا حکم ہے؟ دلیل سے وضاحت کریں۔

ج: ایک کی بیع پر دوسرے کی بیع کی ممانعت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ "ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، اس کی صورت یہ ہے کہ بائع ومشتری کے درمیان کسی چیز کے دام طے ہو گئے ہوں اور صرف ایجاب وقبول یا بیع کو قبضہ میں کر کے دام یا قیمت دینا باقی رہ گیا ہو کہ اسی دوران دوسرا شخص اس چیز کے دام بڑھا کر اُسے لینا چاہے یا دوکاندار سے اس کی دوستی یا وہ ذو وجاہت شخص ہے، اب دوکاندار پہلے خریدار کو نظر انداز کر کے دوسرے گاہک کو وہی چیز فروخت کر دے تو ایسا کرنا درست اور جائز نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے اس امر کی ممانعت فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے۔

س: بیع نجش کسے کہتے ہیں، اس کا شرعی حکم بیان کریں؟

ج: اسی طرح حضور علیہ السلام نے فرمایا وَلَا تَنَاجَشُوْا تم نجش نہ کرو، نجش یہ ہے کہ ایک شخص کسی چیز کا خود خریدنے کا ارادہ تو نہ کرے وہ شخص کسی دوسرے شخص کو پھنسانے کے لیے کسی چیز کی قیمت بڑھائے جس سے مقصود گاہک کو دھوکہ دینا ہے اور اس کا مقصد یہ ہو کہ کم مالیت کی چیز کو زیادہ داموں خریدے۔ نجش کا لفظ عربی میں خاص طور پر شکار کو بھڑکانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن

اس مقام پر یہ لفظ ایک خاص شرعی اصطلاح کے طور پر استعمال ہوا ہے، جس کا ماحصل یہ ہے کہ فروخت کرنے والے شخص کی طرف سے کوئی آدمی اس کام پر مقرر متعین ہو کہ جب گاہک آئے تو ذرا وقفے کے بعد وہ بھی دکان پر پہنچ جائے اور گاہک نے جو قیمت لگائی ہے وہ اس سے بڑھ کر محض اس لیے لگائے تاکہ گاہک اس چیز کو زیادہ قیمت پر خریدے۔ یہ حرکت چونکہ دھوکہ وفریب کی ہے، لہٰذا شریعت نے اس کی ممانعت فرمائی ہے۔ یہ حرام اور گناہ عظیم ہے، بیع میں ایسی دھوکہ بازی سود کی طرح ہے جیسے سود حرام ہے نجش بھی حرام ہے۔

س: بیع محاقلہ کی جامع تعریف بیان کریں؟ نیز محاقلہ کی مختلف صورتیں قلمبند کریں۔

ج: محاقلہ حقل سے ماخوذ ہے جس کے معنی سبز چیز کے ہیں لیکن اصطلاح میں محاقلہ سے مراد یوں لیا جاتا ہے کہ کھیتی کو پکنے سے پہلے فروخت کر دینا۔ فقہاء نے محاقلہ کی مختلف صورتیں بیان کی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱) گندم وغیرہ کے بدلہ میں زمین کو کرایہ پر دینا۔

۲) مالک زمین کا اپنی زمین کو تیسرا یا چوتھا حصہ وغیرہ کی مقدار پر کاشت کے لیے دوسرے کسان کو دینا۔

۳) اشیاء کو اس کے خوشوں ہی میں فروخت کر دینا۔

۴) کھیتی کو پکنے سے پہلے فروخت کر دینا۔

۵) گیلی گندم یا خوشوں میں موجود گندم کے دانوں کو خشک گندم سے فروخت کر دینا شریعت اسلام کی رو سے یہ تمام صورتیں ناجائز ہیں کیونکہ اس صورت حال سے ایک جنس کی اشیاء کا باہمی تبادلہ میں برابری ومساوات ضروری ہے ورنہ سود لازم آجائے گا۔

س: بیع مذابنہ سے کیا مراد ہے؟ اور اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج: مذابنہ زبن سے ماخوذ ہے جس کے لغوی معنی دفع کرنے اور پھل کو درخت پر موجود فروخت کرنے کے ہیں، محاقلہ کی طرح مذابنہ کی بھی کئی اقسام ہیں ان دونوں میں فرق صرف یہ پایا جاتا ہے کہ محاقلہ کھیتی ہے اور مذابنہ پھلوں میں ہوتا ہے۔ پہلی صورت مذابنہ کی یہ ہے کہ پھل درخت پر لگا ہوا ہو جیسے آم، انگور اور کھجور وغیرہ کو پکنے والے پھلوں کے بدلہ میں فروخت کرنا اور یہ تبدیلی صرف اندازہ کی بناء پر ہو، دوسری صورت پر وہ پھل کہ جس کی کیل، وزن یا عدد معلوم نہ ہوا سے ایسی چیز کے بدلے میں فروخت کرنا جس میں کیل یا وزن کا تعین نہ کیا گیا ہو، یہ بیع حرام ہے اور ناجائز ہے کیونکہ محاقلہ کی طرح اس میں سود کا عنصر لازم آتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان اشیاء میں یکسانیت ضروری ہے۔ آنحضورﷺ نے بھی مذابنہ سے منع فرمایا ہے۔

س: بیع حبل الحبلہ سے کیا مراد ہے؟ اس کا حکم بیان کریں۔

ج: بیع حبل الحبلہ سے بھی آنحضورﷺ نے منع فرمایا ہے یہ بیع دور جاہلیت میں عام تھی اس کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص وہ بچہ خرید لیا کرتا تھا جو حاملہ اونٹنی کے پیٹ میں ہوتا تھا، اس سے آپﷺ نے منع فرمایا۔

س: بیع الغرر سے کیا مراد ہے؟ اور اس کا حکم بیان کریں۔

ج: آنحضورﷺ نے دھوکے کی تجارت سے بھی منع فرمایا ہے، مال کے عیب کو چھپانا بھی دھوکہ میں شامل ہے۔ مال کا نقص اور عیب بتا دینا چاہیے۔ جو اسے چھپائے گا وہ دغابازی کا مرتکب ہوگا۔

س: بیع المضطر سے کیا مراد ہے؟ اور اس کا حکم بیان کریں۔

ج: سرمایہ دارانہ نظام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ تاجر ل کرنا جائز منافع خوری کے لیے طلب ورسد کے آزادانہ عمل کی بجائے مارکیٹ میں مصنوعی طلب یا مصنوعی قلت پیدا کر دیتے ہیں، چند افراد باہمی گٹھ جوڑ کے ذریعہ مخصوص اشیاء کا کاروبار اپنے لیے خاص کر لیتے ہیں اور پوری مارکیٹ پر قبضہ کر لیتے ہیں، پھر صارفین سے منہ مانگی قیمتیں وصول کی جاتی ہیں اور عوام الناس یہ اشیاء مہنگی قیمت پر خریدنے پر مجبور ہوتے ہیں اس طرح سرمایہ دار تاجر عوام کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسلام کے نزدیک کسی کا یا چند کاروباری افراد کی کھیلی مارکیٹ پر غیر معمولی قابو پانے کا حق نہیں۔ اسلام ہر ایسے عمل کو ظلم قرار دیتا ہے جو ناجائز منافع خوری کا

سبب بنے۔ آنحضرت ﷺ کے دور میں بعض تاجر اس طرح کرتے کہ دیہات سے شہر کی طرف آنے والے قافلوں کو راستے ہی میں جا کر مل لیتے اور ان سے سودا کر لیتے، باہر سے آنے والے چونکہ شہر کی قیمتوں سے ناواقف ہوتے اس لیے وہ کچھ منافع لے کر سستے داموں ان کے پاس مال بیچ دیتے۔ چنانچہ جب یہی مال بازار میں آتا تو وہ لوگ زیادہ منافع لے کر فروخت کرتے اور عام لوگوں کو بھی وہ اشیاء مہنگے داموں ملتیں، آپ ﷺ نے اس طریقہ کی ممانعت فرمائی کیونکہ یہ بیع المضطر (مجبوری کی تجارت) میں داخل ہے جس سے عام صارفین کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

س: بیع المخابرہ کی تعریف اور حکم بیان کریں۔

ج: اس سے مراد یہ ہے کہ زمین کے ثلث یا ربع حصے کو کرائے پر دینا اس کا حکم یہ ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے (یعنی بچنا بہتر ہے حرام نہیں)

س: بیع المعاومة سے کیا مراد ہے؟ اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اس سے مراد ہے کہ کئی کئی سالوں کے لیے بیع کرنا یعنی یہ کہنا کہ یہ پانچ پانچ سال تک میرے پاس رہے گا اور اس میں پھل بھی میرا ہوگا اس قسم کی بیع کا حکم یہ ہے کہ یہ ممنوع ہے۔

س: بیع العرایا کی تعریف کریں اور اس کا حکم بیان کریں۔

ج: اس سے مراد یہ ہے کہ عاریتہً طور پر کسی کو کچھ پھلوں کے درخت دیئے اور پھر کسی حرج کی بناء پر عرایا کی شکل میں اس کی قیمت ادا کر دی۔ اس قسم کی بیع کو شریعت نے جائز قرار دیا ہے۔

س: بیع الکالی بالکالی سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد دونوں طرف سے ادھار بیع کرنا۔

س: بیع العربان کی وضاحت کریں۔

ج: اس سے مراد ہے بیانے کی بیع یعنی یہ طے کرنا کہ اگر بیع طے نہ ہوئی تو بیانہ واپس نہیں دوں گا۔

س: بیع الثنیا کی تعریف کریں اور اس کا حکم بھی بیان کریں۔

ج: اس سے مراد وہ بیع ہے کہ جس میں بائع (بیچنے والا) باغ بیچتے وقت بعض درختوں کا بغیر تعین اختیار اپنے پاس رکھ لے۔ اس بیع کا کرنا بھی ممنوع ہے۔

س: پھلوں کی بیع کا حکم شرعی لحاظ سے بیان کریں۔

ج: آنحضور ﷺ نے پھلوں کے پکنے، پختہ ہونے اور قابل استعمال ہونے سے قبل بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا ہے کیونکہ یہ طریقہ سٹہ بازی کی شکل ہے کہ کچھ تاجر دیہاتوں میں جا کر کھیتوں اور پھلوں وغیرہ کے تیار ہونے سے پہلے ہی سودا کر لیتے ہیں۔ اس صورت میں بائع یا مشتری کسی کی حق تلفی ضرور ہوتی ہے۔ یہ ایک قسم کا قمار (جوا) ہے جسے شریعت نے منع کیا ہے۔ اس قسم کی خرید و فروخت کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

س: صلہ رحمی کی جامع تعریف پیش کریں۔

ج: جو شخص کسی پر رحم کرے گا اس پر رحم کیا جائے اور جو شخص کسی پر رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے، اس لیے وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے بھی اس صفت سے متصف ہوں۔

س: صلہ رحمی کی اہمیت بحوالہ قرآن مجید بیان کریں۔

ج: حضور ﷺ کی اخلاقی تعلیم میں صلہ رحمی اور حقوق قرابت کی اہمیت دنیا کے تمام مذاہب سے زیادہ ہے۔ یہی سبب ہے کہ قرآن مجید میں کم از کم بارہ آیتوں میں اس کی صریح تاکید کی گئی ہے اور اس کو انسان کا احسان نہیں بلکہ اس کا فرض اور حق بتایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

﴿فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (الروم)﴾ تو قرابت دار کو اس کا حق ادا کر۔

﴿وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (بنی اسرائیل)﴾ اور قرابت والے کو اس کا حق ادا کرو۔

س: اخوت کا لغوی مفہوم بیان کریں۔

ج: اخوت کا لفظ "اخ" سے مشتق ہے۔ جس کے معنی بھائی کے ہیں اس طرح اخوت کے معنی بھائی بندی اور بھائی چارے کے ہیں۔

س: اخوت کا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: اخوت سے مراد تمام روئے زمین کے مسلمانوں کا وہ باہمی تعلق ہے جس کی بنیاد محبت اور خیر خواہی پر ہے۔

س: اخوت اسلامی سے کیا مراد ہے؟ اس کی مختصراً وضاحت کریں۔

ج: اخوت اسلامی سے مراد امت مسلمہ کے افراد کا باہمی بھائی چارہ ہے۔ یہ ایک نظریاتی برادری ہے جس میں ہر شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے کے بعد شامل ہو سکتا ہے اب وہ نئی برادری کا رکن بن جاتا ہے۔ اس میں اس کی غربت، امارت، ذات وخاندان، رنگ ونسل، علاقہ، عالم یا ان پڑھ ہونا اور مفادات رکاوٹ نہیں بن سکتے۔ اس کو اب ارتداد کے علاوہ کوئی چیز اس دائرہ سے نہیں نکال سکتی۔

س: اخوت کی اقسام کتنی ہیں، ان کے نام لکھیں۔

ج: اخوت کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

ا۔ اخوت نسبی　　　۲۔ اخوت دینی

س: اخوت نسبی کی تعریف کریں۔

ج: اخوت نسبی سے مراد خاندان قبیلے یا رشتے داروں کی اخوت ہوتی ہے۔

س: اخوت دینی سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں بیان کریں۔

ج: اخوت دینی سے مراد دین اسلام کا رشتہ ہے یہ رشتہ اخوت نسبی سے افضل ہے اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے

"قیامت کے روز میرے علاوہ تمام رشتے ختم ہیں۔ اور میرا نسب دینی ہے۔

س: ذکر الٰہی کے لغوی معانی بیان کریں۔

ج: ذکر کے مندرجہ ذیل معانی لغت کے لحاظ سے سامنے آتے ہیں۔

ا۔ یاد کرنا　　　۲۔ ذہن میں کسی چیز کا دہرانا

۳۔ قول بیان کرنا　　　۴۔ بھولی ہوئی چیز کو یاد کرنا۔

س: ذکر الٰہی کے اصطلاحی مفہوم پر تبصرہ کریں۔

ج: شرعی اصطلاح میں ذکر سے مراد خدا کو یاد کرنا ہے۔ اللہ کو یاد کرنا اس کو پکارنا اس کی تعریف کرنا ذکر کہلاتا ہے۔

س: ذکر کی اقسام بیان کریں۔

ج: ذکر کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

ا۔ ذکر خفی　　　۲۔ ذکر جلی

۳۔ انفرادی ذکر　　　۴۔ اجتماعی ذکر

س: ذکر خفی سے کیا مراد ہے؟ قرآنی آیت کے استدلال سے وضاحت کریں۔

ج: اس سے مراد وہ ذکر ہے جو مخفی اور پوشیدہ ہو یعنی خدائے ذوالجلال کو دل میں یاد کیا جائے کیوں کہ اگر انسانی قلب کو سکون مل سکتا ہے تو صرف ذکر الٰہی سے اس لیے فرمایا۔

**الا بذکر اللہ تطمئن القلوب**

کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو تسلی ملتی ہے

س: ذکر جلی کی تعریف کریں اور اس کا دوسرا نام بتائیں۔

ج: اس سے مراد وہ ذکر ہے جو اعلانیہ کیا جائے یا بلند آواز سے کیا جائے۔ اور مختلف سامعین اس میں شریک ہوں اسے لسانی ذکر یا زبانی ذکر بھی کہتے ہیں۔

س: انفرادی ذکر سے کیا مراد ہے؟

ج: ایسا ذکر جو انسان تنہا کرے اس کو انفرادی ذکر کہتے ہیں۔

س: اجتماعی ذکر سے کیا مراد ہے؟ اس حدیث نبوی ﷺ سے استدلال پیش کریں۔

ج: جس میں لوگ مل کر ذکر کریں اس کو اجتماعی ذکر کہتے ہیں یہ انفرادی ذکر سے افضل ہے، اس سے ماحول پیدا ہوتا ہے اور دوسروں میں شوق ذکر جنم دیتا ہے۔

س: زہد کا معنی و مفہوم بیان کریں اور قرآنی استدلال سے وضاحت کریں۔

ج: زہد کے معنی حقیر چیز کے ہیں۔ کسی چیز سے بے رغبتی کرنے والے یا حقیری چیز پر راضی ہونے والے کو زاہد فی الشئی کہا جاتا ہے۔ (المنجد) قرآن کریم میں زہد کا لفظ آیا ہے۔ و کانوا من الزاھدین (یوسف:۲۰) اور وہ (یوسف) کے بارے "زاہدین میں سے تھے۔"

س: ریا کا لغوی و اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔ نیز حدیث نبوی ﷺ سے استدلال کریں۔

ج: ریاء کے لغوی معنی دکھاوا اور نمائش کے ہیں۔ انسانی اعمال کی اصل حقیقت اُن کی نیت اور غرض پر مبنی ہے۔ اس لیے اعمال کی راستی و ناراستی اور اچھائی و برائی کا بہت کچھ مواد غرض و نیت پر ہے۔ حدیث شریف میں ہے "انما الاعمال بالنیات" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

س: قرآن مجید میں ریاکاری کی مذمت کن الفاظ میں کی گئی ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: قرآن مجید میں ریاکاری کی مذمت ان الفاظ میں بیان فرمائی "مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور (سائل) کو طعن دے کر اُس شخص کی طرح اکارت مت کرو، جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور روزِ آخرت کا یقین نہیں رکھتا۔" (بقرہ)

س: ریاکاری کی مذمت کے بارے میں کوئی سی تین احادیث بیان کریں۔

ج: ریاکاری کی مذمت کے بارے میں درج ذیل احادیث ہیں:

۱) ایک حدیث میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں شریک سے بے نیاز ہوں تو جو شخص میرے لیے کوئی ایسا عمل کرے جس میں کسی اور کو بھی شریک کرلے تو مجھ کو اس سے کوئی تعلق نہیں، وہ اسی کے لیے ہے۔ جس کو اس میں شریک کرلیا گیا ہے۔

۲) ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن جب خدا اگلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا تو ایک منادی کرنے والا پکارے گا کہ جس شخص نے اپنے اس عمل میں جو خدا کے لیے کیا گیا ہے، کسی اور کو شریک کرلیا ہے، وہ اس کا ثواب اسی سے طلب کرے۔ کیونکہ اللہ شرک سے بے نیاز ہے۔

۳) سنن ابن ماجہ میں ہے کہ ایک بار صحابہ رضی اللہ عنہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ آ نکلے اور فرمایا کہ "میں تم کو وہ چیز بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لیے مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "ہاں" فرمایا "شرک خفی" اور یہ کہ آدمی نماز کے لیے کھڑا ہو اور اس کو زیب و زینت کے ساتھ ادا کرے، اس لیے کہ وہ یہ خیال کرے کہ اس کو دوسرا شخص دیکھتا ہے۔

س: محبت کا مفہوم واضح کریں نیز محبت رسول ﷺ ایمان کی علامت ہے واضح کریں۔

ج: حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت کے لفظ کا استعمال علماء کے طبقہ میں چند معانی پر ہوتا ہے، ایک بمعنی ارادہ جو محبوب کی طرف ہو، جس سے سکونِ نفس اور آرزوئے دل یا ہوائے نفسانی کا میلان، انس اور تعلق پیدا کیا جائے۔ یہ محبت عادۃ الخلوق میں ایک دوسرے ابنائے جنس میں دیکھنے میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت اس قسم کی محبت اور روابط سے بالاتر

ہے اور دوسری قسم کی محبت بمعنی احساس ہے جو بندے پر من جانب اللہ وارد ہوتی ہے اور اس سے بندہ برگزیدہ کر دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ کمال حاصل کر لیتا ہے، اور گوناگوں کرامتوں کا صدور اُس سے ہوتا ہے۔ تیسری قسم کی محبت بمعنی ثنائے جمیل ہے جو کسی بندے کی طرف منسوب ہو۔ قرآن کریم کی حسب ذیل آیت کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور رسول اللہ ﷺ کی محبت حقیقتاً ایک ہی محبت کے نام ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوتی ہے اُسے رسول اللہ ﷺ سے محبت ہونا امر واجب ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔(آل عمران: ۳۱)

''آپ فرما دیجئے! (انہیں کہ) اگر تم واقعی محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ سے تو میری پیروی کرو (تب) محبت فرمانے لگے گا تم سے اللہ

س: رشوت کا معنی و مفہوم واضح کریں۔

ج: رشوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی اپنے باطل غرض اور ناحق مطالبہ کے پورا کرنے کے لیے کسی ذی اختیار یا کار پرداز شخص کو کچھ دے کر اپنے موافق فیصلہ کروا لے۔

س: تبلیغ کا مفہوم بیان کریں، نیز اس کا مادہ کیا ہوتا ہے؟

ج: تبلیغ مصدر ہے اس کا مادہ بلغ ہے اور اس کا معنی پہنچانا ہے۔

س: تبلیغ کے شرعی مفہوم کو واضح کریں۔

ج: شریعت کی اصطلاح میں اسلامی احکامات اور عقائد کو لوگوں تک ٹھیک ٹھیک اور بلا کم و کاست پہنچانا تبلیغ کہلاتا ہے۔

س: تبلیغ کی کیوں ضرورت پیش آتی ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ اس دنیا میں روشنی۔ اور تاریکی، ہدایت اور گمراہی، سچ اور جھوٹ ساتھ ساتھ موجود ہیں، قرآن مجید میں ہے ''انّا ھدینہ السبیل اما شاکرًا و اما کفورًا۔'' (الدھر: ۳) اور ہم نے اُسے راستہ بھی دکھا دیا (اب) خواہ وہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا۔ یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ کفر و شرک کی قوتیں اس دور میں بڑے منظم اور سائنٹفک انداز میں کام کر رہی ہیں۔ گمراہی کو پھیلانے کے لیے نئے نئے طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں، لہٰذا حق کے پرستاروں کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ منظم ہو کر تبلیغ حق کے لیے پوری کوشش بروئے کار لائیں۔

س: حکمت سے کیا مراد ہے؟ اس کی جامع تعریف کریں۔

ج: وہ پختہ دلائل جو حق کو روز روشن کی طرح عیاں کر دیں اور شک و شبہ کی تاریکیوں کو نور یقین سے بدل دینے کی قوت رکھتے ہوں۔

س: دعا کا لغوی مفہوم بیان کریں۔

ج: الدُعاء کا لغوی معنی ''پکارنا'' ہے۔

س: دعا کا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: اصطلاح میں دعا خدا کو پکار کر کچھ مانگنے کو کہتے ہیں، جیسے قرآن مجید میں ہے ''کیا تم غیر اللہ کو پکارو گے۔'' (الانعام: ۴۰) دعا کا لفظ درخواست کرنے کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔ مثلاً (انہوں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے درخواست کیجئے۔ (بقرہ: ۶۸) کئی جگہوں پر دعا کا لفظ دعوۃ یعنی رخصت اور عظمت کے معنوں میں لایا جاتا ہے۔ ''یعنی سچ تو یہ ہے کہ جس چیز کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اُسے دعا قبول کرنے کی طاقت نہیں (المؤمن: ۴۳) اور کبھی دعا بمعنی قول کے کیا گیا ہے، مثلاً ''ان کا آخری قول یہ ہوگا کہ خدا رب العالمین کا شکر ہے۔'' (یونس: ۱۰)

س: پکار یا دعا کی کتنی قسمیں ہیں؟ قرآنی حوالے سے بیان کریں۔

ج: دعا ایک پکار ہے اور پکار کی چار قسمیں ہیں، جن کا ذکر قرآن میں ہے،

۱) پہلی کفار کی پکار جیسے فرمایا ''یعنی کافروں کا پکار ابرباد ہو جائے گا۔'' (الرعد: ۱۴)

۲) دوسری پکار ابرار اور نیکوکاروں کی ہے جو اللہ کو خشوع سے پکارتے ہیں جیسے فرمایا: ''اللہ ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کی دعائیں سنتا ہے اور اُن پر زیادہ نوازشات کرتا ہے اپنی مہربانی سے۔ (الشوریٰ:۲۶)

۳) تیسری ان دلفگار لوگوں کی پکار ہے جو دل کی گہرائیوں سے پکارتے ہیں۔

۴) چوتھی بے قرار کی پکار جیسا کہ فرمایا ''بھلا کون قبول کرتا ہے ایک بے قرار کی فریاد جب وہ اُسے پکارتا ہے۔ (النمل:۶۲)

س: احسان کا معنی ومفہوم بیان کرتے ہوئے اس کی جامع تعریف کریں۔

ج: احسان باب افعال کا مصدر ہے جس کا مادہ حسن ہے۔ عربی زبان میں احسان کے مختلف معانی بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) اچھا کرنا۔ خوبصورت کرنا۔ (۲) حسن وسلوک ومروت سے پیش آنا۔ (۳) کسی کام کو ذوق وشوق اور خلوص سے انجام دینا۔

س: امر بالمعروف کی تعریف، بحوالہ احیاء العلوم بیان کریں۔

ج: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''امر بالمعروف ونہی عن المنکر دین کا عظیم ترین ستون ہے، یہ وہ کار عظیم ہے جس کے کرنے کے لیے اللہ نے تمام انبیاء کو بھیجا ہے۔ اگر اس کی بساط لپیٹ کر رکھ دی جائے اس کا علم اور اس پر عمل چھوڑ دیا جائے تو کار نبوت معطل ہو جائے گا اور دین کمزور پڑ جائے گا۔ (اس سے) دور جاہلیت عام ہوگا، گمراہی پھیلے گی، بگاڑ وسیع ہوگا۔ بستیاں ویران ہوں گی، انسان ہلاک ہوں گے اور قیامت سے پہلے انہیں اپنی ہلاکت کا احساس تک نہ ہوگا۔ لیکن افسوس کہ جس کا ہمیں خطرہ تھا وہ اب واقع ہو چکا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیونکہ دین کی اس بنیاد کا علم وعمل ختم ہوگیا ہے اور اس کی ظاہری صورت اور حقیقت دونوں بالکل مٹ چکی ہے۔ دلوں پر مخلوق سے مداہنت چھا گئی ہے اور ان کے اندر خالق کا کوئی لحاظ نہیں رہ گیا۔ لوگ خواہشات نفس کی پیروی میں جانوروں کی طرح آزاد ہیں اور صفحہ زمین پر کسی ایسے مومن صادق کا وجود دشوار ہوگیا ہے جسے خدا کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پروا ہو پس جو شخص اس جہالت کی حالت کو دور کرنے اور اس شگاف کو بند کرنے کی کوشش کرے گا۔ خواہ وہ اس کی تعلیم واشاعت کی ذمہ داری قبول کرے یا اس کی تنفیذ کا بار اٹھائے۔ اس طرح اس مٹی ہوئی سنت کی تجدید کرے اور اس کو زندہ کرنے کے لیے کمر کس لے تو ایک ایسی سنت کو زندہ کرنے کی وجہ سے جسے زمانے نے مٹا دیا ہے، اسے خدا کے دربار میں ایسی قربت نصیب ہوگی کہ قربت کا کوئی بھی درجہ اس کی بلندی کو پا نہیں سکے گا۔ (احیاء علوم الدین۔ ج ۲ ص ۲۶۹)

س: امر بالمعروف ونہی المنکر کا معنی ومفہوم واضح کریں۔

ج: قرآن وحدیث میں نیکی اور بدی کے لئے اکثر دو الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ معروف کے لفظی معنی جانی پہچانی چیز کے ہیں، چنانچہ ہر وہ چیز جو لوگوں میں جانی پہچانی اور مشہور ہو، لوگ اسے دیکھ کر اجنبیت کا اظہار نہ کریں، بلکہ اسے پسند کریں۔ معروف کہلائے گی۔ اس کے برعکس ہر اس چیز کو جسے لوگ نامناسب اور قابل نفرت ہونے کے باعث ناپسند کریں منکر کہا جائے گا۔

س: امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا اصطلاحی معنی ومفہوم بیان کریں۔

ج: شرعی اصطلاح میں ہر چیز جو شریعت میں وارد ہونے کی وجہ سے اس کے منشاء کے عین مطابق ہو معروف اور جو شریعت میں وارد نہ ہونے کے باعث غیر معروف اور اجنبی ہو ''منکر'' کہلاتی ہے۔ ان دونوں لفظوں کی سادہ اور عام فہم تشریح یہ ہوگی کہ معروف وہ کام ہے جسے فطرت انسانی پہچانتی ہے، یعنی نیک کام۔ اور منکر وہ فعل ہے جس کا فطرت انسانی انکار کرتی ہے یعنی برا کام۔ یہ دونوں بڑے جامع الفاظ ہیں۔ معروف میں ہر طرح کی اطاعت عبادات اور فضائل شامل ہیں۔ اسی طرح منکر ہر قسم کے فسق وفجور بدعات اور رذائل پر حاوی ہے۔

س: تشمیت سے کیا مراد ہے؟ اس کا شرعی حکم بیان کریں۔

ج: تشمیت سے مراد ہے چھینک کا جواب دینا۔ سنت نبوی ﷺ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور اگر چھینک والے آدمی کے پاس کوئی دوسرا شخص ہو تو وہ اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے۔ اس جواب کو عربی کے اندر تشمیت کہا جاتا ہے۔

س: عطاس سے کیا مراد ہے؟ اس کا شرعی حکم بحوالہ حدیث بیان کریں۔

ج: عطاس سے مراد ہے چھینکنا۔ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿عطس رجلان عند النبی ﷺ فشمت احدهما ولم یشمت الآخر فقیل له فقال هذا الحمد لله وهذا لم یحمدلله﴾
ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں دو شخصوں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کے لیے یرحمک اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) کہا اور دوسرے کے لیے نہ کہا۔ آپ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا تھا اور اس نے الحمد للہ نہ کہا تھا۔

س: تثاؤب کے کیا معنی ہیں اور یہ کس چیز کی علامت ہیں؟

ج: التثاؤب سے مراد ہے جمائی لینا۔ التثاؤب کے اصلی معنی ہے ایسی چیز کھانا پینا جس سے کچھ دیر کے لئے غنودگی طاری ہو جائے جس سے جمائی پیدا ہوتی ہے۔
جمائی غفلت اور بوجھل ہونے کی علامت ہے۔ جمائی سے انسان کے حواس کند ہو جاتے ہیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو جہاں تک ہو سکے اسے روک دے۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس کی ہنسی اڑاتا ہے۔

س: مسجد کا لغوی مفہوم بیان کریں۔

ج: مسجد کے لغوی مفہوم سجدہ کرنے کی جگہ ہیں۔

س: مسجد کا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: اصطلاح میں مسجد سے مراد وہ جگہ ہے جہاں با جماعت نماز ادا کی جاتی ہے۔ ہر وہ جگہ جہاں عبادت کی جائے یا نماز کے لیے وقف کر دی جائے، مسجد کہلاتی ہے۔

س: اسلامی معاشرے میں مسجد کا کردار بیان کریں۔

ج: اسلامی معاشرے میں مسجد کی عظمت و رفعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق سب سے پہلا گھر خانہ کعبہ کا ہے۔ جہاں مسجد تعمیر کی گئی۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿انّ اوّل بیت وضع للنّاس للّذی ببكة مبركاً وّهدی للعلمین﴾ بے شک دنیا میں پہلا گھر جو تعمیر کیا گیا لوگوں کے لیے جو کہ مکہ مکرمہ میں ہے وہ لوگوں کے لیے باعث ہدایت ہے۔ (آل عمران: ۹۶)

س: مسجد کے آداب مختصراً بیان کریں۔

ج: مساجد چونکہ اللہ کا گھر ہیں اس لیے حضور ﷺ نے ان کے آداب بھی بیان فرمائے ہیں۔ چند اہم آداب یہ ہیں:

(۱) مسجد میں پاک صاف ہو کر جانا چاہیے۔

(۲) مسجد میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ وہ پورا عمدہ لباس اور پاک صاف لباس پہنے۔

(۳) مسجد میں ادب سے بیٹھنا چاہیے اور وہاں صرف اللہ کا ذکر اور اس کی عبادت کی جائے۔ دنیاوی باتیں اور ہنسی مذاق وغیرہ نہ کیا جائے یعنی کوئی قول و فعل ایسا نہ ہو جس سے مسجد کے تقدس پر حرف آئے۔

(۴) مسجد میں شور نہیں کرنا چاہیے کیونکہ حدیث میں ہے کہ مسجد میں شور کرنے والے پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔

س: مسجد کو کن مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے؟ کوئی سے پانچ مقصد بیان کریں۔

ج: اسلامی معاشرے میں مسجد کو مرکزیت حاصل ہے، مختصر یہ کہ مسجد کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

۱) مسجد بطور عبادت گاہ: مسجد کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہاں مسلمان اکٹھے ہو کر نماز ادا کر سکتے ہیں اور خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کر سکتے ہیں۔ نیز نماز جمعہ، نماز تراویح، تلاوت قرآن اور درس و ارشاد کی محفلیں مسجد میں ہی منعقد کی جاتی ہیں۔ اس لیے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ نماز جماعت کے ساتھ ادا نہیں کرتے میرا دل کرتا ہے کہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

۲) مسجد بطور مرکز تعلیم: مسجد کو مرکز تعلیم کی حیثیت حاصل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلا مسلمانوں کا تعلیمی مرکز مسجد نبوی کو بنا دیا اور صفہ کا چبوترہ درس و تدریس کے لیے مخصوص کر دیا، نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب فتوحات

اسلامی بڑھ گئیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہاں سب سے پہلے مساجد تعمیر کیں اور ان میں صحابہ کرام کو متعین کر دیا تا کہ تعلیمات اسلامی لوگوں تک پہنچتی رہیں۔

۳) تبلیغ اسلام کا مرکز: مسجد مسلمانوں کا مرکزی مقام ہے، یہاں لوگ آپس میں دینی امور پر گفتگو کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو دینی احکامات کی تعلیم دیتے ہیں، نیز مسلمانوں کے بچے یہاں سے اسلامی تعلیمات سیکھتے ہیں اور بڑے وعظ و نصیحت کی محفلوں سے سرور ابدی حاصل کرتے ہیں۔

۴) مسجد بطور اصلاح معاشرہ: مسجد بطور اصلاح معاشرہ بھی استعمال کی جاتی ہے کیوں کہ یہاں نیکیوں کی اشاعت اور برائیوں کی روک تھام کی جاتی ہے، اس لیے قرآن مجید میں ہے:

﴿انّ الصلوٰة تنهى عن الفحشاء والمنكر﴾ (العنکبوت:۴۵)

"بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"

۵) مسجد کا استعمال بطور سرکاری امور: مسجد کو گورنمنٹ ہاؤس کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کا ثبوت تاریخ سے ملتا ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے نجران کے عیسائی وفد کو مسجد میں ٹھہرایا تھا۔ اور مجلس شوریٰ کا اجلاس مسجد میں ہوتا تھا۔

س: عقیدہ کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: باندھی ہوئی یا گرہ لگائی ہوئی چیز۔

س: عقیدہ کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

ج: پختہ اور دائمی نظریات

س: اسلام کے بنیادی عقائد کون سے ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ پر ایمان" فرشتوں پر ایمان" آسمانی کتاب و صحائف پر ایمان، رسولوں پر ایمان، آخرت پر ایمان۔

س: اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ کون سا ہے؟

ج: عقیدہ توحید۔

س: شرک کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: حصے داری۔ ساجھا پن۔

س: شرک کا اصطلاحی مفہوم کیا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کی ذات" صفات" قدرت اور صفات کے تقاضوں میں کسی اور کو اس کا حصہ دار یا ساجھی ٹھہرانا۔

س: کون سا گناہ قابل بخشش نہیں ہے؟

ج: شرک۔

س: رسالت کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: پیغام پہنچانا۔

س: رسول کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: پیغام پہنچانے والا۔

س: نبی کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: خبر دینے والا

س: وحی کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: دل میں چپکے سے کوئی بات ڈالنا اشارہ کرنا۔

س: وحی کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کا پیغام جو اس نے اپنے کسی رسول یا نبی کی طرف نازل کیا۔

س: انبیاء کرام ﷺ کی تعداد کتنی ہے؟

ج: ایک لاکھ چوبیس ہزار

س: ختم کے معنی کیا ہیں؟

ج: مہر لگانا' بند کرنا' آخر تک پہنچانا'' کسی کام کا پورا کر کے فارغ ہو جانا۔

س: خاتم کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

ج: آخری۔

س: ختم نبوت کا کیا مفہوم ہے مختصراً لکھیے۔

ج: آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول کسی حیثیت سے نہیں آئے گا۔

س: اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے اور آخری رسول کون تھے؟

ج: حضرت آدم سب سے پہلے اور حضرت محمد ﷺ سب سے آخری رسول تھے۔

س: ملک کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: قاصد

س: فرشتوں کے لئے ملک کے علاوہ کون سا لفظ استعمال ہوتا ہے؟

ج: رسول۔

س: چار مشہور فرشتوں کے نام اور ان کے فرائض لکھیے؟

ج: 1- حضرت جبرائیل علیہ السلام (وحی لانا) 2- حضرت میکائیل علیہ السلام (مخلوق کی روزی رسانی کا انتظام کرنا) 3- حضرت عزرائیل علیہ السلام (جانداروں کی روح قبض کرنا)۔4- حضرت اسرافیل علیہ السلام (قیامت کے لئے صور پھونکنا)

س: الہامی کتابوں کے نام مع صاحب کتاب تحریر کریں۔

ج: 1- توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔2- زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔3- انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔4- قرآن مجید حضور پاکؐ پر نازل ہوئی۔

س: ان دو انبیاء کے نام لکھیے جن پر صحیفے نازل ہوئے۔

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام پر۔

س: تمام الہامی کتب کی مشترک تعلیمات کیا ہیں؟

ج: توحید، رسالت، اللہ تعالیٰ کی عبادت، آخرت پر ایمان اور اعمال کی جزا و سزا۔

س: جد الانبیاء کس نبی کو کہا جاتا ہے؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو۔

س: کس نبی کو قرآن مجید میں ذوالنون اور صاحب الحوت کہا گیا ہے؟

ج: حضرت یونس علیہ السلام کو۔

س: کلیم اللہ کس نبی کا لقب ہے اور ذبیح اللہ کس نبی کا لقب ہے؟

ج: کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا۔

س: آدم ثانی کس نبی کو کہا جاتا ہے؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام کو

س: حبیب اللہ کا لقب کس پیغمبر کو ملا ہے؟

ج: حضرت محمد ﷺ کو۔

س: اسرائیل کس نبی کا لقب ہے؟

ج: حضرت یعقوب علیہ السلام کا۔

س: ارکان اسلام کون کون سے ہیں؟

ج: کلمہ شہادت'' نماز قائم کرنا'' زکوۃ دینا'' رمضان المبارک کے روزے رکھنا'' بیت اللہ کا حج کرنا۔

س: جہاد کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: کوشش کرنا۔

س: جہاد کے دوران نماز کا ثواب کس قدر بڑھتا ہے؟

ج: 70 گنا۔

س: اللہ تعالی سے محبت کی علامت کیا ہے؟

ج: آپ ﷺ کے احکامات وسنت کی پیروی۔

س: نماز پنجگانہ کب اور کس موقع پر فرض ہوئیں؟

ج: نماز پنجگانہ 27 رجب 10 نبوی میں معراج شریف کے موقعہ پر فرض ہوئیں۔

س: کیا کسی نبی سے اللہ تعالی نے براہ راست بات بھی کی ہے؟

ج: جی ہاں۔ اللہ تعالی حضرت موسی علیہ السلام سے براہ راست بات کیا کرتے تھے۔

س: کیا جرابوں پر مسح کیا جا سکتا ہے؟

ج: جی ہاں۔ جرابوں پر مسح کیا جا سکتا ہے

س: دن رات میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

ج: دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

س: سجدہ سہو کب کیا جاتا ہے؟

ج: جب نماز میں کمی بیشی ہو جائے تو سجدہ سہو کیا جاتا ہے۔

س: نماز تہجد کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: نماز تہجد رات کے آخری وقت میں پڑھی جاتی ہے۔

س: نماز تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج: نماز تہجد کی کم از کم دو رکعتیں ہیں۔ رسول پاک ﷺ کا معمول آٹھ رکعتوں کا تھا یہ نوافل ہوتے ہیں اس سے زیادہ بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔

س: نماز تراویح کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: نماز تراویح رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

س: نماز تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج: نماز تراویح کی بیس رکعتیں ہیں۔

س: نماز چاشت کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: نماز چاشت اس وقت پڑھی جاتی ہے جب سورج اچھی طرح نکل آئے اور اس کا وقت زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔

س: نماز چاشت کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج: نماز چاشت میں اختیار ہے کہ چاہے چار رکعت پڑھے یا چار سے زیادہ نبی کریم ﷺ نے چار رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور چار رکعت

سے زیادہ بھی پڑھی ہیں۔

س: صلوۃ التسبیح کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: صلوۃ التسبیح زوال کے اوقات کے علاوہ کسی وقت بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

س: صلوۃ کسوف کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: صلوۃ کسوف سورج گرہن کے وقت پڑھی جاتی ہے اور اس کی دو رکعتیں ہیں۔

س: خسوف کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: خسوف کی نماز چاند گرہن کے وقت پڑھی جاتی ہے اس کی بھی دو رکعتیں ہیں۔

س: نماز باجماعت ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے سے کتنا زیادہ اجر رکھتا ہے؟

ج: ستائیں گنا۔

س: نماز قصر سے کیا مراد ہے؟

ج: سفر کے دوران نماز مختصر کرنے کو نماز قصر کہتے ہیں۔

س: نماز قصر کتنے فاصلے سے شروع ہوتی ہے؟

ج: نماز قصر کی مسافت اڑتالیس میل ہے۔

س: نماز قصر کہاں سے شروع کی جائے؟

ج: سفر پر روانہ ہونے کے بعد مسافر آبادی سے نکلتے ہی قصر کرسکتا ہے اگر آبادی کے اندر ہو تو قصر شروع نہ کرے۔

س: بے روح نمازوں سے کیا مراد ہے؟

ج: وہ نمازیں جن سے انسان کی اصلاح نہ ہو۔

س: سونے اور چاندی کا نصاب زکوۃ کیا ہے؟

ج: ساڑھے سات تولے سونا اور ساڑھے باون تولے چاندی شرح زکوۃ ڈھائی فیصد ہے۔

س: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام کے کون سے رکن کی ادائیگی کے انکار پر جہاد کیا تھا؟

ج: زکوۃ کی ادائیگی پر۔

س: زکوۃ کے مصارف کون کون سے ہیں؟

ج: آٹھ مصارف یہ ہیں۔ فقراء، مساکین، عاملین، زکوۃ، مولفۃ القلوب، غلاموں کی آزادی، قرض کی ادائیگی، فی سبیل اللہ اور مسافر۔

س: زکوۃ کے کیا معنی ہیں؟

ج: زکوۃ کے معنی ہیں پاک ہونا نشوونما پانا اور اصطلاح میں اس سے مراد مالی عبادت ہے جو ہر سال مسلمان اپنے مال سے مقرر حصہ ان لوگوں کو دیتے ہیں جو اس کے مستحق ہوں۔

س: کیا زکوۃ پچھلی شریعتوں میں بھی تھی؟

ج: جی ہاں زکوۃ پچھلی شریعتوں میں بھی تھی۔

س: کیا غیر مسلم پر زکوۃ واجب ہے؟

ج: غیر مسلم پر زکوۃ واجب ہے۔

س: سونے کا نصاب کیا ہے؟

ج: ساڑھے سات تولے سونا پر زکوۃ واجب آئے گی۔

س: چاندی کا نصاب کیا ہے؟

ج: چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے ہے۔

س: کیا جانوروں کی زکوٰۃ واجب ہے؟

ج: جی ہاں ایسے جانور جن کو افزائش نسل کے لئے اور دودھ دینے کے لئے رکھا جائے ان کی زکوٰۃ واجب ہے۔

س: عاملین سے کیا مراد ہے؟

ج: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ کی تقسیم اور اس کے حساب پر مامور ہوں۔

س: رقاب سے کیا مراد ہے؟

ج: رقاب سے مراد غلام ہیں زکوٰۃ کے مال میں سے غلاموں کی آزادی کے لئے بھی رقم دی جاسکتی ہے۔

س: غارمین سے کیا مراد ہے؟

ج: غارمین سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر قرضہ ہو زکوٰۃ کے مال سے ان کے قرضہ کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔

س: ابن السبیل سے کیا مراد ہے؟

ج: ابن السبیل سے مراد مسافر ہیں اگر کسی مسافر کو ضرورت پڑ جائے تو زکوٰۃ کی رقم سے اسے پیسے دیئے جاسکتے ہیں۔

س: عشر کے کیا معنی ہیں؟

ج: عشر کے لغوی معنی دسواں حصہ لیکن اصطلاح شریعت میں عشر سے مراد پیداوار کی زکوٰۃ نکالنا ہے۔

س: کیا قرآن مجید میں عشر کا ثبوت ملتا ہے؟

ج: جی ہاں قرآن میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

س: عشر کن چیزوں میں واجب ہے؟

ج: زمین سے جو پیداوار بھی ہوگی اس پر عشر واجب ہے خواہ وہ ذخیرہ کی جاسکتی ہو یا نہ کی جاسکتی ہو۔

س: رکاز سے کیا مراد ہے؟

ج: رکاز سے مراد معدنیات ہیں چونکہ یہ زمین میں پوشیدہ ہوتی ہیں اس لئے انہیں رکاز کہا جاتا ہے۔ جو برآمد شدہ چیز زمین سے نکلے اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔

س: صدقہ فطر سے کیا مراد ہے؟

ج: صدقہ فطر ہر خوشحال مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ ہر ایک پر واجب ہے۔

س: صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

ج: عید کے دن طلوع فجر صدقہ واجب ہونے کا وقت ہے چنانچہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے فوت ہو جائے اس پر واجب نہیں اور نہ اس نومولود بچے پر جو طلوع فجر کے بعد پیدا ہوا ہو۔

س: صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت کونسا ہے؟

ج: صدقہ فطر کے ادا کرنے کا وقت عید کے دن طلوع فجر ہے۔ لیکن حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ یہ عید سے چند دن قبل دے دیا جائے تاکہ غریب لوگ بھی عید کے لئے خریداری کر سکیں۔

س: کیا جس شخص نے روزے نہ رکھے ہوں اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے؟

ج: جی ہاں ایسے شخص پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

س: صدقہ فطر کس شکل میں ادا کیا جاسکتا ہے؟

ج: صدقہ فطر غلے کی شکل میں بھی دیا جاسکتا ہے اور رقم کی صورت میں بھی۔ زیادہ بہتر یہی ہے کہ پیسے دیئے جائیں تاکہ حاجت مند کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ لے سکے۔

س: صدقہ فطر کے مصارف کون سے ہیں؟

ج: صدقہ فطر کے مصارف بھی وہی ہیں جو زکوۃ کے ہیں۔

س: زکوۃ کب فرض ہوئی؟

ج: 8ھ میں زکوۃ فرض ہوئی۔

س: صوم سے کیا مراد ہے؟

ج: صوم عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں کسی چیز سے رک جانا اور کسی چیز کو ترک کر دینا۔ لیکن اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ انسان صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جنسی ملاپ سے رکا رہے۔

س: روزے کس سال فرض ہوئے؟

ج: روزے مدنی زندگی میں 2 ہجری میں فرض ہوئے۔

س: کیا روزے کا ذکر قرآن میں آیا ہے؟

ج: جی ہاں قرآن مجید میں روزے کا ذکر آیا ہے۔

س: روزے کا مقصد کیا ہے؟

ج: قرآن مجید میں روزے کا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے تاکہ تم میں تقوی پیدا ہو۔

س: فرض روزے کون سے ہیں؟

ج: رمضان المبارک کا سارا مہینہ فرض روزوں کا ہے۔

س: واجب روزے کون سے ہیں؟

ج: نذر اور کفارے کے روزے واجب ہیں۔

س: کس چیز سے روزہ افطار کرنا سنت ہے؟

ج: کھجور اور پانی سے روزہ افطار کرنا سنت ہے۔

س: کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج: سب کچھ کھانے پینے اور جنسی لذت حاصل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

س: روزے کی قضاء کس طرح کی جائے؟

ج: رمضان کے روزے اگر کسی وجہ سے چھوٹ جائیں تو جب موقع ملے رکھ لئے جائیں۔

س: قرآن مجید کب نازل ہونا شروع ہوا؟

ج: 27 رمضان المبارک کو۔

س: رمضان المبارک اور پاکستان کا کیا تعلق ہے؟

ج: پاکستان 27 رمضان المبارک کی شب کو معرض وجود میں آیا۔

س: تراویح کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: تراویح رمضان المبارک میں عشاء کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

س: تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج: نماز تراویح کی بیس رکعتیں ہیں۔

س: تراویح کب شروع ہوتی ہے؟

ج: جس رات رمضان کا چاند نظر آ جائے اسی رات سے تراویح کی نماز شروع ہو جاتی ہے۔

س: نماز تراویح کا وقت کب تک رہتا ہے؟

ج: نماز تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے۔

س: نماز تراویح اکیلے پڑھنی چاہیے یا جماعت کے ساتھ؟
ج: نماز تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے۔
س: رمضان المبارک میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنے چاہیں یا اکیلے؟
ج: رمضان المبارک میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنے چاہیں۔
س: تراویح میں ختم قرآن سنت ہے یا نہیں؟
ج: تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا سنت موکدہ ہے۔
س: اعتکاف کے کیا معنی ہیں؟
ج: اعتکاف کے معنی کسی جگہ میں بند ہونے اور ٹھہرنے کے ہیں۔
س: اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟
ج: واجب" "مستحب" "سنت موکدہ۔
س: واجب اعتکاف سے کیا مراد ہے؟
ج: نذر کا اعتکاف واجب ہے اگر کسی نے نذر مانی کہ میرا یہ کام ہو گیا تو میں اعتکاف کروں گا تو نذر کے پورا ہونے پر اعتکاف واجب ہے۔
س: مستحب اعتکاف سے کیا مراد ہے؟
ج: رمضان کے آخری عشرے کے سوا ہر اعتکاف مستحب کہلاتا ہے۔
س: اعتکاف سنت موکدہ سے کیا مراد ہے؟
ج: رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت موکدہ کفایہ ہے۔
س: افضل ترین اعتکاف کون سا ہے؟
ج: افضل ترین اعتکاف وہ ہے جو مسجد حرام میں کیا جائے۔
س: مسجد حرام کے بعد کس مسجد میں اعتکاف کرنا افضل ہے؟
ج: مسجد نبوی میں۔
س: اعتکاف کی شرائط کون سی ہیں؟
ج: مسجد میں قیام 2 نیت 3 حدث اکبر سے پاک 4 روزہ۔
س: مسنون اعتکاف کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟
ج: مسنون اعتکاف کا وقت بیس رمضان کو غروب آفتاب کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور عید کا چاند نظر آتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔
س: حج کے لغوی معنی کیا ہیں؟
ج: زیارت کا ارادہ کرنا۔
س: میقات سے کیا مراد ہے
ج: میقات سے وہ خاص متعین جگہ ہے جہاں سے احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہونا جائز نہیں۔
س: مختلف ممالک سے آنے والوں کے لئے کتنے میقات مقرر ہیں؟
ج: مختلف ممالک سے آنے والوں کیلئے پانچ میقات مقرر ہیں۔
س: پانچوں میقات کے نام بتائیں؟
ج: 1- ذوالحلیفہ 2- ذات عرق 3- جحفہ 4- قرن المنازل 5- یلملم۔
س: تلبیہ سے کیا مراد ہے؟

ج: حج کی نیت کے ساتھ ہی حج کرنے والا شخص جو کلمات دہراتا ہے اسے تلبیہ کہتے ہیں۔

س: طواف کے کیا معنی ہیں؟

ج: طواف کے معنی ہیں کس چیز کے ارد گرد چکر لگانا یا گھومنا اور اصطلاح میں طواف بیت اللہ کے گرد چکر لگانے کو کہتے ہیں۔

س: استلام سے کیا مراد ہے؟

ج: استلام کے لغوی معنی چھونا یا بوسہ دینا کے ہیں۔ اصطلاح سے حجر اسود کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔

س: رمل سے کیا مراد ہے؟

ج: شانے ہلا کر تیز اور اکڑ کر چلنے کو رمل کہتے ہیں اس سے قوت اور طاقت کا اظہار ہوتا ہے۔

س: سعی سے کیا مراد ہے؟

ج: سعی کے لغوی معنی ہیں اہتمام سے چلنا دوڑنا اور کوشش کرنا اصطلاح میں سعی سے مراد صفا مروہ کے درمیان دوڑنا ہے۔

س: رمی سے کیا مراد ہے؟

ج: لغت میں رمی کے معنی نشانہ لگانا اور پھینکنا کے ہیں۔ لیکن اصطلاح میں حج کے اس عمل کو رمی کہا جاتا ہے۔ جس میں حاجی پتھر کے تینوں ستونوں پر کنکریاں مارتا ہے۔

س: حلق یا تقصیر سے کیا مراد ہے؟

ج: حلق کے لغوی معنی ہیں سر منڈانا اور تقصیر کے لغوی معنی ہیں بال کتروانا۔ حالت احرام سے باہر آنے کے لئے بال کتروانا یا سر منڈوانا لازمی ہے۔

س: ہدی سے کیا مراد ہے؟

ج: ہدی کے لغوی معنی ہیں تحفہ اور ہدیہ لیکن شریعت کی اصطلاح میں ہدی سے مراد وہ جانور ہے جس کی حج کرنے والا شخص قربانی کرتا ہے۔

س: ملتزم سے کیا مراد ہے؟

ج: ملتزم بیت اللہ کی دیوار کے اس حصے کو کہتے ہیں جو باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان ہے۔

س: عمرہ سے کیا مراد ہے؟

ج: عمرہ سے مراد آباد مکان کا ارادہ کرنا، زیارت کرنا، اصطلاح میں عمرے سے مراد وہ چھوٹا حج ہے جو ہر زمانے میں کیا جاسکتا ہے اور اس کے لئے کوئی دن اور وقت مقرر نہیں ہے۔

س: سنت کی آئینی حیثیت کے نام سے مشہور کتاب کس نے تالیف کی؟

ج: یہ کتاب مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تالیف ہے۔

س: مشہور اور عزیز حدیث میں کتنے راوی ہوتے ہیں؟ ان کی تعداد بیان کریں۔

ج: عزیز حدیث میں راویوں کی تعداد کم از کم دو ہوتی ہے جبکہ مشہور حدیث میں راویوں کی تعداد تین پائی جاتی ہے۔

س: حضرت عائشہؓ نے کتنی احادیث روایت کیں؟ نیز ان کا سن وفات بھی تحریر کریں۔

ج: حضرت عائشہؓ نے 49ھ میں وفات پائی اور ان کی روایات کی تعداد 2210 ہے۔

س: زہد نبوی ﷺ پر ایک حدیث کا ترجمہ تحریر کریں۔

ج: زہد دنیا میں دل اور جسم کو راحت پہنچاتا ہے۔

س: امام بخاری کا مکمل نام بتائیں نیز ان کی تالیف کردہ کتاب کا نام بھی درج کریں۔

ج: امام بخاری کا پورا نام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری ہے اور انہوں نے الجامع الصحیح نام سے حدیث کی کتاب تحریر کی جو صحیح بخاری

کے نام سے مشہور ہوئی۔

س: ثلاثیات سے کیا مراد ہے؟ صحیح بخاری میں ان کی تعداد بیان کریں۔

ج: ثلاثیات سے مراد ہے صحیح بخاری کا تین دفعہ لکھا جانا مگر ثلاثیات کی تعداد تین ہے۔

س: امام بخاری کی صرف پانچ کتب کے نام لکھیے۔

ج: ۱۔تاریخ کبیر ۲۔ برالوالدین ۳۔ کتاب خلف الامام ۴۔ کتاب الضعفاء ۵۔ کتاب الفوائد ۶۔ تاریخ صغیر

س: صحیح بخاری پر لکھی جانے والی کوئی سی تین شروحات کے نام لکھیں۔

ج: ۱۔ فتح الباری ۲۔ عمدۃ القاری ۳۔ ارشاد الباری ۴۔ شرح نووی۔

س: کاتبین وحی میں سے صرف پانچ کے نام لکھیں۔

ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت زید بن ثابتؓ۔

س: تفسیر معارف القرآن کس نے تحریر کی؟

ج: مفتی محمد شفیع نے۔

س: کیا رہبانیت اسلامی فعل ہے یا غیر اسلامی؟

ج: رہبانیت غیر اسلامی فعل ہے۔

س: حدیث جبرائیل کا موضوع تحریر کریں۔

ج: حدیث جبرائیل کا موضوع ایمانیات ہے۔

س: قیامت کی علامات میں سے صرف دو علامتیں تحریر کریں۔

ج: ۱۔ لونڈی اپنے آقا کو جنم دے گی ۲۔ چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنائیں گے ۳۔ اولاد نافرمان ہوگی ۴۔ ہر گھر سے موسیقی کی آواز آئے گی۔

س: حدیث مقطوع اور حدیث منقطع میں فرق بیان کریں۔

ج: حدیث مقطوع وہ قول ہے جو تابعی یا تبع تابعی کی جانب منسوب ہو جبکہ منقطع حدیث میں ایک یا دو راوی منقطع ہوتے ہیں۔

س: سنن حدیث کی کونسی کتاب ہے؟

ج: سنن حدیث کی وہ کتاب ہے جس کی ترتیب فقہی ابواب کے مطابق ہو۔

س: تعمیر مسجد کی فضیلت پر ایک حدیث کا ترجمہ قلم بند کریں۔

ج: جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

س: حافظ ابن حجر عسقلانی کی دو کتب کے نام تحریر کریں۔

ج: فتح الباری۔ شرح نخبۃ الفکر۔

س: اسمائے حسنہ کی تعداد بیان کریں نیز دو اسمائے حسنہ بمع ترجمہ تحریر کریں۔

ج: اسمائے حسنہ کی تعداد 99 ہے مشہور اسمائے حسنہ میں الرحمٰن (بہت مہربان) الرحیم (بہت رحم کرنے والا) الملک (بادشاہ) ہیں

س: حدیث کی حفاظت کے کتنے ذرائع ہیں کسی دو کے نام لکھیں۔

ج: حفاظت حدیث کے دو ذرائع ہیں

۱۔حفظ ۲۔کتابت

س: حدیث کا متضاد کیا ہے؟

ج: حدیث کا متضاد قدیم ہے۔

س: سنت کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

ج: لغت میں سنت کے معنی "طریقہ مسلوکہ" یعنی وہ راستہ ہے جس پر چلا جائے چاہے وہ برا ہو یا اچھا۔ تاہم سنت سے مراد وہ دینی طریقہ جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں اختیار فرمایا۔

س: حضور ﷺ کے کونسے خطوط حال ہی میں دریافت ہوئے ہیں؟

ج: مقوقس، شاہ مصر اور نجاشی حبشہ کے نام حضور ﷺ کے خطوط کی اصل کا پیاں حال ہی میں دریافت ہوئی ہیں۔

س: کتاب الآثار اور موطا دونوں میں سے پہلے کون سی کتاب لکھی گئی؟

ج: اس پر تو اتفاق ہے کہ یہ دونوں کتابیں حدیث کی قدیم ترین کتابیں ہیں (جو اپنی اصل حالت میں ابھی تک محفوظ ہیں) ان دونوں میں سے پہلے کونسی کتاب لکھی گئی اس میں اختلاف ہے۔ بظاہر کتاب الآثار مقدم معلوم ہوتی ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ تابعی ہیں اور امام مالک سے جو تبع تابعی ہیں عمر میں پندرہ سال بڑے ہیں۔

س: حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے دور میں کن کن علماء نے تدوین حدیث کی خدمت سرانجام دیں؟

ج: کوفہ کے امام شعبی، مدینہ کے امام زہری اور شام کے امام مکحول وغیرہ

س: تاریخ حدیث پر لکھی گئی تین کتابوں کے نام مع مؤلفین کے اسماء گرامی لکھئے۔

ج: ۱۔بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔

۲۔الحدیث والمحدثون از استاد محمد ابوزہو قاہرہ۔

۳۔تدوین حدیث از علامہ سید مناظر احسن گیلانی۔

س: متواتر حدیث کی شرائط بیان کریں۔

ج: ۱۔بلاتعین کثرۃ رواۃ ۲۔ہر دور میں کثرۃ رواۃ کی بحالی ۳۔راویوں کا جھوٹ پر جمع ہونا عادتاً وعقلاً محال ہو ۴۔روایت کا تعلق جو اس سمع وبصر وغیرہ سے ہو۔

س: اوصاف رواۃ کے اعتبار سے خبر واحد مقبول کی اقسام بیان کریں۔

ج: ۱:صحیح لذاتہ ۲:صحیح لغیرہ ۳:حسن لذاتہ ۴:حسن لغیرہ

س: قبول ورد کے اعتبار سے خبر واحد کی اقسام بیان کریں۔

ج: ۱:خبر واحد مقبول ۲:خبر واحد مردود

س: خبر واحد مردود کی اقسام بلحاظ سقوط رواۃ؟

ج: ۱:معلق ۲:متروک ۳:منکر ۴:شاذ ۵:معلل ۶:مقلوب ۷:مدرج ۸:مضطرب ۹:محرف ومصحف ۱۰:المزید فی متصل الاسانید۔

س: اہل الوبر سے کیا مراد ہے؟

ج: اہل الوبر اونٹوں کے بالوں سے بنے ہوئے خیموں میں رہنے والے خانہ بدوشوں کو کہتے ہیں۔

س: سمسار سے کیا مراد ہے؟

ج: سمسار سے مراد دلال ہے۔

س: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ویسی ہی ایک چیز۔ یہ دوسری چیز کیا ہے؟

ج: یہ دوسری چیز حدیث نبوی ہے۔

س: میرے قول کو حدیث نبوی ﷺ اور اقوال صحابہؓ کے ہوتے ہوئے ترک کردو، یہ کس کا قول ہے؟

ج: یہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

س: حدثنی اور اخبرنی میں کیا فرق ہے؟

ج: اگر استاد پڑھے اور شاگرد سنتا رہے تو حدثنی اور جمع کی صورت میں حدثنا کہا جاتا ہے اور اگر شاگرد پڑھے اور استاد سنتا رہے تو شاگرد کے اکیلا ہونے کی صورت میں اخبرنی اور جمع ہونے کی صورت میں اخبرنا کہا جاتا ہے۔

س: اللؤلؤ والمرجان میں درج احادیث کن کتابوں سے منتخب کی گئی ہیں؟

ج: اس کتاب میں درج شدہ احادیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے منتخب کی گئی ہیں۔

س: مندرجہ ذیل حدیث کے حوالہ سے بتائیے کہ رسول ﷺ نے کن برتنوں میں کھانا منع فرمایا ہے؟ ''ونھا ھم من الحنتم والدباء والنقیر والمزفت وربما قال المقیر''

ج: رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کے ایک وفد کو ہدایت دیتے ہوئے مندرجہ ذیل برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا کیونکہ زمانہ جاہلیت میں لوگ ان میں شراب پیتے تھے۔

۱۔ حنتم: شراب وغیرہ رکھنے کا سبز رنگ کا ایک برتن۔

۲۔ دباء: تونبا، تومڑی، کدو سے تیار شدہ برتن۔

۳۔ نقیر: کسی درخت یا جڑ کی تنے میں کھود کر بنایا ہوا برتن۔

۴۔ مزفت: روغنی برتن (مزفت وہ برتن ہے جس پر تارکول کا پوچا دیا گیا ہو اسے مقیر بھی کہتے ہیں) (زفت یا تارکول کو کہتے ہیں)

س: حجیت حدیث کے بارے میں کسی صحابی کا کوئی عجیب وغریب واقعہ نقل کریں۔

ج: حضرت ابوایوب انصاریؓ نے ایک حدیث کی خاطر مصر اور جابر بن عبداللہؓ نے شام کا سفر کیا۔ (جامع بیان العلم)

س: حدیث کی اہمیت وحجیت سے متعلق کسی امام یا عالم کا قول نقل کریں۔

ج: امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا ''اذا صحح الحدیث فھو مذھبی''۔

س: آپؓ نے اپنے مجموعہ حدیث کو کیوں جلا دیا؟

ج: اس لئے کہ اس میں بعض احادیث تو وہ تھیں جو براہ راست آپ نے حضور ﷺ سے سنی تھیں اور کچھ بالواسطہ سنی ہوئی تھیں جن میں بہر حال کمی بیشی کا احتمال تھا اس لیے آپؓ نے کمال احتیاط کی بنا پر وہ صحیفہ نظر آتش کر دیا تاکہ جہنم کی آگ کی وعید سے بچ سکیں۔

س: حفاظت حدیث کے سلسلہ میں حضرت عثمانؓ کی کارکردگی کا کوئی واقعہ پیش کریں۔

ج: بلوائیوں کے محاصرہ کے دوران لوگوں نے آپ سے لڑائی کی اجازت مانگی تو آپؓ نے فرمایا مجھے اس وقت جو کچھ کرنا ہے وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے سب کچھ بتا دیا گیا ہے چنانچہ نبی ﷺ کی حدیث کی حفاظت میں اپنی جان دے دی لیکن حدیث کے خلاف عمل نہیں کیا۔

س: ان کی مرویات کی تعداد بیان کریں۔

ج: حضرت ابوہریرہؓ کی ۵۳۷۴، حضرت انس کی ۱۲۸۶، حضرت عائشہ کی ۲۲۱۰، حضرت عبداللہ بن عباس کی ۱۶۶۰، حضرت جابر بن عبداللہ کی ۱۵۴۰، حضرت ابوسعید خدری کی ۱۱۷۰ حضرت عبداللہ بن عمر کی مرویات کی تعداد ۱۶۳۰ ہے۔

س: تابعین میں سے بڑے شہروں کے محدثین کا تذکرہ کیجئے۔

ج: مدینہ منورہ میں سعید بن المسیبؒ محمد بن شہاب الزہریؒ مکہ مکرمہ میں عکرمہ مولی ابن عباس، عطا ابن ابی رباح، کوفہ میں ابراہیم نخعی، امام شعبی، امام ابوحنیفہ بصری میں حسن بصری محمد بن سیرین شام میں مکحول کعب الاحبار وغیرہ مشہور ہیں۔

س: آئمہ فقہ کے اسمائے گرامی تقدیم زمانے کے لحاظ سے لکھیں۔

ج: امام ابوحنیفہ (نعمان بن ثابت ۸۰ھ تا ۱۵۰ھ)، امام مالک بن انس (۹۵ھ تا ۱۷۹ھ)، امام محمد بن ادریس شافعی (۱۵۰ھ تا ۲۰۴ھ) امام احمد بن حنبل (۱۶۴ھ تا ۲۴۱ھ)۔

س: تقدیم زمانی کے لحاظ سے مولفین صحاح ستہ کے اسماء مع سن ولادت و وفات تحریر کریں۔

ج: امام بخاری (۱۹۴ھ تا ۲۵۶ھ)، امام ابوداؤد (۲۰۲ھ تا ۲۷۵ھ) امام مسلم (۲۰۲ھ یا ۲۰۴ھ یا ۲۰۶ تا ۲۶۱ھ) امام ترمذی (۲۰۹ھ تا ۲۷۹ھ) ابن ماجہ (۲۰۹ھ تا ۲۷۳ھ)، امام نسائی (۲۱۴ھ تا ۲۱۵ھ تا ۳۰۳ھ) ہے۔

س: مشہور/مستفیض، عزیز اور غریب احادیث کے راویوں کی کم از کم تعداد بیان کریں۔

ج: مشہور راویوں کی تعداد کم از کم تین، عزیز کی دو اور غریب کی ایک ہونا ضروری ہے۔

س: حدیث جبرائیل میں مذکور واقع کب پیش آیا؟

ج: مدنی دور کے آخری ایام میں۔

س: حدیث جبرائیل میں نبی ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پہچان لیا تھا یا نہیں؟

ج: آپ ﷺ کے بقول یہ پہلا موقع تھا کہ آپ حضرت جبرائیل کو نہیں پہچان سکے۔

س: حب الٰہی اور حب رسول کے سلسلہ میں کوئی حدیث بیان کریں۔

ج: ثلاث من کن وجد حلا وۃ الایمان، ان یکن اللہ ورسولہ احب الیہ معا سوا ھما۔

س: حدیث میں انسان کی کس خدمت کو جہاد قرار دیا گیا؟

ج: ففیھما فجاھد کہہ کر آپ ﷺ نے والدین کی خدمت کو جہاد قرار دیا ہے۔

س: بیواؤں، مسکینوں اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں کوئی حدیث بیان کریں۔

ج: الساعی علی الرملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ او القائم اللیل الصائم النھار۔

ترجمہ: بیواؤں اور مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا ایسے ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا جیسے رات کو قیام کرنے والا اور دن کو روزہ رکھنے والا۔

س: حجت کسے کہتے ہیں؟

ج: تین لاکھ احادیث کے پورے عالم کو حجت کہتے ہیں۔

س: مال غنیمت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم بیان کریں؟

ج: غنیمت کے معنی کسی مال کے بغیر محنت و مشقت کے حاصل ہونے کے ہیں۔ جبکہ علامہ ابن اثیر کہتے ہیں وہ مال جو مسلمانوں نے جنگ کے ذریعے گھوڑے اور اونٹ دوڑا کر حربیوں سے حاصل کیا ہو اُس کو مال غنیمت کہتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مال غنیمت وہ ہے جو اہل حرب سے حاصل کیا گیا ہو۔

س: مال فئے کا لغوی اور شرعی مفہوم بیان کریں؟

ج: فے کے معنی پلٹنے کے ہیں جبکہ شرعی اصطلاح میں اس سے مراد وہ مال ہے جو اموال کفار میں سے مسلمانوں کو بغیر جنگ اور جہاد کے حاصل ہو یعنی مسلمانوں کو کوئی مشقت نہ اٹھانی پڑے۔

س: جنگ کا اسلامی تصور بیان کریں؟

ج: اسلام میں جنگ کا تصور یہ ہے کہ وہ دعوت اسلام کی آزادی اور امن و امان کے لیے لڑی جائے اور دوران قتال شرافت اور بہادری کے اصولوں کو مد نظر رکھا جائے۔

س: ریا کا لغوی و اصطلاحی مفہوم بیان کریں؟

ج: ریا کے لغوی معنی دکھاوا اور نمائش کے ہیں، جبکہ اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ انسانی اعمال کی اصل حقیقت اُس کی نیت اور غرض پر مبنی ہے اس کے لیے اعمال کی درستگی اور اچھائی و برائی کا مدار نیت و غرض پر ہے۔

س: ریا کاری کی اقسام بیان کریں؟

ج: ریا کاری کی دو قسمیں ہیں: (۱) شرک اصغر (۲) شرک اکبر

اللہ کی عبادت میں شرک کرنا شرک اکبر ہے۔ دوسروں کو دکھاوے کے لیے عبادت کرنا شرک اصغر ہے۔

س: حدیث اور سنت میں فرق بیان کریں۔

ج: علماء محققین کے نزدیک آپ ﷺ کے قول، فعل، تقریر اور حال و کیفیت وغیرہ کو سنت کہا جاتا ہے۔ لیکن جب ان چیزوں کو الفاظ میں بیان کیا جائے گا تو وہ الفاظ حدیث کہلائیں گے۔ گویا حدیث سنت کی روایت و حکایت کا نام ہے یا یوں کہیے کہ حدیث سنت نبوی ﷺ کا معتبر ترین تاریخی ریکارڈ ہے، گویا کتب حدیث سیرت و سنت نبوی کی امین ہیں۔ حدیث کے بغیر ہم اپنے نبی ﷺ کی زندگی سے راہنمائی حاصل نہیں کر سکتے۔

س: حدیث اور قرآن میں فرق بیان کریں۔

ج: حدیث کو وحی غیر متلو یا وحی خفی کہتے ہیں اور قرآن کو وحی متلو یا وحی جلی کہا جاتا ہے۔ وجہ فرق یہ ہے کہ حدیث کے معانی و مضامین تو منزل من اللہ ہوتے تھے لیکن الفاظ حضور ﷺ کے اپنے ہوتے تھے جبکہ قرآن مجید کے الفاظ اور معانی دونوں چیزیں اللہ کی جانب سے نازل ہوتی تھیں۔

س: ایمان مجمل سے کیا مراد ہے اس کا ترجمہ لکھیں۔

ج: (ترجمہ) ''ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور اس کے تمام احکامات قبول کئے زبان سے اقرار کیا اور دل سے تصدیق کی۔

س: ایمان مفصل کا ترجمہ لکھیں۔

ج: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

س: اللہ تعالیٰ کے متعلق مسلمانوں کے عقائد کیا ہونے چاہئیں؟

ج: 1- اللہ تعالیٰ ایک ہے 2- وہی عبادت کے لائق اور اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ 3- اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ 4- وہ غائب کا جاننے والا ہے۔ 5- اسی نے تمام جہانوں کو پیدا کیا ہے۔ 6- وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ 6- وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ 7- وہ کھاتا پیتا اور سوتا نہیں 8- وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے۔ 8- وہی تمام تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے 9- وہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔ 10- اس کا کوئی بیٹا بیٹی اور بیوی نہیں۔ 11- اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ 12- سارے اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔

س: اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام کیا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ''اللہ'' ہے۔

س: لفظ اللہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے کتنے نام ہیں؟

ج: ننانوے نام۔

س: کیا تمام انبیاء نے توحید کی تعلیم دی تھی؟

ج: جی ہاں۔ تمام انبیاء نے توحید کی تعلیم دی تھی۔

س: کیا قرآن مجید میں توحید کا ثبوت ملتا ہے؟

ج: جی ہاں۔ قرآن مجید میں توحید کا ثبوت ملتا ہے چند آیات لکھی جاتی ہیں۔ 1- اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے فرمایا میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں"۔ 2- اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے فرمایا اے میری قوم والو! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں"۔ 3- اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی جگہ کو نہ پکارنا وہ تمہارا کچھ بھلا نہ کر سکے اور نہ ہی کچھ بگاڑ سکے۔ اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔ 4- "بھلا کون بیقرار کی التجاء قبول کرتا ہے۔ جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور کون اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور کون تم کو زمین میں جانشین بناتا ہے یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ ہرگز نہیں مگر تم بہت کم غور کرتے ہو"۔

س: عقیدہ توحید سے انسانی زندگی میں کون سی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں؟

ج: عقیدہ توحید سے انسانی زندگی میں درج ذیل تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ 1- غلط توہمات کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور انسان دوسروں سے جو امیدیں وابستہ کئے ہوتا ہے ان کا خاتمہ بھی ہو جاتا ہے۔ 2- انسان میں صبر توکل کی صفت پیدا ہوتی ہیں۔ 3- انسان کو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے اور اس کی روح کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ 4- انسان میں وسعت نظر پیدا ہوتی ہے وہ اپنی مشکلات اور مصائب کے وقت صرف ایک اللہ کو پکارتا ہے۔ 5- عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان میں خود داری پیدا ہو جاتی ہے اور وہ دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا کیونکہ وہ جان چکا ہوتا ہے کہ اصل طاقتور ہستی خدا کی ذات ہے۔ 6- انسان میں انکساری کی صفت پیدا ہوتی ہے وہ تکبر اور غرور کے قریب بھی نہیں جاتا۔ 7- عقیدہ توحید سے انسان میں قناعت کی صفت پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں اسے دی ہوتی ہیں وہ ان پر راضی ہو جاتا ہے اور انہیں چیزوں پر قناعت کرتا ہے۔ 8- انسان میں شجاعت کی صفت پیدا ہو جاتی ہے وہ اس بات کو سمجھ جاتا ہے کہ یہ زندگی اللہ کی دی ہوئی امانت ہے اور اسے اسی کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔ 9- انسان کے اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے دوسرے لوگوں کو تنگ نہیں کرتے بلکہ بڑے اچھے طریقے سے پیش آتا ہے۔

س: شرک کی اقسام کونسی ہیں؟

ج: شرک کی اقسام درج ذیل ہیں۔

ذات میں شرک: اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہم جنس قرار دینا اور اس کی حقیقت میں کسی دوسرے کو شریک سمجھنا۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: خداوند کریم کو کسی کی اولاد یا کسی کو خداوند کریم کی اولاد سمجھنا۔

دوسری صورت: اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ کسی اور کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر سمجھنا۔

صفات میں شرک: تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہے بلکہ وہ بے نیاز ہے مخلوق میں جو بھی صفات پائی جاتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتی ہیں۔ وہی غیب کا جاننے والا ہے وہی روزی عطا کرتا ہے وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے اس کے علاوہ کوئی اور روزی نہیں دے سکتا اور نہ کوئی دوسرا نفع و نقصان کا مالک ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے "کوئی چیز اس کے مثل نہیں۔" (الشوریٰ)۔

(3) صفات کے تقاضوں میں شرک: اللہ تعالیٰ عظیم صفات و کمالات کا مالک ہے۔ صرف اسی کی عبادت کی جائے اس کا ہر حکم مانا جائے تمام حاجات اسی سے مانگی جائیں۔ صرف اسی کو حاجت روا اور مشکل کشا مانا جائے۔

س: دنیا میں شرک کی موجودہ صورتیں کون سی ہیں؟

ج: بت پرستی: اس وقت شرک کی ایک صورت بت پرستی ہے یہ قدیم زمانے سے چلی آرہی ہے آج بھی ہندوستان میں بتوں کی پوجا ہو رہی ہے۔

مظاہر قدرت کی پوجا: اس وقت مظاہر قدرت کی پوجا بھی ہو رہی ہے سورج چاند ستارے پہاڑ اور دوسری اشیاء کی پوجا کی جارہی

ہے۔

3- تین خداؤں کا عقیدہ: یہ عقیدہ یہ عیسائیوں میں پایا جاتا ہے ان کے عقیدے کے مطابق خدا تین ہیں قرآن مجید میں اس عقیدے کا رد کیا گیا ہے۔

4- اللہ تعالی کے نیک بندوں کی پوجا: آج کل اللہ تعالی کے نیک بندوں کو بھی حاجت روا اور مشکل کشا تسلیم کیا جا رہا ہے جس طرح عیسائیوں اور یہودیوں نے اپنے انبیاء کے متعلق غلط عقیدہ اپنایا اسی طرح سے آج کے بعض مسلمان بھی انبیاء اور اولیاء کے متعلق عقیدہ رکھتے ہیں۔

س: فرشتوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

ج: فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو نورانی مخلوق مانا جائے اور یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ اللہ تعالی کا ہر حکم بجالاتے ہیں۔ یہ عقیدہ اس لئے ضروری ہے کہ عرب میں اسلام سے پہلے ان کو اللہ کا شریک ٹھہرایا جاتا تھا۔

س: مشہور فرشتے کون سے ہیں؟

ج: مشہور فرشتے یہ ہیں۔

1- حضرت جبرائیل علیہ السلام: یہ فرشتہ بزرگ ترین ہے اس کا کام اللہ تعالی کا پیغام اس کے انبیاء تک پہنچانا ہے۔

2- حضرت اسرافیل علیہ السلام: یہ قیامت کے دن صور پھونکیں گے اس کی آواز سنتے ہی تمام مخلوق ختم ہو جائے گی اور دوبارہ صور پھونکنے کی آواز سنتے ہی تمام مخلوق زندہ ہو جائیگی۔

3- حضرت میکائیل علیہ السلام: یہ فرشتہ بارش برسانے اور مخلوق تک روزی پہنچانے کے کام پر مامور ہے۔

4- حضرت عزرائیل: اس کا کام روح قبض کرنا ہے۔

س: اگر کوئی شخص حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی آنے کا عقیدہ رکھے تو وہ مسلمان رہے گا یا نہیں؟

ج: جو شخص حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی آنے کا عقیدہ رکھے وہ مسلمان نہیں رہے گا۔

س: کیا رسول اللہ ﷺ کا حکم ماننا ضروری ہے؟

ج: جہاں رسول اللہ ﷺ کا حکم ماننا ضروری ہے وہ جس کام کے کرنے کا حکم دے کیا جائے اور جس سے روکے اسے ترک کر دیا جائے۔ رسول اللہ کی اطاعت حقیقت میں اللہ کی اطاعت ہے اور رسول اللہ کی نافرمانی حقیقت میں اللہ کی نافرمانی ہے مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کو اپنے ماں باپ عزیز و اقارب اور اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھے۔ رسول خدا کا ادب و احترام ایمان کی علامت ہے۔ اور اس کی نافرمانی سے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ رسول پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی پوری پوری پیروی کی جائے۔ صرف زبان سے اقرار کافی نہیں ہے۔

س: آخرت پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

ج: آخرت پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ ایک دن اس دنیا نے فنا ہو جانا ہے۔ پھر اللہ تعالی دوبارہ زندگی دے گا اور ہر شخص کو اس دنیا میں اپنے کئے کا حساب دینا ہوگا۔

س: آخرت کا پہلا مرحلہ کون سا ہے؟

ج: آخرت کا پہلا مرحلہ قبر ہے جب انسان مر جاتا ہے تو اسے قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو دو فرشتے جن کے نام منکر اور نکیر ہیں سوال کرتے ہیں۔

س: وہ تین سوال کون سے ہیں؟

ج: وہ تین سوال یہ ہیں۔ 1- بتاؤ تمہارا رب کون ہے؟ 2- بتاؤ تمہارا دین کونسا ہے 3- اور حضرت محمدؐ کے متعلق پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟

س: قبر کے مرحلے کے بعد جنت اور دوزخ تک کون سے مراحل ہیں؟

ج: اس کے بعد قیامت والے دن صور پھونکا جائے گا اور یہ ساری کائنات فنا ہو جائے گی۔ سورج اور چاند ٹکرا جائیں گے ستارے بے نور ہو جائیں گے پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح اڑیں گے سارے جاندار مر جائیں گے اس کے بعد دوبارہ صور

پھونکا جائے گا اور سارے جاندار زندہ ہو جائیں گے سب لوگ دہشت زدہ اپنے انجام کے منتظر ہونگے۔ پھر سارے لوگ حشر کے میدان میں جمع ہونگے۔ خدا تخت عدالت پر جلوہ افروز ہوگا۔ اس دن اسی کی حکومت ہوگی پھر سب سے پوری زندگی کا حساب لیا جائے گا اس دن کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوگی نیک لوگوں کو ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور برے لوگوں کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا نیک لوگ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور برے لوگ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

س: تقدیر سے کیا مراد ہے؟

ج: ہر اچھی اور بری بات کا اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے اسے جانتا ہے کہ اس نے کیا کرنا ہے خدا کے اس علم اور اندازہ کو تقدیر کہتے ہیں۔ کوئی اچھی اور بری بات اللہ تعالیٰ کے علم و اندازے سے باہر نہیں ہے وہ ہر چیز جانتا ہے۔

س: وضو میں کتنے فرائض ہیں؟

ج: وضو میں چار فرائض ہیں۔ 1- پورے چہرے کا ایک بار دھونا۔ یعنی پیشانی کے بالوں کی جڑ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔ 2- ایک بار دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ 3- ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ 4- ایک بار دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔

س: وضو کی سنتیں کتنی ہیں؟

ج: وضو کی پندرہ سنتیں ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1- خدا کی رضا اور آخرت کے اجر کی نیت کرنا۔ 2- بسم اللہ الرحمٰن پڑھ کر وضو شروع کرنا۔ 3- چہرہ دھونے سے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں سمیت دھونا۔ 4- تین بار کلی کرنا۔ 5- مسواک کرنا۔ 6- ناک میں تین بار پانی ڈالنا۔ 7- تین بار داڑھی میں خلال کرنا۔ 8- ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔ 9- دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ 10- پورے سر کا مسح کرنا۔ 11- مسنون ترتیب کے مطابق وضو کرنا۔ 12- اعضاء دھوتے وقت پہلے دایاں عضو پھر بایاں عضو دھونا۔ 13- ایک عضو کے بعد فوراً دوسرا عضو دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہو جائے۔ 14- ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔ 15- پورے سر کا مسح کرنا۔

س: وضو کے مستحبات کون سے ہیں؟

ج: وضو کے مستحب درج ذیل ہیں۔ 1- کسی اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا کہ پانی کے چھینٹے نہ پڑیں۔ 2- وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا۔ 3- وضو میں کسی کی مدد نہ لینا۔ 4- داہنے ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ 5- بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ 6- پاؤں دھوتے وقت دائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے ملنا۔ 7- اعضاء کو دھوتے وقت مل مل کر دھونا۔

س: وضو کے مکروہات کون سے ہیں؟

ج: 1- وضو کے آداب اور مستحبات کو ترک کرنا۔ 2- ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا 3- بہت کم پانی استعمال کرنا کہ اعضاء اچھی طرح نہ دھوئے جاسکیں۔ 4- وضو کے دوران ادھر ادھر کی باتیں کرنا۔ 5- اعضاء دھوتے وقت زور زور سے چھینٹے مارنا اور اڑانا۔ 6- تین تین مرتبہ سے زیادہ اعضاء دھونا۔ 7- وضو کے ہاتھوں کا پانی چھڑکنا۔ 8- کسی عذر کے بغیر ایسے اعضاء دھونا جس کا دھونا وضو میں شامل نہیں ہے۔

س: اگر وضو والے اعضاء میں سے کسی عضو پر زخم آجائے تو اس پر مسح کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

ج: وضو والے اعضاء میں سے اگر کسی عضو پر زخم آجائے اور اس پر پٹی بندھی ہو تو اس پر مسح کیا جاسکتا ہے مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے اس پر گیلا ہاتھ پھیر دیا جائے۔

س: وضو کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج: وضو کرنے والا خدا کی رضا اور خوشنودی کی نیت کرے اور شروع میں بسم اللہ پڑھے وضو کے لئے دائیں ہاتھ میں پانی لے کر تین دفعہ کلی کرے مسواک کرے تو بہتر ہے اگر مسواک میسر نہ ہو تو دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی دانتوں پر پھیرے پھر تین بار پورا

چہرہ دھوئے۔ اگر داڑھی گھنی ہو تو خلال کرے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین بار دھوئے۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو تو اس کو ہلالے تاکہ انگوٹھی کے نیچے والی جگہ خشک نہ رہ جائے پھر دونوں ہاتھوں کو تر کر کے سر کانوں کا مسح کرے۔ تاکہ انگوٹھی کے نیچے والی جگہ خشک نہ رہ جائے پھر دونوں ہاتھوں کو تر کر کے سر کانوں کا مسح کرے۔ مسح کے بعد دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوئے پاؤں کی انگلیوں میں خلال بھی کرے۔

س: وضو فرض ہونے کی تین صورتیں کون سی ہیں؟

ج: 1- ہر نماز کے لئے۔ 2- نماز جنازہ کے لئے۔ 3- سجدہ تلاوت کے لیے۔

س: وضو واجب ہونے کی صورتیں کون سی ہیں؟

ج: 1- بیت اللہ کے طواف کے لئے۔ 2- قرآن مجید کو چھونے کے لئے۔

س: وضو واجب ہونے کی سنتیں کون سی ہیں؟

ج: 1- سونے سے پہلے وضو کرنا سنت ہے۔ 2- غسل کرنے سے پہلے وضو کرنا سنت ہے۔

س: وضو مستحب ہونے کی صورتیں کون سی ہیں؟

ج: 1- اذان دینے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔ 2- خطبہ جمعہ یا خطبہ نکاح کے وقت وضو کرنا مستحب ہے۔ 3- دین کی تعلیم دیتے وقت۔ 4- سو کر اٹھنے کے بعد 5- میت کو غسل دیتے وقت 6- ذکر الٰہی کرتے وقت۔ 7- رسول اللہ a کے روضے پر حاضری کے وقت۔ 8- میدان عرفات میں ٹھہرنے کے وقت 9- صفا و مروہ کی سعی کرتے وقت۔ 10- جنابت کی حالت میں کھانے سے پہلے۔ 11- ہر وقت باوضو رہنا بھی مستحب ہے۔

س: کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج: درج ذیل کاموں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ 1- پاخانہ یا پیشاب کرنے سے۔ 2- ہوا خارج ہونے سے 3- پاخانہ یا پیشاب کی جگہ سے کوئی اور چیز نکلنے سے۔ 4- منہ بھر کے قے آنے سے۔ 5- شہوت کے بغیر منی خارج ہونے سے۔ 6- ٹیک لگا کر سونے سے۔ 7- بے ہوشی طاری ہونے سے۔ 8- کسی نشہ والی چیز کھانے کے بعد نشہ آ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ 9- نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے۔

س: موزوں اور جرابوں پر مسح کا طریقہ کیا ہے؟

ج: دائیں ہاتھ کی انگلیاں پانی سے تر کر کے دائیں پاؤں پر نیچے سے اوپر ہاتھ پھیرا جائے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے بائیں ہاتھ کو بائیں پاؤں کے نیچے سے اوپر پھیرا جائے۔

س: دن رات میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

ج: دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

س: فرض نمازوں کے اوقات کون سے ہیں؟

ج: فجر: صبح صادق سے لے کر سورج طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

ظہر: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک سایہ اصل چیز کے سائے سے دوگنا ہو جائے لیکن نماز کو جلد ادا کر لینا ہی بہتر ہے جمعہ کی نماز کا وقت بھی یہی ہے۔

عصر: عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

مغرب: مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر شفق کی سرخی غائب ہونے تک رہتا ہے۔

عشاء: عشاء کا وقت شفق کی سرخی غائب ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے۔

س: فجر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج: فجر کی کل چار رکعتیں ہیں پہلے دو سنت موکدہ بعد میں دو فرض۔

س: ظہر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج: ظہر کی کل بارہ رکعتیں ہیں پہلے چار سنتیں موکدہ پھر چار فرض پھر دو سنت پھر دو نفل۔

س: عصر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج: پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ پھر چار فرض۔

س: مغرب کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج: تین فرض پھر دو سنت پھر دو نفل۔

س: عشاء کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج: پہلے چار سنت غیر موکدہ پھر چار فرض پھر دو سنت پھر دو نفل پھر تین وتر پھر دو نفل اس طرح کل رکعتیں 17 ہیں۔

س: نماز کن اوقات میں پڑھنی مکروہ ہے؟

ج: مکروہ اوقات درج ذیل ہیں۔ 1- جب سورج نکلے اور اس کی زردی ختم نہ ہو جائے اور روشنی نہ پھیل جائے۔ 2- ٹھیک دوپہر کا وقت 3- جب غروب کے وقت سورج میں سرخی آ جائے ان تین اوقات میں کوئی نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔ ان اوقات میں سجدہ تلاوت بھی ممنوع ہے۔

س: نماز کے فرائض کتنے ہیں؟

ج: نماز کے فرائض سات ہیں اگر ان میں سے کوئی بھی رہ گیا تو نماز نہ ہوگی۔ 1- بدن کا پاک ہونا 2- لباس کا پاک ہونا۔ 3- نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔ 4- سر ڈھانپنا 4- نماز کا وقت ہونا۔ 5- نماز کا وقت ہونا 6- قبلہ کی طرف رخ کرنا 7- جو نماز پڑھنی ہو اس کا ارادہ کرنا یعنی نیت کرنا۔

س: ارکان نماز کون سے ہیں؟

ج: نماز کے اندر جو چیزیں فرض ہیں ان کو ارکان نماز کہا جاتا ہے ان کی تعداد سات ہے۔

1- تکبیر تحریمہ یعنی نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ 2- قیام کرنا یعنی نماز میں سیدھا کھڑا ہونا۔ 3- قرأت پڑھنا یعنی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں سورۃ فاتحہ کے بعد پڑھنا۔ 4- رکوع کرنا فرض ہے۔ 5- ہر رکعت میں دو سجدے کرنا فرض ہے۔ 6 قعدہ اخیرہ یعنی نماز کو ختم کرنا یعنی نماز کے منافی کوئی ایسا کام کرنا جس سے معلوم ہو جائے کہ نماز پڑھ چکا ہے۔

س: نماز کے واجبات کون سے ہیں؟

ج: نماز کے واجبات درج ذیل ہیں۔

1- فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں قرأت پڑھنا۔ 2- فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ 3- فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا چند آیات اور دوسری نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ 4- سورۃ فاتحہ کو پہلے پڑھ کر پھر قرآن کے کسی دوسرے حصے کی قرأت کرنا۔ 5- قرأت رکوع اور سجدوں میں ترتیب رکھنا۔ 6- قومہ یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑا ہونا۔ 7- جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا سکون سے بیٹھنا۔ 8- تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود کو اطمینان سے ادا کرنا 9- تعداولی یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا۔ 10- دونوں قعدوں میں ایک بار التحیات پڑھنا۔ 11- امام کو فجر کی دو رکعتوں مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اونچی آواز سے اور ظہر کی چار رکعتوں میں عصر کی چاروں رکعتوں میں مغرب کی تیسری رکعت میں عشاء کی دوسری دو رکعتوں میں خاموش قرأت کرنا۔ 12- السلام علیکم کہہ کر نماز ختم کرنا۔

س: کن چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

ج: 1- نماز میں گفتگو کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے 2- نماز کی حالت میں قرآن پاک دیکھ کر تلاوت کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ 3- شرائط نماز میں کوئی شرط ختم ہو جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی مثلاً رکوع سجود چھوڑ دیا یا قیام ترک کر دیا۔ 5- واجبات نماز کو قصداً چھوڑ دینے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ 6- واجبات نماز بھول گئے لیکن آخر میں سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز لوٹانا پڑے گی۔ 7- نماز میں کچھ کھانے سے نماز ٹوٹ جائے گی 8- نماز میں چند قدم چلنے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ 9- ایسا کوئی کام کرنا جسے دیکھ کر دوسرا سمجھے کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہا اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ 10- قرآن پاک کی تلاوت میں ایسی غلطی کرنا کہ اس کے

معنی بدل جائیں۔ 11- بالغ آدمی قہقہہ مار کر ہنسے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ 12- عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔

س: نماز کے مکروہات کون سے ہیں؟

ج: نماز میں درج ذیل کام مکروہ ہیں۔

1- کپڑوں کو گرد و غبار سے بچانے کے لئے سمیٹنا 2- سر داڑھی لباس اور بدن کے دوسرے حصوں سے کھیلنا 3- ایسا معمولی لباس پہن کر نماز پڑھنا جسے پہن کر کسی مجلس میں نہ جا سکے۔ 4- پیشاب یا پاخانے کے زور میں نماز پڑھنا 5- ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا یا چٹخانا 6- نماز کی حالت میں ادھر ادھر دیکھنا 7- امام کو محراب کے اندر کھڑا ہونا اگر پاؤں محراب سے باہر ہو تو نماز مکروہ نہ ہوگی 8- کسی ایسے شخص کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جس نے نمازی کی طرف منہ کیا ہو۔ 9- ایسے کپڑوں میں نماز پڑھنا جن پر جاندار کی تصویر ہو۔ 10- اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے پچھلی صف میں کھڑے ہونا۔ 11- نماز میں اشارے سے سلام کا جواب دینا۔ 12- صرف پیشانی یا ناک پر سجدہ کرنا۔ 13- خلاف ترتیب قرآن کی تلاوت 14- نماز کی سنتوں میں سے کسی سنت کا ترک کرنا۔ 15- نماز میں انگڑائی لینا۔ 16- آیتوں یا تسبیحوں کو انگلیوں پر شمار کرنا۔

س: امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

ج: حضرت ابو مسعودؓ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مسلمانوں کا امام وہ شخص بنے جو ان میں سب سے زیادہ قرآن مجید پڑھنے والا ہو اگر اس وصف میں سب برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرائے جو شریعت و سنت کا زیادہ جاننے والا ہو اور اگر اس وصف میں بھی سب برابر ہوں تو پھر جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو اور اگر اس وصف میں بھی سب یکساں ہوں تو پھر جو عمر میں سب سے بڑا ہو۔

س: سجدہ سہو کب کیا جاتا ہے؟

ج: جب نماز میں کمی بیشی ہو جائے تو سجدہ سہو کیا جاتا ہے مثلاً 1- نماز کے واجبات میں کوئی واجب چھوٹ جائے مثلاً فاتحہ کے بعد کوئی سورت نہیں ملائی۔ 2- کسی واجب کے ادا کرنے میں دیر لگا دی جائے۔ 3- کسی فرض کو مقدم کر دیا جائے یا کسی فرض کے ادا کرنے میں دیر لگا دی جائے۔ 4- کسی فرض کو دوبارہ ادا کر دیا جائے مثلاً دو رکوع کر دیئے جائیں یا چار سجدے کر دیئے جائیں 5- کسی واجب کی کیفیت بدل دی جائے۔

س: نماز تہجد کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: نماز تہجد رات کے آخری وقت میں پڑھی جاتی ہے۔

س: نماز تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج: نماز تہجد کی کم از کم دو رکعتیں ہیں۔ رسول پاک ﷺ کا معمول آٹھ رکعتوں کا تھا۔ یہ نوافل ہوتے ہیں اس سے زیادہ بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔

س: نماز تراویح کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: نماز تراویح رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

س: زکوٰۃ واجب ہونے کی کون سی شرائط ہیں؟

ج: زکوٰۃ واجب ہونے کی درج ذیل شرائط ہیں۔

1- مسلمان ہونا 2- نصاب کا مالک ہونا 3- نصاب کا اصلی ضرورتوں سے زائد ہونا 4- مقروض نہ ہونا 5- مال پر پورا سال گزرنا 6- بالغ ہونا 7- عاقل ہونا۔

س: زکوٰۃ کی مصارف کون سے ہیں؟

ج: زکوٰۃ کے مصارف درج ذیل ہیں۔

1- فقراء 2- مساکین 3- عاملین زکوۃ 4- مولفتہ القلوب 5- غارمین 6- فی سبیل اللہ 7- رقاب 8- ابن السبیل۔

س: مولفتہ القلوب سے کیا مراد ہے؟

ج: مولفتہ القلوب سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی تالیف قلب مطلوب ہو یعنی اگر کچھ لوگ اسلام کی مخالفت کر رہے ہوں اور انہیں کچھ پیسے دے کر اسلام کی مخالفت سے روکا جاسکتا ہو تو انہیں کچھ پیسے زکوۃ سے دے دیئے جائیں یا جو لوگ نئے نئے مسلمان ہوں تو ان کا دل رکھنے کے لئے ان کی مالی امداد زکوۃ کے مال سے کر دی جائے۔

س: رقاب سے کیا مراد ہے؟

ج: رقاب سے مراد غلام ہیں۔ زکوۃ کے مال میں سے غلاموں کی آزادی کے لئے بھی رقم دی جاسکتی ہے۔

س: غارمین سے کیا مراد ہے؟

ج: غارمین سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر قرضہ ہو قرضہ کے مال سے ان کی زکوۃ کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔

س: کن لوگوں کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی؟

ج: درج ذیل لوگوں کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی۔

1- ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ۔ 2- بیٹا بیٹی اور ان کی اولادیں 3- اپنے شوہر کو 4- اپنی بیوی کو 5- خوشحال آدمی کو 6- غیر مسلم کو 7- بنی ہاشم کے درج ذیل تین خاندانوں کو۔

س: عشر کے کیا معنی ہیں؟

ج: عشر کے معنی ہیں دسواں حصہ لیکن اصطلاح شریعت میں عشر سے مراد پیداوار کی زکوۃ نکالنا ہے۔

س: کیا قرآن مجید میں اس کا ثبوت ملتا ہے؟

ج: جی ہاں قرآن مجید میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

س: عشر کن چیزوں میں واجب ہے؟

ج: زمین سے جو بھی پیداوار ہوگی اس پر عشر واجب ہے خواہ وہ ذخیرہ کی جاسکتی ہو یا نہ کی جاسکتی ہو۔

س: کن دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے؟

ج: 1- عیدالفطر کے دن 2- عیدالاضحیٰ کے دن 3- ذی الحج کے دن

س: روزے کے فرائض کون سے ہیں؟

ج: روزے کی حالت میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک تین باتوں سے رکا رہنا فرض ہے۔ 1- صبح صادق سے غروب آفتاب تک کچھ نہ کھانا۔ 2- غروب آفتاب تک کچھ نہ پینا۔ 3- غروب آفتاب تک جنسی لذت سے رکے رہنا۔

س: کن وجوہات کی بناء پر روزہ نہ رکھا جائے تو کوئی حرج نہیں؟

ج: درج ذیل وجوہات کی بناء پر روزہ نہ رکھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

1- سفر 2- بیماری 3- حمل 4- بچے کو دودھ پلانا 5- بڑھاپا 6- خوف اور ہلاکت 7- جہاد 8- بے ہوشی 9- جنون۔

س: کن وجوہات کی بنا پر روزہ توڑ دینا جائز ہے؟

ج: 1- جب کوئی حادثہ پیش آجائے اور جان کو خطرہ ہو تو روزہ توڑ دینا چاہیے۔ 2- اگر کوئی بیمار پڑ جائے اور یہ اندیشہ ہو کہ روزہ نہ توڑا تو بیماری بڑھ جائے گی تو روزہ توڑ دینا چاہیے۔ 3- اگر کسی کو ایسی بھوک اور پیاس لگی کہ اسے اس بات کا اندیشہ ہو کہ روزہ نہ توڑا تو موت واقع ہو جائے گی تو روزہ توڑ دینا جائز ہے۔ 4- اگر کسی خاتون کو حمل کے دوران میں ایسا حادثہ پیش آیا اور اس بات کا ڈر پیدا ہو گیا کہ روزہ نہ توڑا تو خود اسے یا بچے کو نقصان پہنچے گا تو روزہ توڑ دینا چاہیے۔ 5- کسی موذی جانور نے کاٹ لیا اور فوری دوا کی ضرورت ہے تو روزہ توڑ دینا جائز ہے۔

س: حج واجب ہونے کی کون سی شرطیں ہیں؟

ج: حج واجب ہونے کی درج ذیل دس شرائط ہیں۔

1- اسلام۔ 2- عقل 3- بالغ ہونا۔ 4- استطاعت۔ 5- آزادی۔ 6- جسمانی صحت 7- راستے میں امن وامان ہو۔ 8- سفر حج میں شوہر یا محرم کی معیت۔ 9- حالت عدت میں نہ ہونا۔ 10- کسی ظالم وجابر حکمران سے خطرہ نہ ہو اور آدمی کسی کی قید وبند میں نہ ہو۔

س: حج افراد سے کیا مراد ہے؟

ج: افراد کے لغوی معنی ہیں اکیلا کرنا تنہا کرنا اصطلاح میں اس سے مراد وہ حج ہے جس کے ساتھ عمرہ نہ کیا جائے یعنی صرف حج کا احرام باندھا جائے اور صرف حج کے مراسم پورے کیے جائیں۔

س: ارکان اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت کس کو حاصل ہے؟

ج: نماز کو۔

س: وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟

ج: تیرہ سنتیں ہیں۔

س: پانچوں نمازوں کی کل رکعتیں کتنی ہیں؟

ج: 48 رکعتیں۔

س: کون سی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے؟

ج: نماز عشاء میں۔

س: کیا نماز جمعہ مسلمان عورت کے لئے فرض ہے؟

ج: نہیں۔

س: اذان میں اللہ اکبر کتنی بار آتا ہے؟

ج: چھ بار

س: حج اصغر سے کیا مراد ہے؟

ج: اس کا مطلب "عمرہ" ہے۔

س: کیا نماز عید فرض ہے یا واجب؟

ج: یہ واجب ہے۔

س: کون سے اسلامی رکن کو آنکھوں کی ٹھنڈک کہا جاتا ہے؟

ج: نماز کو

س: دوزخ کے کل کتنے فرشتے ہیں؟

ج: 19 فرشتے۔

س: کس سال سود کو حرام قرار دیا گیا؟

ج: 9 ہجری میں۔

س: نماز استسقاء کس مقصد کے لئے پڑھی جاتی ہے؟

ج: بارش کے لئے۔

س: کون سی نماز میں سجدہ نہیں کیا جاتا؟

ج: نماز جنازہ میں۔

س: کون سی نماز کا ثواب حج اور عمرہ کے برابر ملتا ہے؟

ج: نماز اشراق کا۔

س: ارکان اسلام کا تیسرا رکن کون سا ہے؟

ج: روزہ۔

س: حضرت علیؓ کے کتنے بھائی تھے؟
ج: تین بھائی۔
س: کون سے غزوہ میں حضرت علیؓ کو ذوالفقار کا لقب ملا؟
ج: غزوہ احد میں۔
س: حضرت علیؓ نے کون سے سال ہجری میں خیبر کو فتح کیا؟
ج: 7 ہجری میں۔
س: سورج گرہن کے وقت کون سی نماز پڑھی جاتی ہے؟
ج: نماز کسوف۔
س: چاند گرہن کے وقت کون سی نماز پڑھی جاتی ہے؟
ج: نماز خسوف۔
س: کیا نماز تراویح فرض ہے؟
ج: نہیں یہ سنت موکدہ ہے۔
س: قرآن مجید میں زکوۃ کا کتنی بار ذکر آیا ہے؟
ج: 28 بار۔
س: کس نبی کو ابوالعرب کہا جاتا ہے؟
ج: حضرت اسماعیل علیہ السلام کو۔
س: حضرت محمد ﷺ نے اظہار نبوت کس عمر میں کیا؟
ج: چالیس سال کی عمر میں۔
س: خطبہ حجۃ الوداع کب ہوا؟
ج: 632ء میں۔
س: رجب اسلامی سال کا کون سا مہینہ ہے؟
ج: ساتواں مہینہ۔
س: حضور پاک ﷺ نے کب وفات پائی؟
ج: 11 ہجری میں۔
س: کلیم اللہ کس پیغمبر کو کہتے ہیں؟
ج: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو۔
س: مکہ میں نازل ہونے والی سورتوں کی تعداد کتنی ہے؟
ج: 87 سورتیں۔
س: پہلی وحی کتنی آیات پر مشتمل تھی؟
ج: پانچ آیات پر۔
س: اسلامی قانون کے مطابق جائیداد میں بیوی کا حصہ کتنا ہے؟
ج: آٹھواں حصہ۔
س: الباری کے معنی کیا ہیں؟
ج: بنانے والا۔
س: سب سے پہلے جیل کا نظام کس خلیفہ نے متعارف کروایا؟
ج: حضرت عمر فاروقؓ نے۔

س: ہجرت کے چھٹے سال کون سا اہم واقعہ رونما ہوا؟
ج: صلح حدیبیہ۔
س: قرآن میں سجدوں کی تعداد کتنی ہے؟
ج: 14 سجدے۔
س: کون سی رات کو قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا؟
ج: لیلۃ القدر میں۔
س: 73 ہجری میں کون سے صحابی کا انتقال دمشق میں ہوا؟
ج: حضرت عوف بن مالک کا
س: حضرت ابو عبیدہ کا مقبرہ کہاں ہے؟
ج: دمشق میں
س: حضرت محمد ﷺ کے عہد میں کعبہ کی چابیاں کس کے پاس ہوتی تھیں؟
ج: حضرت عثمان بن طلحہؓ کے پاس۔
س: حضرت ابو ہریرہؓ نے کب اسلام قبول کیا؟
ج: 7 ہجری میں۔
س: مواخات کے وقت مہاجرین کی تعداد کتنی تھی؟
ج: 25
س: ابو سفیان نے کس سے اسلام قبول کیا؟
ج: حضرت عباسؓ سے۔
س: حضرت عمر فاروقؓ کب پیدا ہوئے؟
ج: 581ء میں۔
س: حضرت علیؓ نے کون سے ہجری سال میں خیبر کو فتح کیا؟
ج: 7 ہجری میں۔
س: حضرت یعقوب نے کہاں وفات پائی؟
ج: مصر میں۔
س: غزوہ خندق میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟
ج: تین ہزار
س: غزوہ احد کے شہداء کی تعداد کتنی ہے؟
ج: 19
س: کون سے غزوہ میں مسلمانوں کی بڑی تعداد نے فوج میں شرکت کی؟
ج: غزوہ تبوک میں۔
س: سب سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ کس زبان میں ہوا؟
ج: لاطینی زبان میں۔
س: لاطینی زبان میں سب سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ کس نے کیا؟
ج: Theodore Andrew
س: سب سے پہلے حج کس نے ادا کیا؟
ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

س: حضرت آمنہؓ کی وفات کے وقت حضور پاک ﷺ کی عمر کتنی تھی؟
ج: چھ سال۔
س: حضرت ادریسؑ کتنی زبانیں سمجھ سکتے تھے؟
ج: 72 زبانیں۔
س: سب سے پہلے کون سی کتاب نازل ہوئی؟
ج: تورات
س: سود کو کب ممنوع قرار دیا گیا؟
ج: 9 ہجری میں۔
س: خطیب الانبیاء کس نبی کو کہا جاتا ہے؟
ج: حضرت زکریا علیہ السلام کو۔
س: اس وقت مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی جب حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا؟
ج: 39 آدمی۔
س: اسلامی قانون کا تیسرا ماخذ کون سا ہے؟
ج: اجماع۔
س: کربلا کا واقعہ کون سی ہجری میں پیش آیا؟
ج: 61 ہجری میں۔
س: عربی کو کس نے سرکاری زبان کا درجہ دیا؟
ج: عبدالملک بن مروان نے۔
س: ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟
ج: اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔
س: رسالت سے کیا مراد ہے؟
ج: رسالت کا مطلب پیغام پہنچانا ہے نبی اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔
س: غزوہ کسے کہتے ہیں؟
ج: ایسی جنگ جس میں حضور پاک ﷺ نے خود شرکت کی ہو۔
س: قیصر روم کی طرف حضور پاک ﷺ کا خط کون لایا؟
ج: حضرت دحیہ کلبیؓ۔
س: حضرت ابوبکرؓ کا اصلی نام کیا تھا؟
ج: عبداللہ۔
س: حضرت علیؓ کی وفات کے بعد چھ ماہ تک کس نے خلافت کی؟
ج: حضرت حسنؓ نے۔
س: حضرت علیؓ کہاں پیدا ہوئے؟
ج: خانہ کعبہ میں۔
س: حضرت علیؓ کی کتنی بہنیں تھیں؟
ج: 2 بہنیں۔
س: کس غزوہ میں حضرت علیؓ کو ذوالفقار کا لقب ملا؟
ج: غزوہ احد میں۔

س: حضور پاک ﷺ کی آخری بیوی کا نام بتائیں؟

ج: حضرت میمونہؓ

س: حضرت محمد ﷺ اپنی عدالت کہاں لگاتے تھے؟

ج: مسجد نبوی میں۔

س: اسلامی نظریہ حیات کی امتیازی خصوصیات کون سی ہیں؟

ج: اسلامی نظریہ حیات کی امتیازی خصوصیات یہ ہیں۔

1- یہ نظریہ الہامی نظریہ ہے۔2- یہ غلطی سے پاک ہے3- یہ جامع و مکمل ہے۔4- واضح تعلیمات کا حامل ہے۔5- اس میں انسانی عظمت کی جھلک واضح نظر آتی ہے۔6- یہ اصلاحی نظریہ ہے۔7- قیام امن اور اصلاح امن کا باعث ہے۔8- اس میں جواب دہی کا تصور موجود ہے۔9- اس میں دین و دنیا کا حسین امتزاج ہے۔10- یہ عقلی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔11- یہ انقلابی نظریہ ہے۔

س: حضرت علیؓ کے قاتل کا نام بتائیں؟

ج: عبدالرحمٰن ابن ملجم۔

س: تحلیل کا کیا مطلب ہے؟

ج: کلمہ کو پڑھنا۔

س: سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟

ج: حضرت محمد ﷺ

س: قرآن مجید میں "جنت" کا لفظ کتنی بار آیا ہے؟

ج: 150 مرتبہ۔

س: جہنم کے کتنے دروازے ہیں؟

ج: سات دروازے۔

س: جنت کے دربان کا کیا نام ہے؟

ج: مالک۔

س: حضور پاک ﷺ نے جنت کے کس حصے کی سب سے زیادہ خواہش کی ہے؟

ج: الفردوس۔

س: کس نے اسلامی جھنڈا سب سے پہلے لہرایا؟

ج: حضرت بریرہ سلمیؓ نے۔

س: اسلامی جھنڈا کب لہرایا گیا؟

ج: جب حضرت محمد ﷺ نے ہجرت کی۔

س: جنگ حنین میں کس نے جھنڈے اٹھا رکھے تھے؟

ج: 1- حضرت علیؓ 2- حضرت خبابؓ بن منذر 3- حضرت اسد بن حضیر 4- حضرت عمرؓ 5- حضرت سعدؓ بن ابی وقاص۔

س: جنگ تبوک میں اسلامی جھنڈے کس نے اٹھا رکھے تھے؟

ج: 1- حضرت ابوبکر صدیقؓ 2- حضرت زبیر بن عوامؓ 3- حضرت اسید بن حضیر 4- حضرت خباب بن منذرؓ

س: کون سا دن سید الایام کہلاتا ہے؟

ج: جمعہ

س: کون سا مہینہ سید الشہور کہلاتا ہے؟

ج: رمضان المبارک

س: اسلامی سال کی تین مقدس راتوں کا نام لکھیں؟

ج: 26 رجب 15 شعبان 27 رمضان۔

س: مسلمان پہلی شوال کا دن کیوں مناتے ہیں؟

ج: کیونکہ اس دن عید الفطر ہوتی ہے

س: مسلمان 10 ذی الحج کو کیا کرتے ہیں؟

ج: وہ عید الاضحیٰ مناتے ہیں۔

س: کون سی رات ہزار راتوں سے افضل ہے؟

ج: لیلۃ القدر۔

س: کافر کون ہے؟

ج: وہ شخص کافر ہے جو اسلامی تعلیمات پر یقین نہیں رکھتا اور حضور پاک ﷺ کو اللہ کا نبی نہیں مانتا۔

س: مباح سے کیا مراد ہے؟

ج: یہ ایک ایسا فعل ہے جس کا نہ کوئی ثواب ہے نہ گناہ یہ نہ جائز ہے اور نہ ہی ممنوع۔

س: قبلہ کا کیا مطلب ہے؟

ج: قبلہ کی طرف مسلمان منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ کعبہ مسلمانوں کا قبلہ ہے۔

س: مقتدی سے کیا مراد ہے؟

ج: نماز کے دوران جو نمازی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں انہیں مقتدی کہتے ہیں۔

س: صحابی سے کیا مراد ہے؟

ج: ایسا شخص جس نے حضور پاک ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو اور حالت ایمان میں اس کی موت واقع ہو گئی ہو صحابی ہے۔

س: خلیفہ سے کیا مراد ہے؟

ج: اسلامی ریاست کا حکمران خلیفہ کہلاتا ہے۔

س: شرک سے کیا مراد ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کے امور میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانا۔

س: بدعت سے کیا مراد ہے؟

ج: اسلامی قانون اور اسلامی مذہب میں نئی چیزوں کو رائج کرنا جو اسلامی تعلیمات کے منافی ہوں۔ بدعت ہے یہ کفر ہے۔

س: فاسق کون ہے؟

ج: فاسق وہ ہے جو بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرے۔

س: حضرت عائشہؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

ج: 2210 احادیث

س: حضرت ام سلمیٰؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

ج: 1378 احادیث

س: حضرت ام حبیبہؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

ج: 145 احادیث

س: حضرت حفصہؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

ج: 140 احادیث

س: حضرت میمونہؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

ج: 146 احادیث

س: حضرت ابو ہریرہؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟
ج: 5374 احادیث۔
س: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟
ج: 3630احادیث
س: حضرت انس بن ملکؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟
ج: 2286احادیث۔
س: حضرت عبداللہ بن عباس سے کتنی احادیث مروی ہیں؟
ج: 2260احادیث۔
س: حضرت جابر بن عبداللہ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟
ج: 1540 احادیث
س: حضرت ابو سعدؓ خدری سے کتنی احادیث مروی ہیں؟
ج: 1787 احادیث
س: حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟
ج: 1500احادیث۔
س: احادیث کے لکھنے والوں کے لئے حضور پاک ﷺ نے کون سی اچھی خبر سنائی ہے؟
ج: مغفرت۔
س: امام بخاری کا اصل نام کیا ہے؟
ج: محمد بن عبداللہ بن اسماعیل بخاریؒ
س: امام بخاری کب پیدا ہوئے؟
ج: 13 شوال 194 ہجری میں 21 جولائی 810ء میں۔
س: والد کی وفات کے بعد امام بخاری کی تربیت کس نے کی؟
ج: ان کے بڑے بھائی اور ماں نے۔
س: امام بخاری کی عمر اس وقت کیا تھی جب انہوں نے حج ادا کیا؟
ج: 16 سال کے۔
س: امام بخاری کی تین مشہور شاگردوں کے نام لکھیں؟
ج: 1- امام ترمذی رحمۃ اللہ 2- امام نسائی رحمۃ اللہ 3- امام مسلم رحمۃ اللہ۔
س: امام بخاری نے احادیث کی ترتیب و تالیف کے لئے کن ممالک کا سفر کیا؟
ج: خراسان۔ عراق۔ حجاز۔ مصر۔ بغداد۔ بصرہ۔
س: امام بخاری کتنے برس کی عمر میں وفات پا گئے؟
ج: 62 سال کی عمر میں۔
س: جب بخارا کے گورنر نے امام کو اپنی ریاست سے نکالا تو وہ کہاں گئے؟
ج: نیشاپور۔
س: امام بخاری کب فوت ہوئے؟
ج: یکم شوال 256 ہجری میں۔
س: امام بخاری نے کتنی عمر میں لکھنا شروع کیا؟
ج: 18 سال کی عمر میں۔

س: صحیح بخاری شریف میں کتنی احادیث ہیں؟
ج: چھ لاکھ۔
س: امام بخاری نے کتنی تصانیف لکھی ہیں؟
ج: 18
س: صحیح بخاری کے راوی کتنے ہیں؟
ج: 761
س: صحیح بخاری کی تصنیف مکمل ہونے میں کتنا عرصہ لگا۔؟
ج: 16 سال
س: حدیث لکھنے سے پہلے امام بخاری کیا کرتے تھے؟
ج: دو رکعت نماز نفل پڑھتے تھے۔
س: امام ابوداؤد کب پیدا ہوئے؟
ج: 202 ہجری میں 817ء میں۔
س: امام ابوداؤد احادیث کی تالیف وترتیب کے لئے کہاں کہاں گئے؟
ج: مصر سائریا عراق حجاز خراسان جزائر بغداد اور بصرہ۔
س: امام احمد بن حنبل نے امام ابوداؤد کو کہاں حدیث پڑھائی؟
ج: بغداد میں۔
س: امام ابوداؤد کی تاریخ وفات کیا ہے؟
ج: 16 شوال 275 ہجری۔
س: امام ابوداؤد نے کتنی احادیث تالیف کی ہیں؟
ج: چار لاکھ آٹھ ہزار۔
س: امام مسلم کا گھر کہاں تھا؟
ج: نیشاپور خراسان میں۔
س: امام مسلم کب پیدا ہوئے ؟
ج: 204 ہجری میں۔
س: احادیث کی تلاش میں امام مسلم نے کن ملکوں کا سفر کیا؟
ج: عراق حجاز مصر سیریا۔
س: امام مسلم کے شاگرد کون کون تھے؟
ج: امام یحیٰی نیشاپورا، احمد بن یرزا یرلوئی، ہرمالا، امام احمد بن حنبل۔
س: امام مسلم نے کتنی احادیث تالیف کی ہیں؟
ج: تین لاکھ۔
س: مسلم شریف کا احادیث کی تصانیف میں کون سا نمبر ہے؟
ج: دوسرا نمبر بخاری کے بعد۔
س: امام ترمذی کی کنیت کیا تھی؟
ج: ابوعیسیٰ ۔نام محمد۔
س: امام ترمذی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
ج: ترمذ میں 200 ہجری میں۔

س: امام ترمذی نے احادیث کی تالیف کے لئے کن ممالک کا سفر کیا؟

ج: عراق حجاز اور سائریا۔

س: امام ترمذی کے اساتذہ کون تھے؟

ج: 1-محمد بن مالک۔ 2- امام بخاری 3- امام احمد بن حنبل 4- امام مسلم۔ 5- امام ابوداؤد۔

س: امام ترمذی کی مشہور کتابوں کے نام لکھیں؟

ج: 1- جامع ترمذی 2- شمائل ترمذی 3- کتاب التاریخ 4- کتاب التفسیر۔ 5- کتاب الزہد۔

س: امام ترمذی نے بڑھاپے میں اپنی نظر کیوں کھودی؟

ج: خدا کے خوف سے بہت روتے تھے۔

س: امام ترمذی کب فوت ہوئے؟

ج: 27 رجب 279ھ

س: امام کی تالیف احادیث کی کتاب کیا کہلاتی ہے؟

ج: جامع ترمذی۔

س: ابن ماجہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

ج: 209 ہجری میں قعیدین۔

س: ابن ماجہ نے کب وفات پائی؟

ج: 27 رمضان المبارک 273 ہجری میں۔

س: امام کی تالیف میں کل کتنی احادیث ہیں؟

ج: چار ہزار

س: امام نسائی کے والد کا کیا نام تھا؟

ج: شعیب۔

س: امام نسائی کہاں پیدا ہوئے؟

ج: نیسا مارو میں خراسان کے نزدیک۔

س: امام نسائی کب پیدا ہوئے؟

ج: 215 ہجری میں۔

س: امام نسائی امام نسائی کے نام سے کیوں مشہور ہیں؟

ج: کیونکہ ان کی پیدائش نیساء کے مقام پر ہوئی۔

س: امام نے کن ملکوں کا سفر کیا؟

ج: تاجکستان، حجاز، عراق، جزائر، مصر اور شام۔

س: امام نسائی نے کب وفات پائی؟

ج: 306 ہجری میں۔

س: امام کی کون سی کتاب صحاح ستہ تصور کی جاتی ہے؟

ج: سنن نسائی۔

س: امام حاکم کا اصل نام کیا تھا؟

ج: ابو عبداللہ۔

س: امام حاکم کو حاکم کیوں کہا جاتا تھا؟

ج: کیونکہ وہ جج تھا۔

س: امام حاکم کب پیدا ہوئے؟
ج: 3 ربیع الاول 321 ہجری میں۔
س: نیشاپور میں امام صاحب کے کتنے استاد تھے؟
ج: ایک ہزار
س: امام حاکم نے حجاز اور عراق کا کتنی بار سفر کیا؟
ج: دو بار
س: امام حاکم کو نیشاپور کا جج کب بنایا گیا؟
ج: 359 ہجری میں۔
س: امام صاحب نے کب وفات پائی؟
ج: 3 صفر 405 ہجری بروز بدھ۔
س: حضرت آدم علیہ السلام کا پیشہ کیا تھا؟
ج: زراعت۔
س: حضرت ادریس کتنی زبانیں سمجھ سکتے تھے؟
ج: 72 زبانیں۔
س: قوم ثمود کے کتنے شہر خدائی عذاب کی وجہ سے تباہ ہو گئے؟
ج: 1700 شہر
س: صابن کس نبی کی ایجاد ہے؟
ج: حضرت صالح علیہ السلام
س: کس پیغمبر نے کنگھی ایجاد کی؟
ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
س: سب سے پہلے پاجامہ کس نے ایجاد کیا؟
ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
س: نمرود کے حکم سے کس نبی کو آگ میں ڈالا گیا؟
ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو۔
س: اس نبی کا نام بتائیں جس نے سب سے پہلے نعرہ تکبیر بلند کیا؟
ج: حضرت آدم علیہ السلام۔
س: امین الامت کا لقب کس صحابی کو دیا گیا ہے؟
ج: ابو عبیدہؓ بن جراح
س: نماز کے لیے اذان کی تجویز سب سے پہلے کس نے دی؟
ج: حضرت عمرؓ نے۔
س: معراج شریف کے لیے حضور پاک ﷺ نے کون سی سواری استعمال کی؟
ج: براق۔
س: ان پیغمبروں کے نام لکھیں جن سے حضرت محمد ﷺ نے جنت میں ملاقات کی؟
ج: 1- حضرت یوسف علیہ السلام 2- حضرت ادریس علیہ السلام 3- حضرت ہارون علیہ السلام 4- حضرت موسیٰ علیہ السلام 5- حضرت ابراہیم علیہ السلام 6- حضرت آدم علیہ السلام۔
س: نماز کب فرض ہوئی؟

ج: شب معراج کے دوران 12 نبوی کو۔
س: اس پیغمبر کا نام بتائیں جس نے سب سے پہلے اللہ کی خاطر ہجرت کی؟
ج: حضرت لوط علیہ السلام۔
س: اس پیغمبر کا نام بتائیں جو سو سال تک حالت وصال میں رہے اور پھر زندہ ہو گئے؟
ج: حضرت عزیر علیہ السلام
س: حضرت آدم علیہ السلام سے بھی دو ہزار سال پہلے زمین پر بسنے والی مخلوق کا نام بتائیں؟
ج: جنات۔
س: نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟
ج: نبی صاحب کتاب نہیں ہوتا جبکہ رسول صاحب کتاب ہوتا ہے۔
س: اللہ نے حضرت موسیٰ کو کتنے معجزے عطا کیے تھے؟
ج: 9
س: استلام کیا ہے؟
ج: حجر اسود کا بوسہ لینا استلام کہلاتا ہے۔
س: قصاص سے کیا مراد ہے؟
ج: خون کے بدلے خون۔
س: انگور سب سے پہلے کس نے کاشت کیے؟
ج: حضرت نوح علیہ السلام نے
س: کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جن پیغمبروں نے بکریاں چرائیں؟
ج: 1- حضرت یعقوب علیہ السلام 2- حضرت اسحٰق علیہ السلام 3- حضرت شعیب علیہ السلام 4- حضرت موسیٰ علیہ السلام 4- حضرت موسیٰ علیہ السلام 5- حضرت لقمان علیہ السلام 6- حضرت محمدؐ۔
س: عید الفطر کی نماز سب سے پہلے کب پڑھی گئی؟
ج: یکم شوال 2 ہجری کو۔
س: اذان کا نظام کب متعارف ہوا؟
ج: 2 ہجری کو۔
س: مدینہ کے پہلے مہاجر کا نام بتائیں؟
ج: حضرت ابو سلمہؓ
س: اسلام کی تبلیغ کے پہلے تین سالوں میں کتنے لوگوں نے اسلام قبول کیا؟
ج: 46 لوگوں نے۔
س: بنو امیہ کے آخری خلیفہ کا نام بتائیں؟
ج: مروان
س: کون سی جنگ میں انصار اور مہاجر مشتق ہو گئے؟
ج: جنگ بدر میں
س: اسلامی تاریخ کی سب سے پہلی جنگ کون سی ہے؟
ج: جنگ بدر۔
س: مدینہ کی فتح کی خبر کس نے سنائی؟
ج: حضرت زید بن حارثؓ نے۔

س: حضرت عباسؓ کتنی روایات کے راوی ہیں؟
ج: حضرت عباسؓ سے 2600 روایات بیان کی جاتی ہیں۔
س: "حدیث متروک" کسے کہتے ہیں؟
ج: جس حدیث کا راوی جھوٹا کہلاتا ہو یا وہ حدیث دروغ گوئی میں مشہور ہو اس کو حدیث متروک کہتے ہیں۔
س: صحیفۃ الصادقہ اور کتاب الصادقہ میں کیا فرق ہے؟
ج: صحیفۃ الصادقہ عبداللہ بن العاصؓ نے حضور ﷺ کے فرامین کا ایک مجموعہ مرتب کیا ہے۔
کتاب الصدقہ ان احادیث نبویہ ﷺ پر مشتمل تھی جو صدقات زکوٰۃ کے نصاب کے سلسلے میں نبی ﷺ سے منقول تھیں۔
س: مکثرین سے کیا مراد ہے؟
ج: وہ صحابہ کرامؓ جن کی روایت کردہ احادیث کی تعداد ایک ہزار یا زیادہ ہو انہیں مکثرین کہتے ہیں۔
س: "متوسطین" کن صحابہ کرامؓ کو کہا جاتا ہے؟
ج: ایسے صحابہ کرامؓ جن کی مروی روایات کی تعداد پانچ سو یا زیادہ ہو انہیں متوسطین کہتے ہیں۔
س: فتنہ وضع حدیث کے مقاصد بیان کیجئے؟
ج: وہ مقاصد یہ ہیں: فرقہ بندی' تفرقہ اندازی' زہد و عبادت' سیاسی رقابت' وضع تدریس کا دور' قدر و منزلت۔
س: حضرت ابوہریرہؓ کا پورا نام معہ ولدیت سے لکھیں؟
ج: حضرت ابوہریرہ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر ہے۔ دور جاہلیت میں آپ کا نام عبدالشمس تھا۔
س: علم اسماء الرجال کسے کہتے ہیں' اس علم سے متعلق تصنیف کی گئی چند کتب کے نام لکھیں؟
ج: علم اسماء الرجال ایسا شاندار علم ہے کہ اس کی مثال دنیا میں کسی قوم کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس علم میں حدیث و سیرۃ وغیرہ کے راویوں کے حالات زندگی کو تنقیدی زاویوں سے پرکھ کر ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے تاکہ جب کوئی روایت سامنے آئے تو یہ دیکھ لیا جائے کہ کس پایہ کے راوی اس روایت کو بیان کر رہے ہیں۔
سر ولیم میور نے تسلیم کیا ہے کہ چالیس ہزار راویوں کے حالات زندگی اس علم کی روشنی میں لکھے گئے ہیں جبکہ جرمنی کے ایک مشہور مستشرق "ڈاکٹر اسپرنگ" حافظ ابن حجر کی کتاب "اصابہ فی معرفۃ الصحابہ" کی تصحیح کرتے وقت اس کی دیباچہ میں لکھتا ہے کہ:
"نہ کوئی قوم دنیا میں ایسی گزری ہے اور نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال کا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو جس کی بدولت آج پانچ لاکھ اشخاص کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔"
اس علم پر سب سے پہلے امام یحییٰ بن سعید القطان نے توجہ دی اور پہلا مجموعہ تیار کیا۔ اس کے بعد دیگر محدثین نے اس فن کو کمال تک پہنچایا۔ ان کی لکھی ہوئی چند کتب کے نام یہ ہیں:
التاریخ مصنفہ امام احمد بن حنبل
التاریخ مصنفہ ابوالحسن احمد بن عبداللہ بن صالح العجلی
معرفة من نزل الصحابة سائر البلدان مصنفہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی
تذهب تهذيب الكمال مصنفہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی
البدر المنير في صحابته البشير النذير
التنقيد المعرفة رواة السنن والمسانيد

7۔ تاریخ الاسلام وطبقات المشاهیر والاعلام

8۔ تقریب تهذیب

9۔ اسد الغابة فی المعرفة الصحابه

10۔ تاریخ الرواة

11۔ تجدید اسماء الصحابه

12۔ السابق واللاحق فی تباعد مابین وفاة الراوین عن شیخ احمد

س: علم الدرایۃ پر لکھی جانے والی کتب کے نام بیان کریں؟

ج: اس علم پر مشہور کتاب "فتح المغیث" مصنفہ حافظ زین الدین عبدالرحیم ابن الحسین العراقی ہے۔ اس کے علاوہ موضوعات کبیر مصنفہ ملا علی بن محمد سلطان قادری اور شرح الفقیۃ العراقی فی اصول الحدیث مصنفہ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی ہیں۔

س: علم طبقات حدیث کی روشنی میں علماء نے صحابہ کرامؓ تابعین اور تبع تابعین کو کتنے طبقوں میں تقسیم کیا ہے؟

ج: حافظ ابن حجر نے عہد صحابہؓ سے لے کر روایت کے آخر تک کے راویوں کے بارہ طبقات بنائے ہیں۔

س: متن کے لحاظ سے حدیث کے کتنے طبقے ہیں؟

ج: متن کے لحاظ سے حدیث کو تین طبقوں میں محدثین نے تقسیم کیا ہے۔ کوئی حدیث ایسی نہیں جو ان تینوں طبقات میں شامل نہ ہو:

(۱) صحیح (۲) حسن (۳) ضعیف

س: حدیث متواتر سے کیا مراد ہے؟

ج: حدیث متواتر وہ حدیث ہے جس کو زمانہ میں اتنی کثیر جماعت نے روایت کیا ہو کہ ان سب کو جھوٹ بولنا یا ان سب کو جھوٹ پر متفق ہو جانا عادتاً محال ہو۔

س: "خبر واحد" کسے کہتے ہیں؟

ج: خبر واحد اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں متواتر کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں۔

س: "جرح" کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: "جرح" کے لغوی معنی ہیں: شق کرنا، بدلنا، یعنی زخمی کرنا، کسی کے رسوا کن عیب کو ظاہر کرنا بھی جرح کہلاتا ہے۔

س: علم الجراح وتعدیل کسے کہتے ہیں؟

ج: جس علم میں راوی کے ثقہ یا غیر ثقہ ہونے کی مخصوص الفاظ میں بحث کی جاتی ہو اسے علم الجراح وتعدیل کہتے ہیں۔

س: علم معرفۃ علم الحدیث کی تعریف کریں؟

ج: "علم معرفۃ علم الحدیث" اس علم کو کہتے ہیں جس میں علوم حدیث کی حقیقت کا علم شامل ہو۔

س: مسند کس کتاب کو کہتے ہیں؟

ج: جس کتاب میں ہر صحابی کی روایات علیحدہ علیحدہ جمع کی گئی ہوں مثلاً: مسند احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔

س: "علم تدوین" کے سلسلہ میں تحقیق کرنے والے پاک و ہند کے علماء کے نام بیان کریں؟

ج: پاک و ہند کے جن علماء نے علم تدوین کی تحقیق کی ہے ان میں مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا سلیمان ندوی، مولانا شبیر احمد عثمانی، ڈاکٹر زبیر صدیقی، مولانا سید مناظر احسن گیلانی، مفتی سید عبداللطیف اور ڈاکٹر حمید اللہ کے نام زیادہ مشہور ہیں۔

س: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور خاتون کا سبق آموز واقعہ مفصل بیان کیجیے؟

ج: ایک دفعہ ایک عورت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی: مجھے خبر ملی ہے کہ تم فلاں فلاں باتیں کہتے ہو اور یہ بھی کہتے ہو کہ "گودنا لگانے والی" اور "اپنے جسم پر گودنا لگوانے والی" دونوں پر لعنت کی گئی ہے حالانکہ میں نے اول سے آخر تک قرآن کو پڑھا ہے۔ اس میں کہیں ایسی بات نہیں ملی جو تم کہتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عورت کی باتیں سن کر اسے کہا: جاؤ پھر قرآن مجید کا گہری نظر سے مطالعہ کر کے آؤ۔ اس خاتون نے حکم کی تعمیل کی اور دوبارہ حاضر ہو کر کہا: مجھے قرآن میں وہ باتیں نہیں ملیں جو آپ سے مجھے پہنچیں ہیں۔ ابن مسعودؓ نے اس کو سمجھایا اور فرمایا کیا تم نے یہ نہیں پڑھا: "جو کچھ رسول دے سے لو جس سے روکیں رک جاؤ۔"

عورت نے اقرار کرتے ہوئے کہا: یہ تو میں نے قرآن مجید میں پڑھا ہے۔" ابن مسعودؓ نے کہا تو بس یہی وہ بات ہے۔

س: "وحی خفی" سے کیا مراد ہے؟

ج: جو تعلیمات اللہ کے نام سے موسوم ہوتی ہیں اس کو وحی غیر متلو کہتے ہیں۔ صوفیاء اس کو وحی خفی کہتے ہیں۔ وحی قلب بھی اس کا نام ہے اس سے مراد ہے بعض مجملات اور اشارات کو نبی پر کھلنا۔

س: علامات قیامت تحریر کیجئے؟

ج: (۱) جب لونڈی اپنا آقا جنے گی۔

(۲) جب سیاہ فام اونٹوں کے چرواہے بڑی بڑی عمارتوں کو بنانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں گے۔

س: کتاب یعنی قرآن مجید امت مسلمہ کے لیے ایک حجت ہے۔ کیا اس کو ترک کرنے والا مسلمان کہلانے کا حقدار بن سکتا ہے؟

ج: نہیں، کتاب کو ترک کر کے کوئی انسان مسلمان کہلا ہی نہیں سکتا۔

س: "اجتہاد" کے معنی لغت اور اصطلاح میں کیا ہیں؟

ج: لغت میں اجتہاد کے معنی ہیں: انتہائی درجہ تک کوشش کرنا۔ شرعی اصطلاح میں اجتہاد اس انتہائی کوشش کو کہتے ہیں جو ایک مسلمان متن کتاب اور سنت کے اشارات سے شرعی حکم معلوم کرنے کے لیے کرتا ہے۔

س: جلالین سے کیا مراد ہے؟

ج: جلال الدین المحلی اور جلال الدین سیوطی۔

س: اسودین سے کیا مراد ہے؟

ج: کھجور اور پانی۔

س: کتاب الخراج کس کی تصنیف ہے؟

ج: قاضی ابو یوسف کی۔

س: توجیہ النظر کے مصنف کون ہیں؟

ج: علامہ طاہر بن صالح الجزائری۔

س: علمان سے کیا مراد ہے؟

ج: علم الادیان، علم الابدان (دین و دنیا کا علم)

س: حمادان سے کیا مراد ہے؟

ج: حماد بن سلمٰی اور حماد بن زید۔

س: "نسائی" کا اصل نام بیان کریں؟

ج: نسائی کا پورا نام السنن المجتبیٰ ہے۔

س: ''مسلم شریف'' کے مجروح راویوں کی تعداد بتائیں؟

ج: ''مسلم'' کے مجروح راویوں کی تعداد ایک سو آٹھ ہے۔

س: نوح بن عصمہ نے کس بات کا اعتراف کیا تھا؟

ج: نوح بن عصمہ نے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ اس نے قرآن کی ایک ایک سورۃ میں جھوٹی احادیث وضع کی ہیں۔

س: صداقت حدیث شریف کے پرکھنے کا اعلیٰ ترین معیار کیا ہے؟

ج: قرآن مجید سے زیادہ بڑھ کر حدیث کی صداقت جانچنے کا اور کوئی معیار نہیں۔

س: معنعن سے کیا مراد ہے؟

ج: جن راویوں کے روایت کرنے کے درمیان لفظ عن آئے۔

س: قمرین سے کیا مراد ہے؟

ج: چاند اور سورج۔

س: ''مدرج المتن'' کی تعریف کریں؟

ج: نفس حدیث میں کی جانے والی تبدیلی کو مدرج المتن کہتے ہیں۔

س: ''مقلوب'' کسے کہتے ہیں؟ اس کی مثال بیان کریں۔

ج: مقلوب سے مراد یہ ہے: اسماء کو آگے پیچھے کر دینا جیسے مرہ بن کعب کو کعب بن مرہ کر دینا۔

س: ''حدثنی'' اور ''اخبرنی'' میں کیا فرق ہے؟

ج: جب کوئی اُستاد پڑھے اور شاگرد سنے اسے ''حدثنی'' کہتے ہیں اور اس کے اُلٹ اگر شاگرد پڑھے اور اُستاد سنے ''اخبرنی'' کہلاتا ہے۔

س: ''اللولو والمرجان'' کس کی تصنیف ہے؟

ج: محمد فواد الباقی ''اللولو والمرجان'' کے مصنف ہیں

س: اذانین سے کیا مراد ہے؟

ج: اذان اور اقامت۔

س: حضور ﷺ نے کن برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے؟

ج: آپ ﷺ نے چار قسم کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے:

1۔ ختم (سبزی لاکھی مرتبان)

2۔ دباء (تانبا' تومڑی' کدو اور بساط کی شکل کی بوتل)

3۔ نقیر یا مقیر (لکڑی کا کھدا ہوا پیالہ)

4۔ مزفت (روغنی برتن) جس پر تارکول کا پوچا پھرا ہوا ہو۔

س: عدالت وضبط سے کیا مراد ہے؟

ج: عدالت سے مراد عدل اور تقویٰ ہے۔ ضبط سے مراد محفوظ کرنا ہے۔

س: حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک حدیث کی روایت کرتے ہوئے ''الغلول'' کا ذکر کیا ہے۔ غلول کیا ہے؟

ج: حضرت ابو ہریرہؓ نے حدیث میں جس غلول کا ذکر کیا ہے اس کا مطلب ہے:

"وہ مال واسباب جو کچھ آدمیوں میں مشترک ہو اور ابھی بانٹ کر علیحدہ نہ کیا گیا ہو اس میں سے کوئی چیز دوسرے حصہ داروں سے چھپا کر لے لینا غلول ہے۔" شرعی اصطلاح میں غلول یہ ہے "مال غنیمت میں بددیانتی اور چوری کرنا۔"

س: "بیع حبل الحبلہ" کسے کہتے ہیں؟ حضور ﷺ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے: "نهى عن بيع حبل الحبله"

ج: زمانہ جہالت میں رواج تھا کہ جب کوئی شخص دوسرے شخص سے جانور خرید کرتا تھا تو یہ شرط رکھی جاتی تھی کہ جب وہ مادہ بچہ دے گی اور پھر جب پیدا ہونے والا مادہ بچہ جوان ہو کر بچہ جننے لائق ہو گا یعنی بچہ پیدا کرلے گی تو اس پہلے خریدے گئے جانور کی قیمت ادا کی جائے گی۔ اس قسم کی خرید وفروخت کو "بیع حبل الحبلہ" کہتے ہیں۔

حضور ﷺ کے فرمان کا مطلب ہے: مندرجہ بالا سودے بازی حرام ہے۔

س: جس دن آل محمد ﷺ نے دو کھانے کھائے' ان میں ایک کھانا کھجور پر مشتمل تھا۔' اس حدیث کی روایت کس نے کی ہے؟

ج: حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

س: بخاری شریف کی مشہور شرح کا نام اور اس کے مؤلف کا نام لکھئے؟

ج: بخاری شریف کی سب سے مشہور شرح کا نام "فتح الباری" ہے جسے ابو الفضل احمد بن علی بن حجر نے تالیف کیا ہے۔

س: حدیث عزیز کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ حدیث جس کو بیان کرنے والے راوی دو سے کم نہ ہوں۔

س: عن جابر بن عبدالله عنه قال قال النبى ﷺ الحرب خدعة اس حدیث پاک کے معنی اور تشریح بیان کریں؟

ج: (ترجمہ) "حضرت جابر بن عبداللہؓ نے کہا کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جنگ فریب (دھوکہ) ہے۔"

تشریح: جنگ خندق میں نعیم بن مسعودؓ جو مسلمان ہو چکے تھے اور قبیلہ بنو غطفان کے سردار تھے' قریش اور یہود سے الگ الگ جا کر ملے اور اس قسم کی باتیں کیں جس سے دونوں میں ناچاقی پیدا ہو گئی۔ ابن اسحاق سے مروی ہے کہ اس تفرقہ بازی میں دونوں سے جھوٹی باتیں اس وجہ سے کیں کہ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الحرب خدعة"

صحیح بخاری میں بھی رسول خدا ﷺ کا یہ قول درج ہے: "الحرب خدعة" اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ جنگ میں دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے جنگی چالیں جائز ہیں۔

س: ناسخ پر عمل ہو گا یا منسوخ پر؟ متفق علیہ سے کیا مراد ہے؟

ج: ناسخ پر عمل ہو گا۔ متفق علیہ سے مراد بخاری اور مسلم ہے۔

س: حدیث پاک میں مجری السحاب اور ہازم الاحزاب سے کیا مراد ہے؟

ج: مجری السحاب سے مراد بادلوں کو چلانے والا۔

س: "ثنا" اور "انا" کن لفظوں کا اختصار ہے؟

ج: "حدثنا" اور "اخبرنا" کا آنا۔

س: مستشرقین سے کیا مراد ہے؟

ج: وہ لوگ جو مسلمان نہ ہوں لیکن دین کے علوم کو پڑھتے ہوں اور تحقیق کرتے ہوں۔

س: حسد اور رشک میں فرق بیان کریں؟

ج: دوسروں کی چیزوں کو دیکھ تمنا کرنا اس کے پاس نہ ہو یعنی دل کے اندر اسے برا سمجھنا حسد ہے اور رشک یہ ہے کہ کسی کے پاس کسی

قسم کی چیز دیکھ کر تمنا کرنا خدا اسے بھی ایسی چیز دے۔

س: ظالم کی مدد کس طرح کی جائے؟

ج: اسے ظلم سے روک کر۔

س: زہد سے کیا مراد ہے؟

ج: دنیا سے نفرت اور پرہیزگاری۔

س: سبطین سے کیا مراد ہے؟

ج: حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ۔

س: ''معنعنہ'' سے کیا مراد ہے؟

ج: معنعنہ سے مراد روایت سے روایت کرنے والا ہے۔

س: نزول اسلام سے عرب کے لوگ کیا کہلاتے تھے؟

ج: بدو۔

س: بدو کس قسم کی زندگی بسر کرتے تھے؟

ج: خانہ بدوش تھے جہاں سبزہ نخلستان نظر آتا' خیمے لگا لیتے۔ اپنی تمام ضروریات جانوروں سے پوری کرتے تھے۔ تجارتی قافلوں کا لوٹنا ان کا من پسند مشغلہ تھا۔ قتل و غارت گری ان کا روزمرہ کا کھیل اور معمول تھا۔

س: مندرجہ ذیل کا سن واقعات لکھیں؟

ج: سانحہ کربلا.....61 ہجری

سقوط بغداد.....606 ہجری بمطابق 1208

سقوط اندلس.....897 ہجری بمطابق 1492

سقوط مشرقی پاکستان.....1971ء

س: عربوں میں کیا خرابیاں تھیں؟

ج: عربوں میں بے شمار برائیاں تھیں جیسے شراب نوشی' جوا' زنا' سود، بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا' قتل و غارت گری' ڈاکے ڈالنا' کثرت ازواج' بتوں کی پرستش کرنا' ننگے ہو کر طواف کعبہ کرنا' حلال حرام میں تمیز نہ کرنا' جانور کا کچا گوشت کھانا۔

س: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں بغاوت اور ارتداد کو کچلنے والے چار سالاروں کے نام لکھیں؟

ج: اسامہ بن زیدؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل، خالد بن ولیدؓ

س: عربوں کی خوبیاں بیان کریں؟

ج: آزادی پسند' قومی غیرت کے لیے جان کی بازی لگا دینا' بہادری' مہمان نوازی' نشانہ بازی' ماہر جنگ' بہترین مقرر' وعدہ وفا کرنے والے' محنتی' شعر و شاعری کے رسیا' کسی کو دھوکہ نہ دینا' ہمیشہ کھری بات کرنا۔

س: آپ ﷺ نے پہلا سفر کب اختیار کیا تھا؟

ج: بارہ برس کی عمر میں اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ ملک شام تشریف لے گئے۔

س: معاہدہ حلف الفضول کے بارے میں آپ کیا فرماتے تھے؟

ج: آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "اگر کوئی شخص مجھے اس معاہدے کے بدلے سرخ اونٹ بھی دے تو میں کبھی قبول نہ کرتا۔"

# سابقہ پیپر کے حل شدہ معروضی سوالات

س: حدیث کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج: حدیث کے لغوی معنی نئی چیز اور بات چیت کے ہیں۔

س: حدیث کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

ج: حضور ﷺ کے قول، فعل، تقریر، وصف یا حال کو حدیث کہتے ہیں۔

س: تدوین حدیث کا آغاز کب ہوا؟

ج: عہد رسالت میں۔

س: عہد رسالت میں حدیث پر لکھی گئی کوئی کتاب متعارف کروائیں؟

ج: **الصحیفة الصادقه** حضرت عمرو بن عاصؓ نے عہد رسالت میں تالیف کی اور حضور ﷺ سے تصدیق کرائی۔

س: صحیفہ ابو ہریرہؓ کو کس نے مرتب اور روایت کیا؟

ج: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید حضرت ہمام بن منبہ نے یہ صحیفہ روایت کیا حال ہی میں اس صحیفہ کے دو قلمی نسخے دریافت ہوئے ہیں جو حضرت ہمام بن منبہ کے لکھے ہوئے ہیں ایک دمشق میں اور دوسرا برلن (جرمنی) میں (ڈاکٹر حمید اللہ)

س: فقہ کے امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی کونسی کتاب تالیف کی اور کب؟

ج: کتاب الآثار دوسری صدی ہجری میں۔

س: ''موطا'' کس فن کی کتاب ہے وہ کب تحریر کی گئی؟ اسکے مؤلف کا اسم گرامی تحریر کریں؟

ج: موطا حدیث کی کتاب ہے فقہ کے مشہور امام امام مالک نے دوسری صدی ہجری میں اسے تالیف کیا۔

س: صحاح ستہ سے کیا مراد ہے اور کب لکھی گئیں؟

ج: صحاح ستہ حدیث کی چھ مستند ترین کتابیں ہیں یعنی جامع صحیح بخاری، جامع صحیح مسلم، جامع صحیح ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن صحیح نسائی، سنن صحیح ابن ماجہ۔

س: صحیحین سے کیا مراد ہے؟ شیخین کن آئمہ حدیث کو کہا جاتا ہے؟

ج: صحیحین سے مراد صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں اور شیخین ان کے مؤلفین یعنی حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری اور حضرت امام مسلم بن الحجاج کو کہتے ہیں۔

س: صحیح بخاری کا اصلی اور مکمل نام تحریر کیجیے؟

ج: **الجامع الصحیح المسند من امور رسول الله ﷺ و ایامه** ہے۔

س: انتہائے سند کے لحاظ سے حدیث کی اقسام بیان کریں؟

ج: قدسی، مرفوع، موقوف، مقطوع

س: کثرۃ رواۃ کے لحاظ سے حدیث کی اقسام بیان کریں؟

ج: ۱: متواتر ۲: مشہور ۳: عزیز ۴: غریب

س: کثرۃ رواۃ کے اعتبار خبر واحد کی اقسام؟

ج: ۱: مشہور ۲: عزیز ۳: غریب

س: صحیح کی شرائط خمسہ تحریر کریں؟

ج: ۱: اتصال سند ۲: عدل رواۃ ۳: ضبط رواۃ ۴: عدم شذوذ ۵: عدم علت۔

س: عمل کیے جانے کے اعتبار سے حدیث کی اقسام بیان کریں؟

ج: ۱: محکم ۲: مختلف الحدیث ۳: ناسخ ومنسوخ ۴: متوقف فیہ

س: الفدادین سے کیا مراد ہے؟

ج: الفدادین سے مراد جانوروں کو ہانکنے والے، ان کے پیچھے چلانے والے چرواہے ہیں۔

س: نفاق کی علامتیں حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

ج: ۱: جھوٹ ۲: خیانت ۳: بدعہدی ۴: بدگوئی۔

س: بیع الملامسہ اور بیع المنابذہ سے کیا مراد ہے؟

ج: اگر فریقین کپڑے کو چھو کر سودا کرتے تو بیع ملامسہ کہلاتی اور اگر کپڑا ایک دوسرے کی طرف پھینک کر سودا کرتے تو بیع المنابذہ کہلاتی یہ دونوں صورتیں شرعاً ناجائز ہیں۔

س: بیع العرایا سے کیا مراد ہے؟

ج: العرایا عریہ کی جمع ہے مفہوم میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک صاحب باغ کا اپنے باغ میں سے کسی فقیر، عزیز، دوست کو چند درخت ہبہ کرنا۔ اور بعض کے نزدیک باغ کے ایک یا زیادہ درختوں کا پھل خشک پھل کے مقابلہ میں فروخت کر دینا وغیرہ عرایا کہلاتا ہے۔

س: الحرب خدعۃ کس موقع پر کہا گیا؟

ج: الحرب خدعۃ غزوۂ خندق کے موقع پر کہا گیا۔

س: اسودین سے کیا مراد ہے؟

ج: اسودین سے کھجور اور پانی مراد ہے۔

س: حفاظت حدیث کے کتنے ذرائع ہیں؟

ج: حفاظت حدیث کے تین ذرائع ہیں۔

۱: تعامل امت ۲: تحریری یادداشتیں اور صحیفے ۳: حافظ کی مدد سے روایات (سلسلہ درس وتدریس)

س: حضرت عائشہؓ کی مرویات کی تعداد کیا ہے؟

ج: حضرت عائشہؓ سے ۲۲۱۰ روایات مروی ہیں۔

س: تین شافعی المسلک محدثین کے نام لکھیے؟

ج: امام نسائی، امام ترمذی، ابن ماجہ

س: اللؤلؤ والمرجان کس کی تالیف ہے؟

ج: اللؤلؤ والمرجان محمد فواد عبدالباقی کی تالیف ہے۔

س: حدیث اور سنت میں کیا فرق ہے؟

ج: سنت نبی اکرم ﷺ کے قول، فعل، تقریر اور وصف وحال کا نام ہے جبکہ حدیث ان الفاظ کا نام ہے جن کی مدد سے آپ ﷺ کا قول، فعل، تقریر یا حال بیان کیا جاتا ہے گویا سنت آپ کی سیرت کا نام ہے اور حدیث اس کی روایت کا نام ہے۔

س: حدیث اور قرآن میں فرق واضح کریں؟

ج: قرآن مجید کے الفاظ اور معانی دونوں منزل من اللہ ہیں جبکہ حدیث کے صرف معانی نازل شدہ ہیں الفاظ نبی ﷺ کے اپنے ہوتے ہیں۔

س: حجیت حدیث کے بارے میں کوئی آیت قرآنی نقل کریں؟

ج: وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (الحشر ۷)

س: حجیت حدیث کے بارے میں کوئی حدیث بیان کریں؟

ج: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي (متفق علیہ)

س: عہد رسالت میں لکھے گئے چند صحف حدیث کا تذکرہ کریں؟

ج: صحیفہ صادقہ، صحیفہ جہینہ، صحیفہ وائل بن حجر، صحیفہ اہل یمن، کتاب الصدقہ، صحیفہ سمرہ بن جندب، صحیفہ جابرؓ وغیرہ۔

س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے تحریر کردہ صحیفہ میں کتنی احادیث تھیں؟

ج: پانچ سو (500)

س: حضرت عمر فاروقؓ کی قبول حدیث کے سلسلہ میں احتیاط بیان کریں؟

ج: حضرت عمرؓ بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح قبول حدیث میں بڑی احتیاط برتتے تھے وہ شک کی صورت میں راوی سے گواہ کا مطالبہ کرتے (حفاظت حدیث خالد علوی)

س: حضرت علیؓ کی خدمات بسلسلہ حفاظت حدیث تحریر کریں؟

ج: آپؓ حدیث کی تحقیق کے لیے راوی سے کام لیتے تھے (حفاظت حدیث خالد علوی)

س: کثرت روایت کے لحاظ سے صحابہ کرام کی تقسیم بیان کریں؟

ج: کثرت روایت کے اعتبار سے صحابہ کرامؓ کے تین مراتب ہیں (۱) مکثرین (کثرت سے روایت کرنے والے۔ (۲) مقللین (قلت کے ساتھ روایت کرنے والے۔ (۳) اقلین (سب سے کم روایت کرنے والے)

س: مکثرین میں کون کون سے صحابی شامل ہیں؟

ج: حضرت ابو ہریرہؓ، انس بن مالکؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ۔

س: آئمہ فقہ کی تالیفات حدیث کا تعارف کروائیں؟

ج: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الآثار، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی موطا، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مشہور و معروف ہیں۔

س: مؤلفین صحاح ستہ کے پورے اسمائے گرامی نقل کریں؟

ج: صحیح بخاری کے مؤلف کا نام محمد بن اسماعیل (بخاری) صحیح مسلم کے مؤلف کا نام مسلم بن الحجاج، جامع ترمذی کے مؤلف کا نام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ، سنن ابوداؤد کے مؤلف کا نام ابوداؤد سلیمان بن اشعث، سنن نسائی کے مؤلف کا نام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب اور سنن ابن ماجہ کے مؤلف کا نام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ ہے۔

س: حدیث جبرائیل اور سورۃ الفاتحہ میں کونسی قدر مشترک ہے؟

ج: جس طرح سورۃ الفاتحہ قرآن مجید کے تمام اہم مضامین اور مطالب پر حاوی ہے اس طرح حدیث جبرائیل تمام احادیث کے اہم مفاہیم و مطالب کو محیط ہے یہی وجہ ہے کہ سورۃ الفاتحہ کو ام الکتاب اور حدیث جبرائیل کو ام الاحادیث یا ام السنۃ کہا جاتا ہے۔

س: حدیث جبرائیل کا موضوع کیا ہے؟

ج: حدیث جبرائیل میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مختصر انداز میں دین اسلام کی اہم چیزوں کو دہرایا گویا حدیث جبرائیل دین اسلام کی مختصر تعلیم ہے۔

س: ایمان کے بنیادی ارکان کون کون سے ہیں؟

ج: عقیدہ توحید، عقیدہ آخرت، ملائکہ، کتابوں، رسولوں پر ایمان۔

س: دین اسلام کے بنیادی ارکان کون کون سے ہیں؟

ج: کلمہ شہادت کی زبان سے ادائیگی، اقامت صلوٰۃ، ادائیگی زکوٰۃ، روزہ، حج

س: بیع کی دو ناجائز صورتیں بیان کریں؟

ج: بیع الملامسۃ اور بیع المنابذہ۔

س: تعمیر مسجد کی فضیلت کے بارے میں کوئی حدیث نقل کریں؟

ج: مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ۔

ترجمہ: جس نے اللہ کی رضا چاہنے کیلئے کوئی مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں بھی ایسا ہی گھر بنائیں گے۔

س: محدث کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ عالم جسے حدیث کے الفاظ و معانی دونوں کا علم ہو یعنی وہ محض الفاظ کا ناقل نہ ہو اور اسی طرح روایات و رواۃ کے بڑے حصے سے واقف ہو۔ محدث کہلاتا ہے۔

س: حافظ کسے کہتے ہیں؟

ج: ایسا محدث جسے کم از کم ایک لاکھ احادیث کا پورا علم ہو۔ حافظ کہلاتا ہے۔

س: امیر المومنین کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ اہل تحقیق ائمہ جو فن کی جملہ معلومات میں باقی تمام محدثین سے فائق ہوں۔

# پرچہ سوم

# تقابل ادیان

# پرچہ سوم

# تقابل ادیان

# تقابلِ ادیان

س: مذہب کس زبان کالفظ ہے؟ نیز اس کے لغوی معنی بیان کریں۔

ج: مذہب عربی زبان کالفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں راستہ، طریقہ، اعتقاد، مسلک، مشرب۔

س: مذہب کے مترادف لفظ بیان کریں۔

ج: ہندی میں مذہب کے مترادف پنتھ، دھرم اور مت وغیرہ کے ہیں۔ انگریزی میں اسے Religion کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

س: کانٹ اور کال ورٹن نے مذہب کی جو تعریف بیان کی اُس کی تعریف کریں۔

ج: ۱) کانٹ کا کہنا ہے: ''ہر فریضہ کو خدائی حکم تصور کرنا مذہب ہے۔''

۲) کال ورٹن کے نزدیک: ''انسان نے قوت کا نام مذہب رکھ لیا ہے جس کے متعلق اس نے یہ عقیدہ بنالیا ہے کہ اس مذہب کے زور سے وہ کائنات کو مسخر کرے گا۔''

س: پروفیسر وائٹ ہیڈ کے مذہب کی تعریف بیان کریں۔

ج: (۱) انسان جو بھی اپنی ذات کی تنہائی میں کرتا ہے۔ ''مذہب کہلاتا ہے۔''

(۲) مذہب عقیدہ کی اس طاقت کا نام ہے جس سے انسان کو روحانی پاکیزگی ملتی ہے۔

س: مذہب موت کے تصور سے وابستہ ہے یہ کس کی تعریف ہے؟

ج: شوپنہار کی

س: مذہب کی اصطلاحی اور جامع تعریف کریں۔

ج: مذہب ایک ایسا راستہ ہے جس پر چل کر منزل مقصود تک رسائی حاصل کر لی جاتی ہے۔

(A PATH TO WALK ON IT)

س: مذہب کی قرآنی تعریف مفصل بیان کریں۔

ج: مذہب ان ہدایات اور احکامات کا نام ہے جو ضرورتوں کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے اپنے بندوں پر اتارے جس پر چل کر انسان اس دنیا اور آخرت کی زندگی کے کام سنوار سکتا ہے۔ یعنی مذہب انسان کی روح اور جسم کے تمام تقاضوں کی تکمیل کا نام ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

''ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔''

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

س: دین کے لغوی معنی کیا ہیں؟ عربی لغت کے حوالے سے بیان کریں۔

ج: عربی لغت کے اندر دین کے مندرجہ ذیل معانی بیان کیے گئے ہیں:

(1) ۔بدلہ (2) ۔مہتر وغلبہ (3) تدبیر (4) مجبوری (5) گناہ (6) پرہیزگاری (7) نافرمانی (8) فرمانبرداری (9) ذلت (10) حساب (11) قدرت (12) ملکیت (13) حکم (14) مذہب (15) ملت (16) حالت (17) عادت (18) سیرت

س: اسلام میں دین کے مترادف الفاظ کون کون سے استعمال ہوئے ہیں؟

ج: اسلام میں دین کے مترادف الفاظ یہ آئے ہیں۔

1) **شریعة** : لکل جعلنا منکم شرعة ومنهاجا۔

2) **ھدایت**: فمن تبع هدای فلا خوف علیهم ولاهم یحزنون

3) **سبیل**: ادع إلی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة۔

4) **ملت**: فاتبع ملة ابراهیم حنیفا وما کان من المشرکین

5) **طریق یا صراط**: انك لتهدی إلی صراط مستقیم۔

س: مذہب اور دین میں فرق بیان کریں۔

ج: مغربی مفکرین نے مذہب کی جو تعریفات کی ہیں۔ وہ اسلامی نقطہ نظر سے مختلف ہیں اسلام کے نزدیک دین اور مذہب دو مختلف اشیاء ہیں ان میں سے دین کو کل کی حیثیت حاصل ہے اور مذہب اس کی جزو ہے دین ایک مکمل قانون ہے جو انسانی زندگی کے لئے ضابطہ حیات مقرر کرتا ہے دین ایک ایسا قانون ہے جو حضرت محمد ﷺ پر بذریعہ وحی لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے نازل ہوا یہ دونوں زندگیوں کے لئے مشعل راہ ہے اس پر چل کر انسان دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے جبکہ۔

مذہب ایک شاخ کا نام ہے جو فقہ پر مشتمل ہے دین اسلام میں مہارت رکھنے والے اور قانون کی تشریح کرنے والوں نے قرآن و سنت کی روشنی میں جو اصول مقرر کیے ان کا نام مذہب ہے اسلام میں چار مذاہب مشہور ہیں (1) حنفی (2) مالکی (3) شافعی (4) حنبلی۔ مختصر یہ کہ ہر فقیہہ کا اپنا مسلک مذہب کہلاتا ہے۔

س: مذہب فطری ضرورت ہے مختصر اً دلائل سے ثابت کریں؟

ج: مذہب ایک فطری اور جبلی ضرورت ہے جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا

اپنا منہ سب سے موڑ کر دین حنیف کی طرف کر لو یہی وہ فطرت ہے جس پر اللہ نے انسان کو پیدا فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

ہر بچہ مسلم فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔

س: مذہب انسان کی روحانی ضرورت ہے، ثابت کریں۔

ج: انسان اپنی پیدائش کے لحاظ سے روح اور جسم کا مرکب ہے ایک طرف جسم اور روح کے رشتے کو قائم رکھنے کے لئے مادی ضروریات اور جسمانی وسائل پیدا فرمائے تو دوسری طرف روحانی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء بھیجنے کا انتظام کیا۔ اور انسان کو اس سلسلے میں اکیلا نہیں چھوڑا کہ وہ اندھیرے میں گمراہ پھرے فرمایا۔

"وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ"

"اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا ہادی نہ آیا ہو۔"

س: ہماری معاشرتی ضروریات مذہب سے وابستہ ہیں ثابت کریں۔

ج: انسان فطرتاً مدنی الطبع ہے لہٰذا بہتر معاشی زندگی بسر کرنے کے لیے اسے درست قوانین وضوابط کی ضرورت ہے اگر معاشرتی زندگی کے لیے کوئی اصول اور ضابطہ نہ ہو تو معاشرہ انتشار و خلفشار کا شکار ہو جاتا ہے لہٰذا مذہب انسان کی یہ معاشرتی ضرورت بھی پوری کرتا ہے۔

س: سکون قلب کا واحد ذریعہ کون سا ہے؟

ج: سکون قلب کا واحد ذریعہ ذکر الٰہی ہے۔

س: تقابل ادیان کا مفہوم بیان کریں۔

ج: تقابل ادیان سے مراد ہے کہ عالم دنیا کے اندر پائے جانے والے مختلف مذاہب اور ادیان کا آپس میں غیر جانبدارانہ موازنہ کرنا اس کے علاوہ مختلف ادیان کے درمیان تقابل کرتے ہوئے ان کے عقائد عبادات، رسومات اور تعلیمات کا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے موازنہ کرنا۔

س: تقابل ادیان کی مختصراً وضاحت بیان کریں؟

ج: تقابل دو مذاہب کے درمیان بھی ہوسکتا ہے اور تقابل کسی ایک مذہب کا مختلف ادیان سے بھی موازنہ کیا جاسکتا ہے علاوہ ازیں کسی مذہب کے ایک ہی موضوع کا دوسرے مذاہب کے اسی موضوع سے موازنہ کیا جاسکتا ہے اور باری باری تمام موضوعات کا تقابلی جائزہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ تقابل ادیان کے دوران اگر کسی دین کی کوئی خوبی سامنے آتی ہے تو اس کی لازماً تعریف کرنی چاہیے اور اگر کسی مذہب کی کوئی خامی عیاں ہوتی ہے تو اسے دلائل سے رد کرنا چاہیے تاکہ حق بات کا ادراک کیا جاسکے۔

س: تقابل ادیان کے کوئی سے تین مقاصد بیان کریں؟

ج: مختلف مذاہب کے درمیان تقابل کرنے کے کئی مقاصد ہیں ان میں سے چند ایک کا تذکرہ میں یہاں کررہا ہوں۔

1۔ حق وباطل میں امتیاز: تقابل ادیان کا سب سے اہم مقصد حق وباطل میں فرق کرنا ہے تاکہ کھرے اور کھوٹے کو الگ کرکے لوگوں کو راہ راست پر گامزن کیا جاسکے۔

2۔ دوسرے مذاہب سے آگاہی: تقابل ادیان کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ لوگ اپنے مذاہب کے علاوہ دوسرے مذاہب کی تعلیمات سے بھی آگاہ ہوسکیں۔

3۔ دین اسلام کی برتری: تقابل ادیان کا مقصد یہ بھی ہے کہ دین اسلام کو تمام ادیان کا سردار بتایا جاسکے کیونکہ اللہ کے نزدیک بھی پسندیدہ مذہب اسلام ہے۔

س: تقابل ادیان پر لکھی جانے والی کتابوں میں سے صرف پانچ کے نام لکھیں؟

ج: علماء کرام نے مختلف مذاہب پر مدلل اور مفصل کتب تحریر کیں اور ان کے عقائد ونظریات پر عقلی اور نقلی دلائل سے تردید پیش کی چند اہم کتب اور ان کے مصنفین کے نام یہ ہیں۔

-1 الفصل فی الملل والا ھواء والنحل لا بن حزم الظاھری

-2 کتاب الملل والنحل لابی الفتح عبدالکریم الشھرستانی

-3 الجواب الصحیح عن دین المسیح لابن تیمیہ

-4 کتاب الہند۔ البیرونی

-5 مقارنۃ الادیان از ڈاکٹر احمد شبلی

س: عصر حاضر میں لکھی جانے والی تقابلِ ادیان کی پانچ کتب کے نام لکھیں؟

ج: تقابلِ ادیان کی مندرجہ ذیل کتب ہیں:

1) مذاہب عالم از رشید احمد

2) یہودیت ونصرانیت از مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ

3) آئینہ تثلیث از کوثر نیازی رحمۃ اللہ علیہ

4) عیسائیت کیا ہے؟ از تقی عثمانی حفظہ اللہ

5) اسلام اور مذاہب عالم از مظہر الدین صدیقی

6) اظہار الحق از رحمت اللہ کیرانوی

7) مذاہب عالم از احمد عبداللہ
8) آئینہ حقیقت نما از اکبر شاہ نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ

س: لفظ ہندو کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں۔

ج: لغت ہندی: میں ہندو سے مراد چور یا سیاہ رنگ والے کے ہیں مختصراً یہ کہ ہندو کو کالا چور بھی کہا جاتا ہے۔

سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک: اہل فارس نے جب وادی سندھ کے ایک علاقے پر قبضہ کیا تو وہ سندھ کو ہندو کے نام سے پکارنے لگے کیونکہ قدیم ایرانی زبان پہلوی اور سنسکرت دونوں میں حرف س کو حرف ہ میں بدل دیا جاتا تھا تاہم فرانسیسی زبان میں یہ ہند سے انڈ اہوا اور پھر کثرت استعمال سے انڈیا مشہور ہو گیا۔

س: ہندو مت کا لٹریچر کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے؟ بیان کریں۔

ج: ہندو لٹریچر کے اندر بھی گردش ایام کے ساتھ ساتھ تبدیلی آتی رہی اور اس لٹریچر کے اندر بھی اختلاف پایا جاتا ہے، عام ہندو لٹریچر کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

1) سرتی یعنی (سنی ہوئی چیز)
2) سمرتی یعنی آباؤ اجداد کی روایات

س: سرتی سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: سرتی ایسے لٹریچر کو کہتے ہیں جو ہندوؤں نے کسی ولی سے سنا ہو، اس میں چاروں وید آتے ہیں۔

i) یجر وید ii) اتھر وید
iii) سام وید iv) رگ وید

س: سمرتی سے کیا مراد ہے؟ مثال دے کر واضح کریں؟

ج: سمرتی ایسے لٹریچر کو کہتے ہیں، جو کتب کی شکل میں تحریر شدہ ہو، قبل کے زمانے میں سمرتی کا لفظ قانون کے معنی میں بھی مستعمل رہا ہے۔ مثلاً منو سمرتی

س: ہندو مت کے ادوار بیان کریں؟

ج: ہندو مت کے ادوار تین ہیں:

i) ویدک دور ii) برہمن دور iii) تریموتی یا جدید ہندو ازم

س: وید کا معنی و مفہوم مختصراً بیان کریں؟

ج: وید کا لفظ ود سے مشتق ہے۔ جس کے معنی کئی ہیں ودوان عالم کو کہتے ہیں، وطبیب کے لیے بھی آتا ہے۔ شاعروں، پنڈتوں، عالموں اور برہموں کے لیے بھی وید کا لفظ آتا ہے۔ مختصر یہ کہ وید کے معانی علم، جاننا، سوچنا غور کرنا وغیرہ کے ہیں۔ (ہندی لغات)

س: ویدوں کا مخرج بیان کریں۔

ج: ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ چاروں ویدان کے خدا (برہما) کی زبان سے نکلے ہیں۔

1) مشرقی منہ سے رگ وید نکلا۔ 2) مغربی منہ سے سام وید نکلا۔
3) شمالی طرف سے اتھر وید کا ظہور ہوا۔ 4) جنوبی جانب سے یجر وید کا ظہور ہوا۔

بعض ہندوان ویدوں کو چاروں دیوتاؤں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ یہ وید مشرقی ایشیا میں لکھے گئے یا آریہ حملہ آوروں کو اپنے ساتھ لائے۔ جو انہوں نے ہندوستان آکر تحریر کیے۔

س: ویدوں کی اقسام بیان کریں۔

ج: بہر حال ویدوں کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

1) رگ وید 2) یجر وید
3) سام وید 4) اتھر وید

س: رگ وید سے کیا مراد ہے؟ اور اس کے اندر کتنے منتر شامل ہیں؟

ج: رگ وید سب سے قدیم ترین وید ہے، مگر بعض مفکرین کے نزدیک یجر وید قدیم ہے۔ رگ وید نظموں کی شکل میں تحریر کی گئی ہے۔ اس میں دیوی دیوتاؤں کی تعریف کے ذریعے حاجات طلب کی گئی ہیں۔ اس کو گیان کانڈ کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

اس وید کے اندر 1000 اشلوک اور دس ہزار منتر موجود ہیں۔ ہندو مذہب کے ماننے والے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ وید رشیوں کی زبان پر خود بخود جاری ہو گئی تھی۔ مختصر یہ کہ یہ غیب سے آنے والی آوازیں تھیں جن کو اکٹھا کر کے حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ یہ وید اگنی دیوتا کی حمد سے شروع ہوتا ہے۔

س: یجر وید سے کیا مراد ہے؟ اس کے اہم حصوں کی نشاندہی کریں۔

ج: یہ بالکل رگ وید کی طرح کا ہے اس میں جشن اور قربانی کے گیت ہیں اور قربانی کی اشیاء کو مخاطب کر کے دیوتاؤں کی ان سے خوشی بیان کی گئی ہے۔ اس کے دو حصے ہیں:

۱) وزجنئی سمہتا۔ یعنی سفید یجر وید

۲) تیتریہ سمہتا۔ یعنی کالا یجر وید (یجر وید کو کرم کانڈ بھی کہتے ہیں)

س: سام وید کی تعریف کریں نیز بتائیں اس میں کتنے بجن ہوتے ہیں؟

ج: وید کی تیسری قسم سام وید کی ہے، اس کے اندر راگ اور گیت ہیں۔ 75 بجن اس کے اپنے ہیں، باقی تمام رگ وید سے ماخوذ ہیں۔ اس وید کو الگ تالیف کرنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ بھجن خاص لوگوں کے سامنے گائے جائیں۔ اسی وید کو تاریخی لحاظ سے کوئی خاص مقام حاصل نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ ان تینوں ویدوں کو تری ودیا بھی کہتے ہیں۔

س: اتھر وید، وید کی کونسی قسم ہیں اور اس میں کل کتنے منتر ہوتے ہیں؟

ج: ویدوں کی چوتھی قسم اتھر وید کی ہے، اس میں کل 6000 منتر ہیں۔ جس کو 20 ادھیاؤں میں منقسم کیا گیا ہے۔ 1200 منتر رگ وید سے ماخوذ ہیں۔ اس کا نصف حصہ نثری طرز پر ہے اور زیادہ تر حصہ جادو کے متعلق ہے۔ یہ وید قدیم آریاؤں کے تہذیب و تمدن کی عکاسی کرتا ہے۔ نیز اس میں ہمہ اوست کے فلسفہ کو اجاگر کیا گیا ہے۔

س: ویدوں کی تعلیمات کی اقسام بیان کریں؟

ج: ویدوں کے اندر مندرجہ ذیل اقسام کی تعلیمات ملتی ہیں۔

1) دیوتا پرستی
2) تصور خدا
3) مناجات
4) ظالمانہ احکام
5) عورتوں کے بارے میں تعلیمات
6) قربانی
7) ذات پات

س: ویدوں کا تصور خدا بیان کریں۔

ج: تمام وید ایک خدا کے تصور سے خالی ہیں، ان کے اندر وحدت الوجود فلسفہ کی تعلیم دی گئی ہے، اس میں کہیں 33 دیوتاؤں کا تصور

ملتا ہے اور کہیں 3340 دیوتاؤں کی پرستش کا حکم دیا جاتا ہے۔

س: اپنشد کا لغوی مفہوم بیان کریں؟

ج: اپنشد سے مراد ہے ہمہ تن گوش ہو کر کسی کے نزدیک تشریف فرما ہونا۔ قریبی نشست، راز کی باتیں کرنا۔

س: اپنشد کے اصطلاحی مفہوم کی وضاحت کریں؟

ج: اصطلاحی لحاظ سے اپنشد کا مفہوم یہ ہے کہ یہ ہندوؤں کی وہ مذہبی کتابیں ہیں، جن میں ویدوں کا انتخاب درج کیا گیا ہے۔ قدیم زمانے کے اندر جو تلامذہ حلقہ بنا کر بیٹھتے تھے اور اساتذہ کرام سے کسب فیض کرتے تھے، وہ اپنشد کہلائے، ان خطبات کی تعداد 180 ہے، جن میں سے 13 زیادہ مشہور ہیں۔

س: اپنشد کے موضوعات بیان کریں۔

ج: اپنشدوں کے مندرجہ ذیل موضوعات زیادہ اہم ہیں:

1) حقیقت کائنات　　2) حقیقت دنیا
3) حقیقت حیات　　4) حقیقت علم
5) حقیقت خدا　　6) حقیقت روح
7) حقیقت علم　　8) فلسفہ نجات

س: اپنشدوں کے تصور الٰہ کو واضح کریں۔

ج: اپنشدوں کا خدا شخصی بھی ہوتا ہے، جسے وہ سگن کہتے ہیں اور غیر شخصی بھی جس کو وہ نرگن کہتے ہیں۔

س: شخصی خدا سے کیا مراد ہے؟ ہندو مذہب کے مطابق بیان کریں۔

ج: اس عقیدے کی رو سے ان کا خدا خالق و مالک رب حاکم اور تباہ کرنے والا ہے۔ دنیا کی تمام تقادیر کا بدلنا اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ نیکوں کو اس کی جزا اور بروں کو اس کی سزا ضرور دے گا۔

س: اپنشدوں کی روحانی منازل بیان کریں؟

ج: دنیا کے تمام مذاہب روحانی منازل مقرر کرتے ہیں جیسے اسلام نے روحانیات کی تین منازل بیان کی ہیں:

(1) علم یقین
(2) عین الیقین
(3) حق الیقین

س: فلسفہ ویدانت کی وضاحت کریں۔

ج: ویدانت دو الفاظ یعنی وید اور انت کا مجموعہ ہے۔ وید کے معنی علم اور انت کے معنی خاتمہ کے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ منزل جہاں پر علم کا اختتام ہو اور زیادہ جاننے کی خواہش نہ رہے۔

س: پران سے کیا مراد ہے؟ اس کا مفہوم واضح کریں۔

ج: پران کے معنی ہیں پرانا، قدیم، کہنہ، پارینہ، دیرینہ ہندوؤں کی قدیم مذہبی کتب "پران" کہلاتی ہیں۔ جن میں وید کے مسائل کو دلائل تمثیلی قصے کہانیوں کی صورت میں تحریر کیا گیا ہے۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، لیکن اٹھارہ پران زیادہ مشہور ہیں۔ ان میں سے اکثر پران مشہور ہندو شاعر ویاس جی اور ان کے شاگردوں کی تخلیق ہیں۔

بعض مورخین کا خیال ہے کہ پران ویدوں سے قدیم ہیں کیونکہ ان کا تذکرہ ویدوں میں پایا جاتا ہے۔ بعضوں کا کہنا ہے کہ "پران" ویدوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ یہ ویاس جی کے علاوہ مختلف گویوں اور رعیتوں کی تخلیق ہیں۔ ان میں امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ ترمیم و اضافہ ہوتا رہا ہے۔ بعض پرانوں میں سولھویں صدی عیسوی کے حالات و نظریات اور واقعات کا پرتو پایا جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض پران مذکورہ صدی عیسوی کے دوران مرتب و مدون ہوئے۔

س: پرانوں کے مضامین بیان کریں؟

ج: پرانوں میں مندرجہ ذیل قسم کے مضامین پائے جاتے ہیں:

1) کائنات کے بارے میں
2) زمانہ کے مختلف ادوار
3) فلسفہ موت
4) آریہ نسل کے ابتدائی قبائل اوران کے کارناموں کا تذکرہ
5) ہندوؤں کی مشہور شخصیات کے کارنامے
6) آریہ نسل کے حکمران خاندانوں کا تذکرہ
7) فرقہ وارانہ مباحث
8) مختلف قبائل اور فرقوں کے دیوتاؤں کا تذکرہ
9) ذات پات
10) مشہور ہندوانہ نظریات
11) فلسفیانہ مباحث
12) رب الارباب (برہما خدا)
13) بھگتی (عبادات)
14) قربانیاں اور دیگر مذہبی رسوم
15) ہندو دیو مالا (اساطیر) یعنی افسانوی کہانیاں

س: ہندوؤں کے امتیازی مسائل میں سے دس کی وضاحت کریں؟

ج: ہندوؤں کے امتیازی مسائل:

1) غیر آریاؤں سے سخت نفرت وعداوت
2) متعین عقیدے کا نہ ہونا
3) مقرر رہنما کا نہ ہونا
4) مقرر عمل نہ ہونا
5) جادو۔ٹونے اور ٹوٹکوں پر اعتماد
6) کوئی کتاب مقرر نہ ہونا
7) توحید کا تصور نہ ہونا
8) جزا وسزا کے مقرر عقیدے کا نہ ہونا
9) ہندو مذہب کی تاریخ کا نہ ہونا
10) وہم وخرافات کی کثرت
11) تناسخ ارواح
12) بت پرستی
13) مخلوق پرستی
14) جعلی خداؤں کی کثرت
15) ذات پات کی تقسیم
16) برہمن کی فضیلت
17) مخلوق پرستی
18) مادہ کی قدامت

س: تریمورتی یا تثلیث سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: تریمورتی سے مراد ہے تین بت، تین خدا یا تین دیوتا۔ ہندوؤں کے مندرجہ ذیل تین دیوتاؤں کے مجموع کو تثلیث یا تریمورتی کہا جاتا ہے۔

1) برہما
2) وشنو
3) شیو

س: برہما کو ہندو معاشرے کیا مقام حاصل ہے؟ اور لوگ اسے کیا سمجھتے ہیں؟

ج: ہندو تثلیث میں سب سے اہم مقام برہما کو حاصل ہے کیوں کہ اس دیوتے کو وہ عالم کا خالق اور نقطہ آغاز تسلیم کرتے ہیں، ہندوستان میں صرف چند ایک ایسے مندر ہیں، جو برہما کے نام پر معرض وجود میں آئے ہیں، اس لیے اس دیوتا کی عبادت بہت کم ہوتی ہے۔

س: وشنو کونسا دیوتا ہے؟ اور اس کا کیا کام ہے؟

ج: ہندوؤں کا دوسرا مشہور اور ہر دل عزیز دیوتا وشنو ہے۔ ویدوں کے ذریعے سے اس کو معبود شمس ثابت کیا گیا ہے اس کی اہمیت شیو دیوتا کی بہ نسبت کہیں زیادہ ہے اس کا کام چیزوں کی حفاظت اور نگرانی کرنا ہے نیز یہ بقاء کا ذمہ دار ہے۔ یہ دیوتا رحم بھی ہے جو وشنو کے پرستش کرنے والے ہیں ان کی علامت ہے کہ وہ علی الصبح گیرو سے اپنی پیشانی پر وشنو کی مثلث نما علامت بنا لیتے ہیں۔

س: وشنو کے نو اوتار کونسے ہیں؟ اُن کے نام لکھیں؟

ج: وشنو کے نو اوتار ہیں، جن کے نام یہ ہیں:

(1) مچھلی (2) سؤر یا خنزیر (3) شیر مرد
(4) بالشتیا (5) کچھوا (6) سلیح رام
(7) رامچندر جی (8) کرشن چندر جی (9) مہاتما بدھ

س: وشنو کے پیروکار کس نام سے مشہور ہیں؟

ج: وشنو کی ماننے والے وشنومت کے نام سے مشہور ہوئے اس فرقے کا بانی سوامی رامانج تھا جو ہندوستان کا باسی تھا یہ فرقہ ذات پات کی تفریق سے پاک ہے۔

س: شیو کس مذہب کا خدا ہے؟ اور اس کا کیا کام ہے؟

ج: ہندوؤں کا تیسرا بڑا خدا شیو ہے اس کو جنگ تباہی و بربادی اور طوفان کا دیوتا کہتے ہیں اس کا دوسرا نام مہادیو بھی ہے اس کی پیشانی پر تیسری آنکھ بھی ہے۔ جب یہ آنکھ شیو کھولتا ہے تو آگ ایسے نمودار ہوتی ہے جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ اور ہر چیز جل کر خاک ہو جاتی ہے

س: تریمورتی اور اسلام کے تصور توحید کا موازنہ پانچ نکات میں پیش کریں؟

ج: تریمورتی اور اسلام کے ماننے والوں کے تصور توحید کو مندرجہ ذیل نکات کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے۔

| ہندو تریمورتی یا تثلیث | اسلام کا تصور الٰہ |
|---|---|
| (1) تریمورتی یا تثلیث میں بیک وقت تین دیوتاؤں [برہما وشنو اور شیو] کی پوجا کی جاتی ہے۔ | (1) اسلام صرف ایک خدا کی عبادت کا تصور پیش کرتا ہے جو تمام کائنات کا خالق و مالک ہے۔ |
| (2) تریمورتی میں بیک وقت تین طاقتوں کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ | (2) جبکہ اسلام صرف اور صرف ایک خدا کے واحد کی طاقت کے آگے سرنگوں ہونے کا حکم دیتا ہے۔ |
| (3) ہندو تریمورتی کا تصور خلاف عقل اور بعید از قیاس ہے۔ | (3) اسلامی تصور توحید عقل کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ |
| (4) ہندو تریمورتی کا تصور غیر فطری اور غیر معیاری ہے۔ | (4) اسلام کا تصور توحید معیار اور فطرت سے ہم آہنگ ہے۔ |
| (5) تریمورتی میں ان دیوتاؤں کی بیویاں دکھائی گئی ہیں۔ | (5) جبکہ اسلام کے تصور توحید میں اس بات کی صریحاً نفی کی گئی ہے۔ |

س: عقیدہ تناسخ سے کیا مراد ہے؟ اس کے اہم نظریات بیان کریں؟

ج: سنسکرت میں اس کا نام ہے آواگون یا جونی چکر جس کے معنی گناہوں اور نیکیوں کی بدولت بار بار جنم لینا اور مرنا ہے ہندو عقیدے کے مطابق انسانی روح نروان حاصل کرنے کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار بار چکر لگاتی ہے۔

موت کے بعد روح کا کیا حشر ہوگا اس کے متعلق تین نظریات ہیں۔

1 مادہ پرستوں کا کہنا ہے کہ جسم کے ساتھ روح بھی ہمیشہ کے لیے دفن ہو جاتی ہے۔

2 ادیان سماوی کے مطابق اسے اپنے مال کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی نیک روحیں جنت میں اور بد روحیں جہنم میں جائیں گی۔

3 ہندومت کے مطابق روح اپنے اعمال کے مطابق اس دنیا میں ہی مختلف روپ بدلتی رہتی ہے یہ تناسخ کا نظریہ یعنی روح ایک زندگی سے دنیا ہی میں دوسری زندگی میں منتقل ہو جاتی ہے، ہندوستانی مذاہب کا مشترکہ عقیدہ ہے دنیا میں حیوانات، نباتات اور جمادات کا روپ دھارنا سب پچھلے گناہوں کا ثمرہ ہے چندوگیا اپنشد میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ موت کے بعد انسانی روحیں چاند یا دیگر سیاروں میں پرواز کر جاتی ہیں حتیٰ کہ ان کا ثمرہ حیات مرتب ہوتا ہے اب وہ بارش کے قطروں میں واپس آتی ہیں اور غذا بن جاتی ہیں اس غذا کو لوگ کھاتے ہیں اس طرح یہ روحیں انسانی جسموں میں داخل ہو جاتی ہیں یہ تناسخ کا عقیدہ اپنشدوں سے قبل

ویدوں میں نہیں ملتا۔

س: ہندومت پر جن بزرگانِ دین نے اثر ڈالا اُن میں سے پانچ کے نام لکھیں؟

ج: ہندومت پر جن بزرگانِ دین نے اثر ڈالا اُن کے نام یہ ہیں:

1- سید علی بن عثمان المعروف داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف المحجوب

2- شیخ اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ صاحب صحیح البخاری

3- فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ صاحب منطق الطیر وتذکرہ اولیاء

4- عبدالکریم الجیلی رحمۃ اللہ علیہ۔ شارع ابن العربی ورُسالہ انسان کامل

5- شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بانی سلسلہ قادریہ

س: ہندوؤں کے تین اہم تہواروں کے نام لکھیں؟

ج: ہندوؤں کے اہم تہوار یہ ہیں۔

1- دیوالی 2- ہولی 3- راکھی بندھن 4- دسہرہ

س: دیوالی سے کیا مراد ہے؟ اس کے دیگر نام بھی بتائیں؟

ج: ہندوؤں کا سب سے عظیم تہوار دیوالی ہے جس کا انعقاد وہ چار دن کے لیے کرتے ہیں درحقیقت دیوالی کا تہوار وہ ہندو لوگ مناتے ہیں جو وشنو کے پیروکار اور عقیدت مند ہیں۔ مختلف ادوار کے اندر دیوالی کے مختلف نام رہے جیسے مہاساتی، دیپا دیپ اور مالا

س: ہولی منانے کی وجہ بیان کریں۔

ج: ہولی ہندو اس لیے مناتے ہیں کیونکہ اپنے پیارے بھگت ہرہلاد کی حفاظت بھگوان دشنل نے کی تھی۔ ہولی کا تہوار درحقیقت موسم بہار کا اعلان کرتا ہے اور اس موسم میں بسنت منائی جاتی ہے۔

س: ہولی کے تہوار کی خوبیاں بیان کریں؟

ج: ہولی کا تہوار مندرجہ ذیل خوبیوں کا حامل ہوتا ہے۔

1- یہ تہوار موسم بہار کا پیغام لاتا ہے۔

2- ٹیسٹو کے پھولوں کے پانی سے نہانے والے آئندہ موسم میں بیماریوں سے مامون محفوظ ہو جاتے ہیں۔

3- ہولی ایک ایسا تہوار ہے جو سچائی کی طرف داری کرتا ہے اور جھوٹ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

س: راکھی بندھن سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کس بات کی علامت ہے؟

ج: یہ تہوار ساون کے آنے کا اعلان کرتا ہے اس میں حقیقی بہن بھائیوں یا منہ بولی بہنیں بھائیوں کی کلائیوں پر سلونو کے دھاگے باندھتی ہیں اسے راکھی یا تحفظ کا شگون کہتے ہیں یہ تہوار ابر کھا سے مناسبت رکھتا ہے۔

اکھیاں لے کے سلونو کی برہمن نکلیں
تار بارش کا تو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل

س: دسہرہ کا معنی بیان کریں نیز بتائیں یہ تہوار کب منایا جاتا ہے؟

ج: دسہرہ کے معنی ہیں۔ دس دن اس سے مراد ہے دس گناہوں کو لے کر جانے والا۔ ماہ جیٹھ کی دس تاریخ کو (جو گنگا کے پیدا ہونے کا دن ہے) منایا جاتا ہے۔

س: جین سے کیا مراد ہے؟ نیز جین مت کا مفہوم بیان کریں۔

ج: جین جینا سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب تسخیر کرنا ہے جینا کا لفظی مطلب ایسا شخص جس نے تمام جذبات پر غلبہ پالیا اور نجات حاصل کرلی جینوں کا دوسرا نام تیر تھنکر بھی ہے اس تیر تھ سے مراد ہے "دریا میں گھڑار ہنے کی جگہ"۔

س: جین مت مذہب کے لوگ کس عقیدے کے حامل ہیں؟ وضاحت کریں۔

ج: ان کا عقیدہ ہے کہ ان کا مذہب نہایت قدیم ہے اس میں چوبیس تیر تھنکر یعنی رہنما آئے ہیں۔ جو سب کے سب چھتری گھرانوں سے وابستہ تھے جینی روایت کے لحاظ سے رامشو پہلا مہاویر اور ردھمان چوبیسواں تیر تھنکر تھا ان مصلحین نے مختلف اوقات میں دین حق کی تبلیغ کی تاریخ میں ان رہنماؤں کی کوئی گواہی نہیں پائی جاتی، جینی روایات کے مطابق ان کی عمریں ناقابل یقین حد تک طویل تھیں اور وہ انتہائی دراز قد تھے ان میں سے اول ترین مصلح آدی ناتھ کی عمر کئی کروڑ سال تھی اور قد دو میل اونچا تھا مہاویر کی پیدائش پرسوناتھ سے اڑھائی سو سال بعد ہوئی۔

س: پرسوناتھ کا زمانہ کونسا تھا؟ اور اس کا باپ کون تھا؟

ج: پرسوناتھ کا زمانہ ۸ ویں صدی کے قیام سے شروع ہوتا ہے پرسوناتھ کے باپ کو بنارس کا راجہ بتایا جاتا ہے اور ایک عرصہ تک خوشحالی کی زندگی گزاری پھر راہبانہ زندگی بسر کی چوراسی دن مراقبہ کے بعد مکمل علم حاصل کرلیا علم حاصل کرنے کے بعد ستر سال زندگی کو مکمل ترین بنانے اور پاک بنانے میں صرف کیے ان مرحلوں سے گزرنے کے بعد سمیتا پہاڑ پر پیروؤں کے درمیان نروان ملا اس نے اپنے ماننے والوں کو عدم تشدد سچائی اور چوری سے بچنے کی اور رہبانیت کی تعلیم دی۔

س: جین مت کا بانی کون تھا؟ اور اس کا اصل نام بتائیں؟

ج: جینی روایت کے مطابق مہاویر چوبیسویں تیر تھنکر میں ان کا اصلی نام وردھمان تھا۔

س: جین مت کے کوئی سے پانچ بنیادی عقائد بیان کریں۔

ج: جین مت کے بنیادی عقائد مندرجہ ذیل ہیں:

1- جیوا۔ روح ایک حقیقت ہے۔

2- اجیوا۔ غیر ذی روح وجود ہے۔

3- اسرونتو۔ روح میں مادہ کی ملاوٹ ہوتی ہے۔

4- بندھ تنو۔ روح میں ملاوٹ روح کو مادہ کی قیدی بنا دیتی ہے۔

5- سموا۔ روح میں مادہ کی ملاوٹ کو روکا جاسکتا ہے۔

6- نیر جرا۔ روح میں موجود پہلے سے مادہ کو زائل کیا جاسکتا ہے۔

7- موکش۔ روح کی مادہ سے مکمل علیحدگی کے بعد موکش حاصل ہوسکتا ہے۔

س: جین کے مت کے بانی مہاویر کی وفات کب ہوئی؟

ج: مہاویر نے ۷۲ سال کی عمر میں جنوبی بہار کے ایک مقام پاؤا میں ۴۸۶ ق م میں وفات پائی۔

س: جین مت کی تعلیمات کے کوئی سے دو پہلو بیان کریں۔

ج: جین مت کی تعلیمات کا خلاصہ درج ذیل نکات کی روشنی میں بیان کیا جاتا ہے۔

1- بت پرستی کی مخالفت: جین مت کے پیروکار بت پرستی کی سخت مخالفت کرتے ہیں ان کے نزدیک بت پرستی ناجائز ہے اور اس کا کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

2- ویدوں کی مخالفت: جین مت کے حامی بت پرستی کی طرح ویدوں کے بھی خلاف ہیں ان کے نزدیک برہما شیو نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

3- روح اور مادہ لافانی: جینوں کا عقیدہ ہے روح اور مادہ لافانی حقیقت ہے وہ مادہ کو بدی اور ظلمت کا گہوارہ سمجھتے ہیں جب کہ روح کو نیکی اور اچھائی کی آماجگاہ گردانتے ہیں ان کے نزدیک مادیت پر غلبہ حاصل کرلینا زندگی کی کامیابی کی علامت ہے۔

س: جینیوں کی نجات کے طریقے بیان کریں۔

ج: جینوں کے نجات کے دو طریقے ہیں:

1- سلبی طریقہ
2- ایجابی طریقہ

س: سلبی طریقے سے کیا مراد ہے؟ اس کی مکمل وضاحت لکھیں۔
ج: سلبی طریقہ: سلبی طریقے سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو ہر قسم کی خواہشات سے مبرا کر دے کیونکہ یہ خواہشات اس کو غلط راستے پر گامزن کر دیتی ہیں جب انسان کسی آرزو کا اظہار کرتا ہے اور اس آرزو کی تکمیل نہیں ہوتی تو وہ غمگین اور افسردہ ہو جاتا ہے چنانچہ ان کا عقیدہ ہے خواہشات نفسانی کا گلا گھونٹ دینا چاہیئے تا کہ مصیبتوں سے انسان کو نجات مل سکے۔
س: ایجابی طریقہ کونسا ہے؟ اور اس کے اندر کن چیزوں سے تعلق ہوتا ہے؟
ج: ایجابی طریقہ: نجات کا دوسرا طریقہ جینیوں کے نزدیک یہ ہے کہ انسان کے عقائد علم و عمل کے اندر درستگی پائی جائے۔
س: جینیوں کے مطابق اعمال کی درستگی کی شرائط بیان کریں۔
ج: جینیوں کے نزدیک اعمال کی درستگی کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔
1- آزادی: جینیوں کو چاہئے کہ وہ کسی کو تکلیف نہ دے بلکہ دوسرے کو اپنی طرح محترم سمجھے اور اس کو عزت و تکریم سے نوازے۔
2- استقیام: جینیوں کے اعمال کی درستگی کی شرط یہ بھی ہے کہ حلال روزی کما کر کھائی جائے اور چوری سے احتراز کیا جائے دوسروں کے مال کو حرام طریقے سے نہ کھایا جائے۔
3- اپری گراہہ: ان کے اعمال کی درستگی کی علامت یہ بھی ہے کہ خواہشات نفسانی پر کنٹرول کیا جائے نیز لذت مادی سے اجتناب کیا جائے۔
4- برہم چار: ان کے نزدیک شرط یہ ہے کہ پاک دامنی کی زندگی گزاری جائے اور تمام چیزوں کی ہوس کو خیر آباد کہہ دیا جائے۔
5- ستیام یا راستی: ہر جینی پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ سچائی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لے۔
س: جینیوں کی ممنوع کردہ اشیاء کونسی ہیں؟ نام تحریر کریں۔
ج: جینیوں کے نزدیک نشہ آور اشیاء حرام ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ ہر قسم کے گانے بجانے سے احتراز کیا جائے ان کے نزدیک جوئے اور قمار بازی سے بچنا واجب ہے نیز وہ گوشت۔ گھی۔ شہد اور انجیر وغیرہ کو اپنے اوپر حرام سمجھتے ہیں۔
س: جینیوں کی دنیا کے کتنے حصے ہیں؟ بیان کریں۔
ج: جینی عقیدت مند دنیاؤں کو تین مختلف حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔
1- اوردھوالوک: یہ دیوتاؤں کا مسکن ہے۔
2- مدھیہ لوک: یہ ہمارا مسکن ہے۔
3- ادھوک لوک: یہ دوزخیوں کا ٹھکانہ ہے۔
س: جینیوں کی اہم کتب کون سی ہیں؟ نیز سب سے اہم کتاب کونسی ہے؟
ج: جینی مذہب کی اہم کتابیں یہ ہیں۔ (۱) انگا (۲) اپانگا (۳) میولہ (۴) سوترا۔ جینیوں کی سب سے اہم کتاب انگا ہے۔
س: بدھ مت کے بانی گوتم بدھ کا اصل نام کیا تھا؟
ج: بدھ مت کے بانی کا نام سدھارتھ ہے، جو گوتم بدھ کے نام سے مشہور ہوا۔
س: گوتم بدھ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟
ج: گوتم بدھ جنوبی نیپال میں بنارس سے 200 میل کے فاصلے پر کپل وستو نامی گاؤں کے قریب لمبنی نامی بستی میں 563ء قبل مسیح میں پیدا ہوئے۔
س: گوتم بدھ کے والد کا کیا نام تھا؟ نیز مورخین کا اختلاف بھی ذکر کریں۔
ج: گوتم بدھ کے والد کا نام سدھودھن تھا جو ایک راجہ تھے، سدھودھن کی حکمرانی کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

مورخین کا یہ خیال ہے کہ وہ کپل دستور کا راجہ تھا اور کوشل اس کی ریاست کا ایک حصہ تھا بعض تاریخ نگار کہتے ہیں کہ سدھودھن کی حیثیت محض ایک باجگزار کی تھی، بعض مورخین کا خیال ہے کہ ریاست کرشل کا دارالحکومت کپل دستو نہیں بلکہ سکیت کوشل تھا۔

س: گوتم بدھ کے خاندان کا مختصر تعارف بیان کریں۔

ج: گوتم بدھ کشتری خاندان سے تعلق رکھتے تھے، ان کی والدہ محترمہ کا نام مہامایہ تھا، بعض مورخین کا خیال ہے کہ گوتم بدھ سوتیلی ماں کی نسبت سے گوتم کہلائے مگر بعض مفکرین کہتے ہیں کہ گوتم ایک رسی کا نام تھا، جس نے "نیائے شاتر" نامی کتاب لکھی، گوتم بدھ کی ماں نیائے مکتب فکر سے تعلق رکھتی تھی، اس لیے اس کا خاندان گوتم کہلایا۔ بعد میں بدھ کے ساتھ بھی گوتم کا لفظ استعمال ہونے لگا۔

س: گوتم بدھ کا نام کس نے رکھا؟

ج: گوتم بدھ کی ولادت کے پانچویں دن آٹھ برہمنوں کی ایک جماعت نے مل کر اس کا نام سدھارتھ رکھا۔

س: گوتم بدھ کے اساتذہ کرام کے نام لکھیں۔

ج: گوتم بدھ کے استادوں کے اندر وشوامترا اور سبھامترا کے نام قابل ذکر ہیں۔

س: گوتم بدھ کی شادی کب اور کس سے ہوئی؟

ج: گوتم بدھ کے والد نے جب یہ دیکھا کہ گوتم بدھ دنیاوی معاملات میں عدم دلچسپی کا شکار ہے تو اس کے والد نے اس کی شادی کرنے کا فیصلہ کیا چنانچہ سولہ سال کی عمر میں اس کی شادی یشودھرنا می حسین وجمیل لڑکی سے کردی تھی۔

س: گوتم بدھ کی وفات کب اور کیسے ہوئی؟

ج: روایات کے مطابق اس کے بعد اس پر ہو کا عالم طاری ہو گیا اور وہ 80 سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ اس کی لاش کو جلا کر دس مقامات پر اس کی ہڈیوں کو دفن کیا گیا اور وہاں عظیم گنبد بنا کر ان کا نام (STUPA) رکھا گیا۔

س: گوتم بدھ کے پیروکار کتنے فرقوں میں تقسیم ہیں، ان کے نام لکھیں؟

ج: گوتم بدھ کی رحلت کے بعد بدھ مت کے پیروکار دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے، ان دو فرقوں کے نام یہ تھے۔

1) استھاویرادادن 2) مہاسنگھکا

س: ھنایان بدھ دھرم کا تعارف کروائیں۔

ج: ھنایان سنسکرت کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں بڑا پہیہ۔ تاہم خود ھنایان والے اس کو School of elders کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

س: ھنایان کے پیروکار کہاں کہاں رہتے ہیں؟ اور ان کا نام کیا ہے؟

ج: ھنایان بدھ دھرم کے ماننے والے ہیں اور اس دور میں یہ سری لنکا، برما، ہند، چین، تھائی لینڈ اور کمبوڈیا میں رہ رہے ہیں۔ ان کو ہنائنا (Hynayana) بھی کہا جاتا ہے۔

س: ھنایان بدھ مت کے عقائد بیان کریں۔

ج: ھنایان کے عقائد مندرجہ ذیل ہیں:

1) روح اور خدا نام کی کوئی چیز ان کے نزدیک موجود نہیں ہے۔ یعنی نہ تو آتما ہے اور نہ پرماتما۔
2) ان کے نزدیک الہام نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔
3) بدھ ایک انسان تھا، انسان ہی پیدا ہوا اور انسان کی طرح مرا مگر اس کے اندر بے شمار صفات تھیں۔
4) مستقل ہستی کا نظریہ محض فریب ہے۔
5) نروان کا مطلب عارضی عناصر کو مٹا کر خود کو ختم کرنا ہے۔
6) نجات کے لیے عمل اور خود اعتمادی لازمی ہے۔

س: ھنایان فرقے کی مذہبی کتب کے نام لکھیں؟

ج: ھنایان فرقے کی مقدس مذہبی کتاب کا نام ترپی پتا کا ہے۔اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔

1) دنیر پتا کا 2) ساتا پتا کا 3) ابھی دھما پتا کا

یہ تینوں کتابیں پالی زبان میں تحریر کی گئی ہیں۔

س: مہایان بدھ دھرم کا تعارف پیش کریں۔

ج: بدھ مت کے دوسرے فرقے کا نام مہایان ہے،اس کے معنی ہیں بڑی گاڑی۔اس سے مراد یہ ہے کہ بہت سے انسان بڑی گاڑی پر سوار ہوکر نجات کے سفر پا جاتے ہیں۔اس فرقے کا ظہور مہاراجہ کنیشک کے دور میں ہوا۔

س: مہایان بدھ مت فرقے کے عقائد میں سے صرف پانچ کا تذکرہ کریں؟

ج: اس فرقے کے عقائد یہ ہیں:

1) بدھ اوتاروں کی صورت میں دنیا میں رونما ہوتا ہے۔

2) گوتم کی معرفت اس کے مقتدیوں میں کام کرتی ہے۔

3) گوتم اپنے دھرم کی خود حفاظت کرتا ہے۔

4) بدھ خود خدا تھا جواز لی اور ابدی خدا ہے۔

5) بدھ کا جسم نہ تھا وہ تمام انسانوں سے افضل تھا۔

6) بدھ پہلے سپتوانہ تھے،ان سے پہلے بے شمار بدھ رونما ہوئے اور آئندہ بھی رونما ہوتے رہیں گے۔

س: مہایانہ فرقے کی مذہبی کتب کے نام لکھیں۔

ج: اس فرقے کی اہم کتب یہ ہیں:

1) لنکاوتر استرا 2) سورنگما ستر

3) سکھاوتی یوہاسترا 4) ویمند سترا

س: احکام عشرہ سے کیا مراد ہے؟ بدھ مت کے عقیدے کی روشنی میں بیان کریں۔

ج: بدھ مت نے اپنے پیروکاروں کو دس حکم دیے جو احکام عشرہ کے نام سے یاد کئے گئے اور مشہور ہوئے،وہ احکام یہ ہیں۔

1) وہ چوری نہیں کریں گے۔ 2) زنا نہ کریں گے۔

3) وہ کسی جاندار کو قتل نہ کریں گے۔ 4) وہ جھوٹ کا ارتکاب نہیں کریں گے۔

5) نشہ آور چیزوں سے بچیں گے۔ 6) دوپہر کے بعد کھانا نہیں کھائیں گے۔

7) سونے اور چاندی کے قریب نہیں آئیں گے۔ 8) ہار اور خوشبو کا استعمال نہیں کریں گے۔

9) آرام دہ جگہ پر نہ بیٹھیں گے اور نہ سوئیں گے۔ 10) موسیقی اور رقص کی محفلوں سے اجتناب کریں گے۔

س: بدھ مت کے گروہ کتنے ہیں؟ان کے نام لکھیں۔

ج: گوتم بدھ نے اپنے پیروکاروں کو دو گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا اور وہ دو گروہ یہ تھے:

1) درویشوں کا گروہ 2) دنیاداروں کا گروہ

س: درویشوں کی تعلیمات کیا ہیں؟اور انہیں کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟

ج: گوتم بدھ نے درویشوں کے لیے جو تعلیمات جاری کیں اس کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1) چار سرگرم مراقبے 2) چار کوششیں

3) چار دینداری کے راستے 4) پانچ اخلاقی طاقتیں

5) سات دانشیں 6) آٹھ اعلیٰ طریقے

س: چار سرگرم مراقبوں کے نام بدھ مت کے عقائد کے مطابق لکھیں؟

ج: چار سرگرم مراقبے یہ ہیں۔

(1) جسمانی کثافت پر مراقبہ۔ (2) پر جوش حس کی پیدا کی ہوئی برائیوں پر مراقبہ۔

(3) خیالات کے عدم استقلال پر مراقبہ۔ (4) ہستی کی حالتوں پر مراقبہ۔

س: چار بلیغ کوششوں کے نام لکھیں؟

ج: چار کوششیں درج ذیل ہیں:

(1) برائیوں کی پیدائش کو روکنے کی کوشش۔ (2) موجودہ برائیوں کو دور کرنے کی کوشش۔

(3) غیر موجود نیکی پیدا کرنے کی سعی و کوشش۔ (4) پیدا شدہ نیکی کو رواج دینے کی کوشش۔

س: بدھ مت کی دینداری کے راستے کون سے ہیں؟ صرف چار کے نام لکھیں۔

ج: بدھ مت کی دینداری کے چار راستے یہ ہیں:

(1) دیندار بننے کی خواہش (2) دیندار بننے کی کوشش

(3) دیندار بننے کی تیاری (4) دیندار بننے کے لئے تحقیقات

س: گوتم بدھ نے جو اخلاقی طاقتیں بیان کی ہیں، اُن کے نام لکھیں۔

ج: گوتم بدھ نے پانچ اخلاقی طاقتیں بھی مقرر کیں جو یہ ہیں:

(1) ایمان (2) تہمت (3) حافظ

(4) تصور (5) الہام

س: بدھ مت کی مشہور دانشوں کے نام قلمبند کریں۔

ج: سات دانشیں یہ تھیں:

(1) ہمت (2) حافظ (3) تصور

(4) تحقیقات کتب مقدس (5) نشاط (6) استراحت

(7) سلیم طبعی

س: نروان کے معنی بیان کریں۔

ج: نروان کا مطلب ہے نجات یا چھٹکارا۔

س: بدھ مت کا عقیدہ نروان کیا ہے؟ مختصراً بیان کریں۔

ج: گوتم کے نزدیک یہ دنیا دکھوں کا گھر ہے اور دکھ خواہشات کے نتیجے میں جنم لیتے ہیں انسان جس قدر اپنی خواہشات کو کم کر دے گا اس کے دکھ بھی اتنے ہی کم ہو جائیں گے اور انسان اپنی آرزوؤں پر مکمل قابو پا لے تو اس کی زندگی سے دکھ ختم ہو سکتے ہیں۔

س: نروان حاصل کرنے کی کیا شرائط ہیں؟ بیان کریں۔

ج: نروان کے حصول کے لئے لازمی ہے کہ وہ چار مراقبات میں مہارت تامہ حاصل کرے اور چار بلیغ کوششوں کے لیے سرگرم عمل ہو اور دینداری کے چار راستے طے کرے پانچ اخلاقی طاقتیں اور سات دانشوں کا متحمل ہو۔

س: نروان کے حصول کا طریقہ مختصراً بیان کریں۔

ج: بدھ مت کی رو سے نروان ایک ایسی کیفیت اور حالت کا نام ہے جو عام آدمی کی ذہنی کیفیت سے بالاتر ہے چونکہ وہ ذہن کی گرفت سے آزاد ہے اس لیے اس کی حقیقت کا بیان ناممکن ہے تاہم اگر انسان سعی مسلسل کو اپنائے تو وہ نروان سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔

س: عقیدہ نروان بدھ مت کی کتب کے حوالے سے بیان کریں۔

ج: بدھ مت کی کتب کے اندر نروان کو آسمانی گھر بتایا گیا ہے کہیں اس کی مسرت کا ٹھکانہ کہیں مقدس شہر اور کہیں دکھ کا علاج بتایا گیا ہے اسے حقیقت کبری کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے اور اسے ازلی و ابدی حقیقت بھی قرار دیا گیا ہے گوتم کہتا ہے پیدائش،

بڑھاپا، دکھ، درد، بیماری اور عیبوں کا مجموعہ ہوتے ہوئے اور ان چیزوں کا شکار جو بھی اشیاء ہیں ان کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے میں نے اس کی تلاش شروع کی جو کہ غیر مخلوق غیر تغیر پذیر بے غم بے عیب اور ہر پابندی سے آزاد اور محفوظ ہے یعنی نروان اور میں نے اس کو پالیا۔

س: اسلام اور بدھ مت کا تقابلی جائزہ صرف چار نکات کی روشنی میں بیان کریں۔

ج: اسلام اور بدھ مت کا تقابلی جائزہ ان نکات کی روشنی میں لیا جاسکتا ہے۔

| بدھ مت | اسلام |
|---|---|
| (1) بدھ مت صرف ایک اخلاقی فلسفہ ہے، یہ کسی مذہب کی شرائط پر پورا نہیں اترتا، نیز بدھ کی تعلیم میں کسی خدا کا تصور نہیں ہے، وہ لاادری کے قائل ہیں، اس لیے اس نے نہ کوئی کتاب تحریر کی نہ ہی عبادت گاہ تعمیر کی نہ مخصوص عبادت کا طریقہ کار وضع کیا۔ اس کی تائید موسیولی بان کے اس قول سے ہوتی ہے۔ "بدھ مت بنیادی طور پر نفس کشی اور اخلاقی تربیت کا نظام ہے۔" | (1) اسلام ایک منظم اور مسلسل عقائد کا نظام پیش کرتا ہے، جیسے کہ سورہ بقرہ آیت نمبر 77 میں ارشاد الٰہی ہے: ﴿ولکن البر من آمن باللّٰہ والیوم الآخر والملئکۃ والکتاب والنبین﴾ "اصل نیکی یہ ہے کہ میں اللہ، یوم آخرت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لایا۔" علاوہ ازیں اسلام کا مخصوص عبادت کا نظام ہے، جیسے نماز پنجگانہ اور اس کی مخصوص کتاب قرآن مجید موجود ہے۔ جو ہر تحریف سے پاک ہے۔ |
| (2) بدھ مت مکمل نظام زندگی سے عاری ہے، یہ صرف اخلاقی پہلو پر زور دیتا ہے، یہ روحانی موجودات کے متعلق خاموش ہے جو مذہب کی اساس ہے۔ | (2) اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جو ہر معیار پر پورا اترتا ہے اور حکم دیتا ہے ﴿ادخلوا فی السلم کافۃ﴾ "کہ تم اسلام میں مکمل داخل ہو جاؤ۔" |
| (3) بدھ مت غیر فطری، نا قابل عمل اور خلاف عقل مذہب ہے، کیونکہ یہ عائلی زندگی سے فرار کی تعلیم فراہم کرتا ہے، جیسے خود مہاتما نے اہل و عیال کو خیر آباد کہہ کر نروان حاصل کیا تھا۔ | (3) اسلام اس کے برعکس عقلی اور فطری دین ہے جو خاندان بسانے اور نسل انسانی کو بڑھانے کا حکم صادر کرتا ہے، اس لیے فرمایا: ﴿النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منّی﴾ "نکاح میری سنت ہے، جس نے اس سنت سے اعراض کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" یعنی اسلام عائلی اور تمام قوانین کی تعلیمات فراہم کرتا ہے۔ |
| (4) بدھ مت رہبانیت اور ترک دنیا کا درس دیتا ہے، نیز مہاتما بدھ نے جتنی بھی تعلیمات سے لوگوں کو آراستہ کیا اس کا نصب العین ترک دنیا اور نفس کشی ہے۔ کیوں کہ اس کا مدعا نروان ہے، جو ترک دنیا کے سوا حاصل نہیں ہوسکتا۔ نیز وہ مرد و عورت نہیں ہوسکتا۔ نیز وہ مرد و عورت کے فطری تعلق سے پرہیز کرنے کا حکم دیتا ہے۔ | (4) اسلام کی تعلیمات ترک دنیا اور رہبانیت کے خلاف ہے کیونکہ رہبانیت تمدنی ارتقاء کے لیے زہر قاتل ہے۔ اس لیے فرمایا گیا ہے۔ ﴿لا رھبانیۃ فی الاسلام (الحدیث)﴾ اسلام میں رہبانیت کا حکم نہیں دیا گیا۔ بلکہ اسلام انسان کو دنیا سے بھرپور استفادہ حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے، اس لیے فرمایا گیا ہے۔ ﴿ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ﴾ نیز حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ نے ان تین اشخاص کو منع فرمادیا جنہوں نے عزلت نشینی، شادی سے اعراض کرنا اور رات بھر عبادت کا ایک دوسرے سے عہد کیا تھا۔ (بخاری ومسلم) |

س: زرتشت کے حالات زندگی مختصراً بیان کریں۔

ج: زرتشت کے دور میں محققین کا بہت زیادہ اختلاف تھا، نصابہ حال کے محققین کی رائے کے مطابق وہ 220 ق م میں پیدا ہوئے اور 583 میں انتقال کیا۔ (بحوالہ فلسفہ اسلام، آغا محمد سلطان مرزا)

وہ مغربی ایران کے رہنے والے تھے، ان کی جائے پیدائش شہر رے ہے۔ ان کے والد کا نام پوراشاسپ تھا اور والدہ کا نام وگدو

اور اساں بتایا جاتا ہے، اور خاندان سپتما میں سے تھے۔ قوم کے مجوسی تھے۔ فارسی میں اس کو مغ کہتے ہیں اور انگریزی میں Magus کہا جاتا ہے۔ اسی کو (Magian) کہتے ہیں جس کے معنی جادوگر کے ہیں۔ قدیم ایران میں ان پروہتوں کی جماعت پجاریوں کی جماعت تھی، جن کا تسلط عوام پر تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ زرتشت کا خاندانی تعلق جادوگروں اور پروہتوں کی جماعت کے ساتھ تھا۔

س: زرتشت کی وفات کب، کیسے اور کتنی عمر میں ہوئی؟

ج: زرتشت بلخ کو اپنا مرکز بنا کر تقریباً 37 سال تک اپنے مذہب کی تبلیغ میں مصروف عمل رہے۔ اس عرصہ میں ان کے ماننے والوں کی ایک بڑی جماعت تیار ہوگئی۔ آخر انہوں نے 77 سال کی عمر میں وفات پائی۔ بعض مورخین کا بیان ہے کہ وہ ایک مخالف حملہ آور فوج سے جنگ کے دوران اپنے عبادت خانے کی حفاظت کرتے ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کا سال وفات 585ق م یا 551ق م بتایا جاتا ہے۔

س: زرتشت کی آمد سے قبل ایران کی مذہبی حالت پر مختصراً تبصرہ کریں۔

ج: ایران کے مذہبی حالات عمدہ نہ تھے کچھ لوگ مظاہر فطرت کے پجاری تھے اور کچھ غیر مرئی چیزوں کی پوجا کرتے تھے مختصر یہ کہ یہاں میں ایرانیوں کے چند مذاہب کا تذکرہ کروں گا، جس پر وہ زرتشت کی آمد سے قبل عمل پیرا تھے۔

1) مظاہر فطرت: زرتشت سے قبل ایران میں کوئی بھی عقیدہ توحید رکھنے والا موجود نہ تھا، زرتشت کے آنے سے پہلے ایران میں مظاہر قدرت کی پوجا سرعام کی جاتی تھی، یہ لوگ سورج، چاند، ستاروں، آگ، پانی، ہوا اور زمین کی پوجا کرتے تھے۔ کہیں کہیں اشجار کی پرستش کی جاتی تھی، بڑ اور پیپل کا درخت ان کے نزدیک مقدس تھا، ان لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت تھا۔ یہ لوگ سورج کی پوجا اس لیے کرتے تھے کہ کیوں کہ سورج کی گرمی سے فصلیں پکتی تھیں، اس لیے اسے دیوتا تسلیم کر کے اس کی پوجا کی جاتی تھی۔ آگ نور اور حرارت کا منبع تھی، اس لئے اسے معرفت کی علامت سمجھا جاتا تھا اور اس کی پرستش کی جاتی تھی، نیز دیوتاؤں کے لیے قربانی دیتے وقت آگ روشن کی جاتی تھی۔

2) شجر پرستی: ایرانی لوگ اشجار کو لائق حمد سمجھتے تھے وہ اپنی جبین نیاز کو ان کے سامنے جھکاتے تھے اور ان سے اپنی مرادیں مانگتے تھے، یہ لوگ اب بھی بڑ اور پیپل کے درخت کو معتبر سمجھتے ہیں۔

3) آباء پرستی: یہ لوگ آباء پرست تھے، اپنے آباؤ اجداد اور نیک بزرگوں کی مورتیاں بنا کر ان کے سامنے اپنے آپ کو جھکاتے اور ان کو خیر و شر کا منبع بتاتے تھے، اس آباء پرستی کے نتیجے کے طور پر پروہتی نظام شروع ہوا پروہتوں کو مغ کہتے ہیں، ان لوگوں نے قربانی کو بہت فروغ دیا تھا۔

4) دیوتا پرستی: ایران میں دیوتا پرستی کا عام رواج تھا، کچھ لوگوں نے خاندانی دیوتے بنائے ہوئے تھے اور کچھ لوگ قبائلی دیوتاؤں کو پوجتے تھے۔ ان ایرانی دیوتاؤں کی مشابہت ہندوستانی دیوتاؤں سے ملتی تھی، ان کا سب سے مشہور دیوتا متھرا تھا اس کے علاوہ سپہر خورشید، ماہ۔ ارمائتی آتش آب و باد بھی ان کے دیوتے تھے۔

س: ایرانیوں کے مشہور دیوتے کون سے تھے، ان کے نام لکھیں؟

ج: ایرانیوں کے بے شمار دیوتے تھے مگر خاص خاص دیوتے یہ تھے:

1) سپہر (آسمان)     2) ارمائتی (زمین)

3) ماہ (چاند)     4) خورشید (سورج)

5) آتش (آگ)     6) آب (پانی)

7) باد (ہوا)

س: زرتشت کا تصور جنت و دوزخ بیان کریں۔

ج: زرتشت جنت دوزخ کا قائل تھا، اس کے قول کے مطابق جنت اور دوزخ برحق ہیں وہ کہتا ہے، دستکاریاں در بہشت جاوید باشند

وگنہ گاراں دردوزخ تخت۔

س: فرشتوں کے بارے میں زرتشت کا کیا عقیدہ تھا؟

ج: زرتشت فرشتوں کا قائل ہے وہ خود اعلان کرتا ہے۔

1) "سروشان بے شمار اند"

2) "گفتار یزداں آنست کے فرشتہ بردل آرد"

کلام اللہ وہ ہے جو فرشتہ دل پر القاء کرتا ہے۔

س: کیا زرتشت ثنویت کا قائل کا تھا یا وحدانیت کا؟

ج: بعض مورخین کہتے ہیں کہ زرتشت وحدانیت کے بجائے ثنویت کا قائل تھا وہ روح خیر اور روح شر کو تسلیم کرتا ہے۔ جس طرح جے بی ناس کہتا ہے۔ زرتشت کا تصور توحید آہستہ آہستہ ثنویت میں بدل گیا۔

س: زرتشت کی سات متبرک شخصیات کون سی تھیں؟ ان کے نام لکھیں۔

ج: زرتشت کے نزدیک سات متبرک ہستیاں یہ ہیں:

1) دہومنہ (نیک خیال) 2) آشادہشتہ (راستی نظم کائنات)

3) خشترا دیریہ (مکمل اختیار اور سلطان الٰہی) 4) آرامتی (عقیدت اور اخلاص)

5) امیر تیات (بقائے دوام) 6) ہورو تیات (درجہ کمال اور با عسیٰی)

7) اسپنتامینیو (روح القدس)

س: زرتشت کی اخلاقی تعلیمات کون سی تھیں؟ ان کے نام لکھیں۔

ج: زرتشت کی اخلاقی تعلیمات یہ ہیں:

1) امداد باہمی 2) پاکیزہ افکار

3) حصول علم 4) جھوٹ سے اجتناب

5) نیکی کی تلقین 6) احترام آدمیت

7) نعمتوں کا شکر 8) معرفت نفس

9) محنت 10) دیانت داری

11) فیصلے سے قبل غور وفکر 12) رہبانیت کی مخالفت

13) صفائی 14) قرضے کی ادائیگی

15) ایفائے عہد 16) برائی سے دوری

17) خاندانی شادی 18) خاموشی بہترین حکمت عملی ہے

19) خدمت خلق 20) محبت

21) راستی 22) دنیا عارضی ہے اس لیے اعمال صالحہ کرو۔

س: زرتشت کی مذہبی کتب کے نام لکھیں؟

ج: زرتشت کی اہم مذہبی کتب تین ہیں اور وہ یہ ہیں:

1) اوستا 2) گاتھا 3) دساتیر

س: اوستا کس مذہب کی کتاب ہے؟ اور کس کے دور میں لکھی گئی؟ اس کے اندر کس چیز کے بارے میں بیان کیا گیا ہے؟

ج: زرتشتیوں کی مذہبی کتاب کا نام "اوستا" ہے جو ساسانی خاندان کے بانی شہنشاہ اردشیر کے عہد میں لکھی گئی اس کے حکم سے سلطنت کے کئی علاقوں میں پھیلی ہوئی تصنیفات کو اکٹھا کیا گیا اور ان کی مدد سے زرتشتیوں کی مقدس کتاب "اوستا" کا ایک مستند نسخہ تیار کیا

گیا یہ کام اردشیر کے مذہبی امور کے نگران تینسر کی زیر نگرانی انجام پایا جس نے راستی مذہب کی تشریح اور اس میں درست اور غلط کے فیصلے کا حق صرف خود تک محدود کر لیا تھا "اوستا" کی دو تشریحات ہیں۔ اول "ژند" اور دوسری "پاژند" اوستا قدیم ایرانی زبان میں ہے اور ژند جو اوستا کی شرح ہے پہلوی زبان میں ہے "اوستا" آج کل ناپید ہے اور صرف اس کی تشریحات یعنی "ژند" اور پاژند" باقی ہیں۔

اوستا میں "اہورامزدا" کی تعریف و مناجاتیں قربانی کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں۔ خدائے لم یزل کے شریکوں کا ذکر اور پارسیوں کا نظام زندگی موجود ہے اوستا کا ایک حصہ اوستائے آخر" کہلاتا ہے جو ساسانی بادشاہ شاہ پور دوم کے دور میں لکھا گیا۔

س: گاتھا کس مذہب کی کتاب ہے؟ کیا یہ منظوم ہے یا نثری کلام پر مشتمل ہے؟

ج: "گاتھا" اوستا کا ایک حصہ ہے جس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ زرتشت کی اپنی تحریر ہے گاتھا منظوم ہے ان نظموں کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حصے کو ایک گاتھا قرار دیا تھا اس طرح پانچ گاتھاؤں کی تعداد پانچ ہو جاتی ہے۔

پہلی گاتھا کتاب نظموں کی ہے۔ جس کے آغاز میں زرتشت خدائے واحد کے آگے دعا کرتا ہے اور اس سے مدد مانگتا ہے اور روحانی کام کرنے کی توفیق حاصل کرنے کی دعا کرتا ہے۔ دوسری نظم مکالمے کی طرز پر ہے جو جنت میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ یہ نظم جانوروں پر ظلم و تشدد کے خلاف ہے تیری نظم میں زرتشتی عقائد بیان کیے گئے ہیں اور پانچویں نظم میں اہورامزدا کی تعریف بیان کی گئی ہے پانچویں نظم ایک مکالمہ کی صورت میں ہے جس میں شیطانوں کی مذمت کی گئی ہے اور خدا کی حمد وثنا کے ساتھ ساتھ اس سے دعا بھی کی گئی ہے۔

س: دساتیر کس مذہب کی کتاب ہے؟ اور اس کے اندر کیا ذکر کیا گیا ہے؟

ج: زرتشتی مذہب کی دو کتابیں "دساتیر" کے نام سے جانی جاتی ہیں جن میں سے ایک کو دساتیر خورد اور دوسری کو دساتیر کلاں کہا جاتا ہے ان میں مختلف اشخاص کے چھوٹے چھوٹے نامے موجود ہیں مثال کے طور پر نامہ کجز۔ نامہ زرتشت اور مامہ منوچہر وغیرہ۔

س: کنفیوشش کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

ج: کنفیوشش مذہب کے بانی کا نام کنفیوشس تھا، یہ 551 ق م میں چین کے صوبے لو میں شولان کے گھر پیدا ہوا۔ کنفیوشس کا والد بوڑھا ہو چکا تھا اور اس کی کثرت دعا نے اثر دکھایا اور کنفیوشس نے جنم لیا۔

س: کنفیوشس کی شادی کس سے ہوئی اور اُس کی عمر کتنی تھی؟

ج: جب کنفیوشس کی عمر 19 سال ہوئی تو اس کی ایک نو عمر لڑکی سے شادی کر دی گئی۔

س: کنفیوشس کی وفات کب ہوئی؟

ج: کنفیوشس کی وفات کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ بعض مورخین اس کی وفات 476 ق م اور بعض 478 ق م بتاتے ہیں۔

س: کنفیوشس کی مذہبی تعلیمات پیش کریں۔

ج: کنفیوشس نے مندرجہ ذیل تعلیمات پیش کیں:

1) نور و ہدایت کا سرچشمہ خدا ہے۔
2) خدا کے بارے میں عقیدہ
3) حیات و ممات اور جزا و سزا کا عقیدہ
4) بقائے روح
5) دعوائے عرفان

س: کنفیوشس نے جو اخلاقی تعلیمات بیان کی ہیں۔ ان کا خلاصہ لکھیے۔

ج: کنفیوشس نے مندرجہ ذیل اخلاقی تعلیمات دیں:

1) باعزت رویہ روا رکھنا
2) گفتگو میں شائستگی
3) معاملات میں ہوشیاری
4) غصہ کے وقت اس کے انجام سے باخبر رہنا

5) مشکوک معاملات میں دوسروں سے پوچھ کر اس شک کو دور کر لینا
6) قول و فعل میں مطابقت پیدا کرنا
7) ہمدردی اور خوش خلقی سے پیش آنا
8) رشتہ داروں اور دوستوں سے حسن سلوک کرنا
9) دوسرے کے لیے خود کو اچھائی کا نمونہ بنایا
10) تکبر نہ کرنا
11) کشادہ دلی کو قبول کرنا
12) گروہ بندی سے اجتناب کرنا
13) دوسروں کی آراء کو فراخدلی سے قبول کرنا
14) روحانی اقدار کا خیال رکھنا
15) اپنی غلطیوں سے سبق سیکھ کر اپنی اصلاح کرنا

س: کنفیوشس کے رابطے کون سے ہیں صرف نام لکھیں؟
ج: کنفیوشس کہتا ہے کہ مندرجہ ذیل پانچ قسم کے افراد کے مابین بہترین تعلقات استوار ہو جائیں تو معاشرہ امن و سلامتی کا متحمل ہو سکتا ہے، یہ پانچ رابطے مندرجہ ذیل ہیں:

1) حکمران اور رعایا
2) باپ اور بیٹا
3) بڑا بھائی اور چھوٹا بھائی
4) دوست اور دوست کا تعلق
5) شوہر اور بیوی

س: کنفیوشس کی معلومات کے ذرائع کون کون سے ہیں؟ ان کے نام لکھیں؟
ج: کنفیوشش کی معلومات کے ذرائع مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) تعلیم آدمی
(2) شوچنگ یا شوکنگ
(3) شی چنگ
(4) لی چی
(5) یی چنگ
(6) علم عظیم
(7) اینلکٹس
(8) چونگ جونگ
(9) نظریہ اعتدال
(10) چون چن

س: جد الانبیاء کس نبی کو کہا جاتا ہے؟
ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام
س: خلیل اللہ کس پیغمبر کا لقب ہے؟
ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے کون سے نبی ہوئے ہیں؟
ج: حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام
س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جن الہامی مذاہب کا امام تسلیم کیا جاتا ہے، ان کے نام لکھیں؟
ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تین الہامی مذاہب کا امام اور پیشوا تسلیم کیا جاتا ہے یہ تینوں الہامی مذاہب یہ ہیں۔

1) یہودیت
2) عیسائیت
3) اسلام

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نسب نامہ بیان کریں؟
ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارح بن نخور بن سروج بن رعو بن فلج بن عبر بن سلخ بن ارفکسید بن سام بن نوح ہے۔
س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وطن کا کیا نام تھا؟
ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وطن کا نام "اور" تھا۔
س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت کہاں ہوئی؟
ج: تفسیر ماتریدی کے مطابق ان کی ولادت بابل کے علاقہ کلدانیہ موجودہ عراق میں ہوئی۔

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کا کیا نام تھا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک بیوی کا نام بائبل کے مطابق قطورہ تھا۔

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں کتنے بیٹے تھے؟

ج: ان کے دو بیٹے تھے، اسحاق اور اسماعیل

س: کس نبی نے بت شکنی کی تھی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۷۴ کے شروع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر بتایا گیا ہے۔

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس ملک کی طرف ہجرت کی؟

ج: جب وطن کی سرزمین حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تنگ ہو گئی تو آپ اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کے ہمراہ ملک شام کی طرف ہجرت کر گئے۔

س: کس نبی نے اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی؟

ج: حضرت سارہ علیہا السلام کی وفات کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ چلے آئے اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر ایک چھوٹے سے گھر کی بنیاد رکھی، جسے ''کعبہ'' کا نام دیا جاتا ہے۔

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کوئی سی دس سنتیں بیان کریں؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنتیں یہ تھیں:

1) سب سے پہلے مہمان نوازی کی سنت ابراہیم علیہ السلام نے شروع کی۔
2) سب سے پہلے آپ نے مونچھیں کٹوائیں۔
3) سب سے پہلے سر میں بڑھاپے کے اثرات آپ نے دیکھے۔
4) سب سے پہلے آپ نے ناخن کاٹے۔
5) سب سے پہلے آپ نے ختنے کیے۔
6) سب سے پہلے پاجامہ پہنا۔
7) سب سے پہلے سر کے بالوں میں مانگ نکالی۔
8) سب سے پہلے استرے سے زیر ناف بال صاف کیے۔
9) سب سے پہلے آپ نے منبر پر خطبہ دیا۔

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ازواج و اولاد بیان کریں؟

حضرت سارہ علیہا السلام: یہ آپ کی بڑی اور پہلی بیوی ہیں۔ دوسری بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام تھیں، یہ آپ کی چھوٹی اور دوسری بیوی ہیں۔ ایک کا نام قطورہ بیان کیا گیا ہے۔ ان سے آپ نے حضرت سارہ علیہا السلام کے انتقال کے بعد نکاح کیا۔ بڑی بیوی سے حضرت اسحٰق علیہ السلام پیدا ہوئے۔ چھوٹی بیوی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ تیسری بیوی قطورہ سے چھ بیٹے پیدا ہوئے جن کے مورخین نے یہ نام بیان کیے ہیں: زمران، یقشان، مدان، مدیان، یشباق، شوحا۔ (قصص القرآن: ج:۱)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلسلہ نسب بیان کریں؟

ج: حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ پاک کے جلیل القدر پیغمبر تھے ان کا لقب کلیم اللہ تھا اور ان کا وصف یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان سے خود کلام کیا کرتے تھے، اس لیے قرآن مجید کے اندر سب سے زیادہ تذکرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آیا ہے حضرت موسیٰ کا نسب نامہ اس طرح ملتا ہے موسیٰ بن عمران بن قاہات بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم۔

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نسب کس پیغمبر تک پہنچتا ہے؟

ج: حضرت یعقوب علیہ السلام تک

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا؟

ج: اُن کے والد کا نام عمران اور والدہ کا نام یوکابد تھا۔

س: فرعون کے ظلم کا مقابلہ کرنے کے لیے کس نے ہتھیار اٹھائے؟

ج: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

س: مدین کی طرف سفر موسیٰ علیہ السلام نے کیوں کیا؟

ج: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، اس لیے اپنے بچاؤ کی خاطر وہ مصر سے بھاگ کر مدین چلے گئے۔

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدین میں ملاقات کس سے ہوئی؟

ج: حضرت شعیب علیہ السلام سے۔

س: حضرت شعیب علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو بکریوں کو پانی پلانے کی جزا کیا دی؟

ج: حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کر دیا۔

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں سے صرف دو کا ذکر کریں؟

ج: عصا: قرآن میں آتا ہے: فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ۔(الاعراف:108) ''پس اس نے اپنا عصا ڈالا تو واضح طور پر اژدھا تھا۔'' عصا کے عام معنی آلہ کے ہیں۔ لغت میں عصا کے اصل معنی اجتماع اور ائتلاف لکھے ہیں یعنی اکٹھا ہونا۔ اصمعی کہتا ہے عصا کے معنی سونٹا اس لیے ہے کہ اس پر انگلیوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ عصوت کے معنی ہیں میں نے جمع کیا۔ خوارج کے متعلق آتا ہے۔ شَقُّوا عَصَا الْمُسْلِمِينَ یعنی انہوں نے مسلمانوں کی جماعت میں اختلاف اور انتشار پیدا کر دیا۔ ایسا ہی ایاك وقتيل العصا کے معنی ہیں۔ جماعت اسلام میں تفرقہ ڈالنے سے بچو۔ پس عصا کے معنی سونٹا اور جماعت دونوں ہیں۔

معجزہ عصا کا ایک مفہوم یہ ہے جو قرآن مجید کے ظاہری الفاظ کے زیادہ قریب ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اپنے عصا کو پھینکتے تھے تو وہ اژدھا بن جاتا تھا، جیسا کہ آیت سے ظاہر ہے ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کی جماعت اپنے مخالفین پر غالب آ جائے گی۔

بعض نے عصا کے معنی اللسان یعنی زبان بھی لیے ہیں۔ اس معنی کے لحاظ سے وہ القی عصاہ کی تشریح یہ کرتے ہیں کہ جادوگروں نے باطل کی حمایت میں جو تقریریں کی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو اپنے زور بیان سے باطل کر دیا۔

ید بیضا: قرآن مجید میں آتا ہے: وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ۔(الاعراف:۱۰۸) ''اس نے اپنا ہاتھ باہر نکالا تو ناگہاں وہ دیکھنے والوں کے لیے سفید تھا۔''

ید بیضا کا ایک مفہوم جو زیادہ واضح اور مقبول عام ہے، یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی رسالت منوانے کے لیے مخالفین کو یہ معجزہ دکھایا کہ جب وہ اپنا ہاتھ باہر نکالتے تو نور کی شعاعوں سے چمکنا شروع ہو جاتا تھا۔ جس کو ناظرین اپنی برہنہ آنکھوں سے دیکھ سکتے تھے۔

بعض مفسرین نے ید بیضا سے مراد دلائل اور براہین بھی لیے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دلائل قاطعہ سے مخالفین کے دلائل باطلہ کو رد کر دیا۔ جیسا کہ لسان العرب میں الید البیضاء کے معنی الحجۃ المبرھنۃ یعنی روشن یا واضح دلیل ہیں۔

س: یہودیوں کی مشہور کتاب تورات پر تبصرہ کریں؟

ج: تورات: تورات یہودیوں کی مقدس کتاب ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ پر بذریعہ وحی نازل کی گئی یہودیوں نے تورات میں تحریف لفظی و معنوی کر کے اس کی اصلی صورت کو مسخ کر دیا تورات کی تحریف کے بارے میں قرآن مجید کے اندر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وقد كان فريق منهم يسمعون كلمه الله ثم يحرفونه من بعد ماعقلوه وهم يعلمون۔

''اوران میں سے ایک فرقہ ایسا ہے جو اللہ کے کلام کو بدل ڈالتا ہے اس کو جان بوجھ کر اور وہ جانتے تھے۔''

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمان القرآن جلد دو صفحہ ۱۲۳ پر انسائیکلوپیڈیا کے حوالہ سے لکھا ہے:

''بخت نصر کے حملہ بیت المقدس میں تورات کے تمام نسخے جل گئے تھے، اس وقت جب یہودی قیدی بابل سے رہائی حاصل کر کے واپس آئے تو اُن کے پاس تورات کا کوئی نسخہ موجود نہ تھا اور ان کی نسل عبرانی زبان سے ناآشنا ہوگئی تھی، پھر نئے سرے سے تورات کے صحائف لکھے گئے اور یہی اصل نسخے کا بدل سمجھے گئے۔ یہودی علماء تورات کے بارے میں مختلف عقائد رکھتے ہیں۔ بعض اسے الہامی کہتے ہیں اور بعض اسے موسیٰ علیہ السلام کی تخلیق گردانتے ہیں، بعض مفسرین کہتے ہیں کہ یہ تورات مختلف بزرگوں نے تحریر کی جو روح خداوندی کے زیراثر تھے۔ مگر بعض کا خیال ہے کہ تورات پانچویں صدی قبل مسیح میں مرتب و مدون ہوئی۔

س: تورات کی تدوین کب ہوئی اور اس کی کتابوں کے نام لکھیں؟

ج: مسیحی علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تورات 1500 سال قبل مسیح میں لکھی گئی ان کے نزدیک 484 ق م میں تورات کو عبرانی زبان سے یونانی زبان میں منتقل کردیا گیا اور اس کتاب کو پانچ کتب میں تقسیم کیا گیا۔ وہ پانچ کتابیں یہ ہیں:

(۱) پیدائش (۲) خروج (۳) احبار (۴) گنتی (۵) استثناء

س: تورات کی پہلی تباہی کب ہوئی؟

ج: سب سے پہلے تورات کی گمشدگی 698ء میں مسیح بادشاہ یہودیہ کے عہد میں ہوئی۔ (احوال کتب مقدسہ ص 117 حصہ اوّل)

س: تورات کی دوسری تباہی کب ہوئی؟

ج: تورات کی دوسری تباہی اس وقت ہوئی جب 600 سال پہلے بخت نصر نے سلطنت یہود پر حملہ کیا اور بے دردی سے یہودیوں کو قتل کیا اور باقی کو قیدی بنا کر بابل لے گیا۔ آزادی تک وہ اپنی زبان بھول چکے تھے۔

س: تورات کی تیسری تباہی کب ہوئی؟

ج: تورات کی تیسری تباہی 170 ق م میں انطاکیہ کے یونانی بادشاہ انٹیوکس کے دور میں ہوئی جب اس نے یہودیوں کو صفحۂ ہستی سے ختم کرنے کے لیے بار بار حملے کئے اور ہیکل کی بے حرمتی کی۔

س: تورات کی چوتھی تباہی کب ہوئی؟

ج: چوتھی تباہی اس وقت ہوئی جب 70ء میں شہزادہ روم نے یروشلم پر حملہ کر کے ان کے ہیکل کو خاکستر بنا دیا اور اس قیامت خیز تباہی کے نتیجے میں تورات جل کر راکھ ہوگئی۔

س: تورات کی پانچویں تباہی کب ہوئی؟

ج: تورات کی پانچویں تباہی طیطس کے 65 سال بعد ہڈرین کے دور میں ہوئی جب یہودیوں نے رومیوں کا مقابلہ کیا مگر ان کو شکست ملی۔

س: تورات کی چھٹی تباہی کب ہوئی؟

ج: چھٹی تباہی 400ء کے قریب ہوئی جب وحشی قوموں نے حملہ کر کے موسویت اور مسیحیت کو تباہ کیا۔

س: تورات کی ساتویں تباہی کب ہوئی؟

ج: 613ء میں شاہ ایران خسرو پرویز نے یروشلم پر چڑھائی کر کے 90 ہزار آدمی قتل کیے اور تمام معبد خانے مسمار کر دیئے۔ (الکتاب کے مقامات المعروف، ص: 19-20)

س: تالمود کے معانی بیان کریں، نیز بتائیں یہ کس زبان کا لفظ ہے؟

ج: تالمود عبرانی زبان کا لفظ ہے، جو لمد سے مشتق ہے۔ جس کے معنی تعلیم دینا، سکھانا اور تعلیم حاصل کرنے کے ہیں۔ یہ لفظ عبرانی زبان میں وارد ہوا۔ 553ء میں فسادات کے بعد تورات کو لاطینی زبان میں لکھنے کی اجازت دے دی گئی تو لفظ تلمود کو تالمود

لکھا جانے لگا۔

س: تالمود کی حقیقت پر تبصرہ کریں۔

ج: تالمود یہودیوں کی ایک مقدس کتاب کا نام ہے۔ جسے عہد نامہ عتیق کی تشریحی کتاب کی حیثیت حاصل ہے۔ بعض یہودی تورات کو تالمود پر فضیلت واہمیت دیتے ہیں مگر بعض علماء یہود نے تالمود کو تورات سے افضل بتایا ہے۔ یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جو تالمود کو نہیں مانتا صرف تورات پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ نجات یا نروان کا مستحق نہیں ہو سکتا بعض کہتے ہیں کہ جو تورات کو مشنا اور جمارا کے بغیر تلاوت کرے وہ کافر ہے۔

س: تالمود کے بارے میں یہودیوں کا عقیدہ بیان کریں۔

ج: یہودی تالمود کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تالمود وحی غیر متلو پر مشتمل ہے۔ اُس کا مواد مختلف اوقات میں مذہبی رہنماؤں پر الہامی صورت میں وارد ہوتا ہے۔

س: تالمود کی تدوین کب اور کیسے ہوئی؟

ج: یہودی روایات کے مطابق "جب ہیکل کو مسمار کر دیا گیا اور تورات کے مسودات جل کر ہیکل میں راکھ بن گئے تو یہودیوں کے مذہبی رہنماؤں نے 100 عیسوی کے قریب ایک مجلس منعقد کی، جس میں مذہبی شیرازہ بندی کا اہتمام کیا گیا اور اس سے قبل ان کی مذہبی چیزیں سینہ بہ سینہ منتقل ہو کر آ رہی تھیں، اس مجلس کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ ان تمام روایات دینی کو جمع کریں اور ایک مسودہ تیار کریں اس مسودے کی تیاری میں یہودی احبار اور ان کے شاگردوں نے بڑھ چڑھ کر جوش وخروش سے حصہ لیا اور اس مجموعے کا نام تالمود رکھا گیا۔

س: تالمود کی اقسام بیان کریں۔

ج: تالمود کی دو اقسام ہیں: (1) ملکہ (2) ہجرہ

1) ملکہ: اس قسم میں خاص احکام وشرائع شامل تھے، یعنی اوامر ونواہی کا ذکر تھا پھر اس کی جزوی حلال وحرام کی تقسیم کی گئی۔

2) ہجرہ: اس میں تاریخی روایات وواقعات کا ذکر ہے، اس میں زمین وآسمان کے اسرار ورموز اور معجزات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ غرض یہ کہ اس مجموعے کی وجہ سے یہ مذہب اوہام کا مجموعہ بن گیا۔

س: تالمود کے خلاف عیسائیوں کا احتجاج کب اور کیسے ہوا؟

ج: تالمود میں چونکہ ایسے احکام درج تھے جو عیسائیوں کے خلاف تھے، اس لیے عیسائیوں کے پوپ نے 553ء میں اس کو خلاف قانون قرار دیا مگر پھر بھی یہودی اس کی تلاوت کر کے اس پر عمل کرتے رہے۔

س: تالمود کے کتنے حصے ہیں؟ کسی ایک حصے کی وضاحت کریں۔

ج: تالمود دو حصوں پر مشتمل ہے: 1) مشنا 2) جمرا

1) مشنا: مشنا میں یہودیوں کی مذہبی روایات کا ذکر ہے جو پہلے سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی رہیں پھر اس کو تحریری شکل دے دی گئی۔ مشنا کے کل چھ حصے ہیں۔

۱) زرائیم: اس میں زراعت اور پیداوار کے احکامات کا تذکرہ ہے۔

۲) ناشم: اس میں شادی بیاہ نکاح عدت اور عورتوں کے متعلقہ مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۳) موعد: اس میں مذہبی رسومات اور تہواروں کا ذکر ہے۔

۴) نزیقین: اس میں کفارہ تاوان اور قصاص کے احکام موجود ہیں۔

۵) توہوروتھ: اس میں طہارت سے متعلقہ چیزوں کا ذکر ہے۔

۶) کودرشیم: اس میں مقدس چیزوں اور مقدس مقامات کا تذکرہ ملتا ہے۔

س: تورات کے صرف شرعی احکام بیان کریں۔

ج: تورات کے مطابق اہم شرعی احکام مندرجہ ذیل ہیں:

1) خدا کے علاوہ کسی کو خالق و مالک اور معبود نہ سمجھنا۔
2) بت بنانے اور بت پوجنے کی ممانعت۔
3) قتل کرنے کی ممانعت۔
4) زنا کرنے کی ممانعت، زنا کرنے والے کی سزا سنگسار مقرر کی گئی۔
5) چوری نہ کرنے کا حکم۔
6) پردیسیوں اور مسافروں سے ہمدردی کرنا۔
7) نافرمان اور فاحشہ بیوی کو طلاق دینا۔
8) غلام کی اولاد کو اپنا غلام بنا لینا۔
9) نکاح میں عورتوں کو حق مہر دینا۔
10) عورت کا خاوند کے مطیع ہو کر رہنا۔
11) عورتوں کا وراثت میں حقدار ہونا۔

س: اسفار مقدس سے کیا مراد ہے؟ نیز بائبل کے مختلف نام بیان کریں؟

ج: یہودی ابتداء میں اپنے مذہبی صحیفوں کو "اسفار" یا اسفار مقدس کہتے تھے۔ پھر جب عیسائیوں نے بائبل مرتب کر لی اور اس کے پہلے حصے کو "عہدنامہ عتیق" یا "عہدنامہ قدیم" کا نام دے دیا تو یہودی بھی اپنے صحائف کے لیے "عہدنامہ قدیم" کی اصطلاح استعمال کرنے لگے۔

س: خمسہ موسوی سے کیا مراد ہے؟ اس کی کتب کے نام لکھیں؟

ج: بائبل میں شامل عہدنامہ قدیم کی پہلی پانچ کتابیں "خمسہ موسوی" کہلاتی ہیں اور انہیں پانچ کتابوں کو "تورات" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مرتب کردہ ہیں۔ ان کتب میں وہ حصہ بھی شامل ہے جو "احکام عشرہ" پر مشتمل ہے، جو یہودیوں کے نزدیک خدا کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا اور الواح کی صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر دیا گیا تھا۔ خمسہ موسوی (تورات) میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں۔ جو بائبل کے "عہدنامہ قدیم" میں درج ہیں:

(۱) پیدائش (GENESIS)
(۲) خروج (EXODUS)
(۳) احبار (LEVITICUS)
(۴) گنتی (NUMBERS)
(۵) استثناء (DEUTERONOMY)

س: احکام عشرہ سے کیا مراد ہے؟ نیز احکام عشرہ ذکر کریں۔

ج: احکام عشرہ سے مراد وہ دس احکام ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو الواح کی شکل میں سخت محنت کے بعد عطا کیے گئے تھے، یہ احکام عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک مسلمہ اور مبنی بر حقیقت ہیں ان کا حفظ کرنا ہر یہودی پر فرض ہے۔ احکام عشرہ مندرجہ ذیل ہیں:

1) توحید باری تعالیٰ
2) رد شرک
3) اللہ کے نام کا تقدس
4) یوم السبت کی فضیلت
5) والدین کا ادب و احترام
6) قتل نفس کی ممانعت
7) زنا کی حرمت
8) پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔
9) چوری کی ممانعت
10) پڑوسی کی کسی چیز کو للچائی نظروں سے نہ دیکھنے کا حکم

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ نسب پر روشنی ڈالتے ہوئے، اُن کے مختصر حالات بیان کریں۔

ج: عہدنامہ جدید کی کتاب متی کی انجیل کے مطابق حضرت عیسیٰ کا نسب نامہ کچھ اس طرح ہے عیسیٰ بن یوسف بن یعقوب بن متان بن الیعزر بن الیہود بن زربابل بن سیالتی ایل بن یکونیاہ ابن یوسیاہ حزیاہ بن یورام بن یہوسفط بن آسا بن ابیاہ بن احسعام بن

سلیمان بن داؤد۔"

لوقا کی انجیل میں بیان کیا گیا ہے کہ یوسف حضرت مریم کے منگیتر تھے۔ جو داؤد کے گھر سے تھا لوقا کی انجیل میں جو نسب نامہ دیا گیا ہے وہ متی کی انجیل میں موجود نسب نامہ سے الگ تھا ان کا نسب نامہ ان کی ماں حضرت مریم کی طرف سے "البدایہ والنہایہ" کے مطابق اس طرح ہے۔ "عیسیٰ بن مریم بنت عمران بن ہاشم بن اموں بن میشا بن حزقیا بن احریق بن موثم بن عزاز یا بن اصیا بن یاوش بن احر یہو بن یازم بن یہکاشاط بن الیشا بن ایان بن رحعام بن سلیمان داؤد۔"

لوقا کی انجیل بتاتی ہے کہ "اللہ کے مقرب فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے گلیل کے ایک علاقہ "ناصرہ" میں ایک کنواری لڑکی کے پاس بھیجا گیا جو داؤد کے گھر سے یوسف کی منگیتر تھی اور اس لڑکی کا نام مریم تھا۔ فرشتہ نے اس کو سلام کہا اور کہا کہ وہ تمہارے اوپر اللہ کا فضل ہوا ہے۔" وہ اس کلام سے پریشان ہوگئی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے۔" فرشتہ نے کہا اے مریم! ڈرو نہیں تمہارے اوپر رب کا فضل ہوا ہے اور دیکھو تم حاملہ ہوگئی ہو اور تمہارے بطن سے بیٹا ہوگا۔ اسکا نام یسوع رکھنا وہ برگزیدہ ہوگا۔ انجیل کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام چرنی یعنی بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور ان کا نام یسوع رکھا تھا۔

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت کب اور کیسے ہوئی وضاحت کریں؟

ج: متی کی انجیل کی مطابق یسوع ہیرودیس بادشاہ کے زمانے میں پیدا ہوا تو مجوسی یورپ سے یروشلم میں یہ کہتے ہوئے آئے کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے ہم یورپ میں ستارہ دیکھ کر اسے سجدہ کرنے آئے ہیں یہ سن کر ہیرودیس کو اپنی سلطنت چھیننے کا خطرہ لاحق ہوا اور اس نے یسوع کی تلاش کے لئے کاہنوں کو روانہ کیا جنہوں نے یسوع کو تلاش کر کے سجدہ کیا اور خدا کا اشارہ پا کر ہیرودیس کے پاس واپس نہ گئے ہیرودیس نے بیت اللحم اور اس کے گرد نواح کے بچوں کو قتل کرانا شروع کر دیا انہی حالات میں فرشتے نے خدا کی طرف سے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کر کہا کہ اٹھ بچے اور اس کی ماں کو لے کر مصر کی طرف بھاگ جا اور جب تک میں تجھ سے نہ کہوں وہیں رہنا چنانچہ یوسف یسوع اور مریم کو لے کر مصر کی طرف چلا گیا اور ہیرودیس کے مرنے تک وہیں رہا۔

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کون سے ہیں؟ بیان کریں۔

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات درج ذیل ہیں:

1) گود یا پنگھوڑے میں کلام کرنا
2) گارے سے بنے جانور کی مورتی میں پھونک مارنا اور جانور کا اللہ کے حکم سے زندہ ہو جانا۔
3) مردوں کو خدا کے حکم سے زندہ کر دینا
4) مادرزاد اندھے اور برص والے کو ہاتھ پھیر کر تندرست کرنا

س: عقیدہ تثلیث کا مختصر تعارف پیش کریں۔

ج: تثلیث کا عقیدہ عیسائیوں کا بین الاقوامی اور قدیم عقیدہ ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام اور اللہ تعالیٰ یہ تینوں خدا ہیں، ان میں سے ہر ایک خدا کا حصہ دار ہوئے اور تینوں الگ الگ خدا نہیں بلکہ ایک ہی خدا ہیں جس طرح عیسائیوں کے طریقے کے مطابق تینوں میں سے ہر ایک اقنوم کو خدا اور آقا سمجھنے پر مجبور ہیں۔ اس طرح کیتھولک مذہب سے اس بات کی ممانعت کر دی ہے کہ ہم ان کو تین خدا یا آقا سمجھنے لگیں۔ (بحوالہ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا)

س: کفارے کا لفظی و اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: کفارہ کا لفظی مطلب ہے چھپانا ڈھانپنا۔ کفارہ کا اصطلاحی مفہوم خطا یعنی غلطی کا تاوان ہے جسے دین یا مذہب میں گناہ کا نام دیا گیا ہے۔

س: مذہب عیسائیت میں کفارہ کا کیا مفہوم ہے؟ بیان کریں۔

ج: عیسائی عقیدہ کے مطابق کفارہ سے مراد یسوع یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قربانی ہے۔ جس کے ذریعے ایک گنہگار شخص خدا کی رحمت

کے نزدیک ہو جاتا ہے۔

س: عقیدہ کفارہ کا رد پیش کریں؟

ج: عیسائیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ یسوع مسیح کے سوا سارے انسان گنہگار ہیں خود ان کی اپنی کتب سے پتا چلتا ہے جیسے لوقا کی انجیل میں ہے۔

1) یوحنا خدا کے ہاں برگزیدہ اور پاک ہو گا وہ بالکل بھی مے اور شراب نہ پئے گا اور اپنی ماں کے بطن ہی سے روح القدس ہو گا۔

2) وہ بپتسمہ اور پارسا اور گناہ سے پاک تھا۔

س: اناجیل اربعہ کا تعارف کروائیں، نیز بعد میں آنے والی کتب کے مضامین تحریر کریں۔

ج: ''عہد نامہ جدید'' بائبل کا دوسرا حصہ ہے، جس میں ستائیس کتابیں شامل ہیں۔ ابتدائی چار کتابوں کو اناجیل اربعہ کہا جاتا ہے۔ یعنی (1) متی کی انجیل (2) مرقس کی انجیل (3) لوقا کی انجیل (4) یوحنا کی انجیل۔ اناجیل اربعہ کے بعد آنے والی کتاب ''رسولوں کے اعمال'' ہے۔ جس میں حواریوں اور پولوس کے کارنامے اور حالات بیان کیے گئے ہیں۔ مندرجہ بالا کتابوں کے بعد مندرجہ ذیل خطوط عہد نامہ جدید میں شامل ہیں:

1) رومیوں کے نام خط
2) کرنتھیوں کے نام پہلا خط
3) کرنتھیوں کے نام دوسرا خط
4) گلتیوں کے نام کا خط
5) افسیوں کے نام کا خط
6) فلپیوں کے نام کا خط
7) کلسیوں کے نام کا خط
8) تھسلنیکیوں کے نام کا پہلا خط
9) تھسلنیکیوں کے نام کا دوسرا خط
10) تیمتھیس کے نام کا پہلا خط
11) تیمتھیس کے نام کا دوسرا خط
12) ططس کے نام کا خط
13) فلیمون کے نام خط
14) عبرانیوں کے نام کا خط
15) یعقوب کا خط
16) پطرس کا پہلا خط
17) پطرس کا دوسرا خط
18) یوحنا کا پہلا خط
19) یوحنا کا دوسرا خط
20) یوحنا کا تیسرا خط
21) یہودا کا عام خط
22) یوحنا عارف کا مکاشفہ

س: حواری کا لفظی اور اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔ نیز بتائیں کہ یہ خاص اصطلاح کن لوگوں کے لیے مستعمل ہے؟

ج: حواری کا لفظ حوار ہے۔ جس کے معنی سفیدی کے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اولین پیروکاروں کو حواری اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ دھوبی تھے جو کپڑوں کو صاف اور سفید کرتے تھے۔ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد لوگوں سے پاک صاف کرتے تھے۔ حواری کے معنی مددگار کے بھی ہیں، چونکہ یہ حضرت عیسیٰ کے دعوت دینے میں مددگار تھے، اس لیے حواری کہلائے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوا تو اس وقت ان کی شریعت صحیح معنوں میں نہیں آئی تھی، اور نہ ہی عیسائیوں میں کسی قسم کی تنظیم ہی موجود تھی، حتیٰ کہ یہودیوں سے ممتاز کرنے کے لیے ان کا کوئی جداگانہ نام بھی نہ تھا۔ ان تمام کاموں کی انجام دہی کا بار ان لوگوں کے کاندھوں پر پڑا، جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت سے فیض اٹھایا تھا اور براہ راست ان سے تعلیم حاصل کی تھی۔ ابتداء میں یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دشمن کے حوالے کر کے بھاگ نکلے تھے، لیکن بعد میں اپنے کیے پر نادم ہوئے اور اس کی تلافی کا طریقہ یہ اختیار کیا کہ انھوں نے شریعت عیسوی کی تنظیم اور اشاعت کی طرف توجہ دینی شروع کردی، ان کی اس تبدیلی کی یہ وجہ بتائی جاتی ہے کہ ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچشم خود زندہ ہوتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور ان لوگوں کو ان کی جسمانی موجودگی اور ان کی اعانت کا شدید احساس ہو گیا تھا۔ ان لوگوں نے غیر معمولی ہمت اور جرأت سے کام لیا اور نہایت ہی ناساز گار حالات میں عیسوی تعلیمات کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور تھوڑے ہی عرصے میں شدید مخالفت اور قتل و ایذا کے باوجود ہزاروں معتقد ان کے گرد جمع ہو گئے۔ اناجیل کی رو سے ان کی تعداد بارہ تھی۔ یہ لوگ ''حواری'' کہلاتے ہیں۔

س: برناباس کون تھا؟ اس کی وجہ شہرت اور وفات بیان کریں؟

ج: برنباس مسیح علیہ السلام کے حواریوں میں سے ممتاز حواری تھا۔ جس نے پولوس کے ساتھ مل کر مختلف ممالک میں تبلیغی دورے کئے۔ مرقس بھی ان کے ہمراہ بطور ترجمان پایا جاتا تھا۔ مسیح کی تعلیم کے بارے برناباس نے اختلاف کیا۔ بعد ازاں علیحدگی اختیار کر لی اور اپنے وطن سائپرس واپس آ گیا اور وہیں وفات پائی۔

س: اسوہ حسنہ کا مفہوم واضح کریں۔

ج: علامہ ابن منظور لکھتے ہیں کہ اُسوۃ کے معنی پیشوا' رہنما' امام کے ہیں' اس کا دوسرا معنی یوں رقم فرمایا ہے' یعنی جس سے کوئی غمزدہ اور شکستہ دل تسلی حاصل کر سکے یعنی غمگسار۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اُسوۃ کا ایک معنی رہنما کے ہیں اور اس کو بھی اُسوۃ کہتے ہیں' جو غمزدہ دل کی تسلی کا باعث ہو۔ حضور ﷺ کا رُخ انور زخمی کیا گیا۔ دندان مبارک شہید کیے گئے۔ حضور ﷺ کے چچا کو شہید کیا گیا' بھوک برداشت کی لیکن ان تمام حالات میں صابرو شاکر رہے' اللہ تعالیٰ کی رضا کے طلب گار اور اس کی قضاء پر راضی رہے۔

س: مندرجہ ذیل آیت کا ترجمہ بیان کریں؟

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ (الاحزاب:21)

ج: ترجمہ: جو شخص رضائے الٰہی کی آرزو اور قیامت کے دن (نجات) کی توقع رکھتا ہے اور کثرت سے ذکر حق بھی کرتا رہا ہو تو اس کے لئے رسول ﷺ کی زندگی موزوں ترین اور بہترین عملی نمونہ ہے۔

س: ختم نبوت کا مفہوم بیان کریں۔

ج: شرعی اصطلاح میں ختم نبوت کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

س: اعجاز القرآن کا مفہوم بیان کریں۔

ج: اعجاز القرآن کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے کہ کائنات کا کوئی فرد انسانوں یا جنات سے اس جیسی کتاب پیش کرنے سے عاجز ہے۔

س: قرآن مجید علمی لحاظ سے معجزہ ہے' دلائل سے ثابت کریں۔

ج: قرآن مجید حقائق علمیہ کا خزانہ ہے۔ جن کو بوجہ خارق عادت ہونے کے علمی اعجاز کہنا چاہیے۔ قرآنی علوم کو چار بڑے بڑے عنوانات کے تحت بیان کیا جا سکتا ہے۔

1: روحانی علوم جن میں خدا کی توحید اور اس کی صفات کا علم۔ تعلق باللہ کا عمل' ملائکہ کا علم' مبداء و معاد کا علم' اخلاق فاضلہ کا علم اور عبادت کا علم شامل ہے۔

2: معاشرتی علوم۔ جن میں عمرانیات' علم سیاست' علم اقتصاد' علم قانون' علم تاریخ' علم تمدن' علم ہندسہ' علم نفس اور علم مناظرہ شامل ہیں۔

3: سائنسی علوم' جن میں علم کیمیا' علم طبیعات' علم نباتات' علم طبقات الارض' علم الجبال' علم الحیوانات' علم ہیئت شامل ہیں۔

4: علوم لسانیہ' جس میں علم صرف' علم نحو اور علم معانی' علم بیان کے علوم شامل ہیں۔ قرآن مجید میں آتا ہے:

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔ (الانعام:٥٩)

اور نہ تر اور نہ خشک مگر وہ ایک کھلی کتاب میں ہے۔

اس آیت میں رطب سے مراد روحانی علوم' یابس سے مراد بقیہ تمام علوم ہیں دوسری جگہ آتا ہے۔

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ (الانعام:٣٨)

ہم نے کتاب میں بیان کرنے سے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

یہ آیات ظاہر کرتی ہیں کہ قرآن مجید میں یہ سب علوم خدمت دین کے لیے بطور خارق عادت بیان ہوئے ہیں جن سے بڑے بڑے دقیق مسائل حل کیے جاسکتے ہیں۔ خاص طور پر ہستی باری تعالیٰ ثابت کرنے کے لحاظ سے یہ علوم دست بستہ کھڑے نظر آتے ہیں۔

س: قرآن پاک پر غیر مسلم مفکرین کا تبصرہ بیان کریں۔

مسٹر جیمس مچرا اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں جو ریڈرز ڈائجسٹ مئی 1955ء میں شائع ہوا۔

''یہی (قرآن پاک) وہ پیغام خدا ہے جس نے بت پرستی کو تباہ کر ڈالا اور پڑھنے والوں کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر دیا قرآن کی خاصیت یہ ہے کہ اس نے اعلیٰ زندگی کے تمام مسائل عملی طور پر حل کر دیئے ہیں اور قرآن کے بھی دو اوصاف ہیں یعنی ایک خدا کی پرستش اور عملی سبق جس سے قرآن دنیا میں بے مثل بن کر رہ گیا ہے''۔

انگلستان کے معروف پادری جناب روڈویل (RODWELL) اپنی کتاب (THE QURAN) میں لکھتے ہیں۔

''ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ قرآن کے اندر تمام صفات باری تعالیٰ مثل توحید، قدرت، علم ربوبیت وغیرہ نہایت ہی اعلیٰ اور احسن انداز میں بیان کی گئی ہیں اور یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ قرآن کے اندر ایسے اصول موجود ہیں جن پر عظیم الشان سلطنتیں اور قومیں تعمیر ہو سکتی ہیں''۔

س: قرآن مجید کی کوئی سی پانچ خصوصیات بیان کریں۔

ج: کتاب حکمت بے شمار خصوصیات کی حامل ہے، ذیل میں قرآن مجید کی چند خصوصیات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) حق اور باطل میں تمیز کرنے والی کتاب: قرآن مجید کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ حق اور باطل خیر اور شر اور اچھے اور برے کے درمیان تمیز کرنے والی ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے کہ:

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرہ:۲۵۶) ہدایت گمراہی سے واضح ہو چکی ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (الطارق:۱۳) یہ فیصلہ کرنے والی بات ہے

اسی لیے قرآن مجید کو فرقان بھی کہا گیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُونَ لِلْعٰلَمِينَ نَذِيرًا (فرقان:۱)

وہ ذات بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تا کہ وہ تمام جہانوں کو ڈرانے والا ہو جائے۔

(۲) قرآن پاک مکمل ضابطہ حیات: قرآن مجید کی سب سے نمایاں اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہر دور کے انسانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ حیات انسانی کے ہر گوشہ خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، قومی ہو یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا سیاسی، معاشرتی ہو یا قانونی سب کے لیے تفصیلی احکامات بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تکمیل دین کا خود اعلان فرمایا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِينًا۔ (مائدہ:۳)

آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔

(۳) عالمگیر کتاب: کسی آسمانی کتاب نے عالمگیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ تمام سابقہ کتب کسی ایک قوم کی رہنمائی کے لیے آئی تھیں۔ دوم جس زمانے میں وہ کتب نازل ہوئی تھیں وہ عالمگیر دعویٰ کا متقاضی نہیں تھا، جب قرآن مجید نازل ہوا تو اس نے عالمگیر ہونے کا دعویٰ کیا۔ سوئم وقت بھی تقاضا کرتا تھا کہ کوئی ایسی کتاب نوع انسانی کی ہدایت کے لیے نازل ہو جو عالمگیر ہوتا کہ تمام انسانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دے۔ قرآن مجید میں ہے۔

إِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِينَ۔ (یوسف:۱۰۴)

(۴) قرآن مجید تحریف سے پاک: قرآن مجید وہ واحد کتاب ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے۔ کسی

اور کتاب کی حفاظت نہ اللہ نے کی اور نہ اس کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (الحجر:۹)

بے شک ہم نے اس نعمت کو نازل کیا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

(۵) مرجع علم و ہدایت: مذہبی کتب میں سے قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جو علم و ہدایت کے لحاظ سے مکمل کتاب ہے۔ زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس کے لیے اس کتاب سے رہنمائی نہ ملتی ہو۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔ (البقرہ:۱۸۵)

اور (اس میں) ہدایت کی کھلی اور روشن دلیلیں ہیں اور یہ حق و باطل میں تمیز کرنے والی کتاب ہے۔

س: اسلام کے بنیادی عقائد کون سے ہیں؟ ان کے نام لکھیں؟

ج: قرآن مجید کے رو سے اسلام کے بنیادی عقائد یہ ہیں:

(۱) ایمان باللہ (توحید) اور ایمان بالرسل (رسالت) (۲) نماز

(۳) زکوٰۃ (۴) بیت اللہ کا حج (۵) رمضان شریف کے روزے

س: توحید کا لفظی اور اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

ج: اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ توحید کا ہے۔ توحید کا لفظ واحد (وحد) سے بنا ہے جس کے لفظی معنی ہیں ایک ماننا۔ یکتا جاننا شرعی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ سب سے برتر و اعلیٰ اور ساری کائنات کی خالق و مالک ہستی کے واحد و یکتا ہونے پر ایمان لانا اور صرف اسی کو عبادت کے لائق سمجھنا۔

س: توحید فی الذات سے کیا مراد ہے؟ مثال دے کر وضاحت کریں۔

ج: توحید فی الذات کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور تعداد کے اعتبار سے صرف ایک ہے نہ کہ دو جیسا کہ زرتشتیوں کا عقیدہ ہے، نہ تین جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے اور نہ لاتعداد جیسا کہ ہندوؤں کا مذہب ہے۔ توحید فی الذات کی سب سے بڑی دلیل سورۃ اخلاص ہے۔

س: توحید فی الصفات سے کیا مراد ہے؟ مثال دے کر وضاحت کریں۔

ج: جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں یکتا اور ایک ہے، اسی طرح وہ اپنی صفات میں بھی ایک ہی ہے۔ یعنی وہ ذات میں یکتا اور بے مثال ہے، وہ اپنی صفات میں بلند و بالا ہے، اس جیسی صفات کسی اور میں نہیں جیسا کہ خود باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ

ترجمہ: تم اللہ کے لئے (اپنی جیسی) مثالیں پیش نہ کیا کرو۔

س: توحید فی العبادت کا مفہوم بیان کریں۔

ج: توحید فی العبادۃ کا مفہوم یہ ہے کہ عبادت کے لائق ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے، اس کے علاوہ نہ تو کسی کی عبادت کی جائے گی اور نہ کوئی اس کا حق دار ہے، جیسا کہ آیت الکرسی کے شروع میں ہے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں صرف وہی حیی و قیوم ہے۔

سورہ فاتحہ میں اس بات کا اعلان و اظہار مسلمان ہر نماز میں کرتا ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

س: توحید فی الافعال سے کیا مراد ہے؟ قرآنی آیت کا حوالہ دے کر وضاحت کریں۔

ج: توحید فی الافعال کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے افعال و اختیار میں بھی یگانہ ہے۔ اس کے افعال میں کوئی دوسرا شریک نہیں، وہ

جیسا چاہتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پوری کائنات کا مالک ہے
قرآن پاک میں ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے)

س: انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کے کوئی سے پانچ اثرات بیان کریں۔

ج: عقیدہ توحید سے انسان کے فکر وعمل اور شخصیت میں نمایاں اور انقلابی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱) خودداری اور عزت نفس: عقیدہ توحید انسان میں انتہا درجہ کی خودداری اور عزت نفس پیدا کر دیتا ہے۔ اس پر اعتقاد رکھنے والا جانتا ہے کہ صرف ایک خدا تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ اسکے سوا کوئی نفع پہنچانے والا نہیں۔

۲)۔ عاجزی وانکساری: عقیدہ توحید سے تواضع وانکسار پیدا ہوتا ہے، کیونکہ توحید کا پرستار جانتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے بے بس ہے، اس کے پاس جو کچھ ہے سب اسی کا دیا ہوا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ دینے پر قادر ہے، وہ چھین لینے پر بھی قادر ہے۔ لہٰذا بندے کے لئے تکبر وغرور کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسے تواضع وانکساری زیب دیتا ہے۔

۳)۔ وسعت نظری: عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے والا کبھی تنگ نظر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسے خدا کا قائل ہوتا ہے جو زمین وآسمان کا خالق، مشرق ومغرب کا مالک اور تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس ایمان کے بعد ساری کائنات میں کوئی چیز بھی اس کو غیر نظر نہیں آتی۔ وہ سب کو اپنی ذات کی طرح ایک ہی مالک کی ملکیت اور ایک ہی بادشاہ کی رعیت سمجھتا ہے۔ اس کی ہمدردی اور محبت وخدمت کسی دائرے کی پابند نہیں رہتی۔ اس کی نظر ویسی ہی غیر محدود ہو جاتی ہے جیسی خود اللہ تعالیٰ کی بادشاہی غیر محدود ہے۔

۴)۔ پاکیزگی نفس وحسن کردار: توحید پر اعتقاد رکھنے والا اچھی طرح سمجھتا ہے کہ نفس کی پاکیزگی اور عمل کی نیکی کے سوا اس کے لئے نجات وفلاح کا کوئی درجہ نہیں، کیونکہ وہ ایک ایسے خدا پر اعتقاد رکھتا ہے، جو بے نیاز ہے، کسی سے کوئی رشتہ نہیں رکھتا۔ بے لاگ عدل کرنے والا ہے اور کسی کو اس کی خدائی میں دخل یا اثر حاصل نہیں۔ ہر شخص اپنے انفرادی عمل کا ذمہ دار ہوتا ہے اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔

۵)۔ تقویٰ اور پرہیزگاری: عقیدہ توحید سے خدا کا خوف اور ڈر پیدا ہوتا ہے۔ ہر وقت خدا کی رضا جوئی میں مصروف رہتا ہے۔

س: رسالت کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم بیان کریں، نیز نبوت کا معنی بیان کرتے ہوئے رسول کے کام بیان کریں؟

ج: اسلام کے سلسلہ عقائد میں توحید کے بعد سب سے اہم اور بنیادی عقیدہ رسالت پر ایمان لانا ہے رسالت کے لغوی معنی ہیں "پیغام پہنچانا" اسی لئے پیغام پہنچانے والے کو "رسول" کہتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں رسول اس شخص کو کہا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کی تبلیغ کے لئے اپنی مخلوق کی ہدایت کی خاطر بھیجا ہو۔ رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے، یعنی اسے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے۔ اس کا ایک اور ہم معنی لفظ نبی ہے جو نبوت سے مشتق ہے۔

نبوت کے لغوی معنی ہیں۔ "خبر دینا" اور خبر دینے والے کو نبی کہتے ہیں، چونکہ رسول لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات وتعلیمات سے آگاہ کرتا ہے، اس لئے اسے نبی بھی کہا جاتا ہے۔ رسول اور نبی اپنی بعثت کے مقاصد کے لحاظ سے ایک ہی ہوتے ہیں۔ تاہم ان میں فرق یہ ہے کہ رسول صاحب کتاب ہوتا ہے یعنی اس پر نئی کتاب اور شریعت اتاری جاتی ہے اور نبی پر نئی کتاب نازل نہیں کی جاتی بلکہ وہ سابق کتاب وشریعت کو ہی کما حقہ نافذ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یوں ہر رسول، نبی بھی ہوتا ہے، لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ انبیاء اور رسول اپنے معاشرہ کے بے حد نیک اور پارسا انسان ہوتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے احکام نازل فرماتے ہیں۔

س: عقیدہ رسالت کی جامع تعریف بیان کرتے ہوئے، نبی اور رسول میں فرق بیان کریں۔

ج: عقیدہ رسالت سے مراد یہ ہے کہ دل میں پختہ یقین رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور نبی بھیجے وہ سب سچے ہیں جو اپنے اپنے زمانے میں اپنی قوم اور اپنے علاقوں کے لئے خدا کی رضا کے نمونے تھے۔ ہر امت کو اپنے نبی کے اسوہ

حسنہ پر چلنا لازمی تھا۔ان کی اطاعت کرنا بھی ہر امتی پر لازم تھا۔اسی میں ان کی نجات اور دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔انبیاء میں سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں جن کی نبوت قیامت تک جاری رہے گی اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت بھی قیامت تک چلے گی ہم بطور مسلمان سابقہ انبیاء میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہیں کرتے اور نہ ان میں کسی قسم کی تفریق کرتے ہیں بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی تصدیق و توثیق کرتے ہیں اور ان کی عظمت و ادب و احترام کے قائل ہیں بلکہ ان کے احترام و عزت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔

ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ نبی اور رسول معصوم ہوتے ہیں۔اپنے معاشرے میں بے حد نیک اور پارسا انسان ہوتے ہیں۔ان پر وحی نازل ہوتی ہے یعنی فرشتوں کے ذریعے یا بلاواسطہ خدائی پیغام و احکام آتے ہیں۔رسول کی تعلیم و تربیت خود خدا فرماتے ہیں۔نبی گناہوں سے پاک ہوتے ہیں،کبھی نافرمانی نہیں کرتے،بلکہ ساری مخلوق کو خدا کی عبادت و اطاعت کی دعوت دیتے ہیں۔

س: نماز کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں کوئی سی تین احادیث بیان کریں۔

ج: نماز کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں بے شمار احادیث شریفہ موجود ہیں۔اختصار کے پیش نظر چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا،وہ اچھی اور پوری نکل آئی تو باقی اعمال بھی پورے اتریں گے اور وہ خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب نکلیں گے۔

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے،سب سے اوّل لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا،اس کے بعد نماز قائم کرنا،زکوۃ دینا،حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(۳) حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔

س: نماز فوائد کا مجموعہ ہے،کوئی سے چار فوائد قلمبند کریں۔

ج: نماز تو درحقیقت ایمان کا ذائقہ،روح کی غذا اور دل کی تسکین کا سامان ہے۔مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلمانوں کے اجتماعی،اخلاقی،تمدنی اور معاشرتی اصلاحات کا بھی کارگر آلہ ہے۔چند فوائد درج ذیل ہیں۔

۱)۔ستر پوشی: نماز کا شرم وحیاء کی نگہداشت کیلئے اپنے جسم کے بعض حصوں کو چھپانا نہایت ضروری ہے۔عرب کے بدو اس تہذیب سے ناواقف تھے،بلکہ شہروں کے باشندے بھی اس سے بے پرواہ تھے۔یہاں تک کہ غیر قریشی عورتیں جب حج کے لئے آتی تھیں تو اپنے کپڑے اتار دیتی تھیں۔اسلام نے ستر پوشی کو ضروری قرار دیا۔یہاں تک کہ بغیر اس کے نماز ہی درست نہیں بفرمایا۔

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔ (الاعراف:۳۱)

ہر نماز کے وقت اپنے کپڑے پہنو۔

۲)۔طہارت و پاکیزگی: حضور ﷺ کو پہلی وحی اقرء کے بعد دوسری وحی جو نازل ہوئی،اس میں حکم تھا۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (مدثر۔۴)

اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ۔جو صحابہ کرام طہارت کا اہتمام کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدح فرمائی۔ارشاد ہوا:

۱)۔ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا۔ (توبہ:۱۰۸)

اس مسجد میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک اور صاف رہیں

۲)۔ واللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (توبہ:۱۰۸)

اور اللہ تعالیٰ پاک وصاف رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

۳)۔پابندی وقت: انسان کی کامیاب عملی زندگی کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ اس کے تمام امور مقررہ اوقات میں انجام پائیں۔

نماز کے اوقات چونکہ مقرر ہوتے ہیں اس لئے نمازی لوگوں کے اوقات خود بخود منظم ہو جاتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

بے شک نماز مومنوں پر اوقات مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔

۴)۔ خوف خدا: نماز انسان کے اخلاقی حاسہ کو بیدار کرتی ہے اور برائیوں سے بچاتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (عنکبوت:۴۵)

بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

س: زکوٰۃ کا لغوی و اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔ نیز بتائیں قرآن مجید میں زکوٰۃ کے لیے کتنے لفظ آتے ہیں؟

ج: زکوٰۃ کا لفظ زکاء سے مشتق ہے جس کے لفظی معنی ہیں (1) پھلنا پھولنا بڑھنا زیادہ ہونا۔ (2) پاک ہونا۔

''زکوٰۃ'' کا اصطلاحی معنی: زکوٰۃ اپنے اصطلاحی معنوں میں دونوں لفظی معنوں سے تعلق رکھتی ہے اس سے مال بڑھتا اور تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد وہ مال ہے جو نصاب کے تحت امراء سے لیا جاتا ہے قرآن مجید میں زکوٰۃ کیلئے دو اور لفظ استعمال ہوئے ہیں۔ (1) صدقہ (2) انفاق فی سبیل اللہ۔

س: زکوٰۃ کا شرعی مفہوم بحوالہ حدیث بیان کریں۔

ج: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب بندہ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کا مقرر کیا ہوا حصہ نکال دیتا ہے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ مال ناپاک رہتا ہے اور اس کے استعمال سے انسان کی روح میں گندگی اور ناپاکی آتی ہے' زکوٰۃ دینے سے انسان کا دل بھی پاک ہو جاتا ہے کیونکہ جب زکوٰۃ نکالتا ہے تو اس کے دل میں اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا احساس پیدا ہوتا ہے' وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے' اس کے دل میں دوسرے انسانوں کے ساتھ ہمدردی جذبہ پیدا ہوتا ہے اور خود غرضی' لالچ حرص اور دولت کی محبت سے اس کا دل پاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ ایک اعتبار سے دل میں اللہ کی محبت کے ناپنے کا ایک پیمانہ بھی ہے جب انتہائی شوق اور خوش دلی کے ساتھ مال کی زکوٰۃ ادا کی جائیگی تو خود بخود اندازہ ہو جائیگا کہ دل میں ایمان کس درجہ موجود ہے اور آخرت کا یقین ہو جائیگا۔

س: زکوٰۃ کب فرض ہوئی اور اس کی فرضیت کس وقت عائد ہوتی ہے؟

ج: زکوٰۃ ۲ ہجری میں فرض ہوئی اس کے تفصیلی احکام ۸ ہجری کو سورۃ التوبہ میں آئے اور ۹ ہجری میں اس کا نظام نافذ کیا گیا ہے زکوٰۃ ہر اس شخص پر فرض ہے جو صاحب نصاب ہے اور اس کے مال پر ایک سال گزر جائے سال میں ایک دفعہ زکوٰۃ دینا لازم ہے۔

س: نصاب زکوٰۃ سونے اور چاندی یا نقد رقم پر کتنی عائد ہوتی ہے؟

ج: سونے' کا نصاب ساڑھے سات تولے' چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے اور اگر نقد رقم اس کی مقدار کے برابر ہو تو اس پر 2.5% شرح زکوٰۃ سالانہ ادا کرنا ہوگی۔

س: مویشیوں کا نصاب زکوٰۃ اور شرح بیان کریں۔

ج: مویشیوں کا نصاب زکوٰۃ اور شرح: 5 تا 9 اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ

30 گائیں پر ایک سالہ بچھڑا

40 تا 120 بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ واجب ہوگی۔

س: روزے کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

ج: نماز کے بعد روزہ دین اسلام کا ایک رکن ہے۔ عربی میں اس کے لئے صوم کا لفظ آتا ہے۔ صوم کے لفظی معنی امساک یعنی رکنے اور بچنے کے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزے کی نیت کے ساتھ کھانے، پینے اور دیگر خواہشات سے رکنے اور باز رہنے کا نام صوم ہے۔

س: حج کا معنی و مفہوم مختصراً بیان کریں۔

ج: حج کے لغوی معنی ہیں، زیارت کا ارادہ کرنا اور شریعت کی اصطلاح میں حج سے مراد وہ جامع عبادت ہے جس میں مسلمان بیت اللہ پہنچ کر کچھ مخصوص اعمال اور عبادت کرتا ہے، چونکہ حج میں مسلمان بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرتا ہے۔ اس لئے اس کو حج کہتے ہیں۔ اس عبادت کا سب سے اہم جز میدان عرفات میں قیام ہے جس کے لئے ۹ ذی الحجہ کی تاریخ مقرر ہے۔

س: مناسک حج کون کون سے ہیں، صرف پانچ کی وضاحت کریں۔

ج: مناسک حج مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) احرام (۲) تلبیہ

(۳) طواف زیارت (۴) استلام (۵) سعی

(۱) احرام: احرام میقات سے گزرنے سے قبل باندھا جائے گا یہ بے سلے کپڑوں کا نام ہے ایک چادر پاؤں سے ناف تک باندھنے کیلئے ہوگی اور دوسری اوپر والے حصے کو ڈھانپنے کیلئے ہوگی سلا ہوا کپڑا پہننا جائز و ناروا ہے۔

(۲) تلبیہ: عازمین حج بلند آواز میں اللہ کی بڑھائی کے بول بولتے ہیں، جنہیں اصطلاح میں تلبیہ کہتے ہیں، لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک

(۳) طواف زیارت: عازمین حج بیت اللہ کے گرد سات چکر لگاتے ہیں جنہیں طواف کہتے ہیں۔

(۴) استلام: حجر اسود کا بوسہ لینا اور اُسے سلام کرنا استلام کہلاتا ہے۔

(۵) سعی: سعی کے معنی ہیں کوشش، حضرت ہاجرہ کی سنت میں صفا اور مروہ کے درمیان تیز تیز چلنا اور سات چکر لگانا سعی کہلاتا ہے۔

س: خطبہ حجۃ الوداع اسلامی تعلیمات کا چارٹر ہے، اس کے پانچ نکات بیان کریں۔

ج: خطبہ حجۃ الوداع کے اہم نکات یہ ہیں:

۱)۔ نسلی تفاخر کا خاتمہ: ''خدا سے ڈرنے والا انسان مومن ہوتا ہے اور اس کا نافرمان شقی۔ تم سب کے سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے تھے۔''

۲)۔ جان و مال اور عزت کا احترام: ''لوگو! تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی اس شہر کی اور اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو۔ دیکھو عنقریب تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے رہو۔''

۳)۔ زمانہ جاہلیت کے جھگڑے ختم: ''جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے میں ملیامیٹ کرتا ہوں۔ پہلا خون جو باطل کیا جاتا ہے وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے کا ہے (ربیعہ بن حارث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچیرا بھائی تھا جس کے بیٹے عامر کو بنو ہذیل نے قتل کر دیا تھا)''

۴)۔ امانت کی تاکید اور زمانہ جاہلیت کا سود باطل: ''اگر کسی کے پاس امانت ہو تو وہ اسے اس کے مالک کو ادا کر دے اور اگر سود ہو تو وہ موقوف کر دیا گیا ہے ہاں تمہیں تمہارا سرمایہ مل جائے گا۔ نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اللہ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ سود ختم کر دیا گیا اور سب سے پہلے میں عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں''۔

۵)۔ چھوٹے چھوٹے گناہوں سے اجتناب کی تاکید: ''لوگو! تمہاری اس سرزمین میں شیطان اپنے پوجے جانے سے مایوس ہو گیا ہے لیکن دیگر چھوٹے گناہوں میں اپنی اطاعت کئے جانے پر خوش ہے اس لئے اپنا دین اس سے محفوظ رکھو''

۶)۔ حرام مہینوں کا تعین: ''اللہ کی کتاب میں مہینوں کی تعداد اول دن سے بارہ ہے جب سے اللہ نے زمین و آسمان پیدا کئے تھے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین (ذیقعدہ ذوالحجہ اور محرم) لگاتار ہیں اور رجب تنہا ہے۔''

س: خطبہ حجۃ الوداع کی اخلاقی اہمیت پر تبصرہ کریں۔

ج: یہ خطبہ اسلام کی اخلاقی تعلیمات کا سرچشمہ ہے۔ اس میں نوع انسان کو پہلی بار مساوات برابری اور اخوت کے زریں و ابدی اصول فراہم کئے گئے ہیں۔ انسان کو انسان کی غلامی سے نکالا۔ غلاموں کے حقوق متعین کئے۔ والدین، رشتہ داروں اور عورتوں

کے حقوق کی وضاحت فرمائی جو ہمیں اخلاقیات کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ غرض آپ نے زمانہ جاہلیت کی بے ہودہ رسومات کا خاتمہ کر کے اسلام کے اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا اعلان فرمایا جو ایک معاشرہ کو اعلیٰ اخلاق کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

س: خطبہ حجۃ الوداع کی معاشی اہمیت بیان کریں۔

ج: اس خطبہ نے اقتصادی و معاشی عدم توازن کے راستے مسدود کر دیئے۔ سود کو حرام قرار دیا سودی نظام سرمایہ کاری کا تحفظ اور غریبوں کا استحصال کرتا ہے۔ غریب غریب تر ہو جاتا ہے اور سرمایہ داروں کے ظلم واستبداد کی چکی میں پس جاتا ہے۔ نسل انسانی پر اسلام کا نا قابل فراموش احسان ہے کہ اس نے سرمایہ دارانہ نظام کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکا۔

س: اسلام عالمگیر دین ہے، اس کی اہم خصوصیات بیان کریں۔

ج: اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اس کی خصوصیات تمام شعبہ ہائے زندگی کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، خواہ امیر ہو یا غریب شاہ ہو یا گدا بڑا ہو یا چھوٹا آقا ہو یا غلام تاجر ہو یا گنوار یا بدو ہر ایک کو دین اسلام سے رہنمائی میسر آتی ہے۔ اس دین پر عمل پیرا ہو کر گدا شاہ بن جاتا ہے، بدو مہذب شہری بن کر قوم کی قیادت کرنی شروع کر دیتے ہیں، جاہل راہ راست پر آ جاتے ہیں اور لوگوں کو اھدنا الصراط المستقیم کا درس دینا شروع کر دیتے ہیں۔ مختصر یہ کہ ہر ایک کی زندگی کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ اسلام کو مندرجہ ذیل خصوصیات کی بناء پر عالمگیر مذہب تسلیم کیا جاتا ہے۔

1) آخری دین　　2) مکمل دین
3) محفوظ دین　　4) فطری دین
5) جامع دین　　6) دائمی وابدی دین
7) عالمی دین　　8) متوازن دین
9) رہبر دین　　10) ہادی دین

س: اسلام مکمل دین ہے، دلائل دے کر واضح کریں۔

ج: تمام سابقہ ادیان میں سے کسی نے بھی دین کامل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا کیوں کہ ہر کام کی تکمیل کے لیے ایک مدت مدید درکار ہوتی ہے مگر دین اسلام نے مکمل اور کامل ہونے کا دعویٰ کیا آیئے دلائل کی دنیا میں دیکھتے ہیں کہ اسلام کا یہ دعویٰ کس حد تک سچا ہے۔

**دلائل:** حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے مبارک خطبہ کے اندر سوا لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آخری خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کیا میں نے تم تک خدا کا دین اسلام کو پہنچا دیا ہے تو سب نے بیک زبان بانگ دہل کہا کہ جی ہاں، آپ نے نہ صرف دین ہم تک پہنچایا ہے بلکہ اس کے پہنچانے کا حق ادا کر دیا ہے، اس منادی اور اعتراف کا برسر عام اعلان سنتے ہی نبی اکرم ﷺ اور رہبر اعظم ﷺ نے آسمان کی جانب اپنی انگلی کو بلند کیا نیز فرمایا:

اللھم اشھد اللھم اشھد اللھم اشھد

اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا

اس موقع پر یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (مائدہ:۳)

آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔

جب اعداء اسلام یہود نے اس آیت کو سنا تو کہنے لگے کہ اگر آج یہ آیت ہمارے اوپر نازل ہوتی تو ہم اس کے اترنے پر جشن مناتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے لیے تو اس سے پہلے ہی اس دن دو عیدیں تھیں۔ ایک حج کا دن تھا اور دوسرا عرفہ کا۔

س: اسلام دین فطرت ہے، دلائل دے کر سمجھائیں۔

ج: اسلام کا ایک امتیازی وصف یہ ہے کہ یہ فطری دین ہے اور فطرت انسانی کی عکاسی کرتا ہے۔ اسلام کے تمام اصول ایسے ہیں جو

انسانی نیچر پر مبنی ہیں۔
دلائل: (ا) جب میں بحیثیت سکالر یا ریسرچ عیسائیت کا مطالعہ کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ دولت مند کا آسمانوں کی بادشاہت میں داخلہ ایسے ہی ناممکن ہے جیسا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا۔ عیسائیت کا یہ اصول فطرت انسانی کے منافی ہے۔ مگر اسلام کے نزدیک جو شخص زکوٰۃ ادا کرے گا اس کے پاس اگرچہ ڈھیروں مال ہوگا تو قابل مذمت نہیں ہے۔

۲) اسی طرح جین مت کا اصول ہے کہ کسی جاندار کو ایذا نہ دی جائے حتیٰ کہ منہ پر کپڑا باندھ لیا جائے تاکہ کوئی جرثومہ اندر جا کر ہلاک نہ ہو جائے، ان کا یہ اصول خلاف فطرت ہے مگر اسلام کا سنہری اصول ہے کہ گوشت کو کھایا جائے یہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔
مختصر یہ کہ اسلام کی معاشرتی زندگی نکاح وطلاق کے احکامات عبادات کے ضابطے میں فطرت کے عین مطابق ہیں جو بھی ان اصولوں کو دل وجان سے اپنائے گا وہ اخروی زندگی میں کامیاب وکامران ہوگا۔

س: اسلام کے بارے میں مفکرین نے جو آراء پیش کی ہیں، ان میں سے صرف پانچ کا تذکرہ کریں؟
ج: اسلام کے بارے مختلف مفکرین نے اپنی آراء پیش کی ہیں، ان میں سے میں چند ایک کا تذکرہ یہاں کرتا ہوں۔

1) معین الدین ندوی اور اسلام: آپ فرماتے ہیں کہ اسلام سے پہلے تمام کے تمام مذاہب قومی تھے، یعنی کسی خاص قوم کی اصلاح کے لیے آئے تھے، ان میں عالمگیریت نہ تھی مگر اسلام پہلا دین ہے، جو تمام عالم کی رہنمائی کے لیے آیا ہے۔
2) موسیو سیڈیو: اسلام نے جو تعلیمات دی ہیں اس کے اثر سے عربوں کی تمام بری عادتوں کی کایا پلٹ گئی۔
3) مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نبی ﷺ خاتم النبیین ہیں یعنی ان کے بعد کوئی رسول تو درکنار نبی تک آنے والا نہیں ہے۔
4) قاضی سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ: جب سے اسلام نے اپنی تعلیمات کو عام کیا اور دشمن دوست کے سامنے یہ دسترخوان بچھا کر سب کو صدائے عام سے پکارا، اس وقت ان اقوام نے بھی جو آج تک اسلام سے دور دور رہنے کی دعوے دار ہیں اسلام سے متواتر فیض حاصل کیے۔
5) پروفیسر خورشید احمد: اسلام کی تعلیمات جامع اور ہمہ گیر ہیں، اسلام انفرادی زندگی کے ہدایات دیتا ہے اور اجتماعی زندگی کے لیے بھی راہ عمل مہیا کرتا ہے۔

س: بھارت کے قومی ترانہ "بندے ماترم" کے کیا معنی ہیں؟
ج: اے ماں! میں تیری پوجا کرتا ہوں۔ یعنی بھارت سے اندھی محبت۔
س: ہندومت کی تعریف کریں۔
ج: اس کی کوئی جامع تعریف نہیں۔
"ہر وہ شخص جو خود کو ہندو کہلاتا ہے اور گائے کا احترام کرتا ہے ہندو ہے"۔ (مہاتما گاندھی)
س: کتاب "حق پرکاش" کے مصنف کا نام لکھیے۔
ج: مولانا ثناء اللہ امرتسری۔
س: کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے مصنف کا نام لکھیے۔
ج: سوامی رام انند۔
س: ہندومت کے ماخذ کیا ہیں؟
ج: چاروں وید، گیتا، منوسمرتی، اپنشد۔
س: اپنشدوں سے کیا مراد ہے؟
ج: اپنشدوں سے مراد ہندومت کی فقہی کتاب ہے۔

س: وید کے معنی لکھیے۔

ج: آسمانی علم۔

س: قدیم ترین وید کونسا ہے؟

ج: "رگ وید" جو شاعری کی دس کتابوں پر مشتمل ہے۔

س: جادو منتر اور ٹونے ٹوٹکے والا کونسا وید ہے؟

ج: "القروید" جو القرہ نامی شخص کی طرف منسوب ہے۔

س: ہندومت کی اصلاحی تحریکیں کونسی تھیں؟

ج: "براہما سماج" جس کا بانی راجہ موہن رائے تھا۔

"آریا سماج" جس کا بانی دیانند سرسوتی تھا۔

س: مندرجہ ذیل کتب کے مصنفین کے نام لکھیے؟

ج:

| | |
|---|---|
| ۱۔ کلیات آریہ سماج | پنڈت لیکھ رام |
| ۲۔ فلاسفی آف رگ وید | پنڈت لیکھ رام |
| The discovery of India۔۳ | پنڈت جواہر لعل نہرو |
| Hinduism at Glance۔۴ | سوامی دیانند |

س: کونسا مذہب ذات پات پر مبنی ہے؟

ج: ہندومت۔

س: تناسخ کے مترادف سنسکرتی الفاظ کیا ہیں؟

ج: اداگون' جونی چکر' دوبارہ جنم لینا۔

س: ہندوازم کے نزدیک "روح" قدیم ہے یا "حادث"

ج: روح قدیم اور ابدی ہے۔

س: عقیدہ ابدیت روح کا رد قرآن سے کیجئے؟

ج: روح قدیم ابدی نہیں بلکہ حادث ہے جیسا کہ قرآن میں ہے الروح من امر ربی۔

س: فلسفہ وحدت الوجود کس کتاب میں ہے؟

ج: اپنشد۔

س: عقیدہ تناسخ کا رد قرآن پاک سے کریں۔

ج: "غافر الذنب وقابل التوبۃ"

س: رام چندر جی کون تھے؟

ج: وشنو کا اوتار کتاب رامائن کا مرکزی کردار ہے۔

س: تین ہندو مصلحین کے نام لکھیے۔

ج: شنکرا چاریہ' رام تندکیر اور گاندھی

س: برہما سماج سے کیا مراد ہے۔

ج: برہما سماج کے معنی توحید پرست سوسائٹی کے ہیں یہ ہندومت کی اصلاحی تحریک ہے جس کے بانی راجہ رام موہن رائے ہیں۔

س: تحریک آریا سماج کا مقصد کیا تھا؟

ج: تحریک آریا سماج کا مقصد ہندو سماج اور تہذیب کا احیاء تھا اس تحریک کا بانی دیانند سرسوتی تھا۔

س: "مہابھارت" سے کیا مراد ہے؟

ج: "مہابھارت" ہندوؤں کی مشہور مذہبی کتاب ہے جس میں ہندوستان کے دو بڑے خاندان کوروؤں اور پانڈوؤں کا ذکر ہے مہابھارت کے لفظی معنی بڑا اور عظیم بھائی کے ہیں۔

س: ہندومت میں مشہور چار "گ" سے کیا مراد ہے؟

ج:

۱۔گ سے مراد گیتا پڑھنے کے ہیں۔
۲۔گ سے دریا گنگا میں اشنان کے لیے۔
۳۔گ سے گاوتری منتر ورد کے لیے۔
۴۔گ سے مراد گو ماتا۔ پرشش اور پوجا کے لیے۔

س: مہاتمابدھ کے معنی کیا ہیں؟

ج: بدھ کے معنی عارف اور نور کے ہیں یعنی ایسا آدمی ہے جسے مکمل معرفت الٰہی حاصل ہو۔

س: مہاتمابدھ کے والد اور بیوی کا نام لکھئے۔

ج: والد کا نام سدھونا اور بیوی کا نام یشودر ہے۔

س: بدھ کہاں پیدا ہوئے؟

ج: کپل وستو کے قریب "Lambirn" میں۔

س: بدھ نے کہاں اور کب وفات پائی؟

ج: بنارس کے قریب ایک گاؤں کنسار میں ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

س: لنکا میں بدھ کی اشاعت کیسے ہوئی؟

ج: مہندر نامی شخص جو بدھ کا بیٹا تھا۔

س: بدھ ثانی کسے کہتے ہیں؟

ج: راجہ اشوک جس نے بدھ مت کی اشاعت حکومتی سطح پر کی۔

س: بدھ کے مشہور فرقے کونسے ہیں؟

ج: دو ہیں (۱) نہایانہ (۲) مہایانہ

س: بدھ کی تعلیم کا مرکزی نقطہ کیا تھا؟

ج: بدھ کی تعلیم کا مرکزی نقطہ نروان کا حصول ہے جو خواہشات نفس پر قابو پا کر کیا جا سکتا ہے۔

س: بدھ کے آٹھ مشہور اصول کونسے ہیں؟

ج: ۸ اصولوں کو اشٹانگ مارگ کہتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔صحیح علم
۲۔صحیح ارادہ
۳۔صحیح عمل
۴۔صحیح کوشش
۵۔صحیح یادداشت
۶۔صحیح فکر
۷۔صحیح سلوک

۸۔صحیح عقیدہ

س: "لاادوری" کس مذہبی رہنما کا عقیدہ تھا؟

ج: مہاتما بدھ کا۔

س: جین مت میں نروان کے حصول کا طریقہ کیا تھا؟

ج: نیک اعمال کرنا یعنی عدم تشدد کے اصول کو اپنانا۔

س: جین مت میں سب سے بڑی برائی اور نیکی کیا ہے؟

ج: کسی ذی روح کو ہلاک کرنا سب سے بڑی برائی ہے اور کسی کی جان حفاظت کرنا بڑی نیکی ہے اس کا اصطلاحی نام اہنسا ہے۔

س: جین مت میں وائٹ کلیڈ اور سکائی کلیڈ سے کیا مراد ہے؟

ج: یہ جین مت کے لباس کے لحاظ سے دو گروہ ہیں ایک سفید لباس پہنتا ہے اسے وائٹ کلیڈ کہا جاتا ہے اور دوسرا گروہ برہنہ رہتا ہے اس طرح وہ فطری لباس پہنتا ہے جسے سکائی کلیڈ کہتے ہیں۔

س: جین مت میں اعمال کی درستگی کے پانچ اصول لکھیے؟

ج: ہمسہ (آدمی) ستیام ایتام برہم چار اپری گرا۔

س: جناب زرتشت کا زمانہ حیات بتایئے؟

ج: ایک روایت کے مطابق زرتشت ۶۶۰ ق۔م میں پیدا ہوئے اور ۵۸۳ ق۔م میں ۷۷ برس کی عمر میں فوت ہوئے لیکن مستند روایت کوئی نہیں۔

س: زرتشت کی تعلیم قبول کرنے والے دو بادشاہوں کے نام لکھیے؟

ج: دارا ابن وشتلسپ سائرس خسرو۔

س: "Hvovi" ہووی کون تھی؟

ج: بادشاہ وشتلسپ کی وزیر لڑکی تھی جو زرتشت پر ایمان لائی تھی اور ان سے شادی کر لی اس طرح ہووی زرتشت کی بیوی تھی۔

س: آتش پرستی کس مذہب میں جائز ہے؟

ج: زرتشت مذہب میں۔

س: سگ وید کسے کہتے ہیں؟

ج: پارسی مذہب کی ایک رسم ہے جس میں پروہت لاش کے ساتھ کتے کو لاتا ہے تا کہ ہوائی چیز کتے کے ڈر سے لاش کو خراب نہ کرے۔

س: ایمشا سپنتار سے کیا مراد ہے؟

ج: دین زرتشت میں خدا کی صفات کو مخصوص کر کے سات غیر فانی ہستیوں میں تقسیم کیا گیا ہے یہ سات روحیں ہیں جو ایمشا سپنتار کہلاتی ہیں۔

س: کنفیوشس کا نام کیا ہے اور اس کا زمانہ لکھیے۔

ج: خاندانی نام "کنگ" Kung ہے، زمانہ تقریباً ۵۵۱ تا ۴۷۹ ق۔م ہے۔

س: کنفیوشش کے تلامذہ کی تعداد کتنی ہے؟

ج: تقریباً تین ہزار۔

س: کنفیوشس نے کب اور کس عمر میں وفات پائی؟
ج: ۴۸۹ ق۔م ۷۳ سال کی عمر میں۔
س: کنفیوشس کی زندگی کا مقصد کیا تھا؟
ج: اسے کوئی سلطنت مل جائے جہاں وہ اپنے اصول نافذ کر سکے اور اسے ایک مثالی فلاحی ریاست بنائے یہ خواہش پوری نہ ہوئی۔
س: کونسا مذہب نسلی مذہب ہے؟
ج: یہودیت نسلی مذہب ہے۔
س: ٹائٹس (Titus) نے کب بیت المقدس تباہ کیا؟
ج: ٹائٹس (Titus) نے ۷۰ ق۔م میں بیت المقدس پر حملہ کیا اور اسے تباہ کر دیا۔
س: کتاب مشناہ کے کتنے حصے ہیں؟
ج: اس کتاب کے چھے حصے ہیں مثلاً زرائیم' ناشیم وغیرہ
س: مشناہ کے کیا معنی ہیں اور اس کے کتنے صحائف ہیں؟
ج: مشناہ کے معنی تکرار اور اعادہ کے ہیں اس میں ۶۳ صحائف ہیں۔
س: "گمارا" کے کیا معنی ہیں؟
ج: "گمارا" کے معنی تکمیل Completion کے ہیں۔
س: کتاب "یہود قرآن کی روشنی میں" کے مصنف کا نام لکھیے۔
ج: سید ابوالاعلیٰ مودودی۔
س: "یہودی ریاست" The jewish state کے مصنف کا نام لکھیے۔
ج: تھیوڈر ہرزل۔
س: احکام عشرہ سے کیا مراد ہے؟
ج: احکام عشرہ سے مراد وہ احکام الٰہیہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو دیئے تھے یہ احکام پتھر کی لوحوں پر کندہ تھے۔
س: احکام عشرہ کن مضامین پر مشتمل تھے؟
ج: احکام عشرہ توحید الٰہی' والدین' پڑوسی اور غلاموں سے حسن سلوک' زنا اور قتل سے ممانعت جیسے معاشرتی احکام پر مشتمل تھے۔
س: کیا قرآن مجید میں عہد نامہ قدیم کا ذکر ملتا ہے؟
ج: نہیں اس میں صرف تورات کا ذکر ملتا ہے۔
"وانزل التورات"
س: عذرا فقیہ کون تھا؟
ج: یہود کا محسن تھا جس نے دوبارہ عہد نامہ لکھوایا۔
س: یہود کے ہاں "تالمود" کی کیا اہمیت ہے؟
ج: یہود کی ہاں تالمود کو بڑی اہمیت حاصل تھی یہود کا قول ہے "جس نے تالمود کے بغیر تورات پڑھی اس کا کوئی خدا نہیں"
س: کتاب "الہامی کتاب" کا مصنف لکھیے۔
ج: مولانا ثناء اللہ امرتسری۔

س: کتاب الاحبار کا دوسرا نام کیا ہے؟

ج: "سفرالاویون" حضرت یعقوب کے ایک بیٹے کا نام لاوی تھا۔

س: بائبل کے مطابق حضرت عیسیٰ نے کس سے بپتسمہ لیا تھا؟

ج: حضرت عیسیٰ نے حضرت یحییٰ سے بپتسمہ لیا تھا۔

س: عیسائی عہدنامہ قدیم اور عہدنامہ جدید میں سے کس عہدنامہ (کتاب) پر عمل پیرا ہیں؟

ج: اگرچہ عیسائی کتاب مقدس کے دونوں حصوں میں عہدنامہ قدیم اور عہد جدید کو تسلیم کرتے ہیں لیکن عیسائی عہدنامہ جدید کو زیادہ قابل احترام مانتے ہیں اور اسی پر عمل پیرا ہیں۔

س: حضرت عیسیٰ کس حوالے سے "ناصری" کہلاتے تھے؟

ج: حضرت عیسیٰ کے گاؤں کا نام ناصرہ تھا اسی نسبت سے وہ ناصری کہلاتے تھے۔

س: "عقیدہ ابنیت" سے کیا مراد ہے؟

ج: عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ باپ کے بغیر پیدا ہوئے اس لئے وہ خدا کے بیٹے ہیں اسے عقیدہ ابنیت کہتے ہیں۔

س: عقیدہ ابنیت کا رد قرآن سے کریں۔

ج: (۱) سبحانہ ان یکون لہ ولدا (۲) وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا (مریم۔۹۲)

س: حواری کے کیا معنی ہیں؟

ج: حضرت عیسیٰ کے اولین پیروکار دھوبی تھے جو کپڑوں کو صاف کیا کرتے تھے نیز اس کے معنی مددگار کے بھی ہیں یہ لوگ حضرت عیسیٰ کی دعوت دین میں مددگار بنے۔

س: حضرت مریم کی کفالت کس نے کی؟

ج: حضرت زکریا علیہ السلام نے۔

س: پہاڑی کے وعظ سے کیا مراد ہے؟

ج: یہ حضرت عیسیٰ کا اہم اور آخری خطبہ تھا جس میں انہوں نے شریعت کی حقیقت بیان کی۔

س: رہبانیت کے رد میں قرآنی آیت لکھیں۔

ج: ورھبانیۃ ابتدعوھا ما کتبنھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا (الحدید۔۲۷)

س: عقیدہ کفارہ کے رد میں قرآن کی ایک آیت ذکر کریں۔

ج: آیت "لا تزر وازرۃ وزر اخری" (الزمر۔۷)

س: اناجیل اربعہ کے علاوہ دیگر اناجیل کے نام لکھئے۔

ج: انجیل عیسیٰ، انجیل سبعین اور انجیل برناباس زیادہ مشہور ہیں۔

س: اعمال الرسل کا مولف کون تھا؟

ج: اعمال الرسل کا مولف لوقا ہے۔

س: انجیل برناباس کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

ج: برناباس حضرت عیسیٰ کا ممتاز حواری تھا برناباس نے ایک انجیل لکھی جو اٹھارہ سال تک گرجاؤں میں پڑھی جاتی رہی یہ انجیل معروف انجیل اربعہ سے کئی باتوں میں مختلف ہے۔ اس میں مسیح کی الوہیت، ابنیت اور عقیدہ تثلیث کا انکار ہے اس میں واضح

الفاظ میں نبوت محمدی ﷺ کی بشارت دی ہے ۴۹۶ء میں پادریوں نے اس پر پابندی لگا دی۔

س: پہلی تین اناجیل کو کیا کہا جاتا ہے؟

ج: پہلی تین اناجیل کو سیناپٹکس Synoptics کہا جاتا ہے۔

س: انجیل یوحنا کا آغاز کس فقرے سے ہوتا ہے؟

ج: انجیل یوحنا کا پہلا فقرہ یہ فلسفیانہ جملہ ہے:

''حاضرین میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اس عمل سے روٹی فوراً مسیح کا بدن اور شراب مسیح کا خون بن جاتی ہے اور تمام حاضرین کھا پی کر اپنے عقیدہ کفارہ کو تازہ کرتے ہیں۔ یہ رسم حضرت مسیح کی قربانی کے طور پر منائی جاتی ہے عیسائیوں کے ہاں یہی قربانی کا تصور ہے۔

س: ویٹیکن سٹی کیا ہے اور کہاں واقع ہے؟

ج: ویٹیکن سٹی پوپ اعظم کا محل ہے جو اٹلی کے دارالخلافہ میں واقع ہے۔

س: سورۃ الفاتحہ میں ''الضالین'' سے مراد کون لوگ ہیں؟

ج: نصاریٰ 'عیسائی۔

س: کتاب ''تاریخ مذاہب'' کا مصنف لکھیے۔

ج: پروفیسر ڈاکٹر رشید احمد۔

س: ''بائبل' قرآن' سائنس'' کا مصنف لکھیے۔

ج: موریس بوکائے۔

س: اسلام کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

ج: اسلام کے لغوی معنی ''امن و سلامتی'' ہے جبکہ اصطلاحی معنی احکام الٰہی کی اطاعت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کے ہیں۔

# سابقہ پرچہ جات کے اہم معروضی سوالات

س: تقابل ادیان پر لکھی گئی کوئی سی دو عربی اور دو اردو کتب کے نام بمعہ مصنف تحریر کریں۔

ج: عربی کتب: (1) الجواب الصحیح لمن بدل عن دین المسیح از امام ابن تیمیہ

(2) مقارنۃ الادیان از ڈاکٹر احمد شبلی

اردو کتب: (1) اظہار الحق از علامہ رحمت اللہ کیرانوی

(2) اسلام اور مذاہب عالم از محمد مظہر الدین صدیقی

س: سامی اور غیر سامی مذاہب کونسے ہیں؟

ج: سامی مذاہب وہ ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے "سام" کی نسل میں چلے یعنی یہودیت، عیسائیت اور اسلام۔ غیر سامی مذاہب وہ ہیں جن کا تعلق سام بن نوح سے نہیں ہے۔ جیسے ہندومت، کنفیوشزم اور بدھ مت وغیرہ

س: تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کیا دعا تھی؟

ج: رب اجعل هذا بلد امنا وارزق اهله من الثمرت من امن بالله واليوم الاخر (سورۃ البقرۃ 126)

س: ابنیت مسیح کے رد میں ایک آیت اور اس کا ترجمہ کریں۔

ج: (1) لم يلد ولم يولد (سورہ اخلاص آیت نمبر 3)

(2) وما ينبغي للرحمن ان يتخذ ولدا (سورہ مریم آیت نمبر 92)

ترجمہ پہلی آیت: "نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔"

ترجمہ دوسری آیت: "اور رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے۔"

س: عقیدہ تناسخ کے مترادف دو نام لکھیں؟

ج: آواگون اور جونی چکر۔

س: ہندو مذہب کی دو معروف رزمیہ نظموں کے نام لکھیں۔

ج: رامائن اور مہابھارت۔

س: آریہ سماج اور برہما سماج کے بانی کون تھے؟

ج: آریا سماج کا بانی دیانند سرسوتی اور برہما سماج کا بانی راجہ رام موہن رائے تھا۔

س: گوتم بدھ کے بعد بدھ مت کو کن دو بادشاہوں یا راجاؤں کے دور میں تقویت ملی؟

ج: راجہ اشوک اور راجہ کنشک کے دور میں۔

س: "اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔" اس کے ثبوت میں ایک قرآنی آیت مع ترجمہ لکھیں؟

ج: تبرك الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعلمين نذيرا (سورہ الفرقان: آیت 1)

"بڑے برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر قرآن اتارا کہ وہ سارے جہانوں کو ڈرا سکے۔

س: تری پٹا کا سے کیا مراد ہے؟

ج: یہ بدھ مت کی تین مذہبی کتابیں ہیں جن کو تری پٹا کا کہا جاتا ہے (1) دینا پٹا کا (2) ستا پٹا کا (3) اور ابھی دھماں

س: کوئی سی دو کتب سیرت کے نام مع مصنفین لکھیں۔

ج: سیرت النبی ﷺ از شبلی نعمانی رحمہ اللہ وسید سلیمان ندوی رحمہ اللہ۔

سیرت سرور عالم ﷺ از سید مولانا ابوالاعلیٰ المودودی رحمہ اللہ۔

انسان کامل از ڈاکٹر خالد علوی۔

س: اسفار خمسہ (خمسہ موسوی) سے کیا مراد ہے؟

ج: عہد نامہ قدیم کی پہلی پانچ کتابوں کو اسفار خمسہ کہا جاتا ہے ان کا دوسرا نام تورات بھی ہے۔

س: زرتشت کے کیا معنی ہیں اور اس کی پیدائش کس علاقہ میں ہوئی؟

ج: زرتشت یونانی کلمہ زرتشرا سے ماخوذ ہے معنی ہے روحانی رہنما اور بڑا پادری زرتشت ایران کے شہر رے میں پیدا ہوا

س: کنفیوشس کی کوئی سی چار کتابوں کے نام لکھیں؟

ج: شوکنگ (شو چنگ)، شی کنگ (شی چنگ)، لی چی، لی کنگ (نوٹ کل پانچ کتابیں ہیں ان میں چون چن بھی شامل ہے۔)

س: اپنشدوں کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

ج: لغوی معنی اپنشد تین لفظوں کا مرکب ہے اُپ کا معنی قریب نُی کا معنی ہمہ تن گوش اور شد کا معنی ہے بیٹھ جانا پس مطلب ہوا ہمہ تن گوش ہو کر کسی کے نزدیک بیٹھ جانا (2) ان کتابوں میں ہندوؤں کا نظریاتی فلسفہ ہے انہیں ہندوؤں کی فقہی کتب بھی کہا جاتا ہے یا پھر ہندوؤں کا علم الکلام۔

س: ہندومت میں نجات کے کونسے طریقے ہیں؟

ج: (1) کرم مارگ (2) جنان مارگ (3) بھگتی مارگ۔

س: بدھ مت کے دو بڑے فرقوں کا نام مع مفہوم لکھیں۔

ج: (1) ہنایانہ: معنی ہے چھوٹا پہیہ۔

(2) مہایانہ: اس کا معنی ہے بڑا پہیہ۔

س: اسٹوپا کسے کہتے ہیں؟

ج: اسٹوپا ایسے گنبد کو کہتے ہیں جن کی بنیاد پر مہاتما بدھ کی ہڈیوں کو دفن کیا گیا ہو (جب بدھ کی نعش کو جلایا گیا تو مختلف مقامات پر دس اسٹوپا بنائے گئے جہاں ان کی ہڈیوں کو دفن کیا گیا۔)

س: زرتشت کی جائے پیدائش اور زمانہ پیدائش کیا بیان کیا جاتا ہے؟

ج: جائے پیدائش ایران کا شہر رے اور زمانہ پیدائش جس پر محققین کا زیادہ اتفاق ہے 660 قبل مسیح بتایا جاتا ہے۔

س: کنفیوشس کی کوئی سی تین کتب کے نام لکھیں۔

ج: شوکنگ، شی کنگ، لی چی

س: کنفیوشس کے پانچ رابطے تحریر کریں۔

ج: حاکم اور رعایا، باپ اور بیٹے کا تعلق، میاں اور بیوی کا تعلق، بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی سے تعلق، دوست کا دوست سے تعلق

س: تالمود کی کون کونسی دو روایات ہیں؟

ج: مشناہ، گمارا۔

س: بپتسمہ اصطباغ کی مختصر تشریح کریں؟

ج: بپتسمہ ایک غسل ہے جو دائرہ مسیحیت میں داخل ہونے والے کو دیا جاتا ہے اس رسم کی بنیاد عقیدہ کفارہ ہی ہے عیسائی کہتے ہیں بپتسمہ لینے سے انسان ایک بار مر کر دوسری زندگی پالیتا ہے اور موت کے ذریعے اسے اصل گناہ جس کی بنیاد آدم اور حوا نے رکھی تھی سے نجات مل جاتی ہے۔

س: ختم نبوت کے ثبوت میں ایک قرآنی آیت اعراب کے ساتھ لکھیں۔

ج: آیت: ما كان محمد ابا احد من رجا لكم ولكن رسول الله و خاتم النبيين (احزاب: 40)

حدیث: انا خاتم النبيين و لا نبي بعدي

س: تکمیل دین کی آیات مبارکہ اليوم اكملت لكم ..... اعراب کے ساتھ مکمل کریں۔

ج: الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (سورہ المائدہ:3)

س: ہندومت کے تین مشہور فلسفوں کے نام لکھیں۔

ج: (1) فلسفہ ویدانت (2) فلسفہ سانکھیا (3) فلسفہ کرم۔

س: برہما سماج اور آریا سماج کا بانی کون تھا؟

ج: برہما سماج کا بانی راجہ رام موہن رائے اور آریہ سماج کا بانی دیانند سرسوتی تھا۔

س: دو ایسے بادشاہ بتائیں جنہوں نے بدھ مت کی سرپرستی کی۔

ج: بادشاہ اشوک اور راجہ کنشک۔

س: بدھ مت کی مقدس کتابوں کے نام لکھیں۔

ج: بدھ مت کی تین مقدس کتابیں ہیں ان کو تری پٹا کا کہتے ہیں۔

(1) ونیا پٹا کا (2) ستا پٹا کا (3) ابھی دھماں

س: کنفیوشس کی تعلیمات کے ماخذ کیا ہیں؟

ج: پانچ ماخذ ہیں انہیں پان کنگ کہا جاتا ہے۔

(1) شو چنگ (2) شی چنگ (3) لی چی (4) ای چنگ (5) چون چن۔

س: حضرت عیسیٰ کے حواریوں میں یہودا اسکریوتی کی وجہ شہرت کیا تھی؟

ج: حواری یہودا اسکریوتی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دھوکا دیا تھا اور صرف تیس پیسوں کے عوض مخبری کر کے ان کو پکڑ وا دیا تھا۔

س: رہبانیت کے رد میں ایک قرآنی آیت لکھیں۔

ج: ورھبانیۃ ابتدعوھا ما کتبنھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا (الحدید:27)

س: کتاب الہند کس کی تصنیف ہے؟

ج: ابوریحان البیرونی کی۔

س: سامی مذاہب سے مراد کونسے مذاہب ہیں؟

ج: یہ وہ مذاہب ہیں جب حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی نسل میں چلے یعنی یہودیت، مسیحیت اور اسلام۔

س: ویدوں کی تعداد کتنی ہے؟

ج: ویدوں کی مکمل تعداد چار ہے۔

س: عقیدہ تناسخ کے مترادف نام لکھیں۔

ج: آواگون اور جونی چکر۔

س: تری پٹا کا سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: تری پٹا کا بدھ مذہب کی تین مقدس کتابیں ہیں۔

(1) ونیا پٹا کا (2) ستا پٹا کا (3) ابھی دھماں

س: مذہب زرتشت کی مقدس کتاب کونسی ہے؟

ج: اوستا (اسے ژند اوستا بھی کہا جاتا ہے۔

س: آنحضرت صلعم ﷺ کو بائبل میں کس نام سے پکارا گیا ہے؟

ج: آنحضرت صلعم ﷺ کو بائبل میں "فارقلیط" کے نام سے پکارا گیا ہے (معنی ہے تعریف کیا گیا)

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دو حواریوں کے نام تحریر کریں۔

ج: (1) متی۔ (2) یوحنا (پطرس، اندریاس، فلپس اور یہودا اسکریوتی بھی مشہور ہیں۔)

س: اپنشدوں سے کیا مراد ہے؟ان کا زمانہ تالیف بیان کریں۔

ج: اپنشدوں سے مراد ہندوؤں کی فقہی کتابیں ہیں مشہور تعداد تیرہ ہے ان میں ہندوؤں کا نظریاتی فلسفہ بیان کیا گیا ہے انہیں اسلامی علم الکلام کے مترادف کہا جاسکتا ہے زمانہ تالیف 800ق م سے 500ق م مانا جاتا ہے۔

س: تقابل ادیان پر لکھی گئی دو اردو کتب کے نام مع مصنفین تحریر کریں۔

ج: (اظہار الحق) از علامہ رحمت اللہ کیرانوی۔ (اسلام اور مذاہب عالم) از مظہر الدین صدیقی

س: سامی مذہب کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

ج: چونکہ یہ مذہب حضرت نوح علیہ اسلام کے بیٹے سام کی نسل میں چلے اس لئے سامی کہلائے (ان میں یہودیت ،نصرانیت اور اسلام بھی شامل ہیں۔)

س: بدھ مت کے دو بڑے فرقوں کے نام اور وجہ تسمیہ بیان کریں۔

ج: (1) فرقہ ماہایانہ (معنی بڑا پہیہ) (2) فرقہ ہنایانہ (معنی چھوٹا پہیہ) مہایانہ مکتب فکر والے خود کو ہنایانہ سے برتر سمجھتے ہیں اس لیے انہوں نے طنزاً یہ نام ان کو دیا ہے مہایانا فرقہ والے ناامیدی کی بجائے امید کے قائل ہیں جبکہ ہنایانہ فرقہ کے حال ذات کی نفی کے حامی ہیں۔

س: کنفیوشس کے چار اصول حکمرانی لکھیں۔

ج: (1) فیاض رسانی' (2) دیانتداری' (3) خوشی' (4) عملی دانائی۔ (کل پانچ اصول ہیں اور آخری اصول' خلوص' ہے۔)

س: یہودی مذہب کی عبادت گاہوں کو کیا کہا جاتا ہے؟

ج: سیناگاگ اور معبد (جمع معابد) کہا جاتا ہے۔

س: زرتشت کی دو اخلاقی برائیاں تحریر کریں۔

ج: (1) محرمات سے شادی۔ (2) جاریہ بازی۔

(وضاحت (1) زرتشت مذہب میں سگی ماں اور بہن کو مستحسن قرار دیا گیا ہے۔ (2) جاریہ بازی سے مراد کسی بھی جاریہ (لونڈی یا عورت) کو بطور داشتہ رکھا جاسکتا ہے۔)

س: غیر سامی مذہب کون کونسے ہیں؟ نشان دہی کریں۔

ج: غیر سامی مذاہب وہ ہیں جو سام بن نوح کی نسل میں نہیں چلے یہ غیر الہامی مذاہب بھی کہلاتے ہیں مثلاً زرتشتیت' بدھ مت' ہندومت اور جین مت وغیرہ

س: ویدوں کی تعداد کتنی ہے؟ ان کے نام تحریر کریں۔

ج: ویدوں کی تعداد چار ہیں (1) رگ وید (2) یجر وید (3) سام وید (4) اتھر وید۔

س: مذہب زرتشت کی مذہبی کتب تحریر کریں۔

ج: مذہب زرتشت کی مذہبی کتاب کا نام اوستا ہے (اسے اوستا ژند بھی کہا جاتا ہے اوستا معنی ہے اصل متن (Text) اور ژند کا معنی ہے تفسیر یعنی اوستان کی تشریح۔

س: کنفیوشس کے چار اصول حکمرانی تحریر لکھیں۔

ج: (1) فیض رسانی' (2) دیانتداری (3) خوشی (4) عملی دانائی۔ (جبکہ پانچواں اصول' خلوص' ہے)

س: عیسائیوں کے دو مشہور فرقوں کے نام تحریر کریں۔

ج: (1) کیتھولک (2) پروٹسٹنٹ۔ (پروٹسٹنٹ فرقہ کا بانی مارٹن لوتھر تھا جس نے کیتھولک کے معافی ناموں کے خلاف پروٹسٹنٹ (مظاہرہ) کیا تھا کیونکہ کیتھولک فرقہ کے پوپ کسی سے بھی رقم لے کر اس کو گناہوں سے پاک ہونے کا معافی نامہ جاری کر دیتے تھے۔)

س: تالمود سے کیا مراد ہے؟

ج: تالمود یہودیوں کے ہاں دینی قوانین کا مجموعہ ہے اور اسے عہد نامہ عتیق کا تشریحی لٹریچر بھی کہا جاتا ہے یہود اسے وحی غیر مقطوع بھی خیال کرتے ہیں۔

س: دین حنیف سے کیا مراد ہے؟

ج: دین حنیف سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خالص دین اسلام ہے متعدد آیات اور احادیث میں دین حنیف کو ہی دین محمدی اور دین اسلام کہا گیا ہے دین حنیف کا مطالب ہے کفر اور شرک سے پاک۔

س: کتاب الملل والنحل اور کتاب مقارنۃ الادیان کے مصنفین کے نام تحریر کریں۔

ج: کتاب الملل والنحل کے مصنف ابو الفتح عبدالکریم شہرستانی ہیں اور کتاب مقارنۃ الادیان ایک مصری سکالر ڈاکٹر احمد شلبی کی تصنیف ہے۔

س: ہندو دھرم کے چار رگ سے کیا مراد ہے

ج: (1) ایک "رگ" سے مراد گیتا (مذہبی کتاب)

(2) دوسرے "رگ" سے مراد گنگا (دریا کا نام)

(3) تیسرے "رگ" سے مراد گاوتری (ایک منتر)

(4) اور چوتھے "رگ" سے مرد گاؤ ماتا (گائے) ہے۔

س: بدھ مت کی مقدس کتاب کونسی ہے؟

ج: بدھ مت کی مذہبی کتب تین ہیں جنہیں تری پٹاکا (تین ٹوکریاں) کہا جاتا ہے۔

(1) دینا پٹاکا (2) ستا پٹاکا (3) ابھی دھماں

س: کنفیوشزم کی مذہبی کتب کے نام لکھیں۔

ج: کنفیوشزم کی مذہبی کتب ہیں (۱) شوکنگ (۲) شی کنگ (۳) لی چی (۴) ای کنگ (۵) چون چن

س: عیسائی مذہب کفارہ پر یقین کیوں رکھتا ہے؟

ج: عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ انسان آدم اور حوا کے گناہ کی وجہ سے پیدائشی گنہگار ہے اور وہ گناہوں سے بپتسمہ کے ذریعے ہی کفارہ ادا کر کے پاک ہو سکتا ہے۔

س: ہندو دھرم میں تریموتی سے کیا مراد ہے؟

ج: تریموتی ہندوؤں کا عقیدہ تثلیث ہے ہندو دھرم میں تین سب سے بڑے دیوتا ہیں

(۱) برہما (۲) وشنو اور (۳) شیو۔ جدید ہندو دھرم میں تینوں دیوتاؤں کو برابر کا درجہ دے کر تریموتی بنایا گیا یعنی ایسا مجسمہ بنایا گیا جس کا دھڑ ایک اور سر تین ہیں۔

س: آنحضرت ﷺ کا بائبل میں کیا نام ہے؟

ج: آنحضرت ﷺ کو بائبل میں "فارقلیط" کے نام سے پکارا گیا ہے۔ (اس کا معنی ہے تعریف کیا گیا۔)

س: سامی اور غیر سامی مذاہب میں کیا فرق ہے؟

ج: سامی مذہب وہ ہیں جو حضرت نوح علیہ سلام کے بیٹے سام کی نسل سے چلے ہیں جیسے یہودیت، مسیحیت اور اسلام جبکہ غیر سامی مذاہب ان سے مختلف ہیں جیسے بدھ مت، ہندومت، جین مت اور زرتشتیت۔

س: فلسفہ ویدانت سے کیا مراد ہے؟

ج: فلسفہ ویدانت کا تعلق اپنشدوں سے ہے اس کی تعلیم یہ ہے کہ تمام کائنات فریب نظر ہے مایہ جال ہے فلسفہ یدانت کہتا ہے کہ اس عالم میں ایک ہی حقیقت مضمر ہیں ویدانت دو لفظوں کا مرکب ہے وید کے معنی ہے علم اور نت یعنی خاتمہ گویا جہاں علم کا خاتمہ ہو

جائے اور زیادہ جاننے کی خواہش نہ رہے اور ذہن کو سکون اور انسان کو عرفان حاصل ہو جائے۔

س: وید کتنی کتابوں پر مشتمل ہے؟ ان کے نام تحریر کریں۔

ج: وید تعداد میں چار ہیں (1) رگ وید (2) یجر وید (3) سام وید (4) اتھرو وید۔

س: بدھ مت کی کتابیں کس زبان میں لکھی گئی ہیں؟

ج: پالی زبان میں (راجہ اشوک نے اپنے زمانے میں ایک بدھ کانفرنس منعقد کروائی جس میں بدھ کی تعلیمات کو پالی زبان میں کتابی شکل دی گئی۔)

س: بدھ مت کے عروج کے چار اسباب تحریر کریں۔

ج: (1) بدھ مت کا اعلیٰ کردار (2) برہمنیت اور ذات پات کا خاتمہ (3) شاہی پرستی (4) تبلیغی اور عالمی مذہب۔

س: احکام عشرہ سے کیا مراد ہے؟ چار احکامات تحریر کریں۔

ج: احکام عشرہ سے مراد دس احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیے تھے یہ احکام پتھر کی لوحوں (تختیوں) پر کندہ تھے ان میں سے چار احکام مندرجہ ذیل ہیں

(1) تو اپنے ماں باپ کی عزت کرتا کہ تیری عمر دراز ہو۔

(2) تو خون مت کر۔

(3) تو اپنے پڑوسی کا لالچ مت کر

(4) تو چوری مت کر۔

س: تورات کی پانچ کتابوں کے نام تحریر کریں۔

ج: (1) پیدائش (2) خروج (3) احبار (4) گنتی (5) استثنار (ان کو شریعت' قانون اور خمسہ موسوی (اسفار خمسہ) بھی کہا جاتا ہے

س: عقیدہ کفارہ کا رد آیت قرآنی سے ثابت کریں۔

ج: سورہ الزمر کی آیت 7 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

**لا تزرو ازرۃ وزرا خوی ثم الی ربکم مر جعکم**

ترجمہ: ''اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی اور پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے۔''

س: کس رومی گورنر کے ہاتھوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مصلوبیت کے احکامات صادر ہوئے؟

ج: اس رومی گورنر کا نام پیلاطس تھا۔

س: آیت مکمل کریں۔ الیوم اکملت لکم......دینا

ج: **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا** (سورۃ المائدہ آیت نمبر 3)

❁..........❁..........❁

# پرچہ چہارم

# تاریخ اسلام

# تاریخ اسلام

س: اسلام کی آمد سے قبل کے دور کو مؤرخین کس نام سے یاد کرتے ہیں؟

ج: دورِ جاہلیت کے نام سے۔

س: ظلم کی دلدل سے نکالنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کس پیغمبر کو مبعوث کیا؟

ج: حضرت محمد ﷺ

س: اسلام سے قبل کے حالات پر نظر دوڑائیں تو کیا ثابت ہوتا ہے؟

ج: اسلام سے قبل کے حالات پر نظر دوڑانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسانیت دم توڑ رہی تھی، لوگ عزتوں کے لٹیرے تھے، شراب نوشی عام تھی، زندہ درگور کرنا محبوب مشغلہ تھا، جنگ وجدل اور بزم آرائی اُن کا محبوب شعبہ تھا لہٰذا اس دور کو دورِ جاہلیت کہنا بالکل قیاس کے مطابق تھا۔

س: عربوں کے قبائلی نظام پر نظر دوڑائیں؟

ج: عربوں کا قبائلی نظام نیم جمہوری قبائلی نظام تھا، لوگ قبائل میں بٹے ہوئے تھے، ہر قبیلے کا اپنا سردار تھا اور یہی سردار قبیلے کا منصف اعلیٰ ہوتا تھا۔

س: نسلی اعتبار سے عرب قبائل کے کتنے حصے تھے، ان کے نام بھی بیان کریں؟

ج: نسلی اعتبار سے قبائل عرب کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱) قحطانی: یہ لوگ عرب کے اصلی باشندے تھے انہیں عرب عاربہ بھی کہا جاتا ہے۔ قحطان کی اولاد میں سے تھے۔ ابتداء میں جنوبی عرب میں آباد تھے بعد میں ان کے بعض قبائل ملک کے شمالی حصوں میں بھی منتقل ہو گئے۔ ان لوگوں کا تمدن زمانہ قبل از تاریخ سے تعلق رکھتا ہے۔ انہوں نے عرب میں عظیم الشان حکومتیں قائم کیں۔ اس ملک کی قدیم تاریخ تمام تر انہی سے وابستہ ہے۔

۲) عدنانی: یہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے تھے۔ انہیں عرب مستعربہ کہا جاتا ہے۔ ان کے قبائل وسط عرب میں آباد تھے۔ اعلیٰ تہذیب وتمدن سے بہرہ ور نہیں تھے۔ ان کی زندگی صحرائی اور قبائلی تھی۔ اسی نسلی اور تمدنی اختلاف کی وجہ سے یہ دونوں قومیں برسرپیکار رہتی تھیں۔ (اصح السیر)

س: عرب کی سیاسی تقسیم قبل از اسلام کیا تھی؟

ج: سیاسی اعتبار سے عرب کی مندرجہ ذیل تقسیم تھی۔

تیسری صدی میں شمالی عرب میں قبیلہ بنوقحطان کے لوگ آباد تھے۔ تہذیب وتمدن سے لیس تھے عظیم حکومتوں کی بنیاد یہاں پڑی۔ یہ علاقہ بہت جلد رومی حکومت کے زیر اثر آ گیا اور یہاں عیسائیت پھیل گئی۔ دوسری طرف سے ایران سے سرحدیں ملتی تھیں یہی وجہ ہے کہ ساسانی اور رومی حکومتیں نبرد آزما رہی تھیں۔

جنوبی عرب: چھٹی صدی عیسوی میں عرب کی عظیم الشان حمیری حکومت کو حکومت حبشہ نے تباہ کر دیا۔ یمن کو اپنی حکومت میں شامل کرنے کے لئے ابرھہ کو حاکم مقرر کیا۔ ابرھہ عیسائی نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کا منصوبہ بنایا اور ہاتھیوں کی فوج لے کر نکلا اور بری طرح ناکام ہوا۔

وسطی عرب: عرب کا یہ حصہ تہذیب وتمدن اور مرکزی حکومتوں سے نا آشنا تھا۔ اس علاقے کا بے آب وگیاہ ریگستان اُن کیلئے قدرتی محافظ کا کام دیتا تھا۔ بڑی حکومت کیلئے اس علاقے میں کوئی جاذبیت نہ تھی اگر کسی حکومت نے فتح کرنے کی کوشش کی تو ناکام ہو گئی۔ اس کی آبادی مختلف چھوٹے چھوٹے قبائل میں بٹی ہوئی تھی ہر قبیلہ کی مطلق العنان حکومت تھی۔

س: اقتصادی لحاظ سے عرب کا ملک کتنے حصوں میں تقسیم تھا؟ مختصراً بیان کریں؟

ج: اقتصادی لحاظ سے بھی ملک کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا تھا۔

۱۔ حضری یا شہری: جو لوگ کسی شہر میں مستقل مکانات میں سکونت پذیر تھے وہ حضری کہلاتے تھے۔ ان لوگوں کی اقتصادی حالت نسبتاً اچھی تھی۔ ان کے بڑے پیشے عام طور پر تجارت و زراعت تھے۔ مکہ و طائف میں بڑے بڑے رؤساء رہتے تھے۔ یہی لوگ امراء طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

۲۔ بدوی یا خانہ بدوش: بدوی خانہ بدوش تھے۔ جو اونٹوں کے بالوں سے بنے ہوئے خیموں میں گزارہ کرتے۔ یہ لوگ وسیع و عریض صحراء، نخلستانوں اور چراگاہوں کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل و حرکت کرتے رہتے تھے اور انتہائی افلاس سے زندگی بسر کرتے تھے۔

س: عربوں کی اخلاقی حالت پر تبصرہ کریں؟

ج: مولانا ابوالحسن ندوی عربوں کے اخلاقی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں "اخلاقی اعتبار سے ان کے اندر بہت سی بیماریاں اور امراض میں گھر گئے تھے اور اس کے اسباب واضح ہیں۔ شراب عام طور سے پی جاتی تھی اور ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ عربی زبان میں اس کے نام جس کثرت سے ہیں اور ان ناموں میں جن باریک فرقوں پہلوؤں کا نام ملحوظ رکھا گیا ہے اس سے مقبولیت و عمومیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ شراب کی دکانیں بر سر راہ تھیں۔ حجاز کے عرب اور یہودی سودی کاروبار کرتے تھے۔ زنا کو کچھ زیادہ معیوب نہ سمجھا جاتا تھا۔ بازاری اور پیشہ ور عورتوں کے اڈے بھی موجود تھے۔ (انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر)۔

س: حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کب اور کہاں ہوئی؟

ج: رسول اللہ ﷺ مکہ میں شعب بنی ہاشم کے اندر عین بہار کے موسم میں 20 اپریل 571ء میں 9 ربیع الاول بروز پیر صبح کے وقت پیدا ہوئے۔

س: حضور ﷺ کی عمر کتنی تھی جب آپ کی والدہ کا انتقال ہوا؟

ج: جب آپ ﷺ چھ سال کے ہوئے تو حضرت آمنہ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ لے کر شوہر کی قبر کی زیارت کیلئے مدینہ منورہ تشریف لے گئیں۔ وہاں ایک ماہ تک قیام کیا۔ جب واپسی کیلئے سفر شروع کیا تو ابتدائی راستے میں ہی بیماری نے آلیا۔ پھر یہ بیماری شدت اختیار کر گئی۔ یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام ابواء میں پہنچ کر رحلت کر گئیں۔

س: حرب فجار میں نبی ﷺ نے کب شرکت کی اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

ج: آپ ﷺ کی جوانی کے دور کے اہم واقعات میں سے سب سے پہلے ایک جنگ میں شرکت قابل ذکر ہے جو حرام مہینوں (جن میں جنگ کرنا دین ابراہیم اور اسلام کی رو سے ممنوع ہے) میں لڑی گئی اور اس لئے فاجروں کی جنگ یا حرب فجار کے نام سے معروف ہے اور جنگ میں بنو کنانہ (جن میں قریش بھی شامل تھے) اور بنو ہوازن ایک دوسرے کے خلاف لڑے چونکہ قریش حق پر تھے اس لئے آپ ﷺ نے ان کا ساتھ دیا لیکن اس جنگ میں آپ ﷺ نے تلوار کسی پر نہ اٹھائی اور ذاتی حیثیت سے حرام مہینوں کا احترام رکھا۔

(سیرت النبی ج 1 ص 185)

س: پہلی ہجرت حبشہ کب ہوئی؟

ج: پہلی ہجرت حبشہ 5 نبوی 615ء میں ہوئی اور مسلمانوں نے چپکے سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

س: دوسری ہجرت حبشہ میں کتنے مسلمان مرد اور عورتیں تھیں؟

ج: اس ہجرت میں 112 مسلمان تھے، جن میں سے 82 مرد اور 30 عورتیں تھیں۔

س: عام الحزن کس سال کو قرار دیا جاتا ہے۔

ج: 10 نبوی کو۔

س: اس سال کو عام الحزن کیوں قرار دیا جاتا ہے؟

ج: کیونکہ نبوی ﷺ کے محبوب چچا ابو طالب اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تھا۔

س: بیعت عقبہ ثانیہ کب ہوئی اور اس میں کتنے لوگ شریک تھے؟

ج: یہ بیعت 13 نبوی میں ہوئی اور اس میں 72 مرد اور 2 عورتیں شامل تھیں۔

س: ہجرت مدینہ کب ہوئی؟

ج: ہجرت مدینہ 27 صفر 13 نبوی بمطابق 12 ستمبر 622 عیسوی کو ہوئی۔

س: ہجرت مدینہ کے کوئی سے پانچ اسباب ذکر کریں؟

ج: ہجرت مدینہ کے مندرجہ ذیل اسباب تھے:

1۔ مشرکین مکہ کا اپنے مذہب پر اڑے رہنا: نبی کریم ﷺ کو مشرکین مکہ کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے کم وبیش تیرہ برس کا عرصہ بیت چکا تھا۔ آپ ﷺ نے ہر قسم کے مصائب و آلام جھیلے مگر ان لوگوں نے محض قبول حق سے اس لئے انکار کر دیا کہ اس سے ان کے آبائی عقائد و نظریات پر ضرب پڑتی تھی اور ان کے جھوٹے وقار اور عظمت کو ٹھیس پہنچتی تھی۔ ان حالات میں آپ ﷺ نے کسی ایسی جگہ چلے جانے کا خیال ظاہر کیا' جہاں ایک بار یہ پودا جڑ پکڑ جائے۔

2۔ قریش کی سیادت و قیادت کو خطرہ: آنحضرت ﷺ کی وجہ سے ان کی مذہبی سیادت اور دینوی قیادت کو خطرہ تھا۔ لہٰذا وہ کسی قیمت پر آنحضور ﷺ کے وجود کو برداشت نہ کر سکتے تھے۔

3۔ مدینہ کی دفاعی حیثیت: مدینہ کی دفاعی حیثیت بڑی مضبوط تھی۔ صرف ایک طرف سے راستہ کھلا تھا جہاں سے دشمن کے حملے کا امکان ہو سکتا تھا' لیکن اس کا دفاع آسانی سے ہو سکتا تھا' پھر اس لحاظ سے اہل مدینہ کی اہمیت بہت زیادہ تھی کہ یہاں سے اہل مکہ پر معاشی دباؤ ڈالا جا سکتا تھا' کیونکہ شام سے مکہ جانے والے تمام تجارتی قافلے مدینہ کے قریب سے گزرتے تھے۔

4۔ دین کی تبلیغ و حفاظت: حضور ﷺ کے سامنے تبلیغ دین و دعوت کا جو عظیم مقصد سامنے تھا' اس کا پورا ہونا یہاں مشکل نظر آ رہا تھا' کیونکہ مشرکین مکہ قبول حق کرنے والوں پر ظلم و تشدد کرتے تھے اور وہ اس حد تک آگے بڑھ گئے تھے کہ ان کیلئے زندہ رہنا مشکل ہو گیا تھا' اس لئے حضور ﷺ نے دین کی حفاظت اور تبلیغ کی توسیع کیلئے ہجرت کی اجازت دے دی۔

5۔ ہجرت حبشہ کا کامیاب تجربہ: مسلمان اس سے قبل بھی ایک بار حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے اور یہ تجربہ ان کیلئے بہت مفید ثابت ہوا تھا' کیونکہ مکہ کے مظلوم مسلمانوں نے حبشہ میں قیام کر لیا تھا اور نہایت آزادی اور چین کی زندگی بسر کر رہے تھے اس تجربے سے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی ہوئی تھی۔

س: غزوہ بدر کب ہوا؟

ج: غزوہ بدر 2 ہجری سن 624 عیسوی میں ہوا۔

س: غزوہ بدر کا فوری سبب کیا تھا؟

ج: ان دنوں قریش کا ایک بہت بڑا تجارتی کارواں ابوسفیان کی سرکردگی میں شام گیا تھا' کسی نے غلط افواہ اڑا دی کہ مسلمان اس قافلے کو لوٹنا چاہتے ہیں' یہ سن کر ابوسفیان ایسا حواس باختہ ہوا کہ ایک تیز رفتار قاصد مکہ روانہ کیا جس نے جاتے ہی دہائی دی اور مبالغہ آرائی سے ایسی آگ لگائی کہ آن کی آن میں قریش نے لشکر تیار کر کے عتبہ بن ربیعہ کی زیر کمان مدینہ کی طرف روانہ کر دیا۔ ادھر ابوسفیان ساحلی راستے سے صحیح سلامت قافلہ لے کر واپس پہنچ گیا' چنانچہ لشکر کفار نے جو مدینہ کے قریب پہنچ چکا تھا' واپسی کا ارادہ کیا' لیکن ابوجہل لڑنے پر مصر رہا' چنانچہ کچھ قبائل کے واپس لوٹ جانے کے باوجود باقی ماندہ فوج لے کر بدر کی طرف بڑھا۔

س: غزوہ بدر میں مسلمانوں کے پاس کتنی قوت تھی؟

ج: مسلمانوں کی قوت: رسول اللہ ﷺ کی زیر قیادت مہاجرین اور انصار مردوں کی تعداد 313 تھی۔ مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے اور ستر اونٹ تھے، دو دو تین تین اور چار چار آدمی باری باری سے ایک اونٹ پر سوار ہوا کرتے تھے۔

س: مشرکین کے پاس غزوہ بدر میں کتنی طاقت تھی؟

ج: مشرکین کی فوجی قوت نو سو پچاس آدمیوں پر مشتمل تھی ان میں زیادہ تر قریش تھے ان کے پاس دو گھوڑے بہت سے اونٹ تھے جن سے باربرداری کا کام بھی لیا جاتا تھا اور سواری کا بھی قریش کی یہ فوج ایک ہی سالار کے ماتحت نہیں تھی بلکہ متعدد آدمیوں کے ہاتھ میں یہ ذمہ داری تھی۔

س: غزوہ احد کب واقع ہوا؟

ج: یہ غزوہ 3 ہجری بمطابق 625 عیسوی رونما ہوا۔

س: غزوہ اُحد کو اس کا یہ نام کیوں دیا جاتا ہے؟

ج: یہ لڑائی اُحد کی پہاڑیوں کے درمیان میں ہوئی، اس لیے اسے غزوہ اُحد کہتے ہیں۔

س: غزوہ احزاب کب رونما ہوا؟

ج: غزوہ احزاب 5 ہجری 627 عیسوی میں رونما ہوا۔

س: غزوہ احزاب کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

ج: غزوہ احزاب کو اس نام سے پکارے جانے کی وجہ یہ ہے کہ اس جنگ میں اسلام کے تمام مخالف گروہوں اور قبائل نے حصہ لیا۔ احزاب حزب کی جمع ہے جس کے معنی گروہ کے ہوتے ہیں گویا وہ جنگ جس میں کئی گروہوں نے حصہ لیا۔ اس کو غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں نے مدینہ کی حفاظت کے لئے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی تجویز پر مدینہ کے گرد خندق کھودی تھی۔

س: غزوہ احزاب کے تین اسباب بیان کریں؟

ج: غزوہ احزاب کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

۱)۔ابوسفیان کا چیلنج: غزوہ احد کے مواقع پر ابوسفیان چیلنج دے گیا تھا کہ آج کا دن بدر کا جواب ہے۔ اگلے سال پھر میدان ہوگا تاہم 4ھ میں خشک سالی کی وجہ سے وہ حملہ نہ کر سکا اور 5ھ میں احد کی فتح کو فیصلہ کن بنانے کے لئے حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

۲)۔اسلام کی روز افزوں ترقی: غزوہ احد میں مسلمانوں کے نقصان اٹھانے کے باوجود اسلام دن بدن ترقی کر رہا تھا۔ سلیم الطبع آدمیوں کی کثیر تعداد حلقہ بگوش اسلام ہو رہی تھی اور جاہلی معاشرہ اپنے ذہین ترین افراد سے محروم ہوتا تھا۔ آئمہ باطل اس صورت حال کو ٹھنڈے پیٹ برداشت نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے مدینہ پر حملہ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

۳)۔قبائلی نظام کو خطرہ: اسلام کی مسلسل اشاعت کا لازمی نتیجہ عرب کی متحدہ حکومت کا قیام اور قبائلی نظام کا زوال تھا۔ اکثر قبائل عرب ڈاکہ کے پیشہ کو ذریعہ معاش کے طور پر اختیار کئے ہوئے تھے۔ ان کے یہاں بات بات پر جنگ چھڑ جاتی تھی۔ فحاشی عام تھی اور اخلاقی برائیاں عام پائی جاتی تھیں۔ اسلام ان تمام چیزوں کا مخالف تھا۔ اس لئے قبائلی شیوخ بھی اسلام کو ختم کر دینے کے درپے تھے۔ چنانچہ جب کفار مکہ اور یہود نے مدینہ پر حملہ کا ارادہ کیا تو انہوں نے ان کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا۔

س: صلح حدیبیہ کب ہوئی؟ اور قرآن مجید نے اسے کس نام سے موسوم کیا ہے؟

ج: صلح حدیبیہ ذی القعدہ 6 ہجری مارچ 638 عیسوی میں واقع ہوئی اور قرآن مجید نے اسے فتح مبین یا نصر عزیز کا نام دیا ہے۔

س: صلح حدیبیہ میں حضور ﷺ کے پاس کس کو قاصد بنا کر بھیجا گیا؟

ج: عروہ بن مسعود ثقفی کو

س: فتح مکہ کب ہوا؟

ج: مکہ کی فتح 8ھ بمطابق 630ء میں ہوئی۔

س: فتح مکہ کے وقت خانہ کعبہ میں کتنے بت پڑے ہوئے تھے؟
ج: 360
س: فتح مکہ کے وقت مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟
ج: 10 ہزار کا لشکر
س: فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ نے کون سا انقلابی اعلان کیا؟
ج: آپ ﷺ نے فرمایا: آج تم پر کوئی گرفت نہیں، جاؤ آج تم سب آزاد ہو۔
س: فتح مکہ کے بعد کونسا غزوہ رونما ہوا؟
ج: غزوہ حنین
س: غزوہ حنین کب واقعہ ہوا؟
ج: شوال 8 ہجری بمطابق 630 عیسوی
س: غزوہ تبوک کب ہوا؟ اور یہ مقام کہاں واقع ہے؟
ج: غزوہ تبوک 9 ہجری بمطابق 631 عیسوی میں واقع ہوا اور تبوک کا مقام مدینے اور دمشق کے درمیان 14 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔
س: غزوہ تبوک کن کے درمیان پیش آیا؟
ج: مسلمانوں اور رومیوں کے
س: غزوہ تبوک میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟
ج: 32 ہزار کل تعداد تھی، ان میں سے 10 ہزار سوار تھے۔
س: حجۃ الوداع کا انقلابی خطبہ نبی ﷺ نے کب دیا؟
ج: 10 ہجری میں۔
س: وصال کے وقت نبی ﷺ کا سر مبارک کہاں تھا؟
ج: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں۔
س: سیرت کے لغوی و اصطلاحی معانی بیان کریں؟
ج: سیرت سیارہ یا سیر سے ہے۔ جس کے معنی چلنا یا کسی جگہ روانہ ہونا۔ طریقہ، حالت وغیرہ کو بھی سیرت کہتے ہیں۔ سیرت میں انداز زیست اور کردار کا مفہوم بھی شامل ہے۔

سیرت کے اصطلاحی معنی کسی شخص کی زندگی ہے لیکن سیرت کا لفظ خصوصاً نبی کریم ﷺ کے لئے استعمال ہوتا ہے جس سے مراد نبی کریم ﷺ کی سوانح حیات ہے۔ مختصر یہ کہ حضور ﷺ کی ولادت سے لے کر رحلت تک کے تمام اقوال و افعال کا مطالعہ سیرت نگاری کہلاتا ہے۔

س: ادارہ معارف اسلامیہ نے سیرت کی جو تعریف کی ہے؟ بیان کریں، نیز شاہ عبد العزیز کی سیرت کی تعریف بھی بیان کریں؟
ج: سیرت سار یسیر سے نکلا ہے اس کے کئی معنی ہیں مثلاً طریقہ، مذہب، معیشت اور حالت وغیرہ۔ سیرت کے اولین اور اصطلاحی معنی آنحضرتؐ کے عادات و اعمال اور سوانح حیات ہے۔

حضرت شاہ عبد العزیز: سیرت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "جو واقعات پیغمبرؐ کی ذات مبارک سے متعلق ہوں۔ پیدائش سے وفات تک کے واقعات پر مشتمل ہو تو اسے سیرت کہتے ہیں۔

قاموس ڈکشنری میں سیرت سے مراد ہے۔ "سیرۃ اور تاریخ حیات انسان۔

ڈکشنری الوسیط میں سیرت سے مراد (1) السنۃ (2) الطریقۃ (3) مذہب (4) الھیۃ (5) السلوک التصرف (6) الحالۃ التی

تکون علیہا الانسان (7) السیرۃ الذاھبیۃ۔

المنجد میں۔(1) الھیئۃ (2) السنۃ (3) الطریقۃ والمذھب (4) سیرۃ الرجل وحقیقۃ اعمالہ (5) وکیفیۃ سلوکہ بین الناس۔

س: ابتدائی سیرت نگار کون کون سے ہیں ان کا مختصر تعارف پیش کریں؟

ج: ابتدائی سیرت نگاروں میں عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ (م ۹۴ھ) ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ (م ۱۰۰ھ) وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ (م ۱۱۰ھ) عاصم بن عمر بن قتادہ الانصاری (م ۱۲۱ھ) اور شرجیل بن سعد الانصاری (م ۱۲۳ھ) اور بعض دیگر تابعین شامل ہیں مگر جن سیرت نگاروں کو اس فن سیرت میں بلند تر مقام حاصل ہوا ان میں موسیٰ بن عقبہ الاسدی (م ۱۴۱ھ) اور عروہ معمر بن راشد الازدوی (م ۱۵۰/۱۵۲ھ) کے نام نمایاں ہیں، لیکن جو نام سیرت نگاروں کا حوالہ بنا اور جس کو افضلیت وتقدم حاصل رہا وہ محمد بن اسحاق نے اس کو باقاعدہ فن بنا دیا ایک مفصل کتاب ترتیب دی، ابن اسحاق کی معلومات بے پایاں اور حافظہ قابل اعتماد ہے۔ ان کی کتاب سیرت ہی کتب سیرت کا مرجع اور ماخذ قرار پائی، ابومحمد عبدالملک بن ھشام (۲۱۳ یا ۲۱۸ھ) نے سیرت ابن اسحاق سے استفادہ کیا اور نہایت ثقہ اور قابل قدر سیرت تالیف کی جس کی شہرت مشرق ومغرب میں پھیلی اور بیشتر زبانوں میں اس کے تراجم حتیٰ کہ بعض علماء نے اس کو نظم بھی کیا، تیسری صدی کے بعد فن سیرت نگاری پر خصوصی توجہ ہوئی اور کئی کتب اور مجموعے مرتب ہوئے۔

س: سیرت النبی ﷺ کی بے شمار کتب میں صرف پانچ کا تعارف کروائیں؟

ج: الطبقات الکبریٰ: محمد بن سعد (م 230ھ) کی ضخیم کتاب جس کی پہلی دو جلدیں سیرت رسول اللہ ﷺ سے متعلق ہیں۔

شرف المصطفیٰ: حافظ عبدالملک النیشاپوری (م 406ھ) کی آٹھ جلدوں پر محیط کتاب ہے۔

جوامع السیرۃ: امام ابن حزم (م 456ھ) کی مختصر مگر جامع تالیف ہے۔

الدرر فی اختصار المغازی والسیر: علامہ ابن السیر (م 463ھ) استیعاب فی معرفۃ الاصحاب کے بھی مولف ہیں، ان کی سیرت پر معروف کتاب ہے۔

الروض الانف: ابوقاسم عبدالرحمٰن الدمیاطی (م 705ھ) کی تقریباً سو صفحات پر مشتمل سیرت کی کتاب ہے۔

المختصر فی سیرۃ خیر البشر: حافظ عبدالرحمٰن الدمیاطی (م 705ھ) کی تقریباً سو صفحات پر مشتمل کتاب سیرت ہے۔

عیون الاثر: علامہ ابن سیدالناس (م 734ھ) کی لائق مطالعہ متداول کتاب ہے۔

زادالمعاد فی ھدی خیر عباد: علامہ ابن قیم (م 751ھ) کی اخلاق نبوی کے حوالے سے عمدہ کتاب ہے۔

الزھر الباسم: علاءالدین المغلطائی (م 762ھ) نے سیرت ابن ھشام اور الروض الانف سے مدد لی۔

السیرۃ النبویۃ: حافظ اسماعیل بن عمر بن کثیر (م 774ھ) صاحب تفسیر ابن کثیر کی چار جلدوں میں سیرت رسول اللہ a ہے۔

نور النبراس: علامہ ابن الحلبی (م 841) نے عیون الاثر کی دو جلدوں میں محققانہ شرح لکھی۔

السیرۃ النبویۃ والارشاد المحمدیۃ: سید احمد زینی الدحلان (م 1304ھ) کی سیرت حلبیہ کی حواشی پر مشتمل کتاب ہے۔

س: سیرت نگاری کے سلسلے میں مسلمانوں کی خدمات کا جائزہ لیں؟

ج: سیرت نگاری میں عصر حاضر کے تناظر میں بیش بہا اضافہ ہوا محمود شبلی کی حیات رسول الحضری کی نور الیقین نے مشہور کتب سیرت پر اثر ڈالا تو انہوں نے سیرت کے ان پہلوؤں پر شعوری توجہ دی، جن سے موجودہ اضمحلال اور اضطراب سے نجات ملی، آزادی کی تڑپ نے الشرقاوی سے محمد رسول اللہ، قائدانہ روش کی بحالی کی خواہش نے محمد عبدالفتاح ابراہیم سے محمد القائد، رسول اللہ ﷺ کی عظمت کے اظہار نے محمد احمد سے محمد المثل مرتب کروائیں۔ عباس محمود العقاد دور حاضر کا نامور مورخ اور فلسفی ہے۔ "عبقریۃ محمد" اس کی باریک بین نظر کی عمدہ مثال ہے۔ محمد حسین ہیکل کا انداز اگرچہ قدیم ہے مگر اس میں واقعات کے تجزیے کی بے پناہ قوت موجود ہے۔ مستشرکین کی زہر آلود تحریروں کا علمی وتحقیقی جواب اس کی تالیف "حیاۃ محمد" کا نمایاں وصف ہے۔

س: برصغیر پاک وہند میں لکھی جانے والی سیرت کی کتب کے نام بیان کریں؟

ج: برصغیر پاک و ہند میں ہمارے قابل فخر علماء نے تفسیر، حدیث اور فقہ کی خدمت کے ساتھ ساتھ فن سیرت نگاری پر بھی خصوصی توجہ دی۔ نہایت ابتدائی دور میں ابو معشر السندھی نے سیرت رسول ﷺ اور غزوات المغازی تحریر کی۔ شیخ زین الدین نے سیرت النبی ﷺ پر قلم اٹھایا مگر بدقسمتی سے اس کو مکمل نہ کر سکے۔ شیخ جمال الدین الہندی نے سلطان احمد المظفر بن محمود گجراتی کے لیے "تبصرۃ الحضرۃ الشاھیۃ الاحمدیۃ بسیرۃ الحضرۃ النبویۃ" کے نام سے ایک نادر کتاب مرتب کی۔ جو کہ متقدمین کا خلص ہے۔ علاوہ ازیں بے شمار سیرت کی کتب تحریر کی گئیں جن کو احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے، میں تو یوں کہوں گا کہ کسی شخصیت پر اتنی کتب تحریر کی گئی ہیں اور نہ کی جا سکتی ہیں۔

س: مطالعہ سیرت کی اہمیت و ضرورت بیان کریں؟

ج: عالم اسلام کے مشہور محقق اور سکالر ڈاکٹر حمید اللہ فرماتے ہیں کہ سیرت النبیؐ کے مطالعہ کی اہمیت و ضرورت تین پہلوؤں سے ہے۔

1- عام مسلمانوں کیلئے۔ 2- غیر مسلمانوں کیلئے۔ 3- بلا امتیاز ہر بنی نوع انسان کیلئے۔

س: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت بیان کریں؟

ج: 11ھ تا 13ھ یا 632ء تا 634ء

س: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصل نام کیا تھا؟ نیز ان کے خاندان کا تعارف بھی پیش کریں؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبداللہ تھا اور ان کا لقب صدیق تھا، آپ رضی اللہ عنہ کے والد محترم کا نام قحافہ تھا۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ بنو تیم سے تھا، آپ کا نسب حضور ﷺ سے چھٹی پشت میں جا کر ملتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ (کنز العمال، ص:312)

س: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کس پیشے سے منسلک تھے، نام تحریر کریں؟

ج: اسلام سے قبل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے پیشے سے منسلک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ شروع سے طبیعت کے نرم تھے اور آپ کا دامن ہر قسم کی آرائشوں اور برائیوں سے مبرا تھا اس لیے شرفاء مکہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔

س: حضرت ابوبکر صدیق نے خلافت سنبھالنے کے بعد جو خطبہ دیا اس کا ترجمہ بیان کریں؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالتے ہی خطبہ دیا جو یہ تھا: اے لوگو! میں تمہارا والی بنایا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں، اگر تم مجھے حق پر دیکھو تو میری مدد کرو اور اگر مجھے باطل پر دیکھو تو مجھے سیدھا کر دو۔ میری اطاعت کرو جب تک میں تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کروں۔ جب میں نافرمانی کروں تو میری تم پر کوئی اطاعت نہیں ہے۔ خبردار! تمہارا سب سے طاقتور میرے نزدیک کمزور ہے۔ یہاں تک کہ اس سے حق نہ لے لوں اور تمہارا کمزور میرے نزدیک قوی تر ہے یہاں تک کہ اس کا حق نہ ادا کروں۔ میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار (بخشش کی دعا) طلب کرتا ہوں۔

س: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کب ہوئی؟

ج: خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۲۱ جمادی الثانی 13ھ بمطابق 634 کو 63 برس کی عمر میں 2 سال تین ماہ اور دس دن کی خلافت مکمل کرنے کے بعد خالق حقیقی کو جا ملے۔

س: خلافت سنبھالتے ہی حضرت ابوبکر صدیق کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ بیان کریں؟

ج: خلافت سنبھالتے ہی حضرت ابوبکر صدیق کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ یہ تھیں

1) ارتداد کی لہر یا فتنہ ارتداد
2) داخلی انتشار
3) منکرین زکوٰۃ
4) مدعیان نبوت
5) شام کی سرحد کے مخدوش حالات
6) لشکر اسامہ کی روانگی کا مسئلہ

س: فتنہ ارتداد پر نوٹ لکھیں؟

ج: نبی اکرم ﷺ کی رحلت فرما جانے کے بعد ایک ناقابل پُر ہونے والا خلا پیدا ہو گیا تھا آپ ﷺ کی ناگہانی آفت نے ہر طرف

قیامت صغریٰ برپا کر دی تھی اور کسی اس بات کا یقین نہ آتا تھا حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار ہاتھ میں لے کر کہہ رہے تھے کہ جو آپ ﷺ کے بارے میں کہے گا کہ آپ اس دار فانی سے رخصت ہو گئے ہیں میں اس کا سر قلم کر دوں گا یہ خبر جب قبائل عرب تک پہنچی تو بے شمار نو مسلم اور بدو اسلام سے منحرف ہونے لگے سرداروں نے بھی اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے لوگوں کو بت پرستی پر آمادہ کرنا شروع کر دیا مختلف قبائل کے سردار مرتد ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر سردار بن گئے نعمان بن منذر نے بحرین میں لقیط بن ملک نے عمان میں اور بے شمار دیگر امراء نے کندہ کے علاقے میں اعلان ارتداد کر دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی سرکوبی فرمائی اور ان کو زیر کر کے دوبارہ اسلام کا احیاء کیا۔

(طبری۔ابن اثیر)

س: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زہد و تقویٰ پر نوٹ لکھیں؟

ج: آپ رضی اللہ عنہ نہایت عبادت گزار اور نرم طبیعت کے مالک تھے آپ رضی اللہ عنہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نفل ادا کرتے خشوع و خضوع کا عالم یہ تھا آپ رضی اللہ عنہ اس قدر روتے کہ بات بات پر آپ کی آنکھیں نم ہو جاتیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی آپ کی نماز میں حالت ایسے ہوتی تھی جیسے سوکھی لکڑی ہو اور وہ مقام سے نہ ہل سکے۔

خدا خوفی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ ایک غلام کی کمائی سے کچھ کھا لیا اور جب علم ہوا کہ اس کی یہ کمائی کہانت کی تھی تو گلے میں انگلی ڈال کر قے کر دی۔

آپ رضی اللہ عنہ جب چڑیوں کو چہچہاتے دیکھتے تو فرماتے پرندو تم خوش نصیب ہو کہ دنیا میں چرتے چگتے ہو اور درختوں کے سایہ میں بیٹھتے ہو اور قیامت کے محاسبہ کا تم کو خطرہ نہیں کاش ابو بکر رضی اللہ عنہ تمہاری طرح ہوتا بات بات پر آہ کھینچتے تھے یہاں تک آواہ آپ رضی اللہ عنہ کا لقب کا مشہور ہو گیا۔ (طبقات ابن سعد جلد اول)

س: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت بیان کریں۔

ج: 13ھ تا 23ھ یا 632ء تا 644ء

س: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی حالات قلمبند کریں۔

ج: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اصل نام عمر بن خطاب بن نفیل تھا، آپ قریش کے معزز خاندان بنی عدی کے چشم و چراغ تھے آپ کا سلسلہ نسب رسول اللہ ﷺ سے آٹھویں پشت میں جا ملتا ہے آپ کی والدہ محترمہ قریشی سردار ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں اسلام کی آمد سے قبل بھی آپ کا خاندان ممتاز اور معزز تھا سفارت اور مقدمات کا فیصلہ آپ کے گھر والے کرتے تھے آنحضرت ﷺ کے دادا عبد المطلب اور حرب بن امیہ کے درمیان تنازعہ پیدا ہوا تو اس کا فیصلہ آپ رضی اللہ عنہ کے دادا نفیل نے کیا تھا۔ (عقد الفرید باب فضائل عرب)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب جوان ہوئے تو آپ کے والد نے آپ کو اونٹ چروانے کی ذمہ داری دے دی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد کے مشہور و مرغوب فنون سپہ گری اور خطابت میں مہارت حاصل کر لی آپ فصیح اللسان مقرر ثابت ہوئے آپ کو شعر و سخن سے بھی بڑی حد تک دلچسپی تھی آپ رضی اللہ عنہ کا ذریعہ معاش تجارت تھا بعثت نبوی ﷺ کے وقت آپ پڑھے لکھے سترہ (17) آدمیوں میں سے تھے حضرت محمد ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سفیر رسول ﷺ بنا رکھا تھا۔ (استیعاب ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ)

س: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عمومی اصلاحات میں سے 10 کا تذکرہ کریں۔

ج: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بے شمار اصلاحات کا نفاذ کیا جن میں سے چند اہم حسب ذیل ہیں۔

۱: سنہ ہجری کا آغاز: آپ رضی اللہ عنہ نے سنہ ہجری کی ابتداء کی اور اس کا تعین ہجرت کے سال سے کیا اسلامی سال کا آغاز یکم محرم سے ہوتا ہے۔

۲: مردم شماری: آپ رضی اللہ عنہ نے مردم شماری کروائی۔

۳: نہروں کا قیام: آپ رضی اللہ عنہ نے نہریں کھدوائیں۔ نہر ابو موسیٰ، نہر معقل، نہر سعد اور نہر امیر المومنین خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

۴: نئے شہروں کا قیام: آپ رضی اللہ عنہ نے نئے شہر کوفہ، بصرہ، جیزہ، فسطاط اور موصل کو آباد کیا۔

۵:جیل خانوں کا قیام: آپ رضی اللہ عنہ نے جیل خانے قائم کیے اور درہ کی سزا کا نفاذ کیا۔

۶:محکمہ پولیس کا قیام: آپ رضی اللہ عنہ نے راتوں کو گشت کر کے رعایا کے حالات دریافت کا طریقہ رائج کیا اور پولیس کا محکمہ قائم کیا۔

۷:فوجی چھاؤنیوں کا قیام: آپ رضی اللہ عنہ نے فوجی چھاؤنیوں کی بنیاد رکھی اور پرچہ نویس مقرر کیے۔

۸:مہمان خانوں کا قیام: آپ رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں میں مہمان خانے تعمیر کروائے۔

۹:لاوارثوں کی پرورش: آپ رضی اللہ عنہ نے راہ میں پڑے ہوئے (لاوارث) بچوں کی پرورش اور تربیت و پرداخت کے لیے روزینے مقرر کیے۔

۱۰:جنگی گھوڑوں کی پرورش: آپ رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں کی مختلف نسلوں (اصیل مجنس) کی تشخیص کی داغنے اور نمبر لگانے کا طریقہ رائج کیا

س: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت بیان کریں۔

ج: (24تا35ھ) یا (644تا656ء)

س: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تعارف پیش کریں۔

ج: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلافت سرفراز ہوئی آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق خاندان قریش کی ایک شاخ بنوامیہ سے تھا آپ کا پیشہ تجارت تھا آپ رضی اللہ عنہ حضرت محمد ﷺ سے چھ سال عمر میں کم سن تھے اللہ کا فضل و کرم تھا کہ آپ کو رزق وفہم عطا کیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی دو صاحبزادیوں کی شادی ہوئی تھی اس لیے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے آپ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خاندان زمانہ جاہلیت سے معزز و محترم تھا قریش کا مشہور عہدہ عقاب یعنی فوجی نشان کی علمبرداری اسی میں تھی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہجرت کے ستائیس سال قبل پیدا ہوئے آپ کے حالات بچپن پردہ اخفاء میں ہیں جب آپ رضی اللہ عنہ عمر کے 34 ویں سال میں تھے تو اسلام کو ظہور ہوا آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گہرے دوست تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے آپ مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے دست حق پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (اسد الغابہ تذکرہ عثمان رضی اللہ عنہ)

س: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خلافت کے وقت جو خطبہ دیا اس کا خلاصہ لکھیں۔

ج: جب لوگوں نے آپ کی بیعت کر لی تو آپ نے یہ خطبہ فرمایا:

امابعد...... میرے اوپر ذمہ داری کا بوجھ ڈالا گیا ہے جس کو میں نے قبول کیا ہے، خبردار میں اتباع کرنے والا ہوں، نئے سرے سے دین بنانے والا نہیں ہوں اور تمہارے لئے میرے بارے میں اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کے بعد تین چیزیں ضروری ہیں:

۱) مجھ سے پہلے لوگوں کی اتباع جس میں تمہارا اتفاق ہو چکا ہے اور تمہارے لئے سنت بن چکی ہیں۔

۲) اور اہل خیر کی سنت جس میں کسی جماعت نے طریقہ اختیار نہیں کیا۔

۳) اور تم سے درگزر کرنا مگر جس کے تم حقدار بن چکے ہو، خبردار بے شک دنیا سرسبز ہے لوگوں کی پسندیدہ ہے اور اکثر لوگ اس کی طرف مائل ہو چکے ہیں، اس لئے تم دنیا کی طرف مائل نہ ہو جاؤ اور اس پر اعتماد کرو کیونکہ یہ قابل اعتماد نہیں ہے۔ جان لو کہ یہ چھوڑنے والی نہیں مگر ان کو جو اسے چھوڑ جاتے ہیں۔ (الطبری:446)

س: فتنہ سبائیت کا سرغنہ کون تھا اور اس کا تعلق کس مذہب سے تھا؟

ج: فتنہ سبائیت کا سرغنہ عبداللہ بن سبا معروف ابن السودا تھا، اور اس کا تعلق یہود سے تھا۔

س: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کب شہید کیا گیا، اور ان کی تجہیز و تکفین کیسے ہوئی؟

ج: یہ حادثہ جمعہ کے دن 18 ذوالحج کو پیش آیا یہ 35 ہجری تھی حالات کے دگرگوں ہونے کی وجہ سے کسی میں بھی باہر نکلنے کی ہمت نہ ہوئی دو دن تک لاش بے گور و کفن پڑی رہی دوسرے دن شام کے وقت چند ساتھیوں نے جان پر کھیل کر تجہیز و تکفین کا انتظام کیا ان خون آلود کپڑوں میں جنازہ لے جایا گیا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ یا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور

آپ ﷛ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا اور آپ کی قبر کا نام ونشان تک نہ رہنے دیا گیا تا کہ باغی لاش کی بے حرمتی نہ کریں۔ (طبری وابن اثیر)

س: شہادت عثمان ﷛ کے اسباب بیان کریں۔

ج: خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی ﷛ کی شہادت تاریخ کا ایک بہت بڑا المیہ تھی یہ شہادت جن اسباب کی بنا پر ہوئی ان میں سے چند اسباب کا میں یہاں تذکرہ کرتا ہوں۔

1) کبار صحابہ ﷡ کی کمی
2) مفتوحہ اقوام کا جذبہ انتقام
3) اکابرین قریش کو مدینہ سے باہر جانے کی اجازت
4) دولت کی فراوانی
5) قبائلی وعائلی تعصب
6) تربیت کا فقدان
7) عبداللہ بن سبا اور اس کے ساتھیوں کی سازش
8) اموی عمال کا تقرر
9) جنگی مصروفیات میں کمی
10) حضرت عثمان ﷛ کی نرم حکمت عملی

س: حضرت عثمان غنی ﷛ کی شہادت کے اثرات بیان کریں۔

ج: حضرت عثمان غنی ﷛ جو کہ ذوالنورین کے لقب سے مشہور تھے ان کی شہادت کے بے شمار اثرات رونما ہوئے جن میں چند ایک یہ ہیں۔

1) مسلم اتحاد کا خاتمہ
2) اضطراب کی لہر کا پیدا ہونا
3) جاہلی تعصب کا احیاء
4) خلافت کی نوعیت میں تبدیلی
5) اسلامی فتوحات کا خاتمہ

س: حضرت علی المرتضی ﷛ کا دور خلافت بیان کریں۔

ج: (35ھ تا 41ھ) یا (656ء تا 661ء)

س: حضرت علی المرتضی ﷛ کا تعارف پیش کریں؟

ج: حضرت علی ﷛ حضور اکرم ﷺ کے چچیرے چچا ابو طالب کے بیٹے تھے، آپ ﷛ نے ایام طفولیت سے ہی حضور ﷺ کے دامن کو پکڑ لیا آپ ﷛ کے خاندان کو تولیت کعبہ کی بدولت تمام عرب میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ بعثت کے بعد جب حضور ﷺ نے ایمان واسلام کی دعوت دی تو سب سے پہلے آپ ﷛ نے اس دعوت حق پر لبیک کہا اور آمنا وصدقنا کہا اس وقت آپ ﷛ کی عمر صرف آٹھ برس تھی۔ ہجرت کی رات بھی حضور ﷺ نے حضرت علی ﷛ کو اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ

''اے علی ﷛ امانتیں واپس کر کے ہمارے ساتھ آ ملنا۔''

غزوہ تبوک کے علاوہ آپ ﷛ تمام غزوات میں حضور ﷺ کے شانہ بشانہ رہے اور تمام غزوات میں بے مثال جواں مردی کے جواہر دکھائے آپ ﷛ کے ساتھ حضور ﷺ کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ ﷝ کی شادی کی گئی تھی۔ حضور ﷺ کی جانب سے خطوط اور عہد نامے اکثر اوقات آپ ﷛ تحریر فرماتے تھے۔ آپ ﷛ کا مقام خلفائے راشدین کی نظر میں بلند تھا تینوں سابقہ خلفائے راشدین کے عہد میں آپ ﷛ ان کے مشیر خاص تھے۔ آپ ﷛ کے مشورے کے بغیر کوئی کام سرانجام نہ دیا جاتا تھا۔

س: حضرت علی ﷛ کی مشکلات بیان کریں۔

ج: مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی المرتضی ﷛ نے جب مسند خلافت کو سنبھالا تو اس وقت حالات انتہائی سنگین صورت حال اختیار کر گئے تھے ایک طرف باغیوں کی شورشیں تھیں دوسری طرف حضرت طلحہ ﷛ وزبیر ﷛ قاتلین عثمان سے قصاص لینے کا مطالبہ کر رہے تھے ان حالات میں خلافت کرنا کانٹوں کی سیج تھا مگر حضرت علی ﷛ نے ان مشکلات کو حل کرنے کی پوری کوشش کی مختصر یہ کہ آپ ﷛ کے عہد کی مشکلات مندرجہ ذیل تھیں۔

1) قاتلین عثمان ﷛
2) قصاص عثمان ﷛ کا مسئلہ

3) غلط فہمیوں کا موجود ہونا
4) عثمانی عمال:
5) دولت کی فراوانی
6) نومسلموں کی خام تربیت
7) عثمانی عمال کی معزولی اور اس کے اثرات

س: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں لڑی جانے والی تین جنگوں کے نام بتائیں۔
ج: جنگ جمل۔ جنگ صفین۔ جنگ نہروان
س: جنگ صفین کے اندر کس کو حکم مقرر کیا گیا تھا؟
ج: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
س: جنگ صفین کن کے درمیان لڑی گئی؟
ج: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خوارج کے درمیان
س: خوارج کی ابتداء کب ہوئی؟
ج: خوارج بنو بکر بنو ہمدان اور بنو تمیم سے متعلق وہ لوگ تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل تھے لیکن اپنے اکھڑ پن کی وجہ سے امیر المومنین کے احکام کی اطاعت کرنے کی بجائے بات بات پر اعتراض کرتے تھے جنگ صفین میں جب شامی لشکر نے قرآن پاک کے اوراق نیزوں پر اٹھائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ یہ شامیوں کی جنگی چال ہے لیکن ان لوگوں نے لڑنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ قرآن کے فیصلہ کو قبول کرنے سے انکار کر کے ہم مومن نہیں رہ سکتے انہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تحکیم کا معاہدہ کرنے پر مجبور کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کے برعکس ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اشعری کو ان کا نمائندہ بنوایا تاہم معاہدہ تحکیم کے بعد انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ معاہدہ کو توڑ کر شام پر حملہ کیا جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بدعہدی کے لیے تیار نہ تھے تو یہ لوگ یہ کہتے ہوئے لشکر سے الگ ہو گئے کہ حکم صرف خدا کی ذات ہو سکتی ہے علی رضی اللہ عنہ نے کسی انسان کو حکم مان کر کفر کا ارتکاب کیا ہے لہٰذا انہیں توبہ کرنی چاہیے یہ لوگ حرورہ میں مقیم ہو گئے اس پر سربراہ حرقوص بن زہیر تھا جب حکمین نے فیصلہ کا اعلان کیا تو بہت سے دوسرے لوگ بھی ان کے ساتھ آ ملے اور انہوں نے عام مسلمانوں سے الگ عقائد و نظریات کا پرچار شروع کر دیا ان لوگوں نے رفتہ رفتہ ایک الگ فرقہ کی حیثیت اختیار کر لی اور خارجی کہلائے۔
س: خوارج کے عقائد میں سے صرف پانچ عقائد بیان کریں؟
ج: خوارج کے عقائد جن کی بناء پر انہوں نے امت مسلمہ سے علیحدگی اختیار کی مندرجہ ذیل تھے۔
1) حکم صرف خدا کی ذات ہے کسی انسان کو حکم ماننا کفر ہے۔
2) ہر گناہ کبیرہ کفر ہے۔
3) اسلام کے بعد کفر کا ارتکاب ارتداد ہے۔ مرتد واجب القتل ہے۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے واجب القتل ہے۔ کافر کی اولاد بھی کافر ہونے کی وجہ سے قتل کی جاسکتی ہے۔
4) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں نے انسان کو حکم مان کر کفر کیا ہے۔ لہٰذا دونوں (نعوذ باللہ) کافر اور واجب القتل ہیں اور ہر وہ شخص جو یہ عقیدہ نہ رکھے وہ بھی واجب القتل ہے۔
5) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت برحق تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت قائم برحق ہوئی تھی لیکن انہوں نے دستبرداری سے انکار کر کے کفر کیا اور (نعوذ باللہ) ان کا قتل جائز تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی درست تھی لیکن انہوں نے امیر معاویہ کے ساتھ معاہدہ تحکیم کر کے کفر کا ارتکاب کیا لہٰذا ان کی خلافت بھی باطل ہو گئی۔
س: خلافت راشدہ سے کیا مراد ہے؟ اس کی جامع تعریف کریں۔
ج: خلافت راشدہ جس میں خلافت ان اصولوں میں قائم رہی جو اسلام نے دیئے تھے۔ اسلام کا نظام حکمرانی اس میں موجود رہا اور خلفاء نے نہایت خلوص و اخلاص کے ساتھ ان مقاصد کے لیے کام کیا جو اسلامی حکومت کے مقاصد قرار دیئے تھے۔

س: خلافت راشدہ کی کوئی سی تین اہم خصوصیات بیان کریں۔

ج: خلافت راشدہ کی اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں:

1) منتخب خلیفہ: خلافت راشدہ میں خلیفہ کے انتخاب کے لیے سرکاری دباؤ نہیں ڈالا جاتا تھا اور کسی شخص کو خلیفہ بنانے کے لیے تلواریں بے نیام نہیں ہوتی تھیں بلکہ عوام اپنی رضا و رغبت سے کسی شخص پر اعتماد کا اظہار کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے انتخاب کی تجویز انصار کے اجتماع میں پیش ہوئی اور مسجد نبوی ﷺ میں سبھی لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کبار صحابہ کے مشورہ سے تجویز کیا اور عام لوگوں سے اس انتخاب کی توثیق کرائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتخاب کے لیے ایک چھ رکنی کمیٹی بنائی گئی۔ اس کے فیصلے کو عوام نے تسلیم کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے مجبور کیا تو انہوں نے عوام سے پوچھ کر خلافت سنبھالی۔ خلفائے راشدین میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو عوام کی منشاء کے خلاف کرسی خلافت پر متمکن ہوا ہو۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خلافت راشدہ اور بادشاہت میں فرق اس طرح واضح فرمایا کہ "خلافت وہ ہے جسے قائم کرنے میں مشورہ کیا گیا ہو اور بادشاہی وہ ہے جس پر تلوار کے زور سے غلبہ حاصل کیا گیا ہو۔"

2) مجلس شوریٰ کا قیام: خلافت شوریٰ کے بغیر جائز نہیں ہے، کیونکہ قرآن پاک نے ہدایت فرمائی ہے کہ مومنین کے مسائل باہمی مشورے سے طے ہوتے ہیں۔ خود حضور ﷺ کے زمانے میں معزز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے امور ریاست کے بارے میں مشورہ لیا جاتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے تمام اہم معاملات پر شوریٰ سے فیصلہ کروایا۔ اہل شوریٰ کو اپنی بات پوری آزادی کے ساتھ ظاہر کرنے کا حق حاصل ہوتا تھا۔ شوریٰ خلیفہ کی ذات پر بھی تنقید کر سکتی تھی اور عملاً اگر شوریٰ خلیفہ سے اختلاف کرے اور خلیفہ کے پاس کوئی صریح نص (قرآن وسنت سے ملنے والی واضح ہدایت) موجود نہ ہو تو اسے شوریٰ کی رائے کے سامنے جھکنا پڑتا ہے۔

3) بیت المال کو عوام کی امانت سمجھنا: شخصی حکومت میں بیت المال حکمران کا مال ہوتا ہے، لیکن خلافت راشدہ کا نظام بیت المال کو عوام کی امانت قرار دیتا ہے۔ خلیفہ کا حق اس میں صرف اتنا تھا جتنا ایک یتیم کے وارث کو یتیم کے مال پر ہو سکتا ہے۔ خلیفہ صرف گزارہ الاؤنس لینے کا مجاز تھا اور وہ بھی اس صورت میں کہ اس کا کوئی ذریعہ آمدن نہ ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر بھر میں تقریباً ۸۰ ہزار درہم بیت المال سے لیے تھے لیکن وفات کے وقت وصیت کی کہ میرے ترکے میں سے یہ رقم بیت المال میں دوبارہ جمع کرا دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی محض گزارہ الاؤنس لیتے تھے اور وہ خلیفہ ہونے کے باوجود درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اتنے مالدار تھے کہ انہیں بیت المال سے کچھ لینے کی کبھی ضرورت پیش نہیں آئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے مسلک پر عمل کیا اور اسی وجہ سے عمر بھر کوئی خادم میسر نہ آیا۔ بیت المال کے بارے میں خلافت راشدہ اور بادشاہت کے طرز عمل کے فرق کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی عقیل رضی اللہ عنہ نے جب بیت المال سے کچھ رقم مانگی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ "کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا بھائی مسلمانوں کا مال تمہیں دے کر جہنم میں جائے۔" حضرت عقیل رضی اللہ عنہ ناراض ہو کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے۔ جنہوں نے بلاتکلف وہ رقم بیت المال سے دلوا دی۔

س: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت بیان کریں۔

ج: (41ھ تا 60ھ) بمطابق (661ء تا 680ء)

س: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام و نسب بیان کریں۔

ج: معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی اموی ابوعبدالرحمٰن۔ وہ اور ان کے باپ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور غزوہ حنین میں شہید ہوئے ان کے دل الفت سے بھرپور تھے اور ان کا اسلام عمدہ تھا۔

س: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت اُن کی عمر کتنی تھی؟

ج: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رجب کے مہینے میں 60 سال کی عمر میں اللہ کو پیارے ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ 77 سال زندہ رہے ان

کے پاس رسول اللہ ﷺ کے چند بال مبارک اور کٹے ہوئے ناخن تھے، پس آپ نے وصیت فرمائی کہ یہ اس کے منہ میں اور آنکھوں پر رکھ دیئے جائیں اور کہا کہ ایسا ایسے کریں اور میرا اور میرے رب کے درمیان کا راستہ چھوڑ دینا۔

س: یزید بن معاویہ کے حالات زندگی بیان کریں؟

ج: ابو خالد یزید بن معاویہ اموی 25 یا 26ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ ضخیم زیادہ بالوں والے تھے، اس کے باپ نے اس کو ولی عہد مقرر کر دیا اور لوگوں نے اس کو ناپسند کیا اور یزید رجب 60ھ میں بادشاہ بن گئے اور وہ اس وقت غائب تھے جب دمشق آئے تو انہوں نے ولید بن عتبہ بن ابی سفیان جو مدینہ کے گورنر تھے ان کو خط لکھا کہ جب تمہارے پاس میرا یہ خط آئے تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان سے میری بیعت لینا اگر وہ دونوں بیعت نہ کریں تو ان کے سر اڑا دینا اور سر میرے پاس بھیج دینا اور پھر عام لوگوں سے بیعت لینا۔ اہل عراق نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف خط بھیجا اور ان کو اپنے ہاں بلایا پس آپ مکہ سے نکل کر عراق کی طرف آئے یکم ذوالحجہ کو اور ان کے ساتھ اہل بیت کی عورتیں بچوں اور آدمیوں کا ایک گروہ تھا، پس یزید نے والی عراق عبیداللہ بن زیاد کی طرف لکھا کہ ان کو شہید کر دیا جائے، آپ کی طرف 4000 کا لشکر عمر بن سعد بن ابی وقاص کی قیادت میں روانہ ہوا اہل کوفہ نے پہلے ان کے باپ کی شان کی طرح ان کی عزت نہ کی اور فرات کے کنارے کربلا کے میدان میں ان سے جنگ کی۔ انکا پانی روک دیا گیا اور ان کے درمیان فرات حائل تھا پس اللہ تعالیٰ کی آپ نے قسم کھائی اور ان سے سوال کیا کہ وہ ان کے واپسی کا راستہ چھوڑ دیں انہوں نے اس کا انکار کیا مگر قتل کرنا چاہا اور ان کو پکڑ کر عبیداللہ بن زیاد کے پاس لے آئے اور ان کے بارے میں رائے معلوم کی۔ اور یزید کے حکم پر عمل کیا گیا۔ پس حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا اور پلیٹ میں ان کا سر رکھ کر لایا گیا اور اس کے آگے رکھ دیا گیا۔ اہل بیت سے سولہ 16 آدمی قتل ہوئے یہ سن 61 ہجری کا واقعہ ہے۔

جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے دوسرے ساتھیوں کے سر جب ابن زیاد نے یزید کے پاس بھیج دیئے پہلے ان کے قتل پر نادم ہوئے پھر مسلمان کی نفرت کا شکار ہوا جیسے ان سے نفرت کرنے کا حق تھا۔

ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل مدینہ کے ساتھ یزید نے جو بھی کیا ان کو شراب پلائی اور برائیاں کیں لوگوں نے اس پر احتجاج کیا اور ہر کوئی اس پر نکلا یہاں تک کہ اللہ نے بھی اس کی عمر لمبی نہ کی۔ سعید بن مسیب یزید بن معاویہ کے عہد حکومت کو نحوست کا نام دیتے ہیں۔ (۱) پہلا سال حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت رسول اللہ کا قتل ہوا۔ (۲) مدینہ رسول ﷺ کی حرمت و تقدس پر حملہ کیا گیا۔ (۳) اللہ تعالیٰ کے حرم میں خون ریزی کی گئی اور کعبہ کو جلایا گیا۔

س: واقعہ کربلا کب ہوا؟ اس کی اصل وجہ کیا تھی۔

ج: یزید ساٹھ (60) ہجری میں جب مسند خلافت کو سنبھالا تو اس نے پہلی کوشش یہ کی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیعت حاصل کی جائے، اس نے موالی مدینہ کو حکم دیا کہ بلا تاخیر ان لوگوں کی بیعت حاصل کی جائے کیونکہ یزید کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈر تھا۔ کیونکہ انہوں نے خلافت کو قبول کرنے سے انکار کیا اور آخری وقت تک اپنے اس اختلاف پر قائم رہے۔ اسی وجہ سے امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے 76 ساتھیوں کے ساتھ کربلا کے میدان میں جام شہادت نوش کیا۔ اس سانحہ کو تاریخ اسلام کے اندر سانحہ کربلا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ سانحہ دس (10) محرم الحرام 61 ہجری کو رونما ہوا۔

س: خلیفہ عبدالملک بن مروان کے حالات زندگی بیان کریں؟

ج: عبدالملک بن مروان 26 ہجری بمطابق 646 عیسوی میں پیدا ہوئے، یہ مروانی خاندان کے دوسرے بادشاہ تھے۔ 65 ہجری میں مروان کی وفات پر دمشق میں عبدالملک کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کی۔ مروان نے مختصر دور حکومت میں مصر کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا مگر مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیر نے الگ خلافت قائم کر رکھی تھی۔ خلیفہ عبدالملک کی تعلیم و تربیت مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔ ان کی دین داری، ذہانت، عبادت گزاری اور علم حدیث میں مہارت تامہ کے تمام مداح تھے۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب عبدالملک سے علمی گفتگو کی تو میں نے عبدالملک کو حدیث فقہ تفسیر میں ہی نہیں بلکہ عربی کے منظوم ادب میں بھی بے مثال پایا۔

خلیفہ عبدالملک بڑے دیندار، عبادت گزار اور ذہین انسان تھے۔ وہ خود مصلی رسول پر کھڑے ہو کر خود امامت کرواتے اور اکثر جنگوں میں سپہ سالار کے فرائض خود انجام دیتے۔ وہ عالم باعمل تھے۔ اسی وجہ سے ان کے دور میں سیاسی فتوحات کے علاوہ علمی کارنامے بھی سرانجام پائے۔ خلیفہ عبدالملک نے قرآن پاک پر اعراب لگائے اور آبادی میں اس کے نسخے تیار کروا کر لکھوائے۔ آپ نے سرکاری خرچ پر معلم مقرر کیے، نیز شفاخانوں کو وسعت دی سرکاری دفاتر کے اندر عربی زبان رائج کی آپ نے آب پاشی کے نظام کو بھی ترقی دی اور آپ کے دور میں بھی اسلامی دینار رائج کیے گئے، خلیفہ عبدالملک نے 86 ہجری یا 750 عیسوی میں وفات پائی۔ اس کی وفات کے بعد ولید بن عبدالملک کو اس کا ولی عہد مقرر کیا گیا۔

س: عبدالملک بن مروان کی تین اہم اصطلاحات پر تبصرہ قلمبند کریں۔

ج: ملک سے بغاوتوں کا قلع قمع کرنے کے بعد عبدالملک بن مروان نے اصلاحات کی طرف توجہ دی جن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

1) عربی بطور دفتری زبان: عبدالملک بن مروان کے عہد سے پہلے ملک میں رومی اور فارسی بطور دفتری زبان استعمال کی جاتی تھیں۔ اسی وجہ سے مختلف مشکلات پیش آتی تھیں۔ ان مشکلات کے پیش نظر عبدالملک نے ملک بھر میں عربی زبان کو دفتری زبان قرار دیا اس بنا پر ملک میں دفاتر کے اندر ہم آہنگی پیدا ہوئی۔ اس کے علاوہ عربی زبان میں جو چند خامیاں تھیں ان کو دور کیا گیا تا کہ تحریر کو سمجھنے میں وقت پیش نہ آئے۔

2) عربی رسم الخط کی اصلاح: عبدالملک کے دور میں اموی سلطنت بہت وسیع ہو گئی تھی۔ نو مسلم کو عربی پڑھنے میں بہت دشواری پیش آتی تھی کیونکہ اس وقت نہ تو الفاظ پر نقطے اور نہ ہی اعراب لگائے جاتے تھے۔ اس طرح مفتوح علاقوں کے نو مسلموں کو عربی زبان بالخصوص قرآن پڑھنے میں وقت پیش آتی، چنانچہ عبدالملک نے حجاج بن یوسف کی تحریک پر عربی رسم الخط کی اصلاح کی اور قرآن کی قراءت میں آسانی پیدا کرنے کے لیے قرآن مجید پر اعراب بھی لگوائے، یہ آپ کا سنہری کارنامہ تھا۔

3) اسلامی سکوں کا اجراء: عبدالملک کے زمانے کا ایک اور بڑا اہم کارنامہ اسلامی سکوں کا اجراء تھا۔ اس سے پہلے تمام ملک میں رومی اور پہلوی سکے رائج تھے۔ آپ نے ان کے مقابلے میں نئے درہم اور دینار رائج کیے، ان پر قل ھواللہ احد کی عبارت کندہ کروائی رومی حکومت نے نئے سکوں کے اجراء پر احتجاج کیا کہ اگر نئے سکوں کے اجراء کو نہ روکا گیا تو وہ بھی اپنی سکوں پر اسلام کے خلاف الفاظ کندہ کر دے گی، لیکن عبدالملک نے اس کی پرواہ نہ کی چنانچہ غیر ممالک نے جلد ہی نئے سکے کو قبول کر لیا۔

س: ولید بن ملک کی فتح سندھ کے اثرات لکھیں۔

ج: فتح سندھ کے دوررس نتائج نکلے جن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

1) فتح سندھ سے اسلام برصغیر میں آیا۔

2) مسلمانوں کے حسن سلوک سے مقامی آبادی بہت متاثر ہوئی اور وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

3) لوگوں نے ہندوؤں کے ظلم و ستم سے نجات پائی اور ان پر عدل انصاف کے دروازے کھل گئے۔

4) سندھ کافی عرصہ تک ایک آزاد ریاست کی حیثیت سے اسلامی مملکت میں شامل رہا۔ جس کی وجہ سے بہت سے غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

5) فتح سندھ کی وجہ سے ہندوستان کی فتح کا دروازہ کھل گیا۔

س: حجاج بن یوسف کے حالات زندگی مختصراً بیان کریں۔

ج: ابو محمد حجاج بن یوسف ثقفی طائف میں 41ھ میں پیدا ہوئے اور ایک فقیر کم مالدار گھرانے میں پرورش پائی ان کے والد گرامی بچوں کے استاد تھے اور وارد ہوا ہے کہ حجاج بن یوسف اپنے والد گرامی کی اس پیشے میں مدد کرتے تھے، پس قرآن مجید حفظ کیا اور زبان و ادب کا مطالعہ کیا اور حدیث نبویہ ﷺ پڑھی۔ زندگی سے تنگ آ کر وہ انتقام پر آمادہ ہوا اور اپنے والد کے پہلو میں مشکل زندگی گزارنے پر سرکش ہوا اور عبدالملک بن مروان کے لشکر سے جاملا عبدالملک اس پر تعجب کرنے لگا اور اس نے اس کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنا دیا۔ حجاج قوت و جبروت کے ساتھ متصف ہیں علاوہ اس کے کہ وہ امویوں کو پسند کرتا تھا اور ان کی اجل سے ان کا

دفاع کرتا تھا جس کا وہ مالک تھا بنوامیہ کی بادشاہی کے زمانے میں اس کو کوئی بھی انکار نہیں کرتا تھا، امویوں کے حکم پر وہ اپنے نفس کے خروج کو برابر سمجھتا تھا، پس آپ نے عبداللہ بن زبیر اور خوارج اور ابن اشعث سے لڑائی کی عبدالملک نے ان کو قریب کیا اور حجاز کا گورنر بنا دیا۔ پھر ان کو عراق کا گورنر بنایا گیا اور وہ مرتے دم تک وہاں رہے اور وہ فصیح اللسان حاضر دماغ لغت کے عالم اور ادب کے خطیب تھے۔ اس کی عبارت جزالۃ الفاظ قصر الجمل (جملوں کا مختصر ہونا) اور تکرار و تحویل بالقسم اور تاکید مع کثرت افتخار سے معروف ہے۔ اس لئے وہ عظیم خطباء میں شمار ہوتے ہیں۔

حجاج کے خطبات کئی کتابوں میں موجود ہیں مثلاً ابن عبدربہ کی عقد الفرید۔ جاحظ کی البیان والتبین، مجمیوں میں سے حجاج کو یہ فضیلت ملی کہ اس نے مصحف پر نقطے لگانے کا حکم دیا تا کہ عبارت پڑھنے میں غلطی نہ ہو۔ حجاج جب تک عراق پر والی رہے وہ ان پر سختی کرتے رہے اور ان کے دلوں میں رعب طاری رہا یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔ 95ھ میں 54 سال کے عرصے میں بنوامیہ کے فرماں روا اور محکوم لوگوں کے دلوں میں رعب جمائے رکھا۔

س: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا دورِ حکومت کب سے کہاں تک جاری رہا؟

ج: (99ھ تا 101ھ) بمطابق (719ء تا 720ء)

س: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے حالات زندگی بیان کریں؟

ج: عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بنوامیہ کے آٹھویں خلیفہ تھے جس دن سلیمان بن عبدالملک وفات پا گئے اس دن 10 شوال 99ھ تھی اس وقت ان کی خلافت کی بیعت کی گئی، عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی ماں ام عاصمہ بنت عاصم بن عمر بن خطاب تھیں۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ 61ھ میں پیدا ہوئے جب جوان ہوئے تو طلب علم میں مصروف ہو گئے، ان علماء کی مجلسوں سے الگ نہ ہوئے یہاں تک کہ وہ علم فقہ کے عالم بن گئے، عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تابعین میں سے تھے کیونکہ وہ انس بن مالک اور سائب بن یزید سے ملے تھے، آپ رحمہ اللہ پاک دامن، زاہد، عابد، مومن، پرہیزگار اور صادق تھے۔

آپ رحمہ اللہ 101ھ میں وفات پا گئے، آپ نے دو سال پانچ ماہ اور چار دن خلافت کی اور دیر سمعان میں دفن کئے گئے، جب ان کا موت کا وقت آیا تو آپ نے اپنے آس پاس بیٹھنے والوں سے فرمایا: کہ مجھے بٹھا دیا جائے پس ان کو بٹھا دیا گیا، پس فرمایا: اے اللہ تو نے مجھے حاکم بنایا پس مجھ میں کمی رہی میں نے نافرمانی کی مگر تیرے علاوہ کوئی نہیں اور یہ آیت تلاوت کی (تلک الدار الآخرۃ نجعلها للذین لایریدون علواً فی الارض ولا فساداً والعاقبة للمتقین) پھر وفات پا گئے۔

اس انصاف پسند خلیفہ کے اوپر علماء نے سلف صالحین کی سنت پر بہت سی کتب تالیف کیں اللہ ان پر رحم کرے ان سے راضی ہو اور ان کو پسند کرے۔

س: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی انقلابی اصلاحات میں سے صرف پانچ کی وضاحت کریں۔

ج: حضرت عمر رحمہ اللہ بن عبدالعزیز نے ریاست کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سے کام کئے اور اصلاحات نافذ کیں۔ ان کا خلاصہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

1) غصب شدہ جاگیروں کی واپسی: اموی حکمرانوں نے اپنے دورِ اقتدار میں عوام کی جاگیروں کو اپنی ملکیت میں لے لیا تھا۔ آپ نے خلیفہ بننے کے بعد ضبط شدہ جاگیریں واپس لوٹانے کے احکامات جاری کئے، اموی خاندان کے لوگوں نے آپ کو اس کام سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر آپ نے کسی کی نہ سنی اور اس کام کو پایہ تکمیل تک ہی پہنچا کر دم لیا۔

2) باغ فدک کی واپسی: باغ فدک ایک بہت اہم مسئلہ تھا، عہد نبوی اور خلافت راشدہ میں اس باغ کی آمدنی بنو ہاشم کی ضروریات کی تکمیل اور حاجت مندوں پر خرچ ہوتی تھی لیکن مروان بن حکم نے اس کو اپنی ذاتی جاگیر میں شامل کر لیا تھا، اب یہ باغ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی ملکیت میں تھا، آپ نے اسے اپنی ذاتی ملکیت سے نکال کر اس کی آمدنی کو بنو ہاشم کی ضروریات کی تکمیل کے لیے وقف کر دیا۔

3) بیت المال کی آمدنی کا جائز استعمال: خلفائے بنوامیہ نے بیت المال کی آمدنی کو ذاتی تصرف میں لانا شروع کر دیا تھا، حضرت عمر

بن عبدالعزیز ؒ نے اسے ذاتی تصرف سے نکال کر رعایا کی امانت قرار دے دیا۔ بیت المال میں جو تحفے تحائف دیے جاتے تھے انہیں عوام کے لیے موقوف کر دیا۔

4) غیر شرعی ٹیکسوں کی منسوخی: حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے ان تمام ٹیکسوں کو منسوخ کر دیا جو غیر اسلامی تھے۔ مثلاً غیر مسلموں سے جزیہ کی وصولی وغیرہ۔ اس کے ساتھ ہی بددیانتی کا بھی انسداد کر کے سرکاری رقوم کو خرد برد سے بچالیا۔ اس طرح بیت المال کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

5) حضرت علی رضی اللہ عنہ پر طعن کی ممانعت: بنوامیہ کی حکومت کے آغاز میں ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نازیبا الفاظ سے یاد کیا جاتا تھا۔ اس کا مطلب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بدنام کرنا تھا۔ آپ نے اس کی ممانعت کر دی، اس سے بنوہاشم اور شیعان علی بہت خوش ہوئے اور یہ لوگ آپ کے وفادار بن گئے۔

س: بنوامیہ کے زوال کے کوئی سے پانچ اسباب تحریر کریں۔

ج: اموی حکومت کا آغاز 661ء میں ہوا اور اس کے خلیفہ اول امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے یہ اموی حکومت 90 سال کے عرصے کے بعد 750ء میں جنگ زاب کے بعد عباسی حکمرانوں کے ہاتھوں انحطاط پذیر ہو گئی اس اموی حکومت کے بعض زوال کے اسباب روز اول سے ہی نظر آ رہے تھے مگر بعض اس کے آثار زوال اس وقت نمایاں ہوئے جب اموی اقتدار پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا مختصر یہ کہ بنوامیہ کی حکومت کے چیدہ چیدہ اسباب یہ تھے۔

1) خلافت اسلامیہ کی ملوکیت میں تبدیلی: بنوامیہ کی خلافت غیر اسلامی اور غیر شورائی تھی لہٰذا لوگ اس کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے، کیوں کہ امویوں نے نظام خلافت ختم کر کے ملوکیت کو جنم دیا تھا، جو لوگوں کی نظر میں پسندیدہ نہ تھی، دوسری جانب شخصی حکومت سے جن خرابیوں کا عوام کو اندیشہ تھا وہ خرابیاں پروان چڑھنے لگیں، جس کے نتیجے میں مسلمانوں میں رد عمل پیدا ہوا اور وہ اس کی مخالفت میں اٹھ کھڑے ہوئے۔

2) سانحہ کربلا: خلافت کا شخصی حکومت میں بدلا جانا ایک عظیم فتنہ تھا جس کا نوٹس حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ نے لیا انہوں نے یزید کی بیعت کرنے سے اعلانیہ انکار کر دیا اور اہل کوفہ کی مدد سے یزید کی حکومت کے خاتمے کا پروگرام تشکیل دیا، مگر کوفیوں کے دھوکے کی وجہ سے امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ اس شہادت نے عوام کے اندر اموی حکومت کے خلاف غضب و غصہ کی لہر جاری کر دی۔ اس سانحہ کے بعد ہر کوئی شخص بنوامیہ کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرنے لگا۔

3) قبائلی اور نسلی عصبیتوں کا احیاء: اسلام نے واعتصموا بحبل الله جميعا اور انما المؤمنون اخوة کا درس دے کر تمام نسلی اور قبائلی عصبیتیں ختم کی تھیں، مگر بنوامیہ کے دور میں یہ عصبیتیں دوبارہ سے زندہ ہو گئیں اور عرب قبائل دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔

1) مضری یا عدنانی

2) یمنی یا حمیری یا قحطانی

ان دونوں قبائل کے درمیان قدیم رقابت تھی، تمام عرب قبیلے ان دونوں میں سے کسی نہ کسی کی ہمدردی کا دم بھرتے تھے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ چونکہ سمجھدار تھے اس لیے انہوں نے دونوں قبائل کو سرنگوں کیے رکھا، مگر مروان اول کے دور میں ان کے تعصب کو ہوا مل گئی اور یہ لوگ دست و گریباں ہونے لگے، مروان ثانی کے دور میں یہ تنازعہ سنگین صورت حال اختیار کر گیا اور عرب لوگ باہمی خانہ جنگی کا شکار ہو گئے۔

4) ولید اور مہدی کا نظام: اس حکومت کے زوال کا ایک بڑا سبب یہ بھی تھا کہ انہوں نے دو دو ولی عہد مقرر کرنے شروع کر دیئے۔ اس کا آغاز مروان بن حکم نے با امر مجبوری کیا تھا اور اس نے خالد بن یزید اور عمر بن سعید کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ اس نے اگرچہ اس تدبیر سے اموی خاندان کی لڑائی جیت لی مگر بعد میں ان کو راستے سے ہٹا کر اپنے بیٹے عبدالملک کو ولی عہد نامزد کر دیا۔ جس سے اموی لوگوں کا اتحاد دوبارہ پارہ پارہ ہو گیا اور لوگ نفرتوں اور عصبیتوں کا شکار بن گئے، اس طرح گروپ بندی کا

لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔

5) بنو ہاشم اور بنو امیہ کی قدیم رقابت کا احیاء: اسلام سے قبل مکہ میں بنو ہاشم اور بنو امیہ کے درمیان قدیم دشمنی پائی جاتی تھی، جب نبی اکرم ﷺ کی ولادت بنو ہاشم میں ہوئی تو بنو امیہ کا ایک گروہ آپ ﷺ کی دعوت حق کو قبول کرنے سے باز رہا مگر جب فتح مکہ کے دن تمام اموی مسلمان ہو گئے تو یہ دشمنی ختم ہو گئی مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ نے ان جذبات کو دوبارہ زندہ کر دیا اور قتل حسین رضی اللہ عنہ کے انتقام لینے کے نعرہ پر چلنے والی تحریک بنو عباس کے ہاتھوں چلی گئی تو انہوں نے اس تحریک کو ہاشمی تحریک کا نام دیا۔ اس طرح یہ قدیم دشمنی پھر سے لوٹ آئی اور عباسی انقلاب کے بعد لوگوں نے گن گن کر بنو امیہ کو قتل کیا۔

س: عباسی دور حکومت کب شروع ہوا اور کب ختم ہوا؟ اس کے اہم ادوار بیان کریں۔

ج: بنو عباس کی خلافت ۱۳۲ھ سے ۶۵۶ھ تک قائم رہی اس طویل مدت کو تین ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے ہر دور سیاسی، معاشی، معاشرتی اور تمدنی لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے۔

1) پہلا دور (۱۳۲ھ تا ۲۴۷ھ): پہلا دور تقریباً ۱۱۵ سال تک مشتمل ہے، اس دور میں دس خلفاء آئے یہ تمام کے تمام خلفاء اعلیٰ پائے کے مدبر اور بے شمار صلاحیتوں کے مالک تھے، اس دور حکومت میں علوم و فنون اور تہذیب و تمدن نے کمال حد تک ترقی کی یہ عباسی خلافت کے عروج کا دور سمجھا جاتا ہے، اس میں عجمی اثر و رسوخ کو ترقی ملی۔ آٹھویں خلیفہ معتصم نے عربوں کی بجائے ترکوں کو فوج میں بھرتی کرنے کا اعلان کیا، جس کے نتیجے میں ترک بہت زیادہ زور پکڑ گئے۔

2) دوسرا دور (۲۴۷ھ تا ۴۴۷ھ): یہ دور ۲۰۰ سال پر محیط ہے اس دور کو انحطاط یا زوال کا دور بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس دور میں خلفاء کمزور ہو گئے اور ریاست کا تمام کام امیر الامراء سرانجام دیتے تھے بعد ازاں شیعہ لوگ سیاہ و سفید کے مالک بن گئے۔ انہوں نے محرم اور عید غدیر کی رسومات جاری کر دیں، ۴۴۷ھ میں سلجوقیوں نے بغداد میں داخل ہو کر شیعہ اقتدار کا خاتمہ کیا اور اس دور میں سامانیوں کی خود مختار ریاستیں وجود میں آئیں۔

3) تیسرا دور (۴۴۷ھ تا ۶۵۶ھ): تیسرا دور سلجوقی خاندان کے غلبے کا دور تھا۔ اس زمانے میں خلیفہ کی حیثیت برائے نام تھی، عنان حکومت مکمل طور پر سلجوقی ترکوں کے ہاتھوں میں تھا۔ بالآخر ۶۵۶ میں چنگیز خان کا پوتا ہلاکو خان بغداد میں داخل ہوا اور اس نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا کر بنو عباس کے آخری خلیفہ معتصم باللہ کو قتل کر دیا اور بنو عباس کی حکومت کا چراغ جو طویل عرصے سے ٹمٹما رہا تھا اس کو ہمیشہ کے لیے گل کر دیا۔

س: ابو مسلم خراسانی کا قتل کب ہوا؟

ج: 137 ہجری میں

س: مہدی کے پانچ اہم کارنامے لکھیں؟

ج: (۱) محکمہ احتساب کا قیام (۲) محکمہ برید کا قیام (۳) محکمہ اوقاف کا قیام
(۴) تعمیرات (۵) محکمہ اصلاحات

س: خلیفہ ہارون الرشید کا تعارف پیش کریں، نیز بتائیں اس کے دور کو اہم دور کیوں کہا جاتا ہے؟

ج: حکمران عباسیہ میں خلیفہ ہارون الرشید کو جتنی شہرت حاصل ہوئی۔ شاید ہی کسی اور کے حصے میں آئی ہو۔ ان کے والد بزرگوار کا نام مہدی اور والدہ کا نام خیزران تھا۔ ہارون کی تعلیم و تربیت خلیفہ مہدی کی نگرانی میں ہوئی۔ ہارون الرشید نے 170ھ میں ہادی کی وفات کے بعد نظام سلطنت سنبھالا۔

سنہری دور: ہارون الرشید کا شمار دنیا کے عظیم بادشاہوں میں کیا جاتا ہے۔ یہ ایک تربیت یافتہ سپاہی تھا۔ عابد و پرہیزگار، غرباء کا ہمدرد، عدل و انصاف کرنے والا، بے کسوں کا مداوا کرنے والا، مذہبی فرائض کا پابند پارسا خلیفہ تھا۔ اسے ہر وقت اپنی رعایا کا خیال رہتا تھا۔ یہ راتوں کو بغداد کی گلیوں اور سڑکوں پر گشت کیا کرتا تھا اور عوام کے حالات بچشم خود دیکھتا تھا۔ اس نے اپنے ملک کی سرحدوں اور

دروں کا کئی بار دورہ کیا تھا، امور سلطنت انجام دینے میں تکلیف کو تکلیف اور محنت کو محنت سمجھتا تھا۔ اس کے رعایا پروری کے لئے کئے جانے والے فلاح و بہبود کے کارناموں کی گواہی ملک میں قائم مسجد، سکول، شفاخانے، سڑکیں، پل، نہریں اور سرائیں دیتی ہیں۔ اس کے دور میں عوام خوشحال، علم و تہذیب میں ترقی یافتہ تھی۔ ہارون رشید کی حکومت میں اعلیٰ انتظام اور شہرت و عظمت کا سہرا ان کے لائق و قابل اشخاص کے سر ہے جنہیں اس نے چن چن کر تلاش کیا اور پورے سترہ سال تک انہیں ہر سیاہ و سفید کا مالک بنائے رکھا۔ ہارون کا اتالیق یحییٰ برمکی ہی اس کا سب سے بڑا مشیر اور وزیر تھا۔ ہارون اس کے ہر مشورے کی قدر کرتا تھا، جب کہ وہ بھی ایسا کوئی مشورہ نہ دیتا تھا جو رعایا کی بہتری میں نہ ہو۔ مملکت کے تمام کاروبار اسی کے ہاتھ میں ہوتے تھے اور یحییٰ بھی رعایا کی بہبود و ترقی کو اولیت دیتا تھا۔

ہارون رشید کی بیوی زبیدہ پاک دامن، ہمدرد اور سخی عورت تھی، اس نے دجلہ سے ایک نہر مکہ تک کھدوائی جس سے حرمین شریفین میں پانی کی قلت دور ہوگئی۔ یہ نہر آج تک نہر زبیدہ کے نام سے مشہور ہے۔

س: مامون الرشید کے مختصر حالات زندگی تحریر کریں؟

ج: یہ خلیفہ ہارون الرشید کا بیٹا تھا۔ اس کا اصلی نام عبداللہ تھا۔ مامون 170ھ میں ایک لونڈی مراجل نامی کے بطن سے اسی دن پیدا ہوا جس دن ہارون رشید تخت خلافت پر بیٹھا، اس لئے اس نے اپنے بیٹے کی پیدائش کو اپنے حق میں اچھا خیال کیا۔ مامون اپنے بھائی امین کو قتل کرنے کے بعد حکومت پر قابض ہوا۔ امین بہت عیش پرست اور عیاش قسم کا آدمی تھا۔ اس لئے حکومت کرنے میں ناکام ہوا۔ جوں ہی مامون نے ہوش سنبھالا، اس کی تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ سب سے پہلے مامون نے قرآن مجید پڑھا، جب ذرا کچھ اور بڑا ہوا تو جعفر برمکی کو اتالیق مقرر کیا گیا۔ ہارون رشید بڑا علم دوست خلیفہ تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ اس کے بچے بھی عالم فاضل بنیں، لہٰذا ہارون نے امین و مامون کی تعلیم و تربیت میں کوئی کمی نہ رکھی، لیکن امین کو اس سے کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ اس کے برعکس مامون نے دل لگا کر علم حاصل کیا اور ایک عالم فاضل بن گیا۔ قرآن، تفسیر، فقہ، ادب، شاعری، طب، فلسفہ، نجوم اور ریاضی تمام علوم میں ماہر تھا۔

تدبر، سیاست اور فہم و فراست میں مامون کا درجہ بہت بلند تھا۔ علم و فضل میں وہ تمام عباسی خلفاء سے بڑھا ہوا تھا۔ تفسیر، فقہ، فلسفہ، شاعری اور ادب میں اسے کامل مہارت حاصل تھی۔

رعایا پروری اور انصاف کرنے کے معاملہ میں وہ بہت مشہور تھا، اس کے ایوان عدالت میں امیر و غریب کی کوئی تمیز نہ تھی۔ اپنے پیشروؤں کے مقابلے میں وہ بہت حلیم و رحمدل تھا۔ باپ کی طرح فیاض تھا، حکومت کرنے کے سلسلے میں وہ مشیروں اور غیروں کا سہارا نہیں لیتا تھا، چنانچہ اس کا مقولہ تھا کہ امیر معاویہ کی قوت عمرو بن العاص کی وجہ سے تھی، ولید بن عبدالملک کی قوت حجاج کے بل بوتے پر تھی، مگر میری عظمت کا راز میری ذات ہے۔

مامون رنگین مزاج ہونے کے باعث موسیقی کا دلدادہ تھا، مگر ان باتوں کے باوجود وہ مذہب کا شیدائی اور علم کا سودائی تھا، اسے حافظ قرآن ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔

س: مامون الرشید کے پانچ اہم کارنامے بیان کریں؟

ج:
- بیت الحکمت کا قیام
- رصدگاہ کا قیام
- زمین کی پیمائش
- علوم دین کی ترقی
- فن موسیقی کی اصلاح

س: عباسی دور میں علم نجوم پر ہونے والی ترقی کا جائزہ لیں۔

ج: علم نجوم کا باقاعدہ مطالعہ اس وقت شروع ہوا جب 771ء میں محمد بن ابراہیم الفزاری نے ایک مشہور ہندوستانی کتاب "سدھانت" کا ترجمہ کر کے اہل عرب کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد حجاج ابن مطر اور حسنین بن اسحاق نے یونانی کتابوں کے ترجمے کئے۔ نویں صدی کے آغاز میں ایک رصدگاہ قائم ہوئی جس میں اجرام فلکی کے مطالعے کے لئے تمام آلات موجود

تھے۔ یہ رصدگاہ المامون نے بغداد میں باب شمیسہ کے نزدیک بیت الحکمت کی عمارت کے ساتھ ساتھ ابن علی اور یحییٰ بن منصور کے زیر اہتمام تعمیر کروائی تھی۔ پھر المامون ہی نے دمشق کے قریب کوہ قاسیون پر دوسری رصدگاہ بنوائی۔ ابراہیم الفرازی وہ پہلا مسلمان تھا جس نے 777ء میں اصطرلاب بنایا۔

س: ہوائی جہاز کا بانی کون تھا اور یہ کہاں کا رہنے والا تھا؟

ج: اندلس کا سائنس دان عباس بن فرناس دنیا کے پہلے انسان تھے جنہوں نے انسان کو پرواز کا تصور دیا۔ اس ضمن میں انہوں نے مصنوعی پر تیار کئے اور انہیں اپنے بازوؤں سے باندھا اور سیدھے مینار قرطبہ کی طرف روانہ ہو گئے، چنانچہ قرطبہ مینار سے انہوں نے زمین سے تیس فٹ کی بلندی سے انسانی تاریخ کی پہلی پرواز کی۔ انہوں نے تین سو میٹر تک پرواز کی۔ (روزنامہ المسلمون سعودی عرب اکتوبر 1991ء)

س: سب سے پہلے بندوق کس نے بنائی؟ نیز چکی کی دریافت بھی بیان کریں۔

ج: میر فتح اللہ شیرازی نے سب سے پہلے ایسی بندوق بنائی جس سے پے در پے بارہ آوازیں نکلتی تھیں۔ شیرازی موصوف نے عہد اکبری میں ایک ایسی چکی بھی بنائی تھی جو پانی اور ہوا کی مدد کے بغیر چلتی تھی۔

س: فرقہ معتزلہ کا مختصر تعارف پیش کریں۔ نیز بتائیں کہ انہیں معتزلہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: بنی امیہ کے آخری زمانہ میں متکلمین کا ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا تھا جس نے مروجہ روش سے ہٹ کر دینی عقائد کو جو عقلی اصول کی کسوٹی پر پرکھنا شروع کر دیا تھا اور چند ایسے عقائد وضع کر لیے تھے جو علمائے دین کے مسلم عقائد کے منافی تھی، اس لیے ان میں اور عام مسلمانوں میں مخالفت قائم ہو گئی۔ اس عقل پرست گروہ کو فرقہ معتزلہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ تحریک دراصل سنی علماء کی مذہبی عقائد میں کورانہ تقلید کے خلاف بطور احتجاج وجود میں آئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ معتزلین اپنے آپ کو اہل العدل والتوحید کے نام سے موسوم کرتے تھے۔

اس کی ابتداء یوں ہوئی کہ مشہور عالم دین خواجہ حسن بصری جامع بصرہ میں اپنے شاگردوں کے سامنے اس مسئلہ پر بحث کر رہے تھے کہ آیا کوئی مسلمان کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے کے بعد مسلمان کہلانے کا مستحق ہے یا نہیں۔ ایک عجمی شاگرد واصل بن عطاء نے ان کے ساتھ اس مسئلہ کے بارے میں اختلاف کیا اور اپنے ہم خیالی طالب علموں کو ساتھ لے کر مسجد کے دوسرے کونے میں جا بیٹھا۔ اس کے اس طرح علیحدہ ہو جانے پر خواجہ حسن نے فرمایا اعتزل عنا، یعنی وہ ہم سے الگ ہو گیا ہے۔ اس فقرے کی مناسبت سے مخالف عناصر نے اس فرقے کو معتزلہ کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔

س: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد شیعہ کتنے گروہوں میں تقسیم ہو گئے؟

ج: یہ لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔

(۱) شیعان علی (۲) زیدیہ (۳) کیسانیہ

س: اسماعیلی فرقے کا آغاز کیسے ہوا اور اس کے بانی کون تھے؟

ج: امام جعفر صادق نے پہلے اپنے بڑے بیٹے اسماعیل کو جانشین مقرر کیا تھا، لیکن بعد میں کسی بات پر ناراض ہو کر ان کی نامزدگی کو منسوخ کر دیا اور اپنے ایک دوسرے بیٹے موسیٰ کاظم کو ولی عہد بنا دیا۔ اسماعیل اپنے والد کی زندگی میں ہی وفات پا گئے اور تمام پیروؤں کو آگاہ کرنے کے لیے ان کی وفات کا اعلان بھی کر دیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود امام جعفر صادق کے انتقال پر بعض لوگوں نے موسیٰ کو امام تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور امام اسماعیل کو اصلی جانشین قرار دے کر ان کے بیٹے محمد کو اپنا امام بنا لیا۔ یہ لوگ امام اسماعیل کے نام کی رعایت سے اسماعیلی کہلائے۔ اسماعیلیہ کے نزدیک امامت کا سلسلہ امام محمد بن اسماعیل پر آ کر منقطع ہو جاتا ہے اور امام محمد بن اسماعیل چونکہ ساتویں امام تھے اس لیے انہیں سبعیہ یعنی سات اماموں کے ماننے والے بھی کہتے ہیں۔ امامیہ کا دوسرا گروہ جنہوں نے امام موسیٰ کاظم کو اپنا پیشوا مانا۔ ان کے ہاں امامت کا سلسلہ بدستور چلتا رہا اور بارھویں امام پر جا کر ختم ہوتا ہے۔ اس لیے ان لوگوں کو اثنا عشریہ یعنی بارہ اماموں کے ماننے والے کہتے ہیں۔

س: فرقہ اشاعرہ کا آغاز کب ہوا؟ اور اس کا بانی کون تھا؟

ج: اشاعرہ فرقہ کی ابتداء تیسری صدی ہجری کے آخر یا چوتھی صدی ہجری کے شروع میں ہوئی۔اس کا اشاعرہ نام رکھنے کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ اس مکتب فکر کے بانی کا نام ابوالحسن علی اشعری ہے۔اس لیے اس فرقے کو فرقہ اشاعرہ کہا جاتا ہے۔

س: ابوالحسن اشعری کون تھے؟ ان کا تعارف پیش کریں۔

ج: ابوالحسن اشعری مشہور عالم ابوعلی جبائی کے شاگرد تھے۔ان کا مسکن بصرہ تھا اور ان کے دوسرے ساتھی ابومنصور ماتریدی جو سمرقند کے رہنے والے تھے، یہ دونوں حضرات فرقہ اشاعرہ کے سرخیل تھے۔ابوالحسن اشعری 260ھ میں بصرہ میں پیدا ہوئے اور 330ھ میں ان کی رحلت ہوئی، امام بصری کی فصاحت و بلاغت کا ڈنکا ہر طرف بجتا تھا۔اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب وہ زانوئے تلمذ تھے، اپنے استاد محترم سے وہ مناظرہ کر لیتے تھے، علامہ ابوالحسن اشعری یونانی فلسفے، منطق اور علم الکلام میں ید طولیٰ رکھتے تھے، اس لیے انہوں نے معتزلہ کے عقائد کے ذریعے ہی ان معتزلین پر وار کیے۔قاضی ابو بکر باقلانی اور امام غزالی بھی ابوالحسن کے معتقدین میں سے تھے۔انہوں نے اپنے شاگردوں کے ذریعے اشعری خیالات کو دور دراز تک پھیلا دیا اور اشاعرہ اور معتزلہ باہم مخالفت تھے اس لیے قتل و غارت شروع ہو گئی، اس لیے 456ھ کا المیہ سانحہ رونما ہوا۔

س: بنوعباس کے زوال کے کوئی سے پانچ اسباب ذکر کریں۔

ج: بنوعباس کی حکومت تقریباً پانچ سو سال سے زیادہ عرصہ تک قائم رہی مگر بنوامیہ کی طرح بنوعباس کی حکومت کے زوال کے اسباب روز اول سے عیاں نظر آتے تھے۔عباسی اقتدار حکومت کا ایک چوتھائی حصہ علوم و فنون کی ترقی، معاشی خوشحالی اور معاشرتی اقدار کا آئینہ پیش کرتا ہے مگر منصور سے لے کر معتصم تک کا دور اسلامی شان و شوکت کا آئینہ ہے۔عباسی حکومت کا زوال تاریخ اسلام کا ایک عبرتناک باب ہے۔کیونکہ اس سے مسلمانوں کی اجتماعیت پر ایسی ضرب لگی کہ وہ دوبارہ ایک پلیٹ فارم پر جمع نہ ہو سکے، عباسیوں کے زوال کے چند ایک اسباب درج ذیل ہیں:

1) شخصی حکومت کی خرابیاں: عباسی حکومت ایک شخصی حکومت تھی۔اس کا نظام صرف ایک شخص چلاتا تھا، لہٰذا اس شخص کے لیے ضروری ہوتا کہ وہ جملہ خصوصیات کا متحمل ہو اور وہ حکومت چلانے کے تمام گر جانتا ہو، اسے امور سیاست کا علم ہو وہ امراء و وزراء کو کنٹرول میں رکھنا جانتا ہوتا کہ اس کی حکومت کی بنیادیں مضبوط رہیں، اگر وہ بادشاہ ان اوصاف کا متحمل نہیں ہوگا تو اس کی حکومت اوج ثریا سے پستی کی طرف مائل ہو جائے گی۔عباسی حکومت کے زوال کا بھی ایک سبب یہی تھا کہ اس کے خلفاء عیاش پرست ہو گئے تھے اور ذہنی طور پر وہ مفلسی کی زنجیروں میں جکڑے گئے تھے۔منصور نے ابومسلم خراسانی کو ہارون الرشید نے برامکہ کو قتل کروایا۔مامون اور معتصم نے امام احمد بن حنبل کو زخمی کر کے اپنی سلطنت کو نقصان پہنچایا۔اسی طرح سے عوام کی ایک بڑی تعداد عباسی حکومت کے خلاف ہو گئی۔

2) خلفاء کی عیش پرستی: بنوعباس کے اکثر خلفاء اخلاقی اقدار سے نا آشنا تھے، وہ عیش و عشرت کے دلدادہ تھے۔امور سلطنت میں لاپرواہی ان کا وطیرہ عام تھی۔شمشیر و سنان کی بجائے وہ طاؤس و رباب پر تکیہ کر بیٹھے اور ان حالات کو دیکھ کر امراء خود مختار بن گئے اور خلیفہ کا نام برائے نام رہ گیا۔قانون فطرت ہے کہ جب کوئی قوم سخت کوشی کو چھوڑ کر سہل پسندی کو اپنا لیتی ہے تو اس پر ادبار و شقاوت کے سائے منڈلانے لگتے ہیں۔اور وہ قوم زوال پذیر ہو جاتی ہے۔

3) خود مختار ریاستوں کا قیام: خلفاء بنوعباس کی کاہلی اور سستی کو دیکھتے ہوئے باغیوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا اور ہر وزیر نے اپنی آزاد اور خود مختار ریاست قائم کر لی، جس سے ملکی سالمیت اور وحدت پارہ پارہ ہو گئی اور خلیفہ کی حیثیت محض رسمی رہ گئی اور بہت سی سلطنتوں کو خلیفہ نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کیا اور بالآخر عباسی حکومت زوال پذیر ہو گئی۔

4) نئے فرقوں کا قیام: بنوعباس کے دور میں بے شمار فرقے پیدا ہوئے مثلاً اسماعیلی، کرامتی زندیقی۔انہوں نے اپنے اپنے عقائد کی ترویج کے لیے تشدد سے کام لیا اور مسلمانوں میں ان عقائد کی بنیاد پر اکثر و بیشتر جنگ و جدل رہتی۔عباسی حکومت ان فرقوں کو ختم کرنے میں قاصر رہی، اس لیے لوگوں کے دلوں سے عباسی خلافت کا اعتماد اٹھ گیا اور یہ حکومت زوال کا شکار ہو گئی۔

5) ترکوں کا اقتدار: عباسی حکومت کے زوال کا ایک اہم سبب ترکوں کا اثر ورسوخ تھا۔ ابتداء میں عباسیوں او ... ٹوٹ گیا۔ اس فوقیت کی بنا پر ترک خود مختار بن گئے اور انہوں نے خلفاء سے بن پوچھے علیحدہ ریاستیں بنالیں اور خلیفہ ... کو محتاج کر کے رکھ دیا اور دولت عباسیہ کا شیرازہ بکھر گیا۔

س: سقوط بغداد دنیائے اسلام کا عظیم المیہ تھا یہ کب واقعہ کب اور کیوں پیش آیا؟

ج: خلیفہ معتصم باللہ بنو عباس کے آخری خلیفہ تھے یہ نہایت سست پوش اور عیش پرست تھا اس نے خلافت بغداد کی بنیاد ... کھوکھلی کر دی تھیں اس کا اقتدار بغداد کی چار دیواری تک محدود ہو چکا تھا ملک بغداد کے اندر بھی ہر طرف ہا ہا کار تھی فرقہ وارانہ فسادات ... عام ہو رہے تھے قتل وغارت کی داستانیں عروج پر تھیں عوام ظلم کی چکی میں پھنسے ہوئے تھے تاجروں پر بھاری ٹیکس عائد تھے۔ حاش اور معاشرتی بدحالی اور زبوں حالی سب کی نظروں کے سامنے تھی تاتاریوں کا سیلاب بغداد کے دہانے تک آ گیا تھا یہ لوگ آپس میں خون کی ہولی کھیل رہے تھے خوارزمیوں نے تاتاریوں کے اس سیلاب کو روکنا چاہا مگر وہ اس کو کنٹرول نہ کر سکے خلیفہ بغداد بھی ان کی معاونت کو نہ آیا بلکہ اس کے گورنر نے اور زیادہ لوگوں پر مظالم ڈھانے شروع کر دیے ان حالات میں ابن علقمی نے عباسی حکومت ختم کر کے علوی حکومت قائم کرنی چاہی مگر اس نے فوج میں کمی کر دی اور یہ خود تاتاریوں کی مدافعت کے لیے انتظامات کرنے لگا افواج کی کمی سے عباسی حکومت کی کشتی ہلاکت کے ساحل پر لنگر انداز ہو گئی اور علقمی نے ہلاکو خان کو بغداد پر حملے کی دعوت دے دی۔

س: صلیبی جنگوں سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کیوں لڑی گئیں؟

ج: صلیبی جنگیں: بیت المقدس عیسائیوں کا مقدس مقام تھا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں فتح کیا گیا اس وقت سے یہ اسلامی سلطنت کے کنٹرول میں رہا اسلامی حکومت نے عیسائیوں کے ساتھ رواداری کا سلوک کیا اور ان کو مکمل مذہبی آزادی دی انہیں دیگر اہم مذاہب سے رابطے کی اجازت دی وہ بلا روک ٹوک مقامات مقدسہ کی زیارت کر سکتے تھے اور ان کے لیے ملازمت کے دروازے بھی کھلے تھے۔

۳۹۱ھ میں جب مصر پر فاطمی قابض ہوئے تو انہوں نے عیسائیوں کے تجارتی مراکز کی سرپرستی کی مگر اہل اسلام کی رواداری کے باوجود یہ لوگ تعصب کو ختم نہ کر سکے اور انہوں نے مل کر بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لیے پورا زور لگایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین اور صلیب کی حفاظت کے لیے یورپ کے ان وحشیوں نے جس بربریت کا مظاہرہ کیا عیسائیوں کی تاریخ میں اسے مقدس لڑائیوں کا نام دیا گیا اور یہ لڑائیاں صلیبی جنگوں کے نام سے مشہور ہوئیں۔

س: صلیبی جنگوں کا آغاز کب ہوا؟

ج: صلیبی جنگوں کا آغاز 1097 عیسوی سے ہوا اور تیرھویں عیسوی تک جاری رہا۔

س: صلیبی جنگوں کو کتنے ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے؟

ج: صلیبی جنگوں کو تین ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے اور وہ یہ ہیں۔

1) پہلا دور......۱۰۹۷ تا ۱۱۴۴

2) دوسرا دور......۱۱۴۴ تا ۱۱۹۶ء

3) تیسرا دور......۱۱۹۶ تا ۱۲۹۱ء

س: صلیبی جنگوں کے کوئی سے پانچ اثرات قلمبند کریں۔

ج: صلیبی جنگوں کے مندرجہ ذیل اثرات معاشرے پر نمودار ہوئے۔

1) مشرق کی مغرب سے نفرت: صلیبی جنگوں سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان نفرت کی ایسی فضا قائم ہوئی کہ مدت مدید گزرنے کے باوجود بھی وہ متحد نہ ہو سکے بلکہ ذہنی طور پر ایک دوسرے کے مخالف بن گئے۔

2) یورپ کی بالا دستی: ان جنگوں کے نتیجے میں پادریوں کی مقبولیت میں اضافہ ہوا سرداروں نے اپنے ملک کے جنگی نقصان کو پورا

کرنے کے لیے اس کو پادریوں کے ہاتھ بیچ دیے جس کی وجہ سے یہ طبقہ مالدار بن گیا اور ان میں اخلاقی انحطاط نے جنم لیا اور مغرب میں مذہبی انقلاب کی تحریک اٹھی اور خون ریزی کا بازار گرم ہو گیا۔

3) مذہبی عداوت: صلیبی جنگوں کے نتیجے میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان منافرت نے جنم لیا اور یہی منافرت افراتفری اور خون ریزی کا سبب بنی۔

4) جاگیرداری نظام کا خاتمہ: صلیبی جنگوں کے نتیجے میں یورپ میں جاگیرداری نظام ختم ہو گیا کیونکہ بے شمار جاگیرداران جنگوں کی بھینٹ چڑھ گئے تھے۔

5) صنعت وحرفت کو فروغ: صلیبی جنگوں کی وجہ سے صنعت وحرفت کو فروغ ملا اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ تیرھویں صدی عیسوی میں مکان، لباس اور ہتھیاروں میں مشرق کی تقلید کی گئی۔

س: اندلس کونسا اسلامی ملک ہے؟ اس کا مختصر تعارف کروائیں۔

ج: ملک سپین جو براعظم یورپ کے اندر واقع ہے عرب ایام حکومت کے اندر اسے اندلس کے نام سے یاد کیا جاتا تھا مسلمانوں کا دور حکومت ملک اندلس میں ساڑھے آٹھ سو سال تک رہا یہ حکومت اسلامی دور کا اہم دور تھا اور اسلامی اقتدار کے عہد میں زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی ہوئی عوام خوشحال ہو گئے اندلس کے شہر علم وادب کا گہوارہ بن گئے امیر وغریب مساوات کے علمبردار بن گئے لٹیرے اور رہزن رہبر بن گئے عزتوں کے لٹیرے محافظ بن گئے انصاف عام ہوا لوگوں کو خوشحالی نصیب ہوئی فن تعمیر نے بے مثال ترقی کی اور ہر طرف سے خوشحالی اور ترقی کی بو آنے لگی غرض یہ کہ اندلس کا ملک ترقی کی راہوں پر استوار ہو گیا اور عنان حکومت مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں آ گئی اور ان حالات کے پیش نظر تاریخ عالم کا ایک نیا باب شروع ہو گیا۔

س: اندلس میں مسلمانوں جو کارنامے سرانجام دیئے، ان کے نام لکھیں؟ نیز کسی تین کی وضاحت کریں۔

ج: اندلس کے اندر مسلمانوں نے علم وفضل کی ایسی شمعیں روشن کیں جس کی بدولت نہ صرف اندلس بلکہ پورے یورپ کی تاریکی نور میں بدل گئی لوگوں کو زندگی گزارنے کے اصول سمجھ میں آ گئے ملک خوشحال ہو گیا سب سے بڑا فائدہ جو اندلس کی عوام کو ہوا وہ یہ تھا کہ عربوں کا علمی ذوق اندلس پر حاوی ہو گیا الغرض اندلس مسلمانوں نے علم وفضل کے ایسے چشمے بہائے کہ جسے زمانہ قیامت تک یاد رکھے گا اندلس میں مسلمانوں کی علمی حکمتِ عملی کا اندازہ ان نکات کی روشنی میں لیا جا سکتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1) | دینی علوم | 2) | علم تاریخ |
| 3) | علم طب | 4) | علم نجوم وریاضی |
| 5) | علم ہندسہ | 6) | علم ہیئت وکیمیا |
| 7) | علم فلسفہ | 8) | علم زراعت |
| 9) | صنعت وحرفت | 10) | ادب |

1) دینی علوم: دینی علوم جن پر اندلسی مسلمان بادشاہوں نے خصوصی توجہ دی اس میں قرآن وحدیث، تفسیر، فن قرأت وفقہ کے علوم تھے۔ عالم اسلام کے اکثر علماء یہاں منتقل ہو گئے جب گورنمنٹ نے ان کی سرپرستی کی تو یہ لوگ فکر معاش سے بے پرواہ ہو گئے تھے اور یکسو ہو کر علم وادب کی خدمت کرنے لگے ان علوم پر اتنا کام کیا گیا کہ اندلس کے اصل باشندوں نے اسلام قبول کر لیا اور غیر مسلموں نے اپنے بچوں کے نام اسلامی رکھنے شروع کر دیئے۔ قرآن پاک پر محمد بن عطیہ نے کام کیا اور شہرت عظمیٰ حاصل کی۔ عبدالحق شبلی نے کتاب الاحکام لکھی۔ اسی طرح حدیث کے اندر بھی ابو محمد قاسم نے احکام القرآن کے نام سے ایک کتاب لکھی جسے شہرت حاصل ہوئی۔ ابوایوب نے صحیح بخاری کی شرح لکھی جس کی مدد سے بعد میں فتح الباری لکھی گئی۔ فن قرأت کے میدان میں ابو عمرو اور ابوالقاسم نے کافی نام کمایا۔

سپین جا کے ابتدائی دور میں فقہ مالکی لکھی گئی۔ اور فقہ مالکی کی معروف کتاب التہذیب لکھی گئی۔ مختصر یہ کہ مسلمانوں نے تفسیر، حدیث اور فن قرأت پر ایسا بے مثال کام کیا جس کی نظیر بعد کے ایام میں نہیں ملتی انہی علوم کی بدولت مسلمانوں نے ترقی کی۔

2) علم تاریخ: 1۔ اندلس کے مسلمانوں نے تاریخ نویسی میں نمایاں کارنامے سرانجام دیے اس سلسلے میں ابن خلدون کا نام سرفہرست ہے 2۔ اس کے علاوہ ابن قوطیہ کا نام سب سے پہلے آتا ہے اس کی پیدائش قرطبہ میں ہوئی اور اس کا پورا نام ابوبکر بن عمر ہے اس نے افتتاح الاندلس کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی جس میں طارق بن زیاد کے زمانے سے لے کر عبدالرحمن سوم تک کی تاریخ رقم ہے۔

3) علم طب: علم طب پر بھی مسلمانوں کی خدمات ناقابل فراموش ہیں مسلمانوں نے طب کے میدان میں ایسے جوہر دکھائے کہ زمانہ اس کے انقلابات کو فراموش نہیں کر سکتا اس زریں دور کے اندر طلباء کو سرکاری درسگاہوں میں نہ صرف تعلیم طب دی جاتی تھی بلکہ عملی طور پر بھی ان کے پریکٹیکل کروائے جاتے تھے۔ علم طب کے میدان میں ابن باجہ ابوالقاسم ابن طفیل اور ابن رشد نے کارہائے نمایاں سرانجام دیے اس سلسلے میں ان کی کاوشوں سے کئی ماہر طبیب اور معالج پیدا ہوئے۔ مختصر یہ کہ یورپ میں جب طاعون کی بیماری پھیلی تو ابن خطیب نے اس کے پھیلنے کے اسباب کا نظریہ پیش کیا ابوالقاسم نے آلات جراحی ایجاد کیے۔

(4) علم نجوم وریاضی (Astronomy Mathematics) علم نجوم کا باقاعدہ مطالعہ اس وقت شروع ہوا جب 771ء میں محمد بن ابراہیم الفزاری نے ایک مشہور ہندوستانی کتاب "سدھانت" کا ترجمہ کر کے اہل عرب کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد حجاج بن مطر نے 828ء اور حنین بن اسحاق نے یونانی کتابوں کے ترجمے کیے نویں صدی کے آغاز میں ایک رصدگاہ قائم ہوئی جس میں اجرام فلکی کے مطالعے کے لئے تمام آلات موجود تھے۔ یہ رصدگاہ المامون عی نے دمشق کے قریب کوہ قاسیون پر دوسری رصدگاہ بنوائی۔

ابراہیم الفارابی وہ پہلا مسلمان تھا، جس نے 777ء میں اصطرلاب بنایا تھا۔ اس کے بعد علی بن عیسٰی نے 830ء میں اصطرلاب پر ایک گراں قدر کتاب لکھی۔ مامون عباسی کے عہد میں ماہرین علم نجوم نے رصدگاہ کی مدد سے وہ کارنامے انجام دیئے جو علم نجوم اور علم جغرافیہ کی تاریخ میں سنگ میل ثابت ہوئے۔ انہوں نے قرون وسطی میں سب سے پہلے زمین کا سطحی رقبہ معلوم کیا کہ وہ زمین کے عرض البلد اور طول البلد میں تقسیم کر کے ایک ڈگری (درجہ) 2/3-52 میل کے برابر ثابت کیا ہے۔ اس طرح زمین کا قطر چھ ہزار پانچ سو میل اور اس کی گولائی بیس ہزار چار سو میل ہوتی ہے۔ حیرت انگیز صحیح پیمائش موسیٰ بن شاکر اور الخوارزمی کی سعی عمل کا نتیجہ ہے۔ 1007ء میں اندلس کے ماہر نجوم مسلمہ نے اس پیمائش اصولی پر نظر ثانی کی۔ اس کتاب کا ترجمہ لاطینی زبان میں 1126ء میں کیا گیا۔ موسیٰ بن شاکر اس کے تین بیٹوں نے خلیفہ مامون، معتصم اور واثق کے دور میں جاری رکھا اور اجرام فلکی کی حرکات وسکنات کا گراں قدر سرمایہ تحقیق فراہم کیا۔

محمد ابن احمد البیرونی (973 تا 1047ء) جو ترکی، فارسی، عربی، عبرانی، سنسکرت اور عربی زبانوں پر یکساں عبور رکھتا تھا۔ علم نجوم پر تحقیق کی اس نے چاند اور دوسرے کواکب اور سیاروں کے محور معلوم کرنے میں یونانی ماہرین نجوم کی اصلاح کی اور سورج گرہن اور نئے چاند کے نکلنے کے اوقات کے حساب لگانے کے قاعدے بنائے۔

محمد بن احمد البیرونی علم نجوم کا بہت بڑا ماہر تھا۔ اس نے محمود غزنوی کے بیٹے مسعود کیلئے ایک کتاب لکھی جو "قانون مسعودی فی الھیئۃ النجوم" کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے اپنی کتاب اور دوسری کتابوں کی اپنے محور پر گردش کے دلائل اور عرض البلد اور طول البلد بنانے کے طریقے بیان کیے ہیں۔ اس نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وادی سندھ پرانے زمانے میں ایک سمندر تھا۔

کتاب المتین کس نے تحریر کی؟ اور اس کی کتنی جلدیں ہیں؟

ابومروان ابن علف نے یہ کتاب تحریر کی اور اس کی 60 جلدیں ہیں۔

علم ہندسہ کا عظیم ترین ماہر کون تھا؟

محمد بن موسیٰ الخوارزمی

محمد بن موسیٰ الخوارزمی کی مشہور کتاب کا نام لکھیں۔

الجبر والمقابلہ

س: کتاب الاحکام کس نے تحریر کی؟
ج: عبدالحق شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے۔
س: اندلس میں قرآن پاک پر کام کس نے کیا؟
ج: محمد بن عطیہ نے۔
س: علم کیمیا کا بانی کون تھا؟
ج: حکیم ہرمس کو ابن ندیم نے علم کیمیا کا بانی کہا ہے۔
س: کتنے خاندانوں نے دہلی پر حکومت کی؟
ج: دہلی پر مندرجہ ذیل تین خاندانوں نے حکومت کی۔

1۔ خاندان غلاماں 2۔ خلجی خاندان 3۔ تغلق خاندان

س: خاندانِ غلاماں کتنے عرصہ تک دہلی کا فرمانروا رہا؟
ج: یہ خاندان 1206ء سے لے کر 1290ء تک برسراقتدار رہا۔
س: خلجی خاندان کب تک دہلی پر حکومت کرتا رہا؟
ج: اس خاندان نے 1290ء سے لے کر 1320ء تک حکومت کی۔
س: تغلق خاندان کتنے عرصے تک دہلی کے تخت حکومت پر قابض رہا؟
ج: یہ خاندان 1321ء سے لے کر 1413ء تک دہلی کے تخت حکومت پر متمکن رہا۔
س: سلاطین دہلی نے کونسے اہم کارنامے سرانجام دیئے؟ ان کے نام لکھیں۔
ج: سلاطین دہلی نے مندرجہ ذیل کارنامے سرانجام دیئے:

1) دہلی کو مرکز بنانا
2) علم و ادب کی سرپرستی
3) فلاح و بہبود کے کام
4) عوام کی خوشحالی اور فلاح
5) انصاف کا قیام
6) ڈاک کا بہترین سسٹم
7) اسلامی علوم کا احیاء اور بالادستی
8) حکمرانوں کی سخاوت
9) زرعی اصطلاحات کا نفاذ
10) معاشرتی برائیوں کا سدباب
11) بیرونی حملوں سے دفاع
12) اسلامی سلطنت کی توسیع
13) بہترین معیشت
14) ابن بطوطہ کا سفر ہند اور دہلی کی منظر کشی
15) اسلامی سلطنت کا استحکام

س: مسجد قوت الاسلام کی بنیاد کس نے رکھی؟
ج: اس مسجد کی بنیاد قطب الدین ایبک نے رکھی جس کے کھنڈرات اب بھی موجود ہیں۔
س: قطب مینار کس مسجد پر بنایا گیا؟ نیز اس مسجد کی توسیع کس نے کی؟
ج: مسجد قوت الاسلام پر ایک مینار تعمیر کیا گیا جس کا نام قطب مینار تھا علاؤ الدین خلجی نے اس مسجد کی توسیع کی تھی۔
س: حوض علائی کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟ اور اسے کس نے بنایا؟
ج: علاؤ الدین خلجی نے ستر ایکڑ پر مشتمل ایک حوض بنایا اور اس کا نام حوض علائی رکھا۔
س: سیری شہر کی تعمیر کس بادشاہ نے کی؟
ج: علاؤ الدین خلجی نے سیری شہر تعمیر کروایا۔
س: آب پاشی کو ترقی دینے کے لیے کس نے نہریں بنوائیں؟

ج: آبپاشی کو ترقی کو دینے کے لیے غیاث الدین بلبن نے نہریں کھدوائیں اور باغات لگائے جس سے بنجر زمینیں آباد ہو گئیں۔ فیروز شاہ نے اپنی ریاست میں 30 نہریں کھدوائیں۔

س: ڈاک کے نظام کی بہتری کا طریقہ کار کس نے وضع کیا؟

ج: سلاطین دہلی کے دور میں ہر چار میل کے فاصلے پر ایک چوکی قائم کی گئی جس کا ہر ایک کارہ ہر وقت ڈاک آگے لے کر جانے کے لیے تیار رہتا تھا ہر چار میل کے فاصلے پر ایک تیز رفتار گھوڑا ہوتا تھا اس طرح ڈاک کا نظام اس دور میں بہت بہترین تھا۔

س: ابن بطوطہ کا سفر ہند کب ہوا اور اس نے دہلی کے بارے میں کیا لکھا؟

ج: مشہور سیاح ابن بطوطہ نے محمد تغلق کے زمانے میں ہند کا سفر کیا اور اس نے یہاں کے حالات رسم ورواج اور تہذیب وتمدن کے بارے میں کافی دلچسپ معلومات فراہم کیں وہ دہلی کے بارے میں لکھتا ہے۔ یہ عظیم الشان شہر عمارتوں کی خوبصورتی کی وجہ سے بے مثل ہے سارے مشرق میں کوئی شہر اس کے ہم پلہ نہیں اس کی فصیل کے اٹھارہ دروازے ہیں اور گودام صاف ستھرے اور مضبوط ہیں ان میں غلہ کئی سال تک محفوظ رہ سکتا ہے اور غلے کا رنگ نہیں بدلتا۔

س: مغل دور حکومت کب شروع ہوا اور کب اختتام پذیر ہوا؟

ج: اسلامی دور حکومت کا انقلابی دور مغل حکمرانوں کا دور تھا یہ دور حکومت 1526ء سے شروع ہوا اور 1858ء تک جاری رہا۔ (تاریخ مسلمانان عالم)

س: مغل حکومت کی بنیاد کس نے رکھی؟ اور اس کے بانی کے نام کے معنی لکھیں۔

ج: اس خاندان کے بانی اور جد اعلیٰ کا نام ظہیر الدین بابر تھا بابر ان کا لقب تھا جو انہیں ترک دوستوں نے عطا کیا تھا ترکی کی زبان میں بابر کے معنی شیر کے ہیں۔ (تاریخ برصغیر)

س: بابر کا سلسلہ نسب بیان کریں؟

ج: بابر کے سلسلہ نسب کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کا سلسلہ نسب پانچویں پشت پر امیر تیمور سے جا ملتا ہے اور اس کا مادری سلسلہ چنگیز خان سے ملتا تھا۔

س: کوئی سے پانچ مغل بادشاہوں کے نام لکھیں اور اُن کا عہد حکومت بیان کریں۔

ج: چند اہم مغل بادشاہ جنہوں نے اس خاندان کی حکومت کو قائم کیا اور جاری رکھا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) ظہیر الدین بابر (1526 تا 1530ء)
(2) نصیر الدین ہمایوں (1530 تا 1556ء)
(3) جلال الدین محمد اکبر (1556 تا 1605ء)
(4) نور الدین محمد جہانگیر (1605 تا 1627ء)
(5) شہاب الدین محمد شاہجہاں (1627 تا 1658ء)
(6) اورنگ زیب عالمگیر (1658 تا 1707)

س: مغلیہ دور کے اہم کارنامے لکھیں۔ اور کسی تین کی وضاحت کریں۔

ج: مغلیہ دور حکومت جو تقریباً پونے دوسو سال تک جاری رہا اس عہد حکومت میں بے شمار علمی وادبی کارنامے سرانجام دیے گئے جس کی وجہ سے مسلمان علمی میدان میں بہت آگے بڑھ گئے علماء کی قدر دانی کی گئی لائبریریوں کا اجراء ہوا اور بے شمار لائبریریاں تشکیل دی گئیں مغلیہ دور حکومت کے چند اہم علمی کارنامے ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| 1) اشاعت علم | 2) علماء کی قدر دانی |
| 3) خواتین کے لیے تعلیمی اداروں کا قیام | 4) مختلف علوم کی سرکاری سرپرستی |
| 5) لائبریریوں کا قیام | 6) تراجم کتب |

7) علم طب
8) فتاویٰ عالمگیری
9) تاریخ نویسی
10) اسلامی تعلیمات کی اشاعت وترویج

1) اشاعت علم: مغل دور حکومت میں سرکاری سرپرستی میں مسجد مکتب مدارس کھولے گئے جس میں طلباء کو وظائف دیے جاتے تھے اور علماء واساتذہ کو تنخواہیں دی جاتی تھیں۔ تعلیم کا بالکل فری انتظام تھا۔
تاریخ برصغیر کے اندر کندہ ہے کہ۔
حکومت صدر الصدور کی نگرانی میں عوام کے بچوں کی تعلیم کے لیے مدرسوں کا قیام اور فروغ علم کے لیے بھاری رقوم اور جاگیریں وقف کرتی تھی۔

2) علماء کی قدر دانی: مغلیہ دور حکومت میں علماء کی بڑی قدر کی جاتی تھی ان کو سرکاری خزانے سے وظائف دیے جاتے تھے علماء کی ایک بڑی تعداد شہنشاہ کے دربار سے منسلک رہتی تھی۔ دربار میں ان علماء کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ پنڈتوں کو بھی وظائف سے نوازا جاتا تھا۔ تزک جہانگیری کے اندر لکھا ہے کہ جہانگیر نے از سر نو مسلمان مجسٹریٹ اور جج مقرر کیئے اور صدر الصدور ایک ایسا عہدہ تھا جس پر ممتاز مذہبی عالم مقرر کیا جاتا تھا جو جج کی طرح تمام امور سرانجام دیتا تھا۔

3) خواتین کے تعلیمی ادارے: مغلیہ دور حکومت میں تعلیم نسواں کا معقول انتظام تھا اکبر نے فتح پور سیکری میں ایک سکول تعلیم نسواں کے لیے قائم کیا۔ گلبدن بیگم نے بھی ایک ایسا انسٹیٹیوٹ قائم کیا جس میں اعلیٰ درجے کی تعلیم نسواں دی جاتی تھی۔ اکبر کی بیگم سلمہ نے بھی فروغ تعلیم میں نمایاں کارنامے سرانجام دیے۔

س: برصغیر میں مغلیہ دور میں جن کتب کے تراجم کیئے گئے ان میں سے چھ کے نام لکھیں۔
ج: مغلیہ دور میں بے شمار دیگر زبانوں میں لکھی گئی کتب کے تراجم کیے گئے اس دور میں جن کتب کے تراجم ہوئے ان میں سے چند اہم کتب یہ تھیں۔

1) رامائن کا فارسی ترجمہ از عبدالقادر بدایوان
2) مہابھارت کا ترجمہ از نام رزم نامہ
3) ترجمہ اتھرو وید از حاجی ابراہیم سرہندی
4) ترجمہ کتاب لیلاوتی از فیضی
5) ترجمہ واقعات بابری از عبدالرحیم خانخاناں
6) ترجمہ تاریخ کشمیر از مولانا شاہ محمد
7) ترجمہ دستور الہند از زمان اللہ خاں
8) امام رازی کی تفسیر کا فارسی ترجمہ از نام زیب التفاسیر

س: مغلیہ دور حکومت میں تاریخ نویسی پر جو کتب مرتب ہوئیں، اُن میں سے دس کے نام لکھیں۔
ج: مغلیہ دور حکومت میں تاریخ نویسی کا کام بڑی حد تک کیا گیا 1526ء سے لے کر 1707ء تک کے عہد مغلیہ میں مندرجہ ذیل تاریخی کتب تحریر کی گئیں۔

1) تزک بابری مصنف بادشاہ اکبر
2) ہمایوں نامہ مصنف گلبدن بیگم
3) تذکرۃ الواقعات از خادم جوہر
4) اکبر نامہ اور آئین اکبری از ابوالفضل
5) اکبر عہد کی کچی تاریخ از ملا عبدالقادر بدایونی
6) طبقات اکبری از نظیر الدین احمد
7) اکبر نامہ از فیضی سرہندی
8) تزک جہانگیری
9) بادشاہ نامہ از عبدالحمید لاہوری
10) عمل صالح از محمد صالح کبوہ

س: مغلیہ دور کے اہم تہذیبی کارناموں میں سے پانچ کے نام لکھیں۔
ج: مغلیہ دور حکومت کے اہم تہذیبی کارنامے مندرجہ ذیل تھے۔

1) فن تعمیر
2) خطاطی ومصوری
3) موسیقی
4) شعر وشاعری
5) فن باغبانی

س: مغلیہ فن تعمیر کا سنہری دور کونسا تھا؟

ج: شاہجہان کا دورِ حکومت

س: شاہجہان کے دورِ حکومت میں تعمیر ہونے والی پانچ اہم عمارات کے نام لکھیں۔

ج: شاہی قلعہ لاہور، دہلی کا لال قلعہ، تاج محل، موتی مسجد دہلی، بابری مسجد، شاہی مسجد لاہور، مقبرہ جہانگیر

س: برصغیر میں اشاعت اسلام کے ذرائع کون کون سے تھے؟ ان کے نام لکھیں نیز کسی ایک کی وضاحت کریں۔

ج: برصغیر میں اشاعت اسلام کے ذرائع درج ذیل ہیں:

1- برصغیر میں مسلمانوں کی آمد اور تبلیغ اسلام
2- ظہور اسلام
3- مسلم فاتحین کا حصہ
4- اسلامی سلطنت کا قیام
5- صوفیاء کرام اور مشائخ عظام
6- عرب تاجروں کا حصہ
7- برصغیر میں مسلم حکومت کے اثرات

برصغیر میں مسلمانوں کی آمد اور تبلیغ اسلام: ہندوستان کے عربوں کے اسلامی ممالک کے ساتھ روابط مدت مدید سے چلے آرہے ہیں ہندوستان کے جن ممالک کے ساتھ قدیم تجارتی روابط ہیں ان میں سے عرب ممالک سرفہرست اور ٹاپ آف لسٹ ہیں ان تجارتی روابط کی بناء پر عربوں نے ہندوستانی سواحل پر اپنی بستیاں آباد کر لی تھیں ساتویں صدی میں عرب ممالک ایک وحدت میں آ گئے جس کی بناء پر ان کا بحری بیڑا ساحل سمندر پر لنگر انداز ہوا۔

سب سے پہلے بحری بیڑا 636ء میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہندوستانی سمندروں میں نمودار ہوا، جس کے ذریعے حضرت عثمان ثقفی رضی اللہ عنہ نے سمندر پار اپنی آرمی بھیجی تھی اس زمانے میں ہی دیبل اور دیگر مہمات روانہ کی گئیں مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی بناء پر اس کو ملتوی کر دیا گیا بالآخر آٹھویں صدی میں محمد بن قاسم کے ہاتھوں سندھ کی فتح حاصل ہوئی ان تجارتی تعلقات کی بناء پر عربوں کو آزادانہ مذہبی امور سرانجام دینے کی اجازت تھی اس لیے مسلمانوں نے یہاں تبلیغی کوششیں شروع کر دیں جس سے ہندوؤں کے اندر خاصی تبدیلی آنی شروع ہو گئی۔

س: برصغیر میں اشاعت دین کا کام جن بزرگوں نے انجام دیا ان میں سے دس کے نام لکھیں۔

ج:
1- سید علی بن عثمان المعروف داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف المحجوب
2- شیخ اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ صاحب صحیح البخاری
3- فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ صاحب منطق الطیر و تذکرہ اولیاء
4- عبدالکریم الجیلی رحمۃ اللہ علیہ۔ شارح ابن العربی و رسالہ انسان کامل
5- شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بانی سلسلہ قادریہ
6- قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
7- جلال الدین سرخ پوش رحمۃ اللہ علیہ
8- محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ
9- سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ
10- شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ

س: نظریہ سے کیا مراد ہے؟ اس کی جامع تعریف بیان کریں۔

ج: 1) (Encyclopaedia Brittanica) میں نظریہ (Ideology) کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ اس نظریہ سے مراد: "کسی خاص نظام فکر کی روشنی میں سیاسی مسائل کا ایسا تجزیہ جس میں عمل کی سمت متعین ہو۔"

2) ورلڈ انسائیکلوپیڈیا (World Encyclopaedia) کی رو سے: "نظریہ وہ سیاسی اور تمدنی اصولوں کا مجموعہ ہے جن پر کسی قوم یا تہذیب کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں۔ یہ کسی قوم یا ثقافت کے فطری نشوونما کے عمل میں مدغم بھی ہو سکتا ہے اور اسے جبراً یا پروپیگنڈہ کے ذریعے بھی مسلط کیا جا سکتا ہے۔"

س: نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے؟ اس کی جامع تعریف بیان کریں؟

ج: 1) پروفیسر خورشید احمد کے بقول: "پاکستان محض ایک جغرافیائی وجود کا نام نہیں بلکہ یہ خالص اسلامی آئیڈیالوجی کا نام ہے۔ پاکستان کے قیام کا محرک یہی اسلامی نظریہ تھا اور یہی نظریہ اس کی بقاء و سالمیت کا ضامن ہے۔"

(چراغ راہ......نظریہ پاکستان نمبر)

2) پروفیسر محمد سلیم لکھتے ہیں کہ: "نظریہ پاکستان اسلام اور نظریہ اسلام کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔"

(تاریخ نظریہ پاکستان......محمد سلیم)

س: دو قومی نظریے سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

ج: دو قومی نظریہ: دو قومی نظریہ ایسا نظریہ ہے جو مسلمانوں کو غیر مسلموں سے الگ کرتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ برصغیر میں ایک ساتھ رہنے کے باوجود مسلمان اور غیر مسلم دو الگ الگ قومیں ہیں۔ یہی نظریہ تقسیم ہند اور قیام پاکستان کی بنیاد بنا۔

س: دو قومی نظریہ کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟ اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

ج: دو قومی نظریہ کا آغاز: قائداعظم نے فرمایا تھا کہ دو قومی نظریے کی بنیاد اسی روز پڑ گئی تھی جب پہلا ہندو مسلمان ہوا۔ وہ اپنی قوم کا فرد نہ رہا اور مسلم قوم میں شامل ہو گیا۔ برصغیر میں دو قومی نظریے کی بنیاد مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی قائم ہو گئی تھی۔ لیکن بعد میں اس نظریے کے اظہار، ارتقاء اور پروان چڑھنے کی مختلف صورتیں پیدا ہوتی گئیں۔ ہندوؤں کے رویہ اور تعصب سے تنگ آ کر مسلمانوں نے الگ اسلامی ریاست کے قیام کی کوششیں شروع کیں اور عظیم قربانیاں پیش کر کے ہندوؤں اور انگریز حکومت کی دوہری مخالفت کے باوجود الگ ریاست قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

س: سرسید احمد خان کا دو قومی نظریہ کے بارے میں موقف پیش کریں۔

ج: سرسید احمد خاں وہ پہلے سیاسی راہنما تھے جنہوں نے مسلمانان ہند کے لئے قوم کا لفظ استعمال کیا۔ سرسید احمد خاں نے 1867ء کے ہندو اردو تنازعہ سے نتیجہ اخذ کیا کہ ہندو مسلمانوں کے تہذیبی اور ثقافتی ورثے کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے انگریزوں اور ہندوؤں پر واضح کر دیا کہ مسلمان سیاسی اعتبار سے ایک الگ قوم ہیں۔ بنارس کے گورنر مسٹر شیکسپیئر سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔ اب دونوں قومیں متحد ہو کر کام نہیں کر سکیں گی۔ یہ عناد اور مخالفت روز بروز بڑھتی جائے گی۔ سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کو علیحدہ قوم قرار دینے کے بعد جداگانہ انتخاب کا مطالبہ کیا۔ مغربی طرز کی نمائندہ جمہوریت کی مخالفت کی ملازمتوں میں مسلمانوں کے لئے الگ کوٹہ مقرر کرنے کا مطالبہ کیا۔ آپ نے انگریزوں پر واضح کر دیا کہ ہندوستان میں دو بڑی قوموں کی موجودگی میں عام قسم کی نمائندہ جمہوریت مسلمانوں کیلئے قابل قبول نہیں ہو گی۔

س: دو قومی نظریہ کے بارے میں علامہ اقبال کا موقف بیان کریں۔

ج: علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے 1930 میں خطبہ الٰہ آباد میں واشگاف الفاظ میں دو قومی نظریے کی بنیاد پر الگ ریاست کا مطالبہ پیش کیا علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت کیا کہ ہندوستان مختلف اقوام کا ملک ہے جن کی زبان، مذہب اور نسل اور اخلاقی اقدار ایک دوسرے سے مختلف ہیں انہوں نے یورپ کی وطنیت اور قومیت کے تصور کی نفی کی مسلمانوں کے علیحدہ قومیت کے نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جو مشترک ہو برصغیر کے امن و سکون کے لیے ضروری ہے کہ برصغیر کے مسلمان اپنے لیے الگ وطن حاصل کریں۔

س: چوہدری رحمت علی دو قومی نظریہ کے بارے میں کیا نظریہ رکھتے تھے؟

ج: چوہدری رحمت علی نے تصور پاکستان آگے بڑھایا اور دو قومی نظریے کی بنیاد پر ہندوستان کی تقسیم کا مطالبہ کیا انہوں نے 1933 میں پاکستان کا نام بھی تجویز کیا ہندوؤں نے ہر طرح سے مسلمانوں کو دبانے کی کوشش کی 1937 کی کانگریسی وزارتوں میں مسلمانوں پر مظالم کی انتہا کر دی گئی، کانگریسی رویہ نے دو قومی نظریے کو مزید تقویت دی قائداعظم محمد علی جناح نے دو قومی نظریہ کو مزید واضح کیا انہوں نے انگریزوں، ہندوؤں اور اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان اقلیت نہیں بلکہ ایک قوم ہیں اور قوم کی تعریف پر پورے اترتے ہیں ان کا حق ہے کہ ان کا اپنا ایک وطن ہو جہاں وہ اپنے مذہب کے مطابق زندگیاں

گزار سکیں 1940 میں قرارداد پاس کر کے مسلم لیڈروں نے ثابت کر دیا کہ اب وہ ایک الگ اسلامی ریاست حاصل کر کے رہیں گے۔

س: قائداعظم کا دوقومی نظریے کے بارے میں موقف بیان کریں؟

ج: دوقومی نظریے کی وضاحت کرتے ہوئے 23 مارچ 1940 میں قائداعظم نے فرمایا ہندو اور مسلمان مختلف مذہبی اور سماجی رسوم سے متعلق ہیں نہ وہ آپس میں شادیاں کر سکتے ہیں اور نہ ہی ایک ساتھ کھانا کھا سکتے ہیں ان کی تاریخی روایات مختلف ہیں ان کی رزمیہ داستانیں مختلف ہیں ان کے ہیرو مختلف ہیں اور اکثر و بیشتر جو شخص ایک قوم کا ہیرو ہے وہ دوسری قوم کا دشمن ہے یہی حال ان کی فتوحات اور شکستوں کا بھی ہے ایک قوم کی فتح دوسری قوم کی شکست ہوتی ہے اکثریت کی بدولت جب انہیں غلام بنانے کا ارادہ کیا گیا تو مسلمانوں نے علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا جس کے نتیجے میں ہمیں وطن عزیز حاصل ہوا۔

س: قرارداد مقاصد سے کیا مراد ہے؟ اس کی جامع تعریف کریں؟

ج: پاکستان کا دستور اسلامی اصولوں کے مطابق مرتب کرنے کے سلسلے میں مارچ ۱۹۴۹ء میں قرارداد مقاصد کی منظوری دی گئی۔ اس میں اس امر کا اظہار کیا گیا کہ کائنات کا مقتدر اعلیٰ اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی طرف سے ملنے والا اقتدار صرف ایک مقدس امانت ہے اس میں اس امر کا بھی اظہار کیا گیا کہ مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق جس طرح قرآن وسنت میں بیان کیا گیا ہے ترتیب دے سکیں۔ اس قرارداد کی منظوری پر ملک میں اطمینان کا اظہار کیا گیا کیونکہ اس کی منظوری کے بعد پاکستان کی مملکت نظری طور پر ایک مملکت بن گئی تھی۔ (پاکستان تاریخ وسیاست)۔

س: قرارداد مقاصد کے اہم نکات بیان کریں؟

ج:
(۱) اللہ تعالیٰ کی حاکمیت — (۲) اسلامی اصولوں کی پابندی
(۳) قرآن وسنت کی پیروی — (۴) اقلیتوں کا تحفظ
(۵) بنیادی حقوق کا تحفظ — (۶) وفاقی طرز حکومت
(۷) عدلیہ کی آزادی — (۸) دفاع پاکستان

س: ون یونٹ کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

ج: 1956ء میں

س: یحییٰ خان نے دور حکومت کب سنبھالا؟

ج: 1969ء میں

س: پاکستان کے پہلے عام انتخابات کب منعقد ہوئے؟ اور اس میں کس پارٹی کو کامیابی ملی؟

ج: پاکستان کے پہلے عام انتخابات 1970ء کو ہوئے، جس میں مشرقی پاکستان میں شیخ مجیب الرحمٰن کی پارٹی عوامی لیگ کو جبکہ مغربی پاکستان میں پاکستان پیپلز پارٹی کو نمایاں کامیابی ملی۔

س: بنگلہ دیش کا پرچم کب لہرایا گیا؟ اور کس مقام پر اسے لہرایا گیا؟

ج: 23 مارچ 1971ء کو شیخ مجیب الرحمٰن کے گھر پر سب سے پہلے بنگلہ دیش کا پرچم لہرادیا گیا۔

س: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات میں سے صرف پانچ وجوہات بیان کریں؟

ج: مندرجہ ذیل عوامل کو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات کہا جاسکتا ہے۔

(۱) نااہل قیادت: مسلم لیگ پاکستان کی خالق جماعت تھی قائداعظم کی قدآور شخصیت کی وفات کے بعد کوئی ایسا قائد نہیں تھا جو مسلم لیگ کو متحد رکھ سکتا اور ملک کے دونوں حصوں میں مقبول ہوتا خود غرض اور مفاد پرست سیاست دانوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مشرقی پاکستان کے لوگ احساس محرومی کا شکار ہوگئے۔

(۲) معاشی پسماندگی: اگرچہ قرارداد مقاصد میں پسماندہ علاقوں کی ترقی کا اعادہ کیا گیا تھا مشرقی پاکستان معاشی لحاظ سے پسماندہ

تھا غربت اور پسماندگی دور کرنے کے لیے کسی بھی حکومت نے توجہ نہ دی اور مشرقی پاکستان کے لوگ مایوسی کا شکار ہو گئے۔

(۳) زبان کا مسئلہ: مشرقی پاکستان میں بنگالی زبان تھی مغربی پاکستان کے ہر صوبہ کی علیحدہ زبان تھی 1965ء کے آئین میں اردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبانیں قرار دیا گیا تاہم مشرقی پاکستان کے لوگوں میں زبان کے حوالے سے بھی احساس محرومی تھا۔ ان کا خیال تھا کہ بنگالی اکثریت کی زبان ہے اور اسے جائز مقام نہیں دیا گیا۔

(۴) دارالحکومت کا مسئلہ: کراچی سے دارالحکومت اسلام آباد منتقل ہونے سے بھی مشرقی پاکستان کے لوگ خوش نہ تھے چونکہ نچلے درجہ کی ملازمتوں میں اکثریت مقامی لوگوں کی تھی اور اسلام آباد کی ڈویلپمنٹ پر کثیر رقم خرچ آ ئی تھیں۔

(۵) تجارت اور ملازمت پر ہندوؤں کا غلبہ: مشرقی پاکستان میں ہندو کافی تعداد میں تھے تجارت پر ان کا غلبہ تھا سرکاری ملازمتوں پر بھی کافی تعداد میں ہندو فائز تھے، ہندو ایک منصوبے کے تحت لوگوں کے اندر علیحدگی کے جذبات پیدا کرتے رہتے تھے۔

س: پاکستان میں قرارداد مقاصد کب منظور ہوئی؟

ج: 1949ء میں

س: پہلی ایشیائی اسلامی کانفرنس رابطہ عالم اسلامی کی کب اور کہاں منعقد ہوئی؟

ج: 6 جولائی 1978ء کو رابطہ عالم اسلامی کی پہلی کانفرنس کراچی میں منعقد ہوئی۔

س: اس کانفرنس میں کتنے ممالک نے شرکت کی؟

ج: اس کانفرنس میں 31 ممالک کے 200 مندوبین بشمول امام کعبہ محمد بن عبداللہ بن سبیل نے بھی شرکت کی۔

س: اس اسلامی کانفرنس کا مقصد کیا تھا؟

ج: کانفرنس کے انعقاد کا مقصد اسلام کی بنیادی اقدار کا فروغ ایشیاء کے مسلم ممالک کے مسائل پر غور و خوض تبلیغ اسلام۔ وحدت ملی۔ مسجد ابراہیم اور مسجد اقصیٰ کی بازیابی جیسے اہم مسائل پر سوچ و بچار کرنا اور قابل عمل حل ڈھونڈنا تھا۔ (صدر کا خطاب رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام پہلی ایشیائی کانفرنس کا افتتاحی اجلاس)

س: حدود و تعزیرات آرڈی نینس کب جاری کیا گیا؟ اور اس میں کیا چیزیں شامل تھیں؟

ج: ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ بمطابق ۱۰ فروری ۱۹۷۸ء کو صدر ضیاء الحق نے اسلامی حدود و تعزیرات آرڈی نینس جاری کیا۔ اس آرڈی نینس کے ذریعے شراب نوشی، زنا، اغوا اور چوری وغیرہ کے اقدامات پر اسلامی سزاؤں کا اعلان کیا گیا اور عدالتوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ شرابیوں کو کوڑے لگائیں، چوروں کے ہاتھ کاٹیں اور زناکاروں کو سنگسار کریں۔

(قرارداد مقاصد سے اسلامی قانون تک)

س: زکوۃ و عشر کا آرڈی نینس کب منظور ہوا؟

ج: صدر ضیاء الحق نے ۲۰ جون ۱۹۸۰ء کو صدیوں سے معطل اسلامی نظام کو بحال کرنے کے لیے اقدامات کیے اور اس ضمن میں باقاعدہ طور پر زکوۃ و عشر آرڈی نینس نافذ کیا۔

س: احترام رمضان آرڈی نینس کب اور کس کے عہد حکومت میں منظور کیا گیا، اس کے اہم نکات کیا تھے؟

ج: ۳ جولائی ۱۹۸۱ء کو صدر ضیاء نے احترام رمضان آرڈی نینس جاری کیا جس کے اہم نکات یہ ہیں۔

(۱) اس آرڈی نینس کا نام احترام رمضان المبارک ہوگا۔

(۲) یہ قانون پاکستان میں فوری طور پر نافذ ہوگا۔

(۳) ہر وہ شخص جو روزہ کو دین کا رکن سمجھتا ہے وہ رمضان المبارک کے مہینے میں سرعام کھانے پینے اور تمباکو نوشی سے باز رہے گا۔

(۴) خلاف ورزی پر ۳ ماہ قید یا پانچ صد روپیہ جرمانہ یا دونوں ہو سکتے ہیں۔

س: اسلامی قانون شہادت کا نظام کب اور کیسے نافذ العمل ہوا؟

ج: ملک میں نظام عدل کے تقاضے پورے کرنے کے لیے ہمہ پہلو عدالتی تبدیلیوں کی ضرورت تھی۔ ان میں سب سے اہم اسلامی قانون شہادت تھا۔ اس سے پہلے ملک میں جو قانون شہادت تھا وہ پرانے نوآبادیاتی نظام سے ورثے میں ملا تھا۔ لہٰذا ایک صدارتی حکم کے ذریعے ۱۹۸۴ء میں اسلامی قانون شہادت نافذ کر دیا گیا۔ اس قانون کے نفاذ میں ایک طرف تو اسلام کے احکام کو ملحوظ خاطر رکھا گیا اور اس کے ساتھ ہی جدید دور کے تقاضوں کو بھی پیش نظر رکھا گیا۔

س: نظام صلوٰۃ کا نفاذ کب عمل میں آیا؟

ج: ۱۴ اگست ۱۹۸۴ء کو یوم آزادی کے موقع پر صدر ضیاء الحق نے ملک میں نظام صلوٰۃ کے نفاذ کا اعلان کیا اور ناظمین صلوٰۃ کے ذریعے ایک انقلاب آفرین اقدام کا آغاز کیا۔ اوقات صلوٰۃ کے لیے ملک بھر میں تمام سرکاری دفاتر میں ہدایات جاری کی گئیں۔ دفتری اوقات میں وقفہ دیں اور اس وقفہ میں نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔

س: علی گڑھ مدرسے کا قیام کب عمل میں آیا؟

ج: 24 مئی 1875ء

س: تحریک علی گڑھ کے بانی کون تھے؟

ج: سرسید احمد خان

س: تحریک علی گڑھ کے مقاصد میں سے کوئی سے پانچ مقصد بیان کریں؟

ج: علی گڑھ کالج کے قیام کے وقت مندرجہ ذیل بنیادی مقاصد مقرر کیے گئے تھے۔

۱۔ جدید سائنسی علوم کی رغبت پیدا کرنا: مغربی علوم وفنون کو زندگی سے مربوط اور خصوصاً سائنسی علوم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا اور مسلمانوں کو سائنسی علوم کی تحصیل کی طرف راغب کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانے پر مائل کرنا۔ کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں انگریزوں کے خلاف سخت نفرت تھی اور اسی وجہ سے انہوں نے اپنے بچوں کو سرکاری مدارس میں بھیجنا بند کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ جدید علوم سے بے بہرہ ہو گئے

۲۔ تعصب اور تنگ نظری کا خاتمہ: علی گڑھ میں اعلیٰ تعلیم جدید مغربی اصولوں کے مطابق دی جائے گی تاکہ جدید علوم کی تدریس سے مسلمانوں میں موجود تعصب اور تنگ نظری ختم ہو تمدن اور معاشرت میں اصلاح ہو اور ان میں روشن خیالی پیدا ہو۔

۳۔ انگریزی زبان پر عبور: مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں کے حصول میں مدد دینے کے لئے انگریزی زبان کو سیکھنے پر خصوصی توجہ دینا تاکہ انگریزی زبان پر عبور حاصل ہو، اور انگریزی تہذیب سے آشنا ہوں اس مقصد کے لئے یہ اصول طے پایا کہ کالج کا پرنسپل دو پروفیسر اور اسکول کا سربراہ لازمی طور پر انگریز ہوں۔

۴۔ غلط فہمی کا ازالہ کرنا: انگریزوں نے 1857ء کی جنگ آزادی کی کلی ذمہ داری مسلمانوں پر ڈال دی تھی۔ جس نے مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان غلط فہمیوں کی خلیج حائل کر دی تحریک علی گڑھ کا مقصد دونوں قوموں کے درمیان ان غلط فہمیوں کو دور کرنا تھا۔ سرسید نے اس مقصد کیلئے رسالہ بغاوت ہند تحریر کیا جس میں جنگ آزادی کا ذمہ دار چند سیاسی، معاشی اور معاشرتی وجوہات کو قرار دیا گیا جس سے کافی حد تک غلط فہمیوں کا ازالہ ہو گیا۔

۵۔ معاشی حالت کا استحکام: 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کی معاشی حالت بہت خراب ہو گئی تھی۔ اپنی تعلیمی پسماندگی کی وجہ سے وہ معاشی دوڑ میں پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ بیشتر سرکاری عہدوں پر ہندو متمکن تھے۔ 1871ء کے ایک سروے کے مطابق بنگال حکومت کے 2141 عہدیداروں میں سے 1338 یورپین 711 ہندو اور صرف 92 مسلمان تھے۔ تحریک علی گڑھ کا مقصد مسلمانوں کو انگریزی تعلیم سے آراستہ کر کے انکی معاشی حالت کو مستحکم کرنا تھا۔

س: تحریک خلافت کا مختصر تعارف پیش کریں؟

ج: پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے برطانیہ کے خلاف جرمنی کا ساتھ دیا ترکی کی جنگ میں شمولیت سے ہندوستان کے مسلمان پریشان ہوئے کہ انگریز کامیاب ہو گئے تو ترکی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جائے گا ہندوستان کے مسلمانوں نے انگریزوں کا ساتھ

دینے کے لیے وزیر اعظم برطانیہ لائیڈ جارج سے وعدہ لیا کہ جنگ کا جو بھی نتیجہ ہو مسلمانوں کے مقدس مقامات کی بے حرمتی نہیں ہو گی جنگ کے بعد مسلمانوں کی خلافت محفوظ رہے گی اور ترکی کی جغرافیائی وحدت کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا جرمنی اور اس کے حلیفوں کو شکست ہوئی جنگ کے خاتمے کے بعد برطانیہ اور اس کے اتحادیوں نے وعدہ خلافی کرتے ہوئے ترکی کو سعودی عرب شام عراق فلسطین اور اردن کے علاقوں سے محروم کر دیا جس سے ترکی کا وجود خطرے میں پڑ گیا ہندوستان کے مسلمانوں نے انگریزوں کو وعدے یاد دلانے کے لیے اور خلافت کے تحفظ کے لیے ایک تحریک چلائی جسے تحریک خلافت کہا جاتا ہے۔

س: تحریک المجاہدین کا مختصر تعارف پیش کریں، نیز تحریک کب شروع ہوئی اور اس کے بانی کون تھے؟

ج: 1821ء میں تحریک مجاہدین کی بنیاد رکھی گئی۔ شاہ عبدالعزیز نے سید احمد شہید کی اہلیت دیکھ کر ان کو سربراہ بنایا اور اپنے رشتہ داروں کو ان کی بیعت میں دیا۔ ان میں سے تین شخص بہت مشہور ہوئے اور تحریک کے دوران آپ کے دست راست تھے۔ سب سے پہلے مولوی محمد یوسف نے بیعت کی جو شاہ ولی اللہ کے برادر اکبر شاہ اہل اللہ کے پوتے تھے۔ دوسرے شخص مولانا عبدالحئی تھے، جو شاہ عبدالعزیز کے بھانجے اور داماد تھے۔ تیسرے شاہ اسماعیل شہید جو شاہ عبدالعزیز کے بھتیجے تھے۔ یہ تینوں اشخاص اس جماعت کے اساسی کارکن تھے۔ اب سید احمد شہید کی سربراہی میں مخلص کارکنوں کی ایک چھوٹی سی جماعت معرض وجود میں آ گئی۔ یہ اصحاب صرف کارکن نہ تھے، بلکہ اپنے سربراہ کے عزم کو اپنا عزم سمجھتے، جو لوگ ب فیض حاصل کرنے آتے وہ نذرانے بھی پیش کرنے لگے اور یہ آمدنی جماعت کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے کافی تھی۔

س: دارالعلوم دیوبند کا مختصر تعارف پیش کریں؟

ج: سرسید کی تحریک کی بنیاد مسلمانوں کی مادی ترقی تھی۔ سرسید دین و دنیا کا رشتہ واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "مگر اس کے ساتھ یہ بھی تصور کرنا چاہئے کہ پیٹ ایسی چیز ہے کہ دین رہے یا جائے خدا ملے یا نہ ملے، اس کو بھرنا چاہئے اور اس بنیاد پر وہ دین کی عزت کے لئے بھی مسلمانوں کی مادی ترقی کو اولین حیثیت دیتے ہیں۔ اس کے برعکس دارالعلوم دیوبند کے بانیوں کا یہ خیال تھا کہ مسلمانوں کے زوال کی وجہ مادی تنزل نہیں بلکہ دین سے دوری ہے، اس لئے دینی تعلیم کی اشاعت سے مسلمانوں میں اتنی دینی حس بیدار کی جائے کہ وہ تنزل کے گڑھے سے نکل سکیں۔ گویا تحریک علی گڑھ کی بنیاد مادیت پر ہے، لیکن دارالعلوم دیوبند کی بنیاد روحانیت پر ہے۔

س: دارالعلوم کی بنیاد کس نے رکھی؟

ج: مولوی فضل الرحمٰن اور مولانا ذوالفقار علی کے والد نے 30 مئی 1867ء کو دیوبند کی ایک مسجد سے اس کی بنیاد رکھی۔

س: اس مدرسے کے پہلے استاد کون تھے؟

ج: مولوی محمد محمود، جن کی تنخواہ 15 روپے ماہانہ مقرر کی گئی تھی۔

س: دارالعلوم دیوبند کا سنگ بنیاد کب اور کہاں رکھا گیا؟

ج: اس دارالعلوم کا آغاز 1867ء میں چھتہ مسجد کے ایک درخت کے نیچے رکھا گیا۔

س: مولانا قاسم نانوتوی کے حالات زندگی بیان کریں؟

ج: آپ نانوتہ ضلع سہارن پور میں 1832ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت دہلی میں حاصل کی۔ مولانا مملوک علی نانوتوی آپ کے نگران اور استاد تھے۔ مولانا احمد علی محدث سہارن پوری سے حدیث کی سند لی اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں آپ نے عملاً شرکت کی۔ جنگ کے خاتمے کے بعد آپ کے وارنٹ گرفتاری کافی دیر پھرتے رہے، لیکن بالآخر داخل دفتر کر دیئے گئے۔ مدرسہ دیوبند کی خدمات کے علاوہ آپ کا ایک اور کارنامہ مناظروں میں مخالفین اسلام کا مقابلہ ہے۔ عیسائی پادریوں اور آریہ سماج کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے میں مولانا قاسم کا حصہ قابل تعریف ہے۔ آپ کو تصنیف و تالیف کا بہت کم موقعہ میسر آیا، لیکن تقریر اور مناظرہ میں آپ نے اپنا مقام پیدا کر لیا۔ ان کی تصانیف میں بھی مناظرانہ رنگ غالب ہے۔ آپ کا خلوص اور تقوی ضرب المثل تھا اور دارالعلوم دیوبند کی بنیادیں خلوص ایمانی پر

رکھی گئی تھیں۔اس کی برکت سے آج وہ ایک بہت بڑا ادارہ بن چکا ہے۔

س: مولانا رشید احمد گنگوہی کا تعارف کروائیں؟

ج: آپ 1880ء سے 1888ء تک جامعہ قاسم العلوم دیو بند کے سرپرست رہے۔آپ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے خلیفہ تھے اور مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب کے ہم درس تھے۔بڑے پائے کے بزرگ تھے۔دوست دشمن ان کا احترام کرنے پر مجبور تھے۔حدیث کا درس دیتے رہے اور بالعلوم گنگوہی میں مقیم رہے۔مولانا انور شاہ محدث نے حدیث آپ ہی سے پڑھی تھی۔مولانا رشید احمد جیسی قابل صد احترام ہستی کی سرپرستی جامعہ قاسم العلوم کے وقار کو بلند کرنے کے لئے کافی تھی۔

س: ندوۃ العلماء کا قیام کب عمل میں آیا؟

ج: 1893ء میں

س: اس ادارے کے بانی کون تھے؟

ج: مولانا محمد علی کانپوری وغیرہ

س: ندوۃ العلماء کے مقاصد بیان کریں؟

ج: ندوۃ العلماء کے ناظم مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے ندوۃ العلماء کے مندرجہ ذیل بنیادی مقاصد مقرر کئے تھے۔

1) علماء کے باہمی اختلافات کا خاتمہ
2) طریقہ تعلیم کی اصلاح

س: ندوۃ العلماء کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

ج: ندوۃ العلماء کا قیام 1894ء میں لکھنؤ میں عمل میں آیا۔

س: ندوۃ العلماء کا پہلا اجلاس کب ہوا؟

ج: 1895ء میں مدرسے کا پہلا اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوا۔

س: ندوۃ العلماء کا نصاب بیان کریں؟

ج: ندوۃ العلماء کے علماء نے اس کا نصاب یہ مرتب کیا:

1) منطق فلسفہ کی بجائے قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیر پر زور
2) جدید عربی کی تدریس پر توجہ
3) تاریخ وجغرافیہ کا علم
4) عالم اسلام سے واقفیت عامہ دلانا۔
5) انگریزی زبان سے واقفیت دلانا۔

س: ندوۃ العلماء کے اہم اساتذہ کے نام لکھیں؟

ج: ندوۃ العلماء کے اساتذہ کرام یہ ہیں:

1) مولانا شبلی نعمانی
2) سید سلیمان ندوی
3) مولانا محمد فاروق
4) مولانا علی زینبی
5) مولانا حیدر حسن
6) مولانا حفیظ اللہ
7) مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
8) مولانا عبداللہ ٹونکی
9) علامہ تقی الدین
10) مولانا محمد ادریس نگرامی

س: ندوۃ العلماء کے اہم طلباء کے نام بیان کریں؟

ج: ندوۃ العلماء سے مندرجہ ذیل طلباء فارغ ہوئے۔

1) سید سلیمان ندوی
2) سید ابوالحسن ندوی

3) ریاست علی ندوی　　4) عبدالسلام ندوی
5) رئیس احمد جعفری　　6) مسعود علی ندوی
7) ابوظفر ندوی　　8) مسعود علی ندوی
9) شیخ خلیل عرب　　10) شاہ معین الدین ندوی

س: مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

ج: شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ المعروف مجدد الف ثانی 14 شوال 971 ہجری یا 26 جون 1564ء میں سرہند میں پیدا ہوئے۔

س: شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ونسب بیان کریں؟

ج: مجدد الف ثانی کا مکمل اسم گرامی احمد لقب بدرالدین اور کنیت ابوالبرکات تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ملتا ہے گویا کہ آپ کی رگوں میں فاروقی خون موجود تھا۔

س: مجدد الف ثانی نے کب اور کیسے تعلیم حاصل کی بیان کریں؟

ج: شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی مخدوم عبدالواحد اور سرہند کے جید علماء کرام سے حاصل کی، اس کے بعد انہوں نے ملک کے اطراف واکناف کے عظیم علماء سے کسب فیض حاصل کیا۔ آپ نے سیالکوٹ جا کر بعض مشکل کتب علامہ کمال الدین کشمیری سے پڑھیں۔ حدیث میں آپ کے استاد شیخ یعقوب احمد تھے۔ آپ نے تفسیر وحدی قاضی بدخشانی سے پڑھی اس کے علاوہ آپ نے شمائل ترمذی تفسیر بیضاوی، صحیح بخاری، جامع صغیر اور قصیدہ بردہ شریف پر عبور حاصل کیا۔

س: شیخ احمد سرہندی کی وفات کب اور کیسے ہوئی؟

ج: شیخ احمد سرہندی قید سے رہائی حاصل کرنے کے بعد لشکر شاہی میں رہے اور وعظ وتلقین کا کام کرتے رہے، آپ لشکر میں رہنے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے، جس سے آپ دمہ کی مرض میں مبتلا ہو گئے، اس مرض کی وجہ سے آپ کی وفات 10 دسمبر 1624ء میں ہوئی۔

س: مکتوبات مجدد سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟

ج: یہ تین جلدوں پر مشتمل ہیں، اسے عرف عام میں مکتوبات شریف کہتے ہیں۔ یہ آپ کی زندگی میں مرتب ہو گئے تھے۔

i) دفتر اوّل: یہ 313 مکتوبات پر مشتمل ہے۔ اسے دارالمعرفت بھی کہتے ہیں اسے یار محمد بدخشی نے 1616ء میں مرتب کیا۔

ii) دفتر ثانی: اس کا نام نورالخلائق ہے۔ اسے عبدالحیٔ نے 1619ء میں مرتب کیا، اس میں 99 مکتوبات ہیں۔

iii) دفتر ثالث: اسے خواجہ محمد ہاشم نے 1622ء میں ترتیب دیا اس کا نام معرفت الحقائق ہے۔ اس میں 114 مکتوبات ہیں۔

س: رسالہ اثبات نبوت کس نے تحریر کیا اور یہ کتنے صفحات پر مشتمل ہے؟

ج: یہ رسالہ شیخ احمد سرہندی نے لکھا، یہ 144 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں دو بحثیں ہیں۔

1) نبوت کے بارے میں　　2) معجزات کے بارے میں

س: عربی وفارسی رسائل جو شیخ احمد سرہندی نے لکھے ان میں سے چار کے نام لکھیں؟

ج: اس کے علاوہ آپ نے مندرجہ ذیل رسائل تحریر کیے۔

1) رسالہ تہلیلیہ　　2) رسالہ رد شیعہ
3) رسالہ اثبات نبوۃ　　4) رسالہ تہلیلیہ

س: شاہ ولی اللہ کا نام ونسب بیان کریں؟

ج: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام قطب الدین احمد تھا، ان کے والد محترم کا نام عبدالرحیم بن وجیہ الدین تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اور والدہ کی جانب سے حضرت سیدنا موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے، شاہ صاحب کے دادا جان شیخ وجیہ الدین بھی صاحب سیف اور صاحب قلم انسان تھے، وہ اورنگ زیب عالمگیر

کے لشکر کے سردار تھے، علاوہ ازیں شاہ صاحب کے والد گرامی کا شمار اس زمانے کے جید علماء کرام میں ہوتا تھا، یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ان کی شخصیت پر تصوف کے نقوش ابھرتے دکھائی دیتے تھے۔

س: شاہ ولی اللہ کی ولادت کب، کہاں اور کیسے ہوئی؟

ج: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ 4 شوال 1114ھ یا 21 فروری 1702ء میں دہلی کے قریب پیدا ہوئے۔ یہ ایسا دور تھا جب ہر طرف الحاد و جہالت کا دور دورہ تھا، فسق و فجور اپنے عروج کی حدوں کو چھو رہا تھا، اخلاقی اقدار انحطاط پذیر ہو چکی تھیں، سیاسی قوت روبہ تنزل تھی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک دکھائی نہ دیتا تھا۔ امراء و سلاطین عیاشی و فحاشی میں مست تھے۔ غریبوں و یتیموں کا کوئی پرسان حال نظر نہ آتا تھا، ایسے حالات کا تقاضا تھا کہ کوئی درویش منش آدمی جنم لے جو لوگوں کی اصلاح کا بیڑا اٹھائے اور ان کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک کرے اور ان حالات کے اندر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے اندر شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا کر کے ان کی اصلاح کی ذمہ داری آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سونپ دی۔

س: شاہ ولی اللہ کے اساتذہ کے نام لکھیں؟

ج: (۱) شیخ عبداللہ بصری (۲) شیخ احمد علی (۳) شیخ وفد اللہ (۴) شیخ تاج الدین بن قاضی (۵) احمد قشاشی (۶) شیخ عبدالرحمٰن ادریسی (۷) شیخ محمد بن علاء وغیرہ

س: شاہ ولی اللہ کی وفات کب ہوئی؟

ج: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ 29 محرم الحرام 1176ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اس وقت ان کی عمر اکسٹھ سال اور کچھ ماہ تھی۔

س: محمد بن قاسم کا نام اور کنیت بیان کریں؟

ج: آپ کا نام محمد تھا، بصرہ میں ایک خوشبودار پودا "البہار" تھا۔ محمد کو اس سے محبت تھی، چنانچہ کنیت ابوالبہار پڑ گئی۔ بعض تواریخ میں محمد بن قاسم کا پورا نام محمد عماد الدین محمد بن قاسم ہے۔ (آب کوثر، صفحہ 22)

س: محمد بن قاسم کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

ج: محمد بن قاسم قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتے تھے۔

س: محمد بن قاسم کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

ج: محمد بن قاسم کی ولادت 75 ہجری کو طائف کے مقام پر ہوئی۔ بعض تواریخ میں 74 ہجری ہوئی۔

س: محمد بن قاسم کی تعلیم و تربیت کی وضاحت کریں؟

ج: جب حجاج کو عراق کا گورنر مقرر کیا گیا تو اس نے اپنے بھائی کو بصرہ کا عامل مقرر کیا، چنانچہ محمد بن قاسم کو والدین بصرہ لے گئے جہاں انہوں نے تعلیم و تربیت پائی، چونکہ بصرہ ثقافتی عسکری تعلیم کا مرکز تھا، اس لئے ایک گورنر کے بیٹے کی حیثیت سے نہایت عمدہ تربیت دلائی گئی۔ بچپن میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا تو ان کی والدہ نے اپنے بچے کی اخلاقی تربیت کی اور مسجد میں لکھنا پڑھنا سکھایا۔ محمد بن قاسم نہایت ذہین شخص تھا، اس لئے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر علوم میں بھی دسترس حاصل کر لی۔ محمد کو سواری، بھاگ دوڑ اور فن حرب کی تربیت حاصل کرنے کا بہت شوق تھا، لہٰذا اس کی والدہ نے محمد بن قاسم کو ان کی خالہ کے پاس جو حجاج کی بیوی تھی۔ حجاج محمد کا خالو اور چچا تھا، اس نے بصیرت سے اندازہ لگا لیا کہ ایک دن ضرور یہ لڑکا قابل ترین مجاہد بنے گا۔ اس لئے اس نے محمد کو چھوٹی سی عمر میں فن حرب میں ماہر بنانے کے لئے جنگ و پیکار کے ہر مرحلے میں اپنے ہمراہ رکھا تا کہ وہ فن حرب کو سمجھ سکے، چنانچہ محمد ابھی چودھویں سال میں ہی تھا کہ ولید بن عبدالملک نے اس کی لیاقت دیکھ کر فوج میں اعلیٰ عہدے پر فائز کیا۔

س: محمد بن قاسم کو کب سندھ کی فتح کے لیے بھیجا گیا؟

ج: 92 ہجری میں حجاج نے محمد بن قاسم کو تھوڑی سی فوج دے کر سندھ کی طرف روانہ کیا۔ محمد نے اتنی چھوٹی سی عمر میں سندھ کو فتح کر لیا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔

س: سر سید احمد خان کے حالات زندگی مختصر بیان کریں؟

ج: آپ ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام میر تقی تھا جو بڑے متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ جب اکبر شاہ ثانی نے انہیں وزارت کی پیشکش کی تو انہوں نے انکار کر دیا سرسید کی تعلیم و تربیت ان کی والدہ عزیز النساء بیگم کی زیر نگرانی ہوئی وہ خود بھی بڑی روشن دل خاتون تھیں۔ انہوں نے سرسید کو عربی، فارسی، طب، منطق، ریاضی اور مروجہ علوم کی تعلیم دلوائی۔ علاوہ ازیں دہلی کالج سے تعلیم حاصل کی۔ اس طرح انہیں قدیم وجدید دونوں قسم کی درسگاہوں سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔

1838ء میں والد کی وفات کے بعد دہلی میں سررشتہ دار مقرر ہوئے۔ 1830ء میں میر منشی بن گئے۔ 1841ء میں منصفی کا امتحان پاس کر کے منصف مقرر ہوئے۔ 1846ء سے 1856ء تک دہلی میں صدر امین کے عہدے پر فائز رہے۔ ان کی مشہور کتاب "آثار الصنادید" اسی زمانے کی یادگار ہے۔ 1855ء میں آپ کا تبادلہ بجنور ہو گیا۔ جہاں آپ نے تاریخ بجنور لکھی۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے دوران آپ نے انگریز خاندانوں کو بحفاظت نکل جانے میں بڑی مدد کی۔ 1858ء میں آپ صدر الصدور ہو کر مراد آباد چلے گئے۔ جہاں انہوں نے رسالہ "اسباب بغاوت ہند" تحریر کیا۔ 1862ء میں علی گڑھ آئے تو سوسائٹی کا دفتر بھی علی گڑھ منتقل ہو گیا۔ وہیں آپ نے شروع میں ایک سکول قائم کیا جو بعد میں علی گڑھ کالج اور مسلم یونیورسٹی بنا۔ 1869ء میں ان کے صاحبزادے سید محمود اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان گئے تو آپ بھی ان کے ہمراہ گئے اور وہاں قیام کے دوران وہاں کے نظام تعلیم کا بغور مطالعہ کیا اور آکسفورڈ اور کیمبرج کی طرز کی ایک مسلم یونیورسٹی قائم کرنے کا ارادہ کر لیا۔ 1870ء میں جب آپ واپس آئے تو آپ نے اپنا مشہور رسالہ "تہذیب الاخلاق" جاری کیا۔ یہ رسالہ ایڈیسن اور سٹیل کے رسائل "سپیکٹیٹر اور ٹیٹلر" کے طرز پر جاری کیا گیا تھا اس سے مسلمانوں کے معاشرتی، تمدنی اور مذہبی خیالات میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہوا 1876ء میں انہوں نے سرکاری ملازمت کو خیرباد کہا اور بقیہ عمر اپنے محبوب کالج کی ترقی اور مسلم قوم کی سربلندی کے لئے وقف کر دی۔ آخر 1898ء میں انہوں نے وفات پائی اور علی گڑھ یونیورسٹی کے احاطے میں دفن ہوئے۔

س: سرسید احمد خان کی اہم تصانیف کے نام لکھیں؟

ج: آثار الصنادید۔ خطبات احمدیہ، تبیین الکلام۔ تاریخ بجنور سفر نامہ لندن، اسباب بغاوت ہند، تفسیر القرآن، آئین اکبری، کیمیائے سعادت، زیادہ مشہور ہیں۔ اسکے علاوہ جو مضامین رسالہ تہذیب الاخلاق اور دوسرے رسائل میں شائع ہوئے۔

س: ریاست جموں و کشمیر کا تعارف پیش کریں؟

ج: ریاست جموں و کشمیر ہندوستان کی ایک اہم اور رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑی ریاست تھی اس کا رقبہ 84471 مربع میل اور آبادی 40 لاکھ سے زیادہ تھی۔ ریاست جموں و کشمیر کی آبادی میں تقریباً 77 فیصد آبادی مسلمانوں کی تھی۔ لیکن اس کا مہاراجہ ہندو مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔

س: پاکستان اور ترکی کے دوستانہ تعلقات کی وضاحت کریں؟

ج: پاکستان کے لئے ترکی مضبوط ترین اور قابل بھروسہ اتحادی ہے۔ پاکستانیوں کو ترکی کی دوستی پر فخر اور ناز ہے۔ بیسویں صدی کے ابتدائی حصہ یعنی جنگ عظیم اول میں ترکی کے مسائل مسلم سیاست کے گرد گھومتے تھے۔ اس لئے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے ترکی کی حفاظت کے لئے ہندوستان میں زبردست تحریک چلائی۔ چندے اکٹھے کئے، قربانیاں دیں، اس تحریک کو تحریک خلافت کا نام دیا جاتا ہے۔

جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو وہ پرانے تعلقات بحال رہے۔ 1952ء میں ترکی سے ایک معاہدہ ہوا کہ دونوں ممالک سیاسی، معاشی، ثقافتی اور دفاعی معاملات میں ایک دوسرے سے مکمل تعاون کریں گے، اس معاہدہ کو معاہدہ بغداد کا نام دیا گیا۔ 1964ء میں معاہدہ استنبول ہوا جو معاہدہ علاقائی تعاون برائے ترقی کہلاتا ہے، اس کے علاوہ بھی کئی اور معاہدے ہوئے۔ ترکی نے کشمیر کے مسئلہ پر ہمیشہ ہماری حمایت کی ہے اور پاکستان نے قبرص کے مسئلہ میں ہمیشہ ترکی کی حمایت کی ہے۔

ہندوستان نے جب 1965ء، 1971ء میں پاکستان پر حملہ کیا تھا تو ترکی نے مادی اور فوجی طور پر ہماری مدد کی تھی۔

س: پاکستان اور سعودی عرب کے باہمی تعلقات پر نوٹ لکھیں؟

ج: سعودی عرب حرمین شریفین کی نسبت سے پورے عالم اسلام کے لئے ایک خاص اہمیت کا حامل ہے، اسی وجہ سے اس کا مقام دیگر اسلامی ممالک سے بلند ترین ہے۔ یوں تو پاکستان کے تمام اسلامی ممالک سے اچھے تعلقات ہیں، لیکن سعودی عرب سے یہ تعلقات بہت گہرے ہیں۔ پاکستان سے ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ہر سال فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے جاتے رہتے ہیں۔ پاکستان نے بے شمار ڈاکٹرز اور دیگر ماہرین فن بھی سعودی عرب بھیج رکھے ہیں۔

سعودی عرب پاکستان کو اپنا بڑا دوست ملک سمجھتا ہے اور ہر ضرورت کے وقت دل کھول کر پاکستان کی مالی، اخلاقی مدد کرتا ہے۔ کشمیر کے مسئلے پر سعودی عرب نے ہمیشہ پاکستان کی مدد کی۔ جب 1965ء میں ہمارے مکار و عیار دشمن نے پاکستان پر حملہ کیا تھا تو سعودی عرب میں پاکستان کی سلامتی کے لئے خانہ خدا اور روضہ رسول پاک ﷺ پر خصوصی دعائیں مانگی گئی تھیں۔ اسلامی سربراہی کانفرنس منعقدہ 1974ء میں سعودی عرب کے فرمانروا اور فرزند جلیل شاہ فیصل پاکستان تشریف لائے تو انہوں نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کو اسلام کا قلعہ قرار دیا تھا۔ 1973ء میں پاکستان میں سیلاب سے تباہی پھیلی تو انہوں نے دل کھول کر مالی امداد فراہم کی تھی۔ اسلام آباد کے نزدیک تعمیر ہونے والی دنیا کی عظیم فیصل مسجد کا تمام تعمیری خرچ سعودی عرب نے برداشت کیا تھا۔ 1980ء دونوں ممالک کے درمیان زرعی اور صنعتی شعبوں میں تعاون کا معاہدہ کیا گیا، جس سے پاکستان کو بہت زیادہ فائدہ پہنچا اور کئی سنگین مسائل حل ہو گئے۔ اس طرح پچھلے برس آنے والے زلزلے سے جو تباہی برپا ہوئی اس کی بحالی کے لیے بھی سعودی عرب نے خطیر رقم دی تھی۔ پاکستان نے سعودی عرب سے اپنے روابط کو برقرار رکھنے اور دوستی کی عظیم الشان مثال قائم کرتے ہوئے ایک بڑے صنعتی شہر لائل پور کا نام شاہ فیصل سے منسوب کرتے ہوئے فیصل آباد رکھا ہوا ہے۔

س: حضور پاک ﷺ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

ج: آپ ﷺ 571ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

س: حضور پاک ﷺ کی والدہ ماجدہ کا کیا نام ہے؟

ج: حضرت آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا

س: حضور پاک ﷺ کے والد کا کیا نام ہے؟

ج: حضرت عبداللہؓ

س: حضور پاک ﷺ کے دادا کا کیا نام تھا؟

ج: حضرت عبدالمطلب۔

س: حضور پاک ﷺ کے چچا کا کیا نام تھا؟

ج: حضرت ابو طالب

س: حضور پاک ﷺ کی رضاعی ماں کا کیا نام تھا؟

ج: حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا

س: حضور پاک ﷺ کی پہلی بیوی کا کیا نام تھا؟

ج: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

س: حضور پاک ﷺ کی بیٹیوں کے نام لکھیں؟

ج: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔

س: حضور پاک ﷺ کو نبوت کس سن میں عطا کی گئی؟

ج: 610ء میں

س: حضور پاک ﷺ نے ہجرت کب کی؟

ج: 632ء میں۔

س: نبوت کے وقت حضور پاک ﷺ کی عمر کتنی تھی؟

ج: چالیس سال۔

س: حضور پاک ﷺ نے اپنی زندگی کہاں گزاری؟

ج: آپ ﷺ 53 سال مکہ میں رہے اور 10 سال مدینہ میں گزارے۔

س: حضور پاک ﷺ نے کب وفات پائی؟

ج: 12 ربیع الاول 11ھ 8 جون 632ء

س: توحید سے کیا مراد ہے؟

ج: خدا کو ایک ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کو توحید کہتے ہیں۔

س: حضرت محمد ﷺ کے لئے نور کا لفظ سورۃ المائدہ کی کس آیت میں استعمال ہوا ہے؟

ج: آیت نمبر 13 میں۔

س: ابوالبشر کس نبی کا لقب ہے؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام کا لقب ابوالبشر ہے۔

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟

ج: دونوں آپس میں بھائی ہیں۔

س: کس عظیم صحابی کو آنحضور ﷺ نے زندگی میں امیر الحج مقرر فرما کر بھیجا تھا۔

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو۔

س: کس عظیم صحابی نے معراج النبی کی برملا تصدیق کی؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے۔

س: حضرت اسرائیل علیہ السلام یوسف علیہ السلام' اسماعیل علیہ السلام اور ابراہیم کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟

ج: حضرت اسرائیل یعقوب علیہ السلام یوسف کے والد محترم ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے چچا اور ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے والد محترم ہیں۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے والد محترم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دادا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے پردادا ہیں۔

س: حضرت یوسف علیہ السلام کے دادا کا کیا نام ہے؟

ج: حضرت اسحٰق علیہ السلام۔

س: حضور پاک ﷺ کے والدین کا نام تحریر کریں؟

ج: والد محترم حضرت عبداللہ والدہ محترمہ حضرت آمنہ۔

س: آپ کے والد اور والدہ کہاں دفن ہیں؟

ج: والد محترم مدینہ منورہ میں اور والدہ محترمہ ابواء کے مقام پر۔

س: آپ ﷺ کی پہلی شادی کس کے ساتھ کس عمر میں ہوئی؟

ج: پچیس سال کی عمر میں آپ ﷺ کی شادی حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہوئی۔

س: پہلا دار التبلیغ کس خوش قسمت صحابیؓ کا گھر بنا؟

ج: مکہ میں دار ارقم حضرت ارقمؓ کا گھر۔

س: آپ ﷺ کے کن مسلمانوں کو سب سے زیادہ تکالیف دی گئیں؟

ج: حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

س: ہجرت حبشہ کتنی مرتبہ ہوئی اور مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

ج: 2 مرتبہ پہلی مرتبہ گیارہ مرد اور چار عورتیں دوسری مرتبہ 82 مرد اور 12 عورتیں۔

س: آپ ﷺ کے کس غلام صحابی کو دہکتے انگاروں پر لٹا کر سزا دی جاتی تھی؟

ج: حضرت خباب رضی اللہ عنہ بن ارت (عراقی)۔

س: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کن مشہور مسلمان غلاموں کو خرید کر آزاد کیا؟

ج: حضرت بلال رضی اللہ عنہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ زنیرہ نہدیہ رضی اللہ عنہا ان کی بیٹی ام عیس۔

س: حضرت لوط کے بعد کس جوڑے نے خدا کی راہ میں ہجرت کی؟

ج: حضرت عثمان غنیؓ اور صاحبزادی رسول حضرت رقیہؓ۔

س: عام الحزن سے کیا مراد ہے

ج: نبی کے لئے غم کا سال 10 نبوی۔

س: آپ ﷺ نے ہجرت مدینہ کب فرمائی؟

ج: ربیع الاول 13 نبوی جب آپ ﷺ کی عمر مبارک 53 سال ہوئی۔

س: ہجرت مدینہ میں آپ ﷺ کے شریک سفر کون صحابی تھے؟

ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ

س: ہجرت مدینہ کے موقعہ پر آپ ﷺ نے اپنے بستر پر کس کو لٹایا؟

ج: حضرت علی رضی اللہ عنہ

س: ہجرت مدینہ کے دوران آپ ﷺ نے پہلے پہل قیام کہاں کیا؟

ج: غار ثور میں۔

س: حضرت علیؓ کے ساتھ آپ کا کیا رشتہ ہے؟

ج: آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی اور داماد حضرت فاطمہ کے خاوند ہیں۔

س: حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ کا آپ ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

ج: دونوں حضور ﷺ کے خسر تھے۔

س: ہجرت حبشہ میں کون سے خلیفہ راشد شامل تھے؟

ج: حضرت عثمان غنیؓ کا

س: زید بن حارث رضی اللہ عنہ کون تھے؟

ج: آپ کے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے۔

س: حضرت زید بن حارثؓ کی شادی کس سے ہوئی؟

ج: آپ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن سے حضرت زینب سے ہوئی۔

س: سیف اللہ کس صحابی کا لقب ہے؟

ج: حضرت خالد بن ولیدؓ کا لقب۔

س: اسد اللہ کس صحابی کا لقب ہے؟

ج: حضرت علیؓ کا لقب۔

س: امین الامت کس صحابی کا لقب ہے؟

ج: حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ

س: ذوالنورین کس کا لقب ہے؟

ج: حضرت عثمان غنیؓ

س: فاتح خیبر کس کا لقب ہے؟

ج: حضرت علیؓ کا لقب ہے۔

س: آپ کے بیٹوں کے نام لکھئے؟

ج: حضرت طاہر رضی اللہ عنہ "حضرت طیب رضی اللہ عنہ" حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ"

س: آپ کی صاحبزادیوں کے نام لکھئے؟

ج: حضرت رقیہؓ حضرت ام کلثوم حضرت زینبؓ حضرت فاطمہؓ۔

س: حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کا حضرت عثمان غنیؓ سے کیا رشتہ ہے؟

ج: حضرت عثمان غنیؓ ان دونوں صاحبزادوں کے خالو ہیں۔

س: نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے کون سے صحابی کی حیات مثالی تھی۔

ج: حضرت عثمان غنیؓ۔

س: عشرہ مبشرہ سے کیا مراد ہے؟

ج: وہ دس صحابہ کرامؓ جن کو دنیا میں ہی جنتی ہونے کی بشارت دے دی گئی۔

س: مسجد قباء کہاں واقع ہے؟ اور اس کی نمایاں فضیلت کیا ہے؟

ج: اسلام میں پہلی مسجد ہے جو مدینہ سے 3 میل کے فاصلہ پر ہے اس کی تعمیر میں آپ ﷺ نے بنفس نفیس حصہ لیا اور پہلا جمعۃ المبارک یہاں پڑھایا گیا۔

س: ہجرت مدینہ کے بعد آپ ﷺ کی میزبانی کا شرف کسے حاصل ہوا؟

ج: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو۔

س: مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے زمین کی قیمت کس صحابی نے ادا کی؟

ج: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

س: غزوہ بدر میں کتنے صحابہ کرامؓ شہید ہوئے؟

ج: تعداد 14 جن میں 8 انصاری اور 6 مہاجرین تھے۔

س: غزوہ بدر میں کافروں کے کتنے افراد قتل و قید ہوئے۔

ج: 70 مارے گئے اور 70 ہی گرفتار ہوئے۔

س: اصحاب صفہ کون تھے؟

ج: وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت کے لئے اور علم کی تحصیل کے لئے وقف کر دیا تھا یہ مسجد نبوی کے ایک چبوترے پر رہتے تھے۔

س: غزوہ احد میں حضور اکرم ﷺ کے کس چچا نے جام شہادت نوش کیا؟

ج: حضرت امیر حمزہؓ نے۔

س: کس غزوہ میں آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے؟

ج: غزوہ احد۔

س: غزوہ احد میں تیر اندازوں کی تعداد کیا تھی؟

ج: پچاس۔
س: جنگ احزاب میں خندق کھودنے کا مشورہ کس نے دیا تھا؟
ج: حضرت سلمان فارسیؓ نے
س: غزوہ خندق کو غزوہ احزاب کیوں کہتے ہیں؟
ج: اس غزوہ میں تمام قبائل جمع ہو کر آئے تھے۔
س: کون سی صلح فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی؟
ج: صلح حدیبیہ
س: حدیبیہ کا معاہدہ مسلمانوں کی طرف سے کس نے تحریر کیا؟!
ج: حضرت علیؓ نے
س: کس غزوہ میں آپ ﷺ نے پیٹ پر پتھر باندھ کر کام کیا؟
ج: غزوہ خندق میں۔
س: حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کون تھے؟
ج: آپ ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت علیؓ کے بھائی۔
س: مسجد اقصیٰ کہاں ہے اور آپ وہاں کب تشریف لے گئے؟
ج: فلسطین میں آپ ﷺ وہاں معراج کی رات تشریف لے گئے۔
س: مسجد اقصیٰ کی تعمیر کس نبی علیہ السلام کی نگرانی میں ہوئی؟
ج: حضرت سلمان علیہ السلام۔
س: بیت المقدس کہاں واقع ہے؟
ج: فلسطین میں۔
س: جنت البقیع کہاں واقع ہے؟
ج: مدینہ منورہ میں۔
س: غزوہ تبوک میں حضور ﷺ کے صحابہ مجاہدین کی تعداد کتنی تھی؟
ج: تیس ہزار۔
س: سب سے آخری غزوہ کا کیا نام ہے؟
ج: غزوہ تبوک۔
س: کس غزوہ میں مجاہدین کے مشکل وقت کو قرآن نے ساعت عسرت کہا ہے؟
ج: غزوہ تبوک۔
س: وہ کون سے صحابیؓ رسول ہیں جن کے بارے میں ارشاد ہوا کہ وہ تنہا آ رہا ہے تنہا وفات پائے گا۔ اور تنہا اٹھایا جائے گا؟
ج: حضرت ابوذر غفاریؓ
س: وہ کون سا غزوہ ہے جس میں تین مخلص صحابہ کرامؓ بغیر کسی شرعی عذر شامل نہ ہوئے؟
ج: غزوہ تبوک۔
س: غزوہ موتہ میں شہید ہونے والے کس صحابیؓ کے گھر حضورؐ اظہار ہمدردی کے لئے گئے؟
ج: حضرت جعفر طیارؓ
س: سورۃ لہب میں جن دو افراد کا ذکر ہے ان کا آپؐ سے کیا تعلق تھا؟

ج: آپ ﷺ کے دشمن چچا ابولہب اور چچی ام جمیل۔

س: بنو ہاشم کا کونسا شخص شعب ابی طالب میں بنو ہاشم کے ساتھ محصور نہ تھا؟

ج: ابولہب۔

س: کس غزوہ میں مسلمان مجاہدین کی تعداد زیادہ تھی؟

ج: غزوہ حنین بارہ ہزار

س: حنین کہاں واقع ہے؟

ج: مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے۔

س: تبلیغ کے سلسلے میں کس سفر میں آپ ﷺ کو سب سے زیادہ اذیت ملی؟

ج: سفر طائف میں۔

س: غزوہ حنین میں جب افراتفری کا عالم ہوا تو حضور اکرم ﷺ کے پاس کون کون تھا؟

ج: آپ کا چچازاد بھائی ابوسفیان اور چچا حضرت عباسؓ

س: آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کب اور کہاں دیا؟

ج: سن دس ہجری میں میدان عرفات میں۔

س: حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟

ج: آپ ﷺ نے جو پہلا اور آخری فرض حج 10 ہجری میں ادا کیا حجۃ الوداع ہے۔

س: جبل رحمت کہاں ہے اس کی اہمیت کیا ہے؟

ج: مکہ معظمہ سے چودہ میل کے فاصلے پر عرفات میں واقع ہے یہاں حضرت آدم اور حضرت حوا کی دوبارہ ملاقات ہوئی تھی یہیں آپ نے خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا اور امام حج آج بھی یہاں کھڑے ہو کر خطبہ دیتا ہے۔

س: جبل نور کی کیا اہمیت ہے؟

ج: یہاں غار حرا واقع ہے جہاں پر آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

س: آپ ﷺ کا روضہ اقدس کہاں واقع ہے؟

ج: مسجد نبوی مدینہ میں۔

س: روضہ من ریاض الجنۃ کون سی جگہ ہے۔

ج: آپ ﷺ کے روضہ اقدس سے ممبر رسول ﷺ تک کی جگہ روضہ من ریاض الجنت کہلاتی ہے۔

س: آپ کی قبر مبارک کس حجرہ میں ہے؟

ج: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

س: نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں کتنی بار حج کیا؟

ج: فرض حج ایک مرتبہ۔

س: روضہ اقدس میں آپ ﷺ کے ساتھ اور کون کون دفن ہیں؟

ج: خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

س: کس عظیم صحابی کو حضور پاک ﷺ نے اپنی زندگی میں امیر الحج مقرر فرما کر بھیجا؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

س: آپ ﷺ نے اپنے آخری ایام میں کس کو امامت کرانے کا حکم دیا؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

س: کم سن سپہ سالار حضرت اسامہ بن زیدؓ کو کس نے امیر لشکر مقرر فرمایا؟
ج: حضور ﷺ نے اور بعد ازاں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان کو بحال رکھا۔
س: اس مسجد کا نام بتایئے جس میں حضور اکرم ﷺ کو تبدیلی قبلہ کا حکم ہوا؟
ج: محلہ بنوسلم کی مسجد ذوالقبلتین۔
س: کون سے دو نبی علیہ السلام آپس میں باپ بیٹا تھے اور بادشاہ بھی؟
ج: حضرت داؤد علیہ السلام باپ تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹے۔
س: حواری رسول کس صحابی کا خطاب ہے؟
ج: حضرت زبیر بن عوام۔
س: عبداللہ بن ابی کون تھا؟
ج: رئیس المنافقین۔
س: بیت المقدس کس خلیفہ راشد کے زمانے میں فتح ہوا؟
ج: خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں۔
س: مدینہ منورہ کی مردم شماری پہلی مرتبہ کس دور میں ہوئی؟
ج: عہد رسالت میں۔
س: حضور اکرم ﷺ نے کس صحابیؓ کو قرآن مجید سنانے کے لئے فرمایا تھا؟
ج: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔
س: اذان کی ابتداء کس سن میں ہوئی؟
ج: سن 1 ہجری میں۔
س: وضو اور تیمم کا حکم کب نازل ہوا؟
ج: دونوں سن پانچ ہجری میں۔
س: شیطان کا اصل نام کیا ہے؟
ج: عزازیل۔
س: اس مسجد کا نام بتایئے جس کو حضور ﷺ نے گرانے کا حکم دیا؟
ج: منافقین کی تعمیر کردہ مسجد۔
س: حضور ﷺ کا وصال کب ہوا۔
ج: ربیع الاول 11 ہجری۔
س: حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟
ج: حقوق العباد سے مراد انسانوں کے باہمی حقوق ہیں۔
س: خلع سے کیا مراد ہے؟
ج: بیوی اگر خاوند کے ساتھ نہ رہنا چاہے تو وہ علیحدگی کا حق رکھتی ہے اسے خلع کہتے ہیں۔
س: ذمی کون ہوتے ہیں؟
ج: وہ افراد جو شکست کھانے کے بعد اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کرتے ہیں اور معقول رقم کے عوض حکومت ان کے جان و مال کی محافظ ہوتی ہے۔
س: وہ معقول رقم جو ذمی اپنی حفاظت کے لئے اسلامی حکومت کو ادا کرتا ہے کیا کہلاتی ہے؟

ج: جزیہ۔

س: ایفائے عہد سے کیا مراد ہے؟

ج: عہد کا پورا کرنا قول جو کہا جائے اس پر قائم رہنا۔

س: عدل سے کیا مراد ہے؟

ج: سیدھا کرنا، برابر تقسیم کرنا، توازن قائم کرنا، چیز کو اس کے صحیح مقام پر رکھنا۔

س: جھوٹ سے کیا مراد ہے؟

ج: حقیقت یا امر واقعہ کے خلاف قول و فعل۔

س: غیبت سے کیا مراد ہے؟

ج: کسی شخص کو پیٹھ پیچھے کوئی ناپسندیدہ بات کر اس کی تذلیل کرنا۔

س: حسد سے کیا مراد ہے؟

ج: کسی کے پاس نعمت یا بھلائی دیکھ کر جلنا اور کڑھنا اور خواہش کرنا کہ وہ اس سے محروم ہو جائے۔

س: جنگ یمامہ میں کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے؟

ج: 1200 جن میں تقریباً 700 حفاظ و قراء قرآن تھے۔

س: ام الکتاب کس سورت کو کہا جاتا ہے؟

ج: سورۃ الفاتحہ کو۔

س: جامع القرآن کس صحابی کو کہا جاتا ہے؟

ج: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

س: قرآن مجید کے بعد سب سے صحیح ترین کتاب کس کو تسلیم کیا گیا ہے؟

ج: صحیح البخاری

س: صحاح ستہ سے کیا مراد ہے؟

ج: حدیث نبوی کی چھ صحیح ترین کتب۔

س: اصول اربعہ سے کیا مراد ہے؟

ج: فقہ جعفریہ کی چار مشہور مستند دستاویزات حدیث۔

س: صحیفہ صادقہ کے مولف کا نام لکھئے؟

ج: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ۔

س: صحیفہ ابوھریرہ کے دو مخطوطے کہاں سے ملے ہیں؟

ج: دمشق اور برلن سے۔

س: صحیفہ ابوھریرہ مکمل طور پر کس حدیث کی کتاب میں محفوظ ہے؟

ج: مسند امام احمد بن حنبل

س: تدوین حدیث کا ہر شعبہ کب پایہ تکمیل کو پہنچا؟

ج: تیسری صدی ہجری میں۔

س: آپ ﷺ کا نام قرآن مجید میں کتنی بار آیا ہے؟

ج: چار مرتبہ۔

س: آپ ﷺ نے سب سے پہلے کس ملک کا سفر کیا؟

ج: ملک شام کا۔
س: آپ ﷺ نے شام کا سفر کب کیا؟
ج: 583ء میں۔
س: آپ ﷺ نے شام کا دوسرا سفر کب کیا؟
ج: 595ء میں
س: آپ ﷺ نے سب سے پہلے کس جنگ میں شرکت کی؟
ج: جنگ فجار میں۔
س: جنگ فجار کے بعد کون سا معاہدہ ہوا؟
ج: حلف الفضول۔
س: بچوں میں سب سے پہلے کون ایمان لائے؟
ج: حضرت علیؓ
س: قریش کا مقاطعہ آپ نے کب کیا؟
ج: 7نبوی میں۔
س: مدینے کا پہلا وفد جو حج کرنے کے لئے آیا اور حضور پاک ﷺ سے ملاقات کی کتنے افراد پر مشتمل تھا؟
ج: چھ افراد پر۔
س: بیعت عقبہ ثانی میں کتنے افراد شامل تھے؟
ج: 53 افراد۔
س: حضرت محمد ﷺ نے مسجد نبوی کا موذن کسے مقرر کیا؟
ج: حضرت بلالؓ کو۔
س: آپ ﷺ کے مقابلے میں سب سے پہلے کس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا؟
ج: مسیلمہ کذاب نے۔
س: آپ ﷺ نے مکہ سے مدینہ کب ہجرت کی؟
ج: ایک ہجری میں۔
س: آپ ﷺ نے ہجرت کی شام کو کس صحابیؓ کو اپنے بستر پر سلا دیا تھا؟
ج: حضرت علیؓ
س: ہجرت کے وقت آپ ﷺ کی عمر کیا تھی؟
ج: 53 سال۔
س: آپ ﷺ مکہ سے کس تاریخ کو روانہ ہوئے؟
ج: 28 جون 622ء کو۔
س: اسلامی تاریخ کی پہلی مسجد کون سی ہے؟
ج: مسجد قباء
س: مدینہ کا پرانا نام کیا تھا؟
ج: یثرب۔
س: آپ ﷺ کی اونٹنی کس مکان کے سامنے بیٹھی؟

ج: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے۔

س: رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی کی بنیاد کب رکھی؟

ج: ربیع الاول ایک ہجری

س: مدینہ میں آپ ﷺ نے یہودیوں سے ایک معاہدہ کیا تھا وہ کس نام سے مشہور ہے؟

ج: میثاق مدینہ کے نام سے۔

س: جب آپ مدینہ تشریف لائے تو وہاں کون سے دو مشہور قبیلے تھے؟

ج: اوس اور خزرج

س: غزوہ بدر میں اسلامی لشکر کی تعداد کیا تھی؟

ج: 313افراد۔

س: اسلامی لشکر غزوہ بدر کے لئے کب روانہ ہوا؟

ج: گیارہ رمضان المبارک کو۔

س: غزوہ بدر کب ہوا؟

ج: دو ہجری کو۔

س: غزوہ بدر میں ابوجہل کو کس نے قتل کیا؟

ج: دو کم سن بھائیوں معوذ اور معاذ نے۔

س: غزوہ بدر میں کفار کے کتنے افراد مارے گئے؟

ج: 70افراد۔

س: حضرت فاطمہؓ کی شادی کس جلیل القدر صحابی سے ہوئی؟

ج: حضرت علیؓ سے

س: غزوہ احد کب پیش آیا؟

ج: 3 ہجری کو۔

س: غزوہ احد میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

ج: 700 افراد۔

س: غزوہ احد میں مشرکین کی تعداد کتنی تھی؟

ج: 3000 افراد۔

س: اس منافق کا نام بتائیں جو غزوہ احد میں 300افراد لے کر اسلامی لشکر سے الگ ہو گیا۔

ج: عبداللہ بن ابی۔

س: غزوہ احد میں اسلامی لشکر کا پرچم کس صحابی کے سپرد کیا گیا؟

ج: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

س: غزوہ احد میں نبی کریم ﷺ کے کتنے دانت شہید ہوئے؟

ج: چار دانت۔

س: نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر حمزہ کو کیا خطاب دیا؟

ج: سید الشہداء۔

س: 4 ہجری میں نبی کریم ﷺ کے کون سے مشہور نواسے پیدا ہوئے؟

ج: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔
س: غزوہ احزاب کب ہوا؟
ج: 5 ہجری میں۔
س: اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟
ج: تین ہزار
س: غزوہ احزاب میں خندق کس صحابیؓ کے مشورہ سے کھودی گئی؟
ج: حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے۔
س: یہ خندق کتنے میل لمبی تھی؟
ج: تین میل۔
س: غزوہ احزاب میں کفار کے لشکر کی تعداد کتنی تھی؟
ج: دس ہزار
س: غزوہ خندق میں کفار نے مسلمانوں کا کتنے دن تک محاصرہ کئے رکھا؟
ج: ایک ماہ تک۔
س: آپ ﷺ کے ساتھ کتنے صحابہ کرام تھے؟
ج: 1400 صحابہ کرامؓ
س: حدیبیہ کے مقام پر آپ ﷺ نے کس صحابی کو قریش کے ارادوں کو جاننے کے لئے بھیجا تھا؟
ج: حضرت عثمان غنیؓ
س: حضرت عثمان غنیؓ کے متعلق کیا افواہ پھیل گئی تھی؟
ج: یہ کہ قریش نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔
س: اس موقعہ پر حضور پاک ﷺ نے کیا فیصلہ کیا تھا؟
ج: اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنیؓ کا بدلہ لیا جائے گا اس سلسلے میں آپ ﷺ نے مسلمانوں سے بیعت لی۔
س: یہ بیعت کس نام سے مشہور ہوئی؟
ج: بیعت رضوان کے نام سے۔
س: اس موقع پر مسلمانوں اور قریش کے درمیان جو معاہدہ ہوا وہ کس نام سے مشہور ہے؟
ج: صلح حدیبیہ کے نام سے۔
س: آپ ﷺ نے معاہدے کی شرائط لکھنے کے لئے کس صحابیؓ کو مقرر کیا؟
ج: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
س: حدیبیہ میں آپ ﷺ کتنے دن قیام پذیر رہے؟
ج: 22 دن
س: آپ ﷺ عمرۃ القضاء کے لئے کب مکہ روانہ ہوئے؟
ج: 7 ہجری میں
س: آپ ﷺ نے سلاطین کو تبلیغی خطوط کس سن میں لکھے؟
ج: 7 ہجری میں۔
س: مقوقس کی بھجوائی ہوئی کنیزوں میں سے آپ ﷺ نے کس کنیز سے نکاح کیا؟

ج: حضرت ماریہ قبطیہؓ سے۔
س: غزوہ خیبر کب ہوا؟
ج: 7 ہجری میں۔
س: غزوہ خیبر میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟
ج: 1400 افراد۔
س: غزوہ خیبر میں کتنے یہودی مارے گئے؟
ج: 93 یہودی
س: کتنے مسلمان شہید ہوئے؟
ج: 15 مسلمان۔
س: غزوہ خیبر کے موقع پر آپ ﷺ کو زہر دینے والی خاتون کا نام کیا تھا؟
ج: زینب
س: خیبر فتح کرنے کے بعد حضور ﷺ نے کس سے نکاح کیا تھا؟
ج: حضرت صفیہؓ سے۔
س: کفار کی طرف سے صلح حدیبیہ کب کی گئی؟
ج: 8 ہجری میں۔
س: ابوسفیان کی اس صاحبزادی کا کیا نام ہے جو حضور ﷺ کے نکاح میں تھیں؟
ج: ام حبیبہؓ
س: فتح مکہ کے لئے نبی کریم ﷺ کب مدینہ روانہ ہوئے؟
ج: 10 رمضان المبارک 8 ہجری کو۔
س: فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے؟
ج: دس ہزار
س: حضور پاک ﷺ سے ابوسفیان کا کیا رشتہ تھا؟
ج: ابوسفیان حضور ﷺ کے سسر تھے۔
س: آپ ﷺ کس سورت کی تلاوت کر رہے تھے؟
ج: سورۃ فتح کی۔
س: فتح مکہ کے دن آپ نے مکہ والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
ج: آپ ﷺ نے عام معافی کا اعلان کیا۔
س: آپ ﷺ نے اس موقع پر کس کے گھر کو دارالامن قرار دیا؟
ج: ابوسفیان کے گھر کو۔
س: کس صحابیؓ نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے خانہ کعبہ پر چڑھ کر اذان دی؟
ج: حضرت بلالؓ نے۔
س: خانہ کعبہ کی چابیاں نبی کریم ﷺ نے کس صحابی کو دیں؟
ج: حضرت عثمان بن طلحہؓ۔
س: خانہ کعبہ میں کتنے بت نصب تھے؟

ج: 360 بت

س: مکہ فتح کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ نے کتنے روز وہاں قیام کیا؟

ج: 18 دن

س: خانہ کعبہ میں سب سے بڑا بت کون سا تھا؟

ج: ہبل۔

س: فتح مکہ کے بعد کون سا مشہور غزوہ پیش آیا تھا؟

ج: غزوہ حنین

س: سریہ موتہ کب فتح ہوا؟

ج: آٹھ ہجری کو۔

س: سریہ موتہ کا کمانڈر کس صحابی کو مقرر کیا گیا؟

ج: حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کو

س: حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کی شہادت کی صورت میں آپ نے کیا حکم دیا تھا؟

ج: آپ نے یہ حکم دیا تھا کہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کی شہادت کی صورت میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اسلامی لشکر کی کمانڈ کریں گے۔

س: حضرت جعفر بن طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت ہونے پر نبی کریم ﷺ نے کیا حکم دیا تھا؟

ج: نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ حضرت جعفر بن طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کی صورت میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کمانڈ کریں گے۔

س: غزوہ حنین کب پیش آیا؟

ج: آٹھ ہجری میں۔

س: نبی کریم ﷺ حنین کب پہنچے؟

ج: 10 شوال کو۔

س: غزوہ طائف کب ہوا؟

ج: آٹھ ہجری کو۔

س: غزوہ تبوک کب ہوا؟

ج: 9 ہجری کو؟

س: غزوہ تبوک میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

ج: تیس ہزار مجاہدین۔

س: غزوہ تبوک کے موقع پر کس صحابی نے گھر کا سارا مال پیش کر دیا؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے۔

س: کس صحابی نے اس موقع پر گھر کا آدھا سامان پیش کیا؟

ج: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے۔

س: غزوہ تبوک میں دشمن مقابلے پر آیا تھا یا نہیں؟

ج: نہیں۔

س: اسلامی لشکر نے تبوک میں کتنے دن قیام کیا؟

ج: 20 دن

س: غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم ﷺ نے کس مسجد کو گرانے کا حکم دیا؟

ج: مسجد ضرار کو گرانے کا حکم دیا۔

س: 9 ہجری میں اسلام کا کون سا اہم رکن فرض ہوا؟

ج: حج

س: نبی کریم ﷺ نے جو حج ادا کیا اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: حجۃ الوداع۔

س: آپ ﷺ کے ساتھ کتنے لوگ حج کے لئے گئے؟

ج: ایک لاکھ بیس ہزار۔

س: حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے کتنے خطبات دیئے؟

ج: تین خطبات

س: وفات سے قبل نبی کریم ﷺ کتنے دن بیمار ہوئے؟

ج: 13 دن تک۔

س: نبی کریم ﷺ کس اسلامی مہینے میں بیمار ہوئے؟

ج: ماہ صفر

س: نبی کریم ﷺ نے آخری نماز کون سی پڑھی تھی؟

ج: مغرب کی نماز۔

س: اس دنیا میں آپ ﷺ کا آخری عمل کیا تھا؟

ج: مسواک کرنا۔

س: آپ ﷺ کا انتقال کب ہوا؟

ج: 12 ربیع الاول 11 ہجری کو۔

س: نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟

ج: کسی نے نہیں پڑھائی تھوڑے تھوڑے لوگ حجرے میں جاتے اور انفرادی نماز پڑھ کر واپس آجاتے تھے۔

س: آپ ﷺ کو کس زوجہ محترمہ کے حجرے میں دفن کیا گیا؟

ج: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں۔

س: آپ ﷺ کے لئے قبر کس نے تیار کی؟

ج: حضرت ابوطلحہؓ نے

س: حضرت خدیجہ کے خاندان کا نام بتائیں؟

ج: خاندان بنو اسد۔

س: حضرت خدیجہ نے کتنی عمر میں انتقال کیا؟

ج: 65 سال کی عمر میں۔

س: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو قریش نے کیا لقب دیا؟

ج: طاہرہ کا لقب۔

س: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ نے کس سے نکاح کیا؟

ج: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے۔
س: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور نبی کریم ﷺ کی رفاقت کی مدت بتائیے؟
ج: 13 سال۔
س: نبی کریم ﷺ سے نکاح کے وقت حضرت عائشہ کی عمر کیا تھی؟
ج: 9 سال
س: کیا حضرت عائشہ کی اوڑھنی سے غزوہ بدر کا پرچم بنایا گیا تھا؟
ج: جی ہاں۔
س: حضرت عائشہ پر جب تہمت لگائی گئی تو یہ واقعہ کس نام سے مشہور ہوا؟
ج: واقعہ افک کے نام سے۔
س: کس سورت میں اس واقعہ کو بہتان عظیم قرار دیا گیا؟
ج: سورۃ نور میں۔
س: حضرت عائشہ کی عصمت وعفت کی سب سے پہلے کس صحابی نے گواہی دی؟
ج: حضرت زیدؓ نے۔
س: عورتوں میں سب سے پہلے کس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عصمت وعفت کی گواہی دی؟
ج: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ نے۔
س: حضرت عائشہؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟
ج: 200 حدیثیں
س: حضرت عائشہ کا انتقال کب ہوا؟
ج: 58 ہجری میں
س: حضرت عائشہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
ج: حضرت ابوہریرہؓ نے۔
س: حضرت عمر فاروق کی اس بیٹی کا نام بتائیں جو نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آئی؟
ج: حضرت حفصہؓ
س: حضرت حفصہؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
ج: مروان بن الحکم نے۔
س: امہات المومنین میں کن کو پورا قرآن پاک یاد تھا؟
ج: حضرت حفصہؓ اور حضرت ام سلمہؓ کو۔
س: حضرت زینبؓ کا نکاح نبی کریم ﷺ سے کب ہوا؟
ج: 3 ہجری میں۔
س: حضرت زینب خزیمہ کے بعد نبی کریم ﷺ کا نکاح کس سے ہوا؟
ج: حضرت ام سلمہؓ سے۔
س: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بعد نبی کریم ﷺ نے کس عورت سے نکاح کیا؟
ج: حضرت زینبؓ بنت جحش سے۔
س: حضرت زینب کی وفات کب ہوئی؟

ج: 20 ہجری میں۔
س: حضرت زینبؓ بنت جحش کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
ج: حضرت عمر فاروقؓ نے۔
س: حضرت زینب بنت جحش کے بعد نبی کریم ﷺ نے کس سے نکاح کیا تھا؟
ج: حضرت جویریہؓ سے۔
س: حضرت جویریہ کس غزوہ میں گرفتار ہو کر آئی تھی؟
ج: غزوہ بنی مصطلق میں۔
س: غزوہ بنی مصطلق کب ہوا؟
ج: 5 ہجری میں۔
س: اس ام المومنین کا نام بتائیں جس نے غزوہ یرموک میں شرکت کی تھی؟
ج: حضرت جویریہؓ
س: حضرت ام حبیبہؓ سے نبی کریم ﷺ کا نکاح کب ہوا؟
ج: 6 ہجری میں۔
س: نبی کریم ﷺ نے دسواں نکاح کس سے کیا؟
ج: حضرت صفیہؓ سے۔
س: حضرت صفیہ کس یہودی قبیلے کے سردار کی بیٹی تھی؟
ج: بنو قریظہ
س: حضرت صفیہؓ نے کب اسلام قبول کیا؟
ج: نبی کریم ﷺ سے نکاح کے وقت۔
س: حضرت صفیہؓ نے کتنی عمر پائی؟
ج: 57 سال۔
س: حضرت میمونہؓ کا نکاح نبی کریم ﷺ سے کب ہوا؟
ج: 5 ہجری میں
س: نبی کریم ﷺ کے کتنے بیٹے تھے؟
ج: تین بیٹے۔
س: نبی کریم ﷺ کی کنیت کیا تھی؟
ج: ابوالقاسم
س: حضرت عثمانؓ سے حضرت ام کلثومؓ کا نکاح کب ہوا؟
ج: 3 ہجری میں۔
س: نبی کریم ﷺ کے کس صاحبزادے کے القاب طیب اور طاہر ہیں؟
ج: حضرت عبداللہؓ کے۔
س: حضرت فاطمہؓ کا انتقال کب ہوا؟
ج: 11 ہجری میں۔
س: حضرت علیؓ کا نکاح حضرت فاطمہؓ سے کب ہوا تھا؟

ج: 2 ہجری میں۔

س: حضرت امام حسنؓ کب پیدا ہوئے؟

ج: تین ہجری میں۔

س: کیا یہ درست ہے کہ امام حسنؓ کو زہر دے کر شہید کیا گیا؟

ج: جی ہاں درست ہے۔

س: حضرت امام حسینؓ کی شہادت کب ہوئی؟

ج: 10 محرم 61 ہجری میں۔

س: نبی کریم ﷺ نے کس صاحبزادی کو سیدۃ النساء کا لقب دیا تھا؟

ج: حضرت فاطمہؓ

س: کون سے صحابی نبی کریم ﷺ کے منہ بولے بیٹے تھے؟

ج: حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ۔

س: معراج کا واقعہ کب پیش آیا؟

ج: 27 رجب 10 نبوی کو۔

س: کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ واقعہ معراج کے وقت نبی کریم ﷺ کی عمر کیا تھی؟

ج: 51 سال 6 ماہ۔

س: معراج کی رات نبی کریم ﷺ جس جانور پر سوار ہو کر گئے اس کا نام کیا تھا؟

ج: براق۔

س: نبی کریم ﷺ کی معراج کی رات پہلے آسمان پر کس نبی سے ملاقات ہوئی؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام سے۔

س: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کس مقام سے آگے بڑھنے سے معذوری کا اظہار کیا تھا؟

ج: سدرۃ المنتہیٰ

س: نبی کریم ﷺ حضرت یوسف سے کس آسمان پر ملے تھے؟

ج: تیسرے آسمان پر۔

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی کریم ﷺ کو کہاں ملے تھے؟

ج: چھٹے آسمان پر۔

س: حضرت ابراہیم آپ ﷺ کو کہاں ملے تھے؟

ج: ساتویں آسمان پر۔

س: نماز کب فرض ہوئی؟

ج: معراج کے موقع پر۔

س: نبی کریم ﷺ کس رنگ کا لباس سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے؟

ج: سفید رنگ کا لباس۔

س: آپ ﷺ کی انگوٹھی پر کیا کندہ تھا؟

ج: محمد رسول اللہ ﷺ۔

س: نبی کریم ﷺ پینے والی چیزوں میں سب سے زیادہ کیا پسند فرماتے تھے؟

ج: دودھ اور شہد۔

س: نبی کریم ﷺ کی سب سے مشہور تلوار کا نام بتائیں؟

ج: ذوالفقار

س: نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے جس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا اس کا نام بتائیں؟

ج: مسجد قباء

س: حضرت بلال کا انتقال کب ہوا؟

ج: 20 ہجری میں۔

س: نبی کریم ﷺ کے شاعر خاص کون سے صحابی تھے؟

ج: حضرت حسان بن ثابت۔

س: حضرت حسان بن ثابت کا انتقال کب ہوا؟

ج: 40 ہجری میں۔

س: قرآن مجید کے سب سے پہلے کاتب کا نام بتائیں؟

ج: حضرت خالد بن سعیدؓ

س: نبی کریم ﷺ طائف کے سفر کے لئے کب روانہ ہوئے؟

ج: 10 نبوی کو۔

س: طائف میں آباد قبیلے کا نام کیا تھا؟

ج: بنو ثقیف۔

س: نبی کریم ﷺ نے طائف میں کتنے دن قیام کیا؟

ج: دس دن۔

س: کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟

ج: بنو تیم سے۔

س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد کا کیا نام تھا؟

ج: عثمان بن عامر۔

س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی والدہ ماجدہ کا نام بتائیں؟

ج: سلمی بنت صخر بن عامر

س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کا تعلق کس پشت پر جا کر نبی کریم ﷺ سے مل جاتا ہے؟

ج: آٹھویں پشت پر جا کر

س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اصل نام کیا تھا؟

ج: عبداللہ۔

س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کا لقب کیا تھا؟

ج: صدیق اور عتیق۔

س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کنیت بتائیے؟

ج: ابوبکر یا ابوقحافہ

س: حضرت عائشہؓ کی والدہ کا نام بتائیں؟

ج: ام رومان۔
س: ہجرت کے وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ کون سے صحابی تھے؟
ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سب سے پہلے کس غزوہ میں شرکت کی؟
ج: غزوہ بدر میں
س: کیا یہ بات درست ہے کہ غزوہ بدر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نبی کریم ﷺ کے سائبان میں موجود تھے؟
ج: جی ہاں یہ درست ہے۔
س: مسلمانوں کے سب سے پہلے امیر الحجاج کا نام بتائیں؟
ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سب سے پہلے کس نے کی؟
ج: حضرت عمر فاروقؓ نے
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد سے نبوت کا جھوٹا دعوٰی کرنے والی عورت کا نام بتائیں؟
ج: سجاح۔
س: سجاح نے کس جھوٹے نبی سے شادی کی تھی؟
ج: مسیلمہ کذاب سے۔
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کو قرآن جمع کرنے کا مشورہ کس نے دیا تھا؟
ج: حضرت عمر فاروقؓ نے۔
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قرآن مجید جمع کرنے کی ذمہ داری کس کے سپرد کی؟
ج: حضرت زید بن ثابتؓ کے۔
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت کی مدت بتائیے؟
ج: دو سال تین ماہ۔
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ بیمار ہوئے تو آپ کی جگہ نماز کی امامت کون کرواتا تھا؟
ج: حضرت عمر فاروقؓ۔
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کس طرح ہوئی؟
ج: آپؓ کے بیٹے عبدالرحمٰن کا فرمان ہے کہ آپ نے سخت سردیوں کے دنوں میں ٹھنڈے پانی سے نہالیا تھا جس سے آپ کو بخار آ گیا اور پندرہ روز تک بخار میں مبتلا رہنے کے بعد آپ وفات پا گئے۔
س: حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کب ہوئی؟
ج: 13 ہجری کو۔
س: مردوں میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟
ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے۔
س: کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں؟
ج: جی ہاں۔
س: کعبہ میں نبی کریم ﷺ کو کفار کے نرغے سے کس نے چھڑایا؟
ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے۔

س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کہاں دفن ہوئے؟
ج: حضور پاک ﷺ کے پہلو میں
س: کیا نبوت سے پہلے بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نبی کریم ﷺ کے گہرے دوست تھے؟
ج: جی ہاں درست ہے۔
س: نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے کسے دعوت اسلام دی تھی؟
ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ کو۔
س: نبی کریم ﷺ کی امت میں سب سے بہتر شخص کون ہے؟
ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ۔
س: حضرت عمر فاروقؓ کے خاندان کا تعلق قریش کی کس شاخ سے تھا؟
ج: بنو عدی سے۔
س: حضرت عمرؓ کے والد محترم کا نام کیا تھا؟
ج: خطاب بن نفیل
س: حضرت عمر فاروقؓ کا سلسلہ نسب کس پشت پر نبی کریم ﷺ سے مل جاتا ہے؟
ج: آٹھویں پشت پر۔
س: کیا یہ بات درست ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے حضور پاک ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا؟
ج: جی ہاں درست ہے۔
س: سب سے پہلے کس صحابی رسولؐ نے اپنے لئے امیر المومنین کا لقب اختیار کیا؟
ج: حضرت عمر فاروقؓ نے۔
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کس صحابیؓ کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کیا۔
ج: حضرت عمر فاروقؓ کو۔
س: حضرت عمر فاروقؓ کی مدت خلافت بتایئے؟
ج: دس سال چھ ماہ دس دن۔
س: حضرت عمر فاروقؓ کی کتنی عمر ہوئی؟
ج: 63 سال۔
س: حضرت عمر فاروقؓ کے دور حکومت میں ایرانیوں کے خلاف سب سے مشہور جنگ کون سی ہوئی؟
ج: جنگ قادسیہ۔
س: جنگ قادسیہ میں اسلامی لشکر کے سپہ سالار کون تھے؟
ج: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔
س: عہد فاروقؓ کی سب سے ہولناک جنگ کا نام بتائیں؟
ج: جنگ یرموک۔
س: تراویح کی باجماعت نماز کس نے شروع کرائی؟
ج: حضرت عمر فاروقؓ نے۔
س: نمازیوں کو بلانے کے لئے اذان کا مشورہ کس نے دیا تھا؟

ج: حضرت عمر فاروق ؓ نے۔
س: حضرت عمر فاروق ؓ کے دور میں کتنی مسجدیں تعمیر ہوئیں؟
ج: چار ہزار مسجدیں۔
س: کون سے خلیفہ راتوں کو بھیس بدل کر گلیوں کا چکر لگایا کرتے تھے؟
ج: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے۔
س: خفیہ پولیس کا محکمہ کس نے قائم کیا؟
ج: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے۔
س: صحابہ کرام ؓ میں سے کس نے اعلانیہ ہجرت کی؟
ج: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے۔
س: اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے ملکی پیمائش اور مردم شماری کس نے کرائی؟
ج: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے۔
س: حضرت عمر فاروق ؓ نے جو جو نئے شہر آباد کروائے ان کے نام لکھئے؟
ج: بصرہ' کوفہ' بسطاط' اور موصل۔
س: حضرت عمر فاروق ؓ نے فوج کا محکمہ کب قائم کیا؟
ج: 15 ہجری میں۔
س: حضرت عمر ؓ کے عہد خلافت کی مشہور چھاؤنیوں کے نام بتائیے؟
ج: مدینہ، کوفہ، بسطاط، موصل اور دمشق۔
س: مجلس شوریٰ کا باقاعدہ نظام کس خلیفہ نے شروع کیا؟
ج: حضرت عمر فاروق ؓ نے۔
س: حضرت عمر فاروق ؓ کے قاتل کا نام لکھیں؟
ج: ابو لولو فیروز۔
س: حضرت عمر فاروق ؓ پر ابولولو نے کس نماز کی امامت کرواتے ہوئے حملہ کیا؟
ج: فجر کی نماز۔
س: حضرت عمر فاروق ؓ کس دن دفن کئے گئے؟
ج: یکم محرم 24 ہجری۔
س: حضرت عمر فاروق ؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
ج: حضرت صہیب رومی ؓ نے۔
س: حضرت عمر فاروق ؓ نے کس سال سن ہجری جاری کیا؟
ج: عہد خلافت کے اڑھائی سال بعد سولہ ہجری میں۔
س: حضرت عمر ؓ کے دور میں کوفہ کب آباد ہوا؟
ج: 17 ہجری میں۔
س: حضرت عمر فاروق ؓ نے آخری حج کب کیا؟
ج: 23 ہجری میں۔
س: حضرت عثمان غنی ؓ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

ج: بنوامیہ سے۔

س: حضرت عثمان غنیؓ کے والد کا کیا نام تھا؟

ج: عفان۔

س: کیا یہ درست ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ کا نسب حضور پاک ﷺ سے پانچویں پشت میں جا کر مل جاتا ہے؟

ج: جی ہاں۔

س: حضرت عثمان غنیؓ کی کنیت کیا تھی؟

ج: ابوعبداللہ۔

س: حضرت عثمانؓ اور حضرت کلثومؓ کا نکاح کب ہوا؟

ج: ماہ شعبان 7 ہجری میں۔

س: حضرت ام کلثومؓ کا انتقال کب ہوا تھا؟

ج: 9 ہجری میں۔

س: خلفائے راشدین میں دوبارہ ہجرت کرنے والے خلیفہ کا نام بتائیں؟

ج: حضرت عثمان غنیؓ۔

س: حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے پہلے قافلے کا امیر کون تھا؟

ج: حضرت عثمان غنیؓ۔

س: حضرت عثمانؓ کو کس مجلس نے خلیفہ منتخب کیا؟

ج: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف، حضرت سعد ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن عوام، حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

س: حضرت عثمانؓ کی بیعت سب سے پہلے کس نے کی؟

ج: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے۔

س: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت کتنی عمر تھی؟

ج: 78 سال

س: حضرت عثمان غنیؓ کے خلاف سب سے سرگرم شخص کون تھا؟

ج: عبداللہ بن سبا۔

س: حضرت عثمانؓ کی شہادت سے پہلے باغیوں نے کتنے دن تک مدینہ کی ناکہ بندی کی؟

ج: چالیس دن تک۔

س: کس غزوہ میں حضرت عثمانؓ شریک نہیں تھے لیکن نبی کریم ﷺ نے مال غنیمت میں سے انہیں حصہ دیا اور باقیوں کے ساتھ ثواب بھی شامل فرمایا تھا؟

ج: غزوہ بدر۔

س: حضرت عثمانؓ کے دور میں کون سے علاقے فتح ہوئے؟

ج: مشرق میں خراسان اور کابل مغرب میں سکندریہ سوڈان اور تیونس۔

س: حضرت عثمانؓ نے اپنے دور میں کون سی اصطلاحات کیں؟

ج: عطیات میں اضافہ، حرم کعبہ میں توسیع کروائی، مسجد نبوی میں توسیع کروائی۔

س: حضرت علیؓ کے دادا کا نام کیا تھا؟

ج: عبدالمطلب۔

س: حضرت علیؓ کے والد کا نام کیا تھا؟
ج: ابو طالب۔
س: حضرت علیؓ نبی کریم ﷺ کے کیا لگتے تھے؟
ج: حضرت علیؓ آپ ﷺ کے چچازاد اور داماد تھے۔
س: نبی کریم ﷺ کی کون سی بیٹی حضرت علیؓ کے نکاح میں آئی تھی؟
ج: حضرت فاطمہؓ۔
س: حضرت علیؓ کی والدہ کا کیا نام تھا؟
ج: فاطمہ بنت اسد بن ہاشم۔
س: حضرت جعفر طیارؓ حضرت علیؓ کے کیا لگتے تھے؟
ج: حضرت جعفر طیارؓ حضرت علیؓ کے بھائی تھے۔
س: حضرت علیؓ کے کون سے بھائی جنگ موتہ میں شہید ہوئے؟
ج: حضرت جعفر طیارؓ۔
س: نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو کس کنیت سے پکارا تھا؟
ج: ابوتراب۔
س: حضرت علیؓ کی کنیت کیا تھی؟
ج: ابوالحسن۔
س: حضرت علیؓ کے کس بھائی نے نجاشی کے دربار میں تقریر کی تھی؟
ج: حضرت جعفر طیارؓ۔
س: حضرت علیؓ کس عمر میں ایمان لائے؟
ج: 9 سال کی عمر میں۔
س: حضرت علیؓ کا ذریعہ معاش کیا تھا؟
ج: زراعت۔
س: حضرت عمر فاروقؓ کو سن ہجری رائج کرنے کا مشورہ کس نے دیا تھا؟
ج: حضرت علیؓ نے۔
س: صلح حدیبیہ کے کاتب کا نام بتائیں؟
ج: حضرت علیؓ۔
س: حضرت علیؓ آشوب چشم کا شکار تھے نبی کریم نے ان کی آنکھوں کا کیا علاج کیا؟
ج: آپؐ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں پر لگایا تو ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔
س: حضرت علیؓ عام طور پر کس قسم کا لباس زیب تن کرتے تھے؟
ج: سادہ اور صاف کپڑے اور سیاہ عمامہ۔
س: جنگ صفین کن دو صحابہ کرامؓ کے درمیان ہوئی؟
ج: حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان۔
س: جنگ جمل کن فریقین کے درمیان ہوئی؟
ج: حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کے درمیان۔

س: حضرت علیؓ کی خلافت کی مدت کتنی تھی؟
ج: 4 سال 8 ماہ 24 دن۔
س: حضرت علیؓ نے مدینہ منورہ کو چھوڑ کر کس جگہ کو اپنا دار الخلافہ بنایا؟
ج: کوفہ کو۔
س: حضرت علیؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کی بجائے کس کو شام کا گورنر مقرر کیا؟
ج: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو۔
س: جنگ جمل میں حضرت علیؓ کی فوج کی تعداد کتنی تھی؟
ج: بیس ہزار۔
س: جنگ صفین میں کون سا گروہ کھل کر سامنے آیا؟
ج: خوارج
س: عبدالرحمٰن بن ملجم نے آپ رضی اللہ عنہ کو کب شہید کیا؟
ج: 40 ہجری میں۔
س: آپؓ شہادت کے وقت کہاں تھے؟
ج: کوفہ کی جامع مسجد میں۔
س: حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کیوں کہا جاتا ہے؟
ج: اس لئے کہ آپ علیہ السلام نے کبھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا۔
س: حضرت علیؓ نے کس غزوہ میں شرکت نہیں کی؟
ج: غزوہ تبوک۔
س: حضرت علیؓ کی انگوٹھی پر کون سی عبارت کندہ تھی؟
ج: الملک للہ۔
س: حضرت طلحہؓ نے کس کی ترغیب پر اسلام قبول کیا؟
ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ترغیب پر۔
س: حضرت طلحہؓ نے کس غزوہ میں شرکت نہیں کی لیکن مال غنیمت سے آپ کو حصہ ملا؟
ج: غزوہ بدر۔
س: حضرت طلحہؓ کی عمر شہادت کے وقت کیا تھی؟
ج: تقریباً 64 برس۔
س: ام المومنین حضرت خدیجہؓ سے حضرت زبیر بن العوام کا کیا رشتہ تھا؟
ج: حضرت خدیجہؓ آپؓ کی پھوپھی تھیں۔
س: حضرت عبدالرحمٰن بنؓ عوف کا تعلق کس خاندان سے تھا؟
ج: قریش کے زہری خاندان سے۔
س: جنگ قادسیہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا مقابلہ کس مشہور ایرانی پہلوان سے ہوا تھا؟
ج: رستم سے۔
س: نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے متعلق کیا جملہ کہا تھا؟
ج: نبی کریم ﷺ نے آپؓ سے یہ الفاظ کہے۔"میرے ماں باپ آپ پر قربان"۔

س: حضرت ابوعبیدہ بن الجراح ؓ کا اصلی نام بتایئے؟

ج: حضرت عامر بن عبداللہ۔

س: دربار رسالت سے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح ؓ کو کیا لقب ملا؟

ج: امین الامت۔

س: حضرت ابوعبیدہؓ الجراح نے کتنی عمر میں اسلام قبول کیا؟

ج: 41 سال کی عمر میں۔

س: حضرت ابوعبیدہؓ الجراح کس ملک کے فاتح کی حیثیت سے مشہور ہیں؟

ج: شام کے فاتح کی حیثیت سے۔

س: حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح نے غزوہ بدر میں اپنے کس قریب ترین عزیز کو قتل کر دیا؟

ج: اپنے والد کو۔

س: حضرت امیر حمزہ کی کنیت کیا تھی؟

ج: ابوعمارہ۔

س: حضرت امیر حمزہ نے کب اسلام قبول کیا؟

ج: 2 نبوی میں۔

س: حضرت امیر حمزہ کے خطابات کیا تھے؟

ج: ''اسدالرسول'' سید الشہداء۔

س: حضرت امیر حمزہؓ رشتے میں نبی کریم ﷺ کے کیا لگتے تھے؟

ج: چچا اور رضاعی بھائی۔

س: حضرت امیر حمزہ کو کس نے شہید کیا؟

ج: ایک غلام وحشی نے۔

س: حضرت ابوہریرہ کا اصل نام بتایئے؟

ج: عمیر بن عامر۔

س: حضرت ابوہریرہ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

ج: 5375 احادیث۔

س: حضرت ابوہریرہ کب مسلمان ہوئے؟

ج: غزوہ خیبر کے موقعہ پر 7 ہجری میں۔

س: حضرت ابوہریرہ ﷺ کا نام عمر کس نے رکھا تھا۔

ج: زید بن سہل نے۔

س: حضرت ابوطلحہؓ انصاری کا اصل نام کیا تھا؟

ج: زید بن سہل۔

س: حضرت ابوطلحہؓ نے کتنی احادیث روایت کی ہیں؟

ج: 192 احادیث۔

س: حضرت ایوب انصاریؓ کا اصل نام کیا تھا؟

ج: خالدؓ۔

س: حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے والد کا نام کیا تھا؟

ج: زید۔

س: حضرت ابو ایوب انصاریؓ کس مہم کے دوران فوت ہوئے؟

ج: قسطنطنیہ پر لشکر کشی کے دوران۔

س: حضرت ایوب انصاریؓ کا مزار کہاں ہے؟

ج: قسطنطنیہ میں۔

س: حضرت ابو ذر غفاری کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

ج: بنو غفار سے۔

س: حضرت ابو ذر غفاری کا اصل نام کیا تھا؟

ج: جندبؓ۔

س: حضرت اسامہؓ نے سب سے پہلے کس غزوہ میں شرکت کی؟

ج: فتح مکہ میں۔

س: اسلامی سپہ سالاروں میں حضرت اسامہؓ کو کیا خصوصیت حاصل تھی؟

ج: آپؓ سب سے کم عمر سپہ سالار تھے۔

س: حضرت اسامہؓ کس لقب سے مشہور تھے؟

ج: حبیب الرسولؐ۔

س: حضرت ابن مکتوم کا اصل نام بتایئے؟

ج: عمرو (بعض روایات میں عبداللہ بھی آیا ہے)

س: حضرت انس بن مالکؓ کتنے عرصے تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتے رہے؟

ج: دس سال تک۔

س: حضرت انسؓ بن مالک نے کل کتنی جنگوں میں حصہ لیا؟

ج: آٹھ جنگوں میں۔

س: حضرت انسؓ نے کل کتنی عمر پائی؟

ج: 103 سال۔

س: حضرت ابی بن کعبؓ کو کیا امتیاز حاصل ہے؟

ج: آپؓ انصار میں سب سے پہلے کاتب وحی ہیں۔

س: نماز تراویح کی امامت کے لئے حضرت ابیؓ کو کس نے امام مقرر کیا؟

ج: حضرت عمر فاروقؓ نے۔

س: ابو سفیانؓ کا اصل نام کیا تھا؟

ج: صخر

س: ابو سفیان نے کن جنگوں میں لشکر کفار کی قیادت کی؟

ج: غزوہ احد، خندق۔

س: حضرت ابو سفیانؓ نے کب اسلام قبول کیا۔

ج: فتح مکہ کے بعد۔

س: اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت ابوسفیان نے سب سے پہلے کس غزوہ میں شرکت کی تھی؟
ج: غزوہ حنین۔
س: حضرت ابوسفیانؓ کی کون سی بیٹی ام المومنین کے رتبے پر فائز ہوئی؟
ج: ام حبیبہؓ
س: حضرت ابوسفیانؓ نے کتنی عمر میں وفات پائی؟
ج: 90 سال کی عمر میں۔
س: حضرت ابوسفیانؓ کے کون سے دو بیٹے صحابی تھے؟
ج: حضرت یزید بن ابوسفیانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ۔
س: حضرت ابوالعاص کا اصل نام کیا تھا؟
ج: لقیط
س: حضرت ابوالعاصؓ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی کون سی بہن کے بیٹے تھے؟
ج: حضرت ہالہؓ کے۔
س: حضرت زینب سے ابوالعاصؓ کا نکاح کس نے پڑھایا؟
ج: نبی کریم ﷺ نے۔
س: حضرت ارقمؓ کے مکان کو کیا اہمیت حاصل ہے؟
ج: یہ اسلام کا سب سے پہلا تبلیغی مرکز ہے۔
س: نبی کریم ﷺ نے کس غزوہ میں حضرت ارقمؓ کو تلوار عطا فرمائی؟
ج: غزوہ بدر میں۔
س: حضرت ارقمؓ کا مکان بعد میں کس نام سے مشہور ہوا؟
ج: بیت الخیزران۔
س: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے ایران کا کون سا شہر فتح کیا؟
ج: نصیبین۔
س: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے دور میں نکالی گئی نہر ''نہر ابی موسیٰ'' کہاں واقع ہے؟
ج: کوفہ میں۔
س: حضرت بلالؓ کی کنیت کیا ہے؟
ج: سیدنا۔
س: حضرت بلالؓ کہاں پیدا ہوئے؟
ج: سراۃ مکہ مکرمہ۔
س: حضرت تمیم بن اوس داریؓ کب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے؟
ج: 9 ہجری کو۔
س: حضرت تمیم بن اوس داریؓ کو عورتوں کا امام کس صحابی نے مقرر کیا تھا؟
ج: حضرت عمر فاروقؓ نے۔

س: حضرت جعفر طیارؓ کو طیار کیوں کہا جاتا ہے؟
ج: جنگ موتہ میں آپؓ کے دونوں بازو کٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں جنت میں دو پر عطا کئے جن کے ذریعے آپؓ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں۔ اس سے آپؓ کو طیار کہا جاتا ہے۔
س: مالی معاملات میں حضرت جابر بن عبداللہؓ کو دیگر صحابہ پر کیا تفوق حاصل ہے؟
ج: نبی کریم ﷺ ضرورت کے وقت آپؓ سے قرض لیا کرتے تھے۔
س: حضرت حسانؓ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟
ج: خزرج کی شاخ بنو نجار سے۔
س: حضرت حسانؓ کی کل کتنی عمر ہوئی؟
ج: 120 سال۔
س: حضرت حذیفہؓ نے سب سے پہلے کس غزوہ میں شرکت کی؟
ج: غزوہ احد میں۔
س: 32 ہجری میں حضرت حذیفہؓ نے کس شہر کو فتح کیا؟
ج: آپ رضی اللہ عنہ نے آذربائیجان کو فتح کیا۔
س: حضرت خالد بن ولیدؓ کی کنیت بتائیے؟
ج: ابوسلیمان۔
س: حضرت خالدؓ بن ولید نے کب اسلام قبول کیا؟
ج: 8 ہجری میں۔
س: نبی اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کس جنگ کے موقع پر سیف اللہ کا خطاب دیا؟
ج: جنگ موتہ کے موقع پر۔
س: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہاں مدفون ہیں؟
ج: حمص (شام)
س: حضرت زید بن حارثؓ کا لقب کیا تھا؟
ج: حب رسول ﷺ۔
س: حضرت زید بن حارث نے کتنے برس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گزارے؟
ج: 36 برس۔
س: حضرت زید بن ارقم نے کتنے غزوات میں شرکت کی؟
ج: 17 غزوات میں۔
س: حضرت زید کی عمر انتقال کے وقت کتنی تھی؟
ج: 80 برس۔
س: حضرت سلمان فارسیؓ کا تعلق ایران کے کس شہر سے تھا؟
ج: اصفہان سے۔
س: دربار نبویؐ میں حضرت سلمان فارسیؓ کو کیا لقب ملا؟
ج: سلمان الخیر۔
س: نبی کریم ﷺ نے حضرت سعدؓ بن انصار کو کیا لقب عطا فرمایا؟

ج: سید الانصار۔
س: نبی کریم ﷺ نے سماک ؓ بن خرشہ کو کس جنگ میں تلوار عطا فرمائی تھی؟
ج: غزوہ احد میں۔
س: حضرت صہیب رومی ؓ نے کس خلیفہ راشد کی نماز جنازہ پڑھائی تھی؟
ج: حضرت عمر فاروق ؓ کی۔
س: حضرت صفوان بن امیہ ؓ نے کب اسلام قبول کیا؟
ج: 8 ہجری میں۔
س: حضرت عباس ؓ بن عبدالمطلب نے کتنی عمر پائی؟
ج: 88 برس۔
س: حضرت عمر فاروق ؓ نے حضرت عباس ؓ بن عبدالمطلب کا کتنا وظیفہ مقرر کیا؟
ج: 7 ہزار درہم سالانہ۔
س: حضرت عباس ؓ نے کہاں وفات پائی؟
ج: مدینہ میں۔
س: حضرت عباس ؓ بن عبدالمطلب کو کہاں دفن کیا گیا؟
ج: جنت البقیع میں۔
س: حضرت عمرو ؓ بن العاص نے کس صحابی کے ساتھ اسلام قبول کیا؟
ج: حضرت خالد ؓ بن ولید کے ساتھ۔
س: حضرت عمرو ؓ بن العاص نے کس صحابی کے ساتھ اسلام قبول کیا؟
ج: حضرت خالد ؓ بن ولید کے ساتھ۔
س: مصر کی سب سے پہلی مسجد جو عمرو ؓ بن العاص نے تعمیر کرائی کس نام سے مشہور ہوئی۔
ج: مسجد عمرو ؓ بن العاص کے نام سے۔
س: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو قرآن مجید کی تلاوت میں کیا مقام حاصل ہے؟
ج: انہوں نے پہلی بار مکہ میں سرعام تلاوت قرآن مجید کی تھی۔
س: حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو غزوہ احد میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟
ج: چھوٹا ہونے کے باعث۔
س: حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کی عمر قبول اسلام کے وقت کتنی تھی؟
ج: پانچ سال۔
س: حضرت عمار ؓ بن یاسر کی والدہ کا نام بتایئے؟
ج: حضرت سمیہ ؓ۔
س: حضرت عمار ؓ بن یاسر نے کس جنگ میں شہادت پائی؟
ج: جنگ صفین میں۔
س: کس جنگ میں حضرت عمار ؓ بن یاسر کا ایک کان شہید ہوا تھا؟
ج: جنگ یمامہ میں۔
س: حضرت عبداللہ ؓ بن عباس کو ترجمان القرآن کا لقب کس نے عطا فرمایا؟

ج: حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے۔
س: حضرت عبداللہ بن عباس کون سی ام المومنین کے بھانجے تھے؟
ج: حضرت میمونہؓ کے۔
س: حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کس سریہ میں شہادت پائی؟
ج: سریہ موتہ میں۔
س: حضرت عبداللہؓ بن سلام کا سلسلہ نسب کس نبی سے جا کر ملتا ہے؟
ج: حضرت یوسف علیہ السلام پر۔
س: حضرت عدی بن حاتم طائی نے کس خاتون سے نبی کریم ﷺ کا ذکر سنا اور مسلمان ہو گئے؟
ج: اپنی بہن سفانہؓ بنت حاتم طائی۔
س: حضرت عدی بن حاتم طائی کب ایمان لائے؟
ج: 9 ہجری میں۔
س: وفات کے وقت حضرت عدیؓ بن حاتم کی عمر کیا تھی؟
ج: 120 سال
س: کس غزوہ میں حضرت قتادہؓ بن نعمان کی آنکھ کا ڈھیلا باہر آ گیا تھا اور نبی کریم ﷺ کی دعا سے آنکھ ٹھیک ہو گئی تھی؟
ج: غزوہ احد۔
س: حضرت عبادہؓ بن صامت کو حفاظ میں کیا مقام حاصل تھا؟
ج: حضرت عبادہؓ ان اصحابہ میں شامل تھے جنھوں نے نبی کریم ﷺ کی حیات ہی میں قرآن مجید حفظ کیا تھا۔
س: نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں نے حضرت کعبؓ بن مالک سے کتنے دن کلام نہ کیا؟
ج: پچاس دن۔
س: کس سورۃ میں حضرت کعبؓ کی توبہ کی قبولیت کا ذکر کیا گیا ہے؟
ج: سورۃ توبہ۔
س: حضرت کعبؓ کی توبہ قبول ہوئی تو سب سے پہلے کس صحابیؓ نے آپ ﷺ کو مبارک باد دی؟
ج: حضرت طلحہؓ نے۔
س: حضرت کعبؓ بن مالک کا اصل نام کیا تھا؟
ج: عبداللہ۔
س: حضرت کعبؓ بن مالک نے کتنی عمر پائی؟
ج: 77 سال۔
س: حضرت امیر معاویہؓ کب مسلمان ہوئے؟
ج: فتح مکہ کے دن۔
س: جب حضرت امیر معاویہؓ نے اسلام قبول کیا تو آپؓ کی عمر کیا تھی؟
ج: 25 سال
س: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کو کہاں کا گورنر مقرر کیا؟
ج: شام کا گورنر۔
س: حضرت امیر معاویہؓ نے افریقہ کے کس مشہور شہر کی بنیاد رکھی؟

ج: قیروان۔
س: حضرت امیر معاویہؓ کا نسب کونسی پشت میں نبی کریم ﷺ سے جاملتا ہے؟
ج: پانچویں پشت میں۔
س: حضرت معاذ بن جبلؓ کب مسلمان ہوئے؟
ج: 11 ہجری میں۔
س: حضرت معاذ بن جبلؓ نے کتنی عمر میں اسلام قبول کیا؟
ج: 18 سال کی عمر میں۔
س: حضرت محمد بن طلحہؓ کا اصل نام بتائیے؟
ج: حضرت طلحہؓ بن عبداللہ۔
س: حضرت محمد بن طلحہؓ کا نبی کریم سے کیا رشتہ تھا؟
ج: حضرت محمد بن طلحہؓ نبی کریم ﷺ کے بھانجے تھے۔
س: حضرت محمد بن طلحہ کا مزار کہاں واقع ہے؟
ج: جنت البقیع میں
س: حضرت نعیم بن عبداللہ کا خطاب نحام کیوں مشہور ہوا؟
ج: حضور پاک ﷺ نے ان کی کھنکھار جنت میں سنی تو یہ خطاب دیا۔
س: حضرت نعیم ﷺ نے مدینہ کب ہجرت کی؟
ج: صلح حدیبیہ کے دنوں میں۔
س: حضرت محمد بن طلحہ کی شہادت کس جنگ میں ہوئی؟
ج: جنگ جمل میں۔
س: حضرت معاذ بن جبلؓ کو امام العلماء کیوں کہا جاتا ہے؟
ج: اس لئے کہ قیامت کے دن حضرت معاذ بن جبل علماء کے امام ہونگے۔
س: حضرت معاذ بن جبلؓ سے کتنی روایات مروی ہیں؟
ج: 157 روایات۔
س: حضرت عمروؓ بن العاص نے 13 ہجری میں کون سے علاقے فتح کئے؟
ج: دمشق، فحل اور بیسان۔
س: حضرت عبداللہ بن مسعود ترتیب کے لحاظ سے کون سے مسلمان ہیں؟
ج: چھٹے۔
س: حضرت احرارؓ نے کس جنگ میں دونوں پنڈلیاں کٹ جانے کے باوجود گھٹنوں کے بل جنگ لڑی تھی؟
ج: جنگ یمامہ میں۔
س: حضرت احرارؓ کی اس بہن کا نام بتائیے جو منہ پر نقاب ڈال کر جنگوں میں شریک ہوا کرتی تھیں؟
ج: حضرت خولہؓ بن ازور۔
س: مدینہ میں بسنے والے قبائل کے نام کیا تھے؟
ج: اوس اور خزرج
س: سفر ہجرت پر غار ثور میں آمد کا سال تحریر کریں؟

ج: 27 صفر 13 نبوی 12 ستمبر 622ء

س: ہجرت مدینہ کا سال تحریر کریں؟

ج: یکم ربیع الاول 10 ستمبر 622ء

س: حضرت آمنہؓ کا انتقال کب ہوا؟

ج: 6 عام الفیل۔

س: حرب فجار کے نام کی وجہ کیا ہے؟

ج: یہ لڑائی حرام مہینوں میں لڑی گئی۔

س: حضور ﷺ سب سے پہلے کس معاہدے میں شریک ہوئے؟

ج: حلف الفضول۔

س: فترالوحی سے کیا مراد ہے؟

ج: وحی کا رک جانا۔

س: پہلے اسلامی مرکز کا کیا نام تھا؟

ج: دارارقمؓ

س: آپ ﷺ کے کون سے چچا اور چچی آپ ﷺ کے دشمن تھے؟

ج: ابولہب اور ام جمیل۔

س: آپ ﷺ کے کون سے چچا آپ ﷺ کے دودھ کے ہم شریک تھے اور ہم عمر تھے؟

ج: حضرت حمزہؓ

س: وادی عقبہ میں کتنے اہل مدینہ نے اسلام قبول کیا؟

ج: چھ افراد نے۔

س: مدینہ کے کن دو بڑے سرداروں نے اسلام قبول کیا؟

ج: سعدؓ بن معاذ ؓ اور سعدؓ بن عبادہ۔

س: حضرت ایوب انصاری کس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے؟

ج: بنونجار۔

س: حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کس سال ہوئی؟

ج: 9 ربیع الاول عام الفیل 22 اپریل 671ء

س: بعثت نبوی کا سال تحریر کریں؟

ج: 12 فروری 610ء

س: حضرت خدیجہؓ سے آپ ﷺ کی شادی کب ہوئی؟

ج: 596ء

س: کوہ صفا پر آپ ﷺ کے خطبے کا سال تحریر کریں؟

ج: 613ء

س: بیعت عقبہ اولیٰ کب ہوئی؟

ج: 12 نبوی 621 کو۔

س: بیعت عقبہ ثانیہ میں حضور ﷺ کے ساتھ کون سے چچا تھے؟

ج: حضرت عباسؓ

س: واقعہ معراج کب ظہور پذیر ہوا؟

ج: 27 رجب 10 نبوی 620ء کو۔

س: مدینہ منورہ آمد کا سال تحریر کریں؟

ج: 8 ربیع الاول 13 نبوی ستمبر 622ء۔

س: عرب بائدہ سے کیا مراد ہے؟

ج: عرب کے قدیم باشندے۔

س: حضرت حلیمہ سعدیہ کس قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں؟

ج: بنو سعد قبیلہ سے۔

س: غلاموں میں سب سے پہلے کون اسلام لائے؟

ج: حضرت زید بن حارثؓ۔

س: شعب ابی طالب کا محاصرہ کتنے برس جاری رہا؟

ج: تین برس۔

س: حضرت عبدالمطلب کا اصل نام کیا تھا؟

ج: شیبہ۔

س: مدینہ میں حضور ﷺ نے سب سے پہلا کام کیا کیا؟

ج: مسجد نبوی کی تعمیر۔

س: مدینہ کے یہود کے قبائل کے نام کیا تھے؟

ج: بنو نضیر، بنو قینقاع اور بنو قریظہ۔

س: پہلی ہجرت حبشہ میں کتنے لوگ شریک تھے۔

ج: 12 مرد اور چار عورتیں۔

س: نجاشی کے دربار میں کس مسلمان نے تقریر کی؟

ج: حضرت جعفر بن ابو طالبؓ نے۔

س: ہجرت مدینہ کے بعد خانہ کعبہ کب بنا؟

ج: 16 ماہ بعد۔

س: دنیا کا پہلا تحریری دستور کسے کہتے ہیں؟

ج: میثاق مدینہ کو۔

س: کس قبیلہ نے سب سے پہلے میثاق مدینہ کی خلاف ورزی کی؟

ج: بنو قینقاع نے۔

س: مسجد نبوی کی تعمیر اور میثاق مدینہ کا سال لکھیں۔

ج: 1ھ 622ء

س: آپ ﷺ کس دن مدینہ روانہ ہوئے؟

ج: پیر کے دن۔

س: عرب نے ستارہ پرستی کا رواج کہاں سے کیا؟

ج: بائبل سے۔
س: غار ثور مکہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟
ج: 5 میل کے فاصلہ پر۔
س: حضور ﷺ نے غار ثور میں کتنے دن قیام کیا؟
ج: تین دن۔
س: غار ثور میں قریش کی خبریں کون لاتا تھا؟
ج: حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ۔
س: حضرت عبداللہؓ نے کہاں وفات پائی؟
ج: مدینہ میں۔
س: ام ایمن کا اصل نام کیا تھا؟
ج: برکت۔
س: حضور ﷺ کے سگے چچا کون تھے؟
ج: حضرت ابوطالب، حضرت زبیر۔
س: اسلامی سکہ کا اجراء کب ہوا؟
ج: 75t76ھ۔
س: اسلام کی پہلی مسجد کہاں بنی؟
ج: قباء کے مقام پر مسجد قباء۔
س: انصار کا پیشہ کیا تھا؟
ج: کھیتی باڑی۔
س: مسجد نبوی کے ساتھ جو چبوترہ بنایا گیا اسے کیا کہتے ہیں؟
ج: "صفہ"۔
س: قریش نے حضور ﷺ کی گرفتاری کے لئے کتنے اونٹ مقرر کئے؟
ج: سو اونٹ۔
س: چاہ زمزم کا سراغ کس نے لگایا؟
ج: حضرت عبدالمطلب نے۔
س: صلح حدیبیہ میں قریش کی طرف سے کس نے شرائط طے کیں؟
ج: سہیل بن عمرو۔
س: صلح حدیبیہ کس کا دیباچہ تھا؟
ج: فتح مکہ کا۔
س: اصحاب صفہ کی مجموعی تعداد کتنی تھی؟
ج: 400
س: قریش کی تجارتی ناکہ بندی کب ختم ہوئی؟
ج: صلح حدیبیہ کے بعد۔
س: مدینہ میں حضور ﷺ کے میزبان کون تھے؟

ج: حضرت ابوایوب انصاریؓ

س: اہل صفہ کے سردار کون تھے؟

ج: حضرت ابوذر غفاریؓ۔

س: منافقین کے سردار کا کیا نام تھا؟

ج: عبداللہ بن ابی۔

س: کس سے اسلامی ریاست کی بنیاد پڑی؟

ج: میثاق مدینہ سے۔

س: آپ ﷺ نے کس کو مدینہ میں اسلام کی تبلیغ کے لئے روانہ کیا؟

ج: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو۔

س: عرب کا مشہور میوہ کون سا ہے؟

ج: کھجور۔

س: رب کے خانہ بدوش قبائل کیا کہلاتے ہیں؟

ج: بدو۔

س: مجھ کو یہود کی آسمانی کتاب تورات میں کیا نام دیا گیا؟

ج: عکاف۔

س: مکہ کے پاس ہر سال جو میلہ لگتا ہے اس کا کیا نام ہے؟

ج: عکاظ۔

س: مکہ کی مجلس مشاورت کی عمارت کا کیا نام تھا؟

ج: دارالندوہ۔

س: آپ ﷺ نے اعلانیہ تبلیغ کی ابتداء کہاں سے کی؟

ج: کوہ صفاء سے۔

س: نجاشی کا اصل نام کیا تھا؟

ج: "اصحمہ"

س: حضرت عبدالمطلب کے کتنے بیٹے تھے؟

ج: 12 بیٹے۔

س: تکمیل دین کی بشارت کس موقع پر دی گئی؟

ج: حجتہ الوداع کے موقع پر۔

س: حجتہ الوداع کا سال تحریر کریں۔

ج: ذوالحج 10 ہجری مارچ 632ء۔

س: غزوہ بدر کا سال تحریر کریں۔

ج: 17 رمضان المبارک 624ء۔

س: غزوہ بدر ثانی کب ہوا؟

ج: رجب 4 ہجری کو۔

س: غزوہ احد کا سال تحریر کریں۔

ج: 7شوال 3ہجری 625ء۔

س: غزوہ خندق کب ہوا؟

ج: 627ء 31مارچ۔

س: غزوہ بنو نضیر کب ظہور پذیر ہوا؟

ج: ربیع الاول 4ہجری کو۔

س: غزوہ خیبر کب ہوا؟

ج: محرم 7ہجری جون 625ء میں۔

س: سلاطین کو دعوت اسلام کب دی گئی؟

ج: محرم 7ہجری کو۔

س: جنگ موتہ کب ہوئی؟

ج: جمادی الاول 8ہجری کو۔

س: فتح مکہ کا واقعہ کب پیش آیا؟

ج: 20رمضان 8ہجری کو۔

س: غزوہ تبوک کا سال تحریر کریں۔

ج: رجب 9ہجری نومبر 630ء۔

س: حضرت فاطمہؓ کی وفات کا سال تحریر کریں۔

ج: شعبان 11ہجری۔

س: مسلمہ کذاب کا قتل کب ہوا؟

ج: شعبان 2ہجری کو۔

س: جنگ قادسیہ کب لڑی گئی؟

ج: شوال 15ہجری کو۔

س: مدائن پر قبضہ کب ہوا؟

ج: صفر 6ہجری کو۔

س: جنگ یرموک کب لڑی گئی؟

ج: جمادی الثانی 5ہجری کو۔

س: فتح بیت المقدس کب ہوئی؟

ج: رجب 16ہجری کو۔

س: قحط حجاز کا سال تحریر کریں؟

ج: 8ہجری۔

س: خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سال تحریر کریں۔

ج: ربیع الاول 11ہجری کو۔

س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کا سال تحریر کریں؟

ج: 21جمادی الثانی 13ہجری تا ذوالحج 23ہجری۔

س: حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کا دور کب سے کب تک ہے؟

ج: جمادی الثانی 13 ہجری تا ذوالحج 23 ہجری۔
س: حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کا دور کب سے کب تک ہے؟
ج: محرم 24 ہجری تا 18 ذوالحجہ 35 ہجری تک۔
س: محاصرہ کب ختم ہوا؟
ج: صفر 64 ہجری۔
س: حضرت معاویہ ثانی بن یزید کی خلافت کا سال تحریر کریں۔
ج: ربیع الاول 64 ہجری تا رمضان 64 ہجری تک۔
س: مختار ثقفی کا کوفہ پر قبضہ کب ہوا؟
ج: ربیع الاول 66ھ کو۔
س: حضرت عبداللہ بن زبیر کی خلافت کا سال لکھئے۔
ج: ربیع الاول 64 ہجری تا جمادی الثانی 73 ہجری۔
س: عبداللہ بن زیاد کا قتل کب ہوا؟
ج: محرم 67 ہجری۔
س: عبدالملک بن مروان کی خلافت کا سال تحریر کریں۔
ج: رمضان 65 ہجری تا شوال 86 ہجری۔
س: کوفہ پر عبدالملک کا قبضہ کب ہوا؟
ج: ذوالحج 72 ہجری کو۔
س: طارق بن زیاد کا اندلس پر حملہ کب ہوا؟
ج: 8 رجب 92 ہجری۔
س: حجاج بن یوسف کی پیدائش کب ہوئی؟
ج: 41ھ
س: حجاج بن یوسف گورنر کب بنا؟
ج: 95ھ۔
س: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کا سال لکھئے۔
ج: صفر 99ھ تا 25 رجب 101 ہجری۔
س: ہشام بن عبدالملک کی خلافت کا سال لکھئے۔
ج: شعبان 105 تا ربیع الثانی 125ھ۔
س: ابومسلم خراسانی کا خروج کب ہوا؟
ج: 25 رمضان 129ھ۔
س: ابوالعباس بن محمد کی بیعت خلافت کب ہوئی؟
ج: 12 ربیع الاول 132ھ۔
س: غزوہ احد میں تیراندازوں کے دستے کے سردار کا کیا نام تھا؟
ج: عبداللہ بن جبیرؓ۔
س: فتح قبرص کب ہوئی؟

ج: محرم 28 ہجری کو۔
س: حضرت علیؓ کے دورِ خلافت کا سال لکھئے۔
ج: 24 ذی الحج 35 ہجری تا 17 رمضان 40 ہجری تک۔
س: جنگ جمل کب لڑی گئی؟
ج: جمادی الثانی 36 ہجری کو۔
س: جنگ صفین کب لڑی گئی۔
ج: محرم 37ھ کو۔
س: شہادت علی کا سال تحریر کریں۔
ج: 20 رمضان 40 ہجری۔
س: حضرت امام حسنؓ کی خلافت سے دستبرداری کب ہوئی؟
ج: ربیع الاول 41ھ کو۔
س: بصرہ پر حضرت عائشہؓ کا قبضہ کب ہوا؟
ج: صفر 35 ہجری کو۔
س: امیر معاویہؓ کی خلافت کا سال تحریر کریں۔
ج: شوال 41 تا رجب 60 ہجری (661ء تا 688ء)
س: طارق زیاد کی وفات کا سال تحریر کریں۔
ج: 53ھ۔
س: فتح کابل کا سال تحریر کریں؟
ج: ربیع الاول 44 ہجری۔
س: یزید کے لئے بیعت عام کا سال کون سا تھا؟
ج: 56 ہجری۔
س: حضرت سعد بن ابیؓ وقاص کی وفات کا سال لکھیں۔
ج: محرم 55 ہجری۔
س: یزید بن معاویہ کب تخت نشین ہوا؟
ج: رجب 60 ہجری 688ء کو۔
س: سانحہ کربلا کب پیش آیا؟
ج: 10 محرم 61 ہجری۔
س: بین الاقوامی جنگ بدر کس کو کہا جاتا ہے؟
ج: جنگ موتہ کو۔
س: آپ ﷺ کے آخری غزوہ کا کیا نام تھا؟
ج: غزوہ تبوک۔
س: حج کب فرض ہوا؟
ج: 10 ہجری کو۔
س: انصار مدینہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کتنی نمازوں کی امامت کی؟

ج: ستر نمازوں کی۔

س: انصار مدینہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سب سے پہلے کس نے کی؟

ج: حضرت بشیر بن سعدؓ

س: ایران کے کس بادشاہ نے نامہ رسالت کی توہین کی؟

ج: خسرو پرویز نے۔

س: مصر کے فاتح کون تھے؟

ج: حضرت عمرو بن العاصؓ۔

س: سن ہجری کا آغاز کس دور سے شروع ہوا؟

ج: حضرت عمر فاروقؓ کے دور سے۔

س: حضرت عثمانؓ نے کون سا کنواں خرید کر وقف کر دیا تھا؟

ج: بیئر رومہ۔

س: حضرت عثمانؓ کے دور میں فتنہ کس نے پھیلایا؟

ج: عبداللہ بن سبا۔

س: حضرت علیؓ کے قاتل کا نام لکھیں؟

ج: عبدالرحمان ابن ملجم۔

س: کس خلیفہ نے جنگ کر کے خلافت حاصل کی؟

ج: مروان بن حکم نے۔

س: کس نے عربی کو دفتری زبان قرار دیا؟

ج: عبدالملک بن مروان بن حکم۔

س: حضرت خالدؓ بن ولید سب سے پہلے کس جنگ میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوئے؟

ج: جنگ موتہ میں۔

س: حضرت ابوسفیان نے کس کی وساطت سے اسلام قبول کیا؟

ج: حضرت عباسؓ کی وساطت سے۔

س: محاصرہ طائف کتنے دن رہا؟

ج: 20 دن۔

س: اسلام میں پہلے امیر حج کون تھے؟

ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ

س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کا لقب کیا تھا؟

ج: صدیق اور عتیق۔

س: حضرت ابوبکرؓ قریش کی کس شاخ سے تعلق رکھتے تھے؟

ج: بنو تمیم سے۔

س: کس کے دور سے ایران اور روم کی لڑائیوں کا سلسلہ شروع ہوا؟

ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور سے۔

س: حضرت عثمانؓ کے مکان کا محاصرہ کتنے دن رہا؟

ج: چالیس دن۔

س: حضرت علیؓ نے کس غزوہ میں شرکت نہیں کی؟

ج: غزوہ تبوک میں۔

س: جنگ نہروان کن کے درمیان لڑی گئی؟

ج: حضرت علیؓ اور خوارج کے درمیان

س: عربی زبان پر نقطے کس نے لگائے؟

ج: حجاج بن یوسف نے۔

س: کس لڑائی نے بنوامیہ کی حکومت کا خاتمہ کیا؟

ج: حجاج بن یوسف۔

س: حضرت عباس بن عبدالمطلب کب پیدا ہوئے اور کب فوت ہوئے؟

ج: 619تا687ء

س: علی بن عبداللہ بن عباس کی پیدائش اور وفات کا سال تحریر کریں۔

ج: 82ہجری تا129ہجری۔

س: امام زین بن علی بن حسینؓ کی بغاوت اور شہادت کا سال لکھیں؟

ج: 122ہجری۔

س: بنوعباس کا اقتدار کب سے کب تک ہے؟

ج: 132ھ تا656ھ

س: عباسیوں کی خفیہ دعوت کا آغاز کب ہوا؟

ج: 108ھ۔

س: ابو مسلم خراسانی نے علم بغاوت کب بلند کیا؟

ج: 25رمضان129ھ کو۔

س: ابوالعباس کی پیدائش کب ہوئی؟

ج: 104ھ۔

س: ابوالعباس کی بیعت خلافت کوفہ کب ہوئی؟

ج: 12ربیع الاول132ہجری۔

س: السفاح کی وفات کب ہوئی؟

ج: 95ھ۔

س: ابوجعفر المنصور کی پیدائش کب ہوئی؟

ج: 95ھ۔

س: ابوجعفر کب خلیفہ بنا؟

ج: 136ھ۔

س: خلیفہ ہارون الرشید نے رومیوں کے خلاف جہاد کی قیادت کب کی؟

ج: 195ھ

س: ہارون الرشید کی پیدائش کب ہوئی؟

ج: 148ھ۔

س: ابوجعفر کی وفات اور مہدی کی تخت نشینی کب ہوئی؟

ج: 158ھ۔

س: مہدی کی وفات اور ہادی کی تخت نشینی کب ہوئی؟

ج: 170ہجری۔

س: ہارون کی وفات کب ہوئی؟

ج: 193ھ۔

س: خالد برمکی کی وفات کب ہوئی؟

ج: 166ھ

س: یحییٰ برمکی وزیر کب مقرر ہوا اور بغداد میں کاغذ سازی کا پہلا کارخانہ کب قائم ہوا؟

ج: 178ھ

س: امین اور مامون کے درمیان جنگ کا آغاز کب ہوا؟

ج: 195ھ۔

س: امین الرشید کا قتل کب ہوا؟

ج: محرم 198ھ ہجری۔

س: معتصم باللہ کی وفات اور واثق باللہ کی تخت نشینی کا سال تحریر کریں؟

ج: 227ہجری۔

س: سلطان صلاح الدین ایوبی کی پیدائش بمقام تکریت کب ہوئی؟

ج: 532ھ۔

س: بنو عباس کو کس نسبت سے عباسی کہا جاتا ہے؟

ج: حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔

س: خلیفہ مروان ثانی نے کس کو فوجی کمک نہ دی؟

ج: نصر بن سیار کو۔

س: ابو مسلم بغاوت کا آغاز کب ہوا؟

ج: خراسانی کے ایک قصبہ سے۔

س: عباسی تحریک کس کے نام پر اٹھی؟

ج: اہل بیت نبوی ﷺ۔

س: عباسی تحریک کا خفیہ اور اجراء کس کی نامزدگی سے ہوا؟

ج: محمد بن علی عباسی۔

س: ابو مسلم نے عباسی خلافت کے قیام کے لئے کتنے آدمیوں کا خون کیا؟

ج: چھ لاکھ افراد کا خون۔

س: جعفر برمکی کے بعد کون وزیر بنا۔

ج: فضل بن ربیع۔

س: مامون الرشید کا پہلا وزیر کون تھا؟

ج: فضل بن سہل۔

س: مامون الرشید نے کسے اپنا جانشین بنایا؟

ج: امام علی رضا۔

س: مامون کہاں فوت ہوا؟

ج: طرطوس میں۔

س: معتصم نے بغداد کی کس جگہ کو دار الحکومت بنایا؟

ج: سامرا کو۔

س: عباسی عہد میں سب سے کم دور خلافت کس کا تھا؟

ج: مہدی باللہ تقریباً گیارہ ماہ۔

س: اسپین کی فتح کا سہرا کس کے سر ہے؟

ج: طارق بن زیاد اور موسیٰ بن نصیر کے سر پر۔

س: بدر کے قیدیوں کو رہا کرنے کا مشورہ کس نے دیا؟

ج: حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے

س: غزوہ احزاب میں خندق کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی کتنی تھی؟

ج: 3 ہزار گز لمبائی 10 گز چوڑائی اور پانچ گز گہرائی تھی۔

س: غزوہ تبوک کا دوسرا نام بتائیں؟

ج: غزوہ جیش العسرۃ

س: کس مدعی نبوت نے آپ ﷺ سے ملاقات کی؟

ج: مسلیمہ کذاب نے۔

س: جنگ قادسیہ میں مسلمان کمانڈر کون تھے؟

ج: سعد بن ابی وقاص ؓ

س: کس اموی گورنر نے مدینہ آتے ہی شوریٰ قائم کی؟

ج: عمر بن عبد العزیز ؒ نے۔

س: بنو امیہ کے کس خلیفہ نے سب سے کم عرصہ حکومت کی؟

ج: ابراہیم بن ولید نے چار ماہ حکومت کی۔

س: بنو امیہ نے کل کتنا عرصہ حکومت کی؟

ج: تقریباً 90 برس۔

س: بنو عباس نے کتنی ہجری تک حکومت کی؟

ج: 508 ہجری تک۔

س: چنگیز خان کا اصل نام کیا تھا؟

ج: منگولیا۔

س: تارتاریوں کا اصل نام کیا تھا؟

ج: منگولیا۔

س: تارتاریوں کی خوارزم شاہ کے ساتھ پہلی لڑائی کب ہوئی؟

ج: 1217ء

س: بنو عباس کے دور میں علم الکلام کے بانی کون تھے؟

ج: معتزلہ

س: علم الکلام کے ذریعے ابوالحسن نے کس کی نفی کی؟

ج: معتزلہ عقائد کی۔

س: حضرت عباس کتنے برس کی عمر میں فوت ہوئے؟

ج: 90 برس کی عمر میں۔

س: محمد بن عباسی کی قیادت میں عباسی تحریک کا سب سے بڑا اجتماع کس اموی خلیفہ کے دور میں ہوا؟

ج: حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد میں

س: برامکہ کا وطن کون سا تھا؟

ج: بلخ۔

س: خلافت عباسیہ کا پہلا نائب السلطنت کون بنا؟

ج: ترک جرنیل اشناس۔

س: اسماعیلی فرقہ کا بانی کون تھا؟

ج: امام محمد بن اسماعیل

س: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کس کے شاگرد تھے؟

ج: امام شافعی کے شاگرد۔

س: امام مالک نے کس دور میں موطا لکھی؟

ج: ابو جعفر المنصور کے دور میں۔

س: کس فقیہ امام کو ابو جعفر منصور نے نظر بند کیا اور وہ فوت ہو گیا؟

ج: امام ابو حنیفہ۔

س: کس عباسی خلیفہ نے عالم اسلام کے روحانی پیشوا ہونے کا دعویٰ کیا؟

ج: ابو جعفر المنصور۔

س: آل برامکہ کے جد امجد کا تعلق کس مذہب سے تھا؟

ج: بدھ مذہب سے۔

س: عباسی حکومت کے زوال کا آغاز کس دور سے ہوا؟

ج: متوکل علی اللہ۔

س: ابوالعباس کی مدت خلافت کتنی تھی؟

ج: 4 سال 8 ماہ۔

س: ابو جعفر منصور کو بغداد برباد کرنے کا مشورہ کس نے دیا؟

ج: خالد برمکی نے۔

س: عباسیوں کا دور زوال کتنے برس جاری رہا؟

ج: 400 برس

س: عباسی دور کے مشہور کیمیادان کون تھے؟

ج: ابونصر فارابی محمد زکریا رازی۔

س: صلیبی جنگوں کا آغاز کس خلیفہ کے دور سے ہوا؟

ج: مستظہر اللہ۔

س: پہلی صلیبی جنگ کب شروع ہوئی؟

ج: 490ھ تا 545ھ

س: دوسری صلیبی جنگ کب شروع ہوئی؟

ج: 545ھ تا 592ھ

س: جابر بن حیان کس کا ماہر تھا؟

ج: علم کیمیاء کا۔

س: دوربین کس نے ایجاد کی؟

ج: ابوالحسن نے۔

س: عباسیوں کی خفیہ دعوت کا آغاز کب ہوا؟

ج: 718ھ

س: بوعلی سینا کب پیدا ہوئے؟

ج: 980ھ میں۔

س: القانون فی الطب کس کی کتاب ہے؟

ج: بوعلی سینا کی۔

س: المسند کس کی تصنیف ہے؟

ج: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی۔

س: شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی پیدائش کا سال تحریر کریں۔

ج: 26 جون 1964ء

س: حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے اپنا مرکز کہاں بنایا؟

ج: لاہور میں۔

س: حضرت مجدد الف ثانی نے رام اور رحیم کے بارے میں کیا کہا؟

ج: انہوں نے واضح کیا کہ یہ دونوں ایک نہیں ہو سکتے کیونکہ رام مخلوق اور رحیم خالق ہے۔

س: شیخ احمد سرہندی کی وفات کا سال لکھیے۔

ج: 30 دسمبر 1766ء۔

س: تحریک مجاہدین کے بانی کون تھے؟

ج: سید احمد صاحب بریلوی۔

س: تحریک مجاہدین کا سن تحریر کریں۔

ج: 1826ء۔

س: ریشمی رومال تحریک کے بانی کا نام بتائیے۔

ج: شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی

س: ریشمی رومال تحریک کیا تھی؟

ج: اس تحریک میں خفیہ پیغامات ریشمی رومال پر لکھ کر ایک دوسرے کو ارسال کئے جاتے تھے۔
س: قائداعظم نے مسلم لیگ کو کب منظم کیا؟
ج: 1937ء کے انتخابات کے بعد۔
س: دارالعلوم دیوبند کی ابتداء کب ہوئی؟
ج: اس دارالعلوم کی ابتداء 1867ء میں ایک مدرسہ کی حیثیت سے دیوبند کی مسجد کی چھت میں ہوئی۔
س: دارالعلوم دیوبند کے بانی کون تھے؟
ج: مولوی فضل الرحمٰن، مولوی ذوالفقار علی اور ملا محمد محمود شامل تھے۔
س: دارالعلوم کی موجودہ حیثیت کیا ہے؟
ج: آج دارالعلوم کے احاطے میں متعدد عمارات بطور درس گاہ اور ہوسٹل موجود ہیں اور دیوبند کے علاوہ برصغیر کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے متعدد مدارس کا الحاق اس دارالعلوم سے ہے جو ان کے امتحانات اور کارگزاری کی نگرانی کرتا ہے۔
س: ندوۃ العلماء کی بنیاد کب رکھی گئی؟
ج: 1984ء میں لکھنؤ میں۔
س: ندوۃ العلماء کے بانی کون تھے؟
ج: مولوی محمد علی کانپوری۔
س: تحریک علی گڑھ کے بانی کون تھے؟
ج: سرسید احمد خان
س: علی گڑھ مدرسہ کی بنیاد کب رکھی گئی؟
ج: 24 مئی 1875ء میں۔
س: آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے خطاب عام کہاں دیا؟
ج: کوہ صفا پر 3 بعثت کو۔
س: شق القمر کا معجزہ کب رونما ہوا؟
ج: 8 نبوی میں۔
س: آنحضرت نے یکم محرم 9 ہجری کو مختلف قبائل سے زکوٰۃ وصول کر کے مدینہ لانے کے لئے کتنے افراد کو مقرر کیا تھا؟
ج: آٹھ افراد۔
س: زکوٰۃ کی فرضیت کے بعد حضور ﷺ نے مدینہ سے زکوٰۃ اور جزیہ اکٹھا کرنے کی ذمہ داری کس کے سپرد فرمائی تھی؟
ج: حضرت عمرؓ کے ذمہ۔
س: آنحضرت ﷺ کے پہلے سریہ کا نام کیا تھا؟
ج: سریہ حمزہ بن عبدالمطلب
س: کون سی خاتون آنحضرت کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع کی اہلیہ تھیں؟
ج: حضرت سلمیٰ
س: 10 ہجری میں شوال میں ایک سات رکنی وفد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام کی سعادت سے بہرہ ور ہوا آنحضرت ﷺ نے اس سات رکنی وفد کے ہر رکن کا پانچ اوقیہ چاندی کا عطیہ مرحمت فرمایا تھا بتایئے اس وفد کا کون قائد تھا؟
ج: حبیب بن عمرو طلائی۔
س: آنحضرت ﷺ اور بنی ہاشم شعب ابی طالب میں محصور کب ہوئے؟

ج: محرم 7 نبوی میں۔

س: آنحضرت ﷺ نے قرآن کی کون سی سورۃ قریش کے ایک مجمع میں سنائی تھی؟ اس سورت کا نام بتایئے۔

ج: سورۃ النجم۔

س: آنحضرت کے اس پھوپھی زاد بھائی کا نام بتایئے جو سن (۹) نبوت میں ایمان لائے اور اسلام لانے والوں میں ان کا گیارھواں نمبر تھا۔

ج: حضرت ابوسلمہؓ عبداللہ۔

س: حضور اکرم ﷺ کی پہرے داری کا شرف کتنے صحابہ کو حاصل رہا؟

ج: آٹھ صحابہ کرام کو۔

س: آنحضرت ﷺ کی قیادت میں دنیا کا اولین تحریری دستور کس سن میں مرتب ہوا؟

ج: سن 1 ہجری میں۔

س: خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی پیٹھ پر اونٹ کی اوجری کس کافر نے رکھی تھی؟

ج: عقبہ بن ابی معیط نے۔

س: حضور اکرم ﷺ کو امین کا لقب کتنے سال کی عمر میں ملا؟

ج: 25 سال کی عمر میں۔

س: حضور اکرم ﷺ مسجد نبوی کے کس دروازے سے اکثر مسجد میں داخل ہوتے؟

ج: باب آل عثمان۔

س: جب حضور ﷺ شعب ابی طالب میں محصور ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

ج: تقریباً 47 سال۔

س: آنحضرت ﷺ نے کس صحابیؓ کو ایک بار یہ حکم دیا تھا کہ جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑ سکے وہ زمین اس کی جاگیر میں شامل ہوگی؟

ج: حضرت زبیرؓ

س: آنحضرت ﷺ عرب کی کس مشہور شاعرہ کا کلام ان کے قبول اسلام کے وقت سنتے تھے اور آپ ﷺ شاباش شاباش فرماتے جاتے تھے؟

ج: حضرت خنساؓ۔

س: حضور اکرم ﷺ نے کل کتنے حج فرمائے؟

ج: صرف ایک حج۔

س: نبوت کے بعد مکہ میں حضور اکرم ﷺ کے قیام کی مدت کتنی رہی؟

ج: تیرہ سال۔

س: حضور اکرم ﷺ سن 6 نبوی میں کس صحابی کے ساتھ خانہ کعبہ کے اندر گئے؟

ج: حضرت عمرؓ کے ساتھ۔

س: حضور ﷺ نے کن چار افراد کے بارے میں فرمایا کہ ان سے قرآن سیکھو؟

ج: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت ابی بن کعبؓ حضرت معاذؓ بن جبل، حضرت سالمؓ مولی ابی حذیفہ۔

س: کس ممتاز عالم دین نے آزاد قبائل میں تحریک ریشمی رومال کے لیے سرتوڑ کوشش کیں؟

ج: مولانا عبیداللہ سندھی۔

س: سید احمد بریلوی سفر جہاد پر کب روانہ ہوئے؟

ج: 7 جنوری 1826ء کو۔

س: تحریک مجاہدین کے آخری امیر کون تھے؟

ج: مولوی فضل الٰہی۔

س: شاہ ولی اللہ کب پیدا ہوئے؟

ج: رجب 1114 ہجری فروری سن 1703ء میں۔

س: صراط مستقیم کس کی تعلیمات کا خلاصہ ہے؟

ج: شاہ ولی اللہ کی۔

س: پانی پت کی لڑائی کا نقشہ کس نے تیار کیا؟

ج: شاہ ولی اللہ نے۔

س: شاہ ولی اللہ کو ان کے والد نے کیا خطاب دیا؟

ج: ولی اللہ۔

س: شاہ ولی اللہ صاحب کی وفات کب ہوئی؟

ج: 1762ء میں۔

س: مسلم لیگ کی بڑی کامیابی کیا تھی؟

ج: مسلم لیگ کو بڑی کامیابی یہ ہوئی کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1909ء میں جداگانہ انتخاب کا اصول تسلیم کر لیا گیا۔

س: مسلم لیگ کے مقاصد کیا تھے؟

ج: برصغیر کے مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی نگہداشت اور ان کی خواہشات کو حکومت کے سامنے پیش کرنا اور مسلمانوں کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرنا۔

س: حضور اکرم ﷺ کے لیے سب سے پہلا شاہی تحفہ کس نے بھیجا تھا؟

ج: شاہ حبشہ نجاشی نے۔

س: فتح مکہ کے بعد کس صحابی نے حرم کعبہ کی دیوار کی تصویریں مٹائیں؟

ج: حضرت عمرؓ نے۔

س: کس سن ہجری کو وفدوں کا سال کہا جاتا ہے؟ کیونکہ اس سن ہجری میں سب سے زیادہ وفود نے حضور اکرم ﷺ سے شرف باریابی حاصل کیا۔

ج: سن 9 ہجری کو۔

س: حضور اکرم ﷺ نے یمن کو کتنے حصوں میں تقسیم فرمایا؟

ج: پانچ حصوں میں۔

س: پہلی نماز عید الفطر مسلمانوں نے سن 2 ہجری میں پڑھی بتائیے اس کی امامت کس نے کروائی؟

ج: حضور اکرم ﷺ نے۔

س: آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے کس مسجد کی تعمیر میں بہ نفس نفیس حصہ لیا؟

ج: مسجد قبا کی تعمیر میں۔

س: جب آنحضرت ﷺ نے تبلیغ اسلام کے لئے طائف کا سفر کیا تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر کتنی تھی؟

ج: تقریباً پچاس سال۔

س: حضور اکرم ﷺ کی اسلام کی دعوت سے مدینہ کا پہلا نوجوان کون تھا جو متاثر ہوا؟

ج: سوید بن ثابت۔
س: مسجد نبوی کی جگہ کی قیمت حضور اکرم ﷺ نے کس کے مال میں سے عطا فرمائی؟
ج: حضرت ابوبکرؓ کے مال سے۔
س: سن 9 ہجری میں آنحضرت ﷺ نے کس بادشاہ کی نماز جنازہ پڑھائی؟
ج: شاہ حبش نجاشی کی۔
س: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی کس سورۃ میں معجزہ شق القمر کی گواہی دی ہے؟
ج: سورۃ القمر میں۔
س: حضور اکرم ﷺ شعب ابی طالب میں کس عیسوی سال میں محصور ہوئے تھے؟
ج: ستمبر 615ء میں۔
س: حضور اکرم ﷺ نے کس صحابی کو مدینہ میں قرآن پڑھانے کے لئے بھیجا؟
ج: حضرت مصعب بن عمیرؓ۔
س: حضور اکرم ﷺ نے پہلا امیر حج کس کو بنایا؟
ج: ابوبکر صدیقؓ کو۔
س: مسجد نبوی کی جگہ کس قبیلے کے دو کم سن بچوں کی تھی؟
ج: قبیلہ بنو نجار۔
س: آنحضرت ﷺ نے کل کتنے عمرے کئے؟
ج: چار عمرے
س: عام الوفود (وفدوں کا سال) کہلاتا ہے اس سال حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بہت سے وفود آئے۔ بتائیے کل کتنے وفود آئے؟
ج: تقریباً 36 وفود آئے مگر اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔
س: بتائیے کس سن ہجری میں حضور ﷺ گھوڑے پر سے گر پڑے۔ جس سے دائیں پہلو اور پنڈلی میں خراش آئی تھی؟
ج: سن 9 ہجری میں۔
س: فتح مکہ کے موقع پر حضرت حسنؓ کی عمر کیا تھی؟
ج: پانچ سال۔
س: حضور اکرم ﷺ کے اس پہلے آزاد کردہ غلام کا نام بتائیے جنہیں آپ ﷺ نے ایک لشکر کا سالار مقرر فرمایا تھا؟
ج: حضرت زید بن حارثہ۔
س: محاصرہ طائف کے دوران حضور اکرم ﷺ نے جنگ جاری رکھنے یا نہ رکھنے سے متعلق مشورہ کس سے لیا تھا؟
ج: نوفل بن معاویہؓ سے۔
س: حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں مہتمم خزانہ کون تھے؟
ج: حضرت حدث بن قلیسؓ۔
س: حضور ﷺ تبلیغ اسلام کے لئے طائف کے سفر کے لئے کس سن عیسوی میں روانہ ہوئے؟
ج: فروری 619ء
س: حضور اکرم ﷺ اور بنی ہاشم کو جس عہد نامے کی بناء پر محصور ہونا پڑا وہ کس نے لکھا تھا؟
ج: منصور بن عکرمہ نے۔

س: مسجد نبوی کی جگہ کی قیمت حضور ﷺ نے کتنی ادا فرمائی تھی؟
ج: دس دینار طلائی۔
س: یہ الفاظ کس کے ہیں "خدا کی قسم جب تک حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہوں گا نہ کھانا کھاؤں گا اور نہ پانی پیوں گا"۔
ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے الفاظ تھے۔
س: حضور اکرم ﷺ نے مسجد نبوی کی بنیاد کب رکھی؟
ج: ربیع الاول سن 1 ہجری میں۔
س: عہد نبویؐ میں عاصل کی کتنی قسمیں تھی؟
ج: پانچ قسمیں۔
س: وہ پہلے شہید کون تھے جن کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے پڑھائی؟
ج: حضرت حمزہؓ۔
س: حضور اکرم ﷺ نے رشتہ مواخات میں اپنا بھائی کس کو بنایا؟
ج: حضرت علیؓ کو
س: حضور اکرم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان رشتہ اخوت قائم کرنے کے لئے انہیں کس صحابی کے مکان میں جمع کیا؟
ج: حضرت انسؓ بن مالک کے مکان میں۔
س: قرآن مجید کے پہلے حافظ کون تھے؟
ج: حضور اکرم ﷺ۔
س: بتایئے کہ آپ شعب ابی طالب میں کتنے عرصہ تک رہے؟
ج: تین سال تک۔
س: کس سن ہجری میں حضور اکرم ﷺ نے غابہ کی جھاؤ کی لکڑی سے منبر تیار کرایا؟
ج: سن 8 ہجری میں۔
س: سن 10 ہجری میں رمضان المبارک میں حضور اکرم ﷺ کتنے دن اعتکاف میں بیٹھے؟
ج: بیس دن
س: کل صبح پہلا شخص جو باب الصفاء کی جانب سے کعبہ میں داخل ہو اس کا فیصلہ تسلیم کرلیا جائے بتایئے حضور ﷺ نے یہ الفاظ کس مسئلے کے اختلاف پر فرمائے؟
ج: حجر اسود کے نصب کرنے پر مختلف قبیلوں کے اختلاف پر یہ بات آپ ﷺ نے فرمائی تھی۔
س: بیعت عقبہ ثانی کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کے کون سے چچا آپؐ کے ساتھ تھے؟
ج: آپ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ
س: خانہ کعبہ میں حجر اسود کی دوبارہ تنصیب کے موقع پر حضور ﷺ کی عمر مبارک کیا تھی؟
ج: 35 سال
س: ابولہب کی کونسی بیوی حضور ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھا دیا کرتی تھی؟
ج: ام جمیل۔
س: شق القمر کا معجزہ کس پہاڑ پر رونما ہوا تھا؟
ج: جبل حرا پر۔
س: یہ وہ پہاڑ تھا جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں بتایئے حضور ﷺ نے یہ الفاظ کس پہاڑ کے بارے میں

فرمائے؟

ج: جبل احد کے بارے میں فرمایا تھا۔

س: غارِ ثور میں حضور اکرم ﷺ کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا کر دیا؟

ج: مکڑی نے جالا بن دیا تھا۔

س: کس سن ہجری میں حضور اکرم ﷺ نے اپنی رضاعی بہن شیماؓ کیلئے اپنی چادر مبارک بچھائی اور اونٹ اور بکریاں عنایت فرمائیں؟

ج: 8 ہجری میں

س: غزوہ تبوک سے واپسی پر حضور ﷺ نے کس مسجد کو منہدم کرنے کا حکم دیا تھا؟

ج: مسجد ضرار کو۔

س: مسجد نبوی کی جگہ حضور ﷺ نے رافع بن عمر کے کن لڑکوں سے خریدی تھی؟

ج: سہل اور سہیل سے۔

س: حضور اکرم ﷺ کی بعثت کے بعد سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟

ج: مسجد قبا۔

س: سن 10 ہجری میں وہ آخری وفد کون سا تھا جو حضور ﷺ کی خدمات میں حاضر ہوا؟

ج: نخع۔

س: حضور اکرم ﷺ مکہ کے بعد کس شہر میں تبلیغ کے لئے گئے تھے؟

ج: طائف میں۔

س: ہجرت کے بعد پہلی بار حضور ﷺ نے عمرہ کب کیا؟

ج: ذی قعدہ سن 6 ہجری میں۔

س: حضور اکرم ﷺ نے جب طائف کا سفر کیا تو بتایئے کون سے صحابی حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے؟

ج: حضرت زیدؓ بن حارث۔

س: حق تعالیٰ اور حضور ﷺ کے درمیان قاصد کون تھے؟

ج: حضرت جبرائیل علیہ السلام۔

س: حضور اکرم ﷺ نے مدینہ کے کن دو قبائل کو انصار کے لقب سے ملقب فرمایا؟

ج: بنو اوس اور بنو خزرج

س: حضور ﷺ نے پہلی بار نماز کسوف کس سن ہجری میں پڑھی؟

ج: سن 6 ہجری میں۔

س: آپ ﷺ کی ہجرت آخری ہجرت ہے جیسا کہ میری نبوت آخری نبوت ہے بتایئے حضور ﷺ نے کس سے ارشاد فرمایا تھا؟

ج: اپنے چچا عباسؓ سے کیونکہ یہ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے آخری مرد تھے۔

س: حضور ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کی خاطر طائف میں کتنا عرصہ قیام کیا؟

ج: 26 دن۔

س: کتنے برس کی عمر میں حضور ﷺ نے بکریاں چرانا شروع کی تھیں؟

ج: دس سال کی عمر میں۔

س: حضور اکرم ﷺ نے مدینہ میں سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کرائی تھی؟

ج: مسجد نبوی۔

س: حضور اکرم ﷺ نے کس سن ہجری میں پہلی مرتبہ مسجد نبوی میں اپنا وہ منبر استعمال فرمایا جس پر کھڑے ہو کر آپ ﷺ نمازیوں کو خطبہ دیا کرتے تھے؟
ج: 7ہجری میں۔
س: کس سن ہجری میں حضور ﷺ نے ان بتوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جو لوگوں نے گھروں میں رکھے ہوئے تھے؟
ج: 8ہجری میں۔
س: جس عہدنامے کی بناء پر حضور اکرم ﷺ شعب ابی طالب میں محصور ہوئے بتایئے اس میں کتنی مہریں تھیں؟
ج: تین مہریں تھیں۔
س: قباء میں حضور اکرم ﷺ کا قیام کس کے مکان میں تھا؟
ج: حضرت کلثوم کے گھر میں۔
س: قریش کا پہلا وفد جس نے حضرت ابوطالب سے حضور ﷺ کے اسلام پھیلانے کے بارے میں شکایت کی تھی بتایئے اس وفد کا سربراہ کون تھا؟
ج: ابوسفیان بن حرب۔
س: حضور اکرم ﷺ نے تبلیغ اسلام کے لئے طائف کا سفر کس سن نبوی میں کیا تھا؟
ج: شوال 10 نبوی کو۔
س: حضور ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپس ہوئے تو راستے میں کتنی مسجدیں تعمیر فرمائی؟
ج: 20 مسجدیں۔
س: آنحضرت ﷺ خانہ کعبہ ہجرت کے بعد پہلی بار کب گئے؟
ج: 6ہجری میں۔
س: حضور ﷺ نے انصار اور مہاجرین کا رشتہ مواخات کب قائم کیا تھا؟
ج: ربیع الاول 1 ہجری میں۔
س: مسجد نبوی کے لیے سب سے پہلے لکڑی کا منبر کس صحابہؓ نے پیش کیا تھا؟
ج: حضرت تمیم داریؓ۔
س: مسلمانوں نے حضور اکرم ﷺ کی محبت میں پہلا جلوس کب نکالا تھا؟
ج: سن 6 نبوی میں۔
س: اس شخص کا نام بتایئے جو شاعر تھا اور جس نے آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن کریم کی چند آیات سن کر اسلام قبول کر لیا تھا؟
ج: طفیل بن عمرو دوسیؓ۔
س: حضور ﷺ کے بعد پہلی وحی کے الفاظ سب سے پہلے کس نے سنے تھے؟
ج: حضرت خدیجہؓ نے۔
س: تو کیا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا پسند ہے اگر مجھے میری قوم تجھے چھوڑنے پر مجبور نہ کرتی تو تیرے سوا اور کہیں سکونت اختیار نہ کرتا بتایئے یہ الفاظ حضور ﷺ نے کس شہر کے متعلق ارشاد فرمائے؟
ج: مکہ شہر کے متعلق۔
س: 10 ہجری میں حج کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے کتنے اونٹ ذبح کیے؟
ج: 63 اونٹ۔

س: کوہ صفا کا دوسرا نام کیا ہے جس پر چڑھ کر آپ ﷺ نے پیغام حق سنایا؟
ج: فاران۔
س: حضور ﷺ کا آخری خطبہ حجۃ الوداع کس صحابی نے دہرایا؟
ج: حضرت ربیعہ بن امیہؓ نے۔
س: حضور اکرم ﷺ کی سب سے مشہور دعا کون سی ہے؟
ج: رب زدنی علما (اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما)
س: حضور ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد ایک صحابی کے گھر سات ماہ قیام کیا۔ اس صحابی کا نام بتائیں؟
ج: حضرت ابوایوبؓ انصاری۔
س: وہ کونسے صحابی تھے؟ جو شب کو حجرہ مقدس کے دروازے پر رہتے تھے اور تہجد کے وقت حضور ﷺ کے لئے وضو کا پانی پہنچاتے تھے؟
ج: حضرت ربیعہ بن کعبؓ
س: حضور ﷺ کو ان الفاظ میں کس نے خراج عقیدت پیش کیا؟

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی

ج: حفیظ جالندھری نے۔
س: نصر بن سیار کی حکومت کب ہوئی؟
ج: 130 ہجری میں۔
س: یوسف بن عمر کی وفات کب ہوئی؟
ج: 8 محرم 131 ہجری۔
س: کوفہ کی جگہ ہاشمیہ دارالخلافہ کب بنا؟
ج: 132 ہجری۔
س: ابوجعفر المنصور کی پیدائش کب ہوئی؟
ج: 95 ہجری میں۔
س: فرقہ روانندیہ کی شورش کب شروع ہوئی؟
ج: 141 ہجری میں۔
س: بغداد کا سنگ بنیاد کب رکھا گیا؟
ج: 145 ہجری میں۔
س: مہدی کی وفات کب ہوئی؟
ج: محرم 169ھ
س: ملکہ زبیدہ کی پیدائش کب ہوئی؟
ج: 150 ہجری میں۔
س: ہارون کی وفات کب ہوئی؟
ج: 150 ہجری میں۔
س: نہر زبیدہ کی تعمیر کب ہوئی؟

ج: 182 ہجری۔

س: یحییٰ برمکی کب وزیر مقرر ہوا؟

ج: 170 ہجری۔

س: امام علی بن موسیٰ رضا کی بیعت کب ہوئی؟

ج: 201ھ

س: اہل بغداد نے مامون الرشید کے چچا اور ابراہیم بن یحییٰ کی بغاوت کب روکی؟

ج: 174 ہجری۔

س: فضل برمکی وزیر کب بنا؟

ج: 180 ہجری۔

س: جعفر برمکی کا قتل اور بارمکہ کا زوال کب شروع ہوا؟

ج: 187ھ

س: یحییٰ برمکی کی وفات کب ہوئی؟

ج: 190 ہجری میں۔

س: ہارون کی وفات اور امین کی تخت نشینی کب ہوئی؟

ج: 193 ہجری۔

س: ہرثمہ اور طاہر حسین کا محاصرہ بغداد کب ہوا؟

ج: 197 ہجری۔

س: مامون خراسان کے دارالحکومت مرو میں مقیم رہا پہلا دور بتائیں؟

ج: 197ھ تا 203ھ۔

س: سراج المنیر کس محترم شخصیت کا نام ہے؟

ج: حضرت محمد ﷺ کا۔

س: حضورؐ کے حکم کے مطابق حضور ﷺ کی رحلت کے دن حضرت ابو بکر صدیقؓ کہاں گئے ہوئے تھے؟

ج: مقام سنح میں اپنے اہل وعیال کو دیکھنے۔

س: اس دینی فریضہ کا نام بتایئے جس کو حضور ﷺ نے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور فرمایا؟

ج: نماز۔

س: حضور اکرم ﷺ کا وصال حجۃ الوداع کے کتنے مہینے بعد ہوا؟

ج: تقریباً تین ماہ بعد۔

س: حضور اکرم ﷺ ہجرت تک جس مکان میں رہے اور جہاں برسوں وحی نازل ہوتی رہی کیا آپ اس مکان کا نام بتا سکتے ہیں؟

ج: دار خدیجہؓ

س: آپ ﷺ کو ابوالقاسم کیوں کہا جاتا ہے؟

ج: آپ ﷺ کے سب سے بڑے بیٹے کا نام قاسم تھا جو صغیر سنی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔

س: آخری چہار شنبہ کس واقعہ کی یادگار ہیں؟

ج: اس دن رسول مقبول ﷺ طویل بیماری کے بعد صحت یاب ہو گئے تھے۔

س: ابن طباطبا کا خروج کب ہوا؟

ج: 194 ہجری۔

س: فضل بن سہل کا خاتمہ کب ہوا؟

ج: 202 ہجری میں۔

س: جزائر کریٹ اور سسلی کی فتح کب ہوئی؟

ج: 212ھ

س: شماسیہ کی رسدگاہ کب قائم ہوئی؟

ج: 214ھ میں۔

س: مامون کی وفات اور معتصم باللہ کی تخت نشینی کب ہوئی؟

ج: 218 ہجری میں۔

س: بابک خرمی کی بغاوت کب ہوئی؟

ج: 201ھ میں

س: افشین کا قتل کب ہوا؟

ج: 226ھ میں۔

س: متوکل کا قتل معتصم باللہ کی تخت نشینی اور دورِ زوال کا آغاز کب ہوا؟

ج: 3 شوال 247ھ میں۔

س: دولت طاہریہ کا عہد تحریر کریں؟

ج: 205 تا 259ھ

س: خلافت فاطمیہ (مصر میں) کب سے کب تک رہی؟

ج: 296ھ تا 367ھ تک۔

س: دولت صفاریہ کب سے کب تک رہی؟

ج: 252ھ تا 258ھ تک۔

س: حسن بن صباح کا قلعہ الموت پر قبضہ کب ہوا؟

ج: 483 ہجری میں۔

س: حسن بن صباح کی موت کب واقع ہوئی؟

ج: 483 ہجری میں۔

س: بیت المقدس کی فتح کب ہوئی؟

ج: 689ھ میں۔

س: ایوبی کی وفات کب ہوئی؟

ج: 589ھ میں

س: چنگیز خان کی پیدائش کب ہوئی؟

ج: 549ھ میں۔

س: بغداد کی تباہی کب ہوئی؟

ج: 656ھ میں

س: پہلی صلیبی جنگ کب شروع ہوئی؟

ج: 490ہجری تا545ھ تک۔
س: علاؤالدین زنگی کا عہد تحریر کریں۔
ج: 521ھ تا541ھ۔
س: نورالدین زنگی کی پیدائش کا سال تحریر کریں۔
ج: 521ھ تا541ھ۔
س: ابومسلم نے بغاوت کا آغاز کہاں سے کیا؟
ج: خراسان کے ایک قصبہ سے۔
س: ابوالعباس کی بیعت خلافت کہاں ہوئی؟
ج: خراسان کے ایک قصبہ سے۔
س: ابوالعباس نے ابوسلمہ خلال کو کس کے ذریعے قتل کرایا؟
ج: ابومسلم خراسانی کے ذریعے۔
س: جنگ5555 کس کے درمیان لڑی گئی؟
ج: مروان ثانی اور عبداللہ بن علی۔
س: عباسی تحریک کا خفیہ اجراء کس کی نامزدگی سے ہوا؟
ج: محمد بن علی عباس۔
س: خلیفہ بنتے وقت ابوجعفر کی عمر کتنی تھی؟
ج: اکتالیس برس۔
س: عوام نے کس کو امام مہدی تسلیم کیا؟
ج: محمد نفس زکیہ۔
س: ہارون الرشید کس کا رضائی بھائی تھا؟
ج: فضل برمکی۔
س: ملکہ زبیدہ کا اصل نام کیا تھا؟
ج: آسنہ العزیز
س: جعفر برمکی کے بعد کون وزیر بنا؟
ج: فضل بن ربیع۔
س: امین الرشید نے اپنے کس بیٹے کو ولی عہد بنایا؟
ج: موسیٰ بن امین۔
س: مامون الرشید نے اپنے کس بیٹے کو ولی عہد بنایا؟
ج: موسیٰ بن امین۔
س: مامون الرشید کا اصل نام اور کنیت کیا تھی؟
ج: عبداللہ اور کنیت جعفر۔
س: فضل بن سہل کا لقب کیا تھا؟
ج: دوسرا آستین۔
س: ملکہ زبیدہ کہاں پیدا ہوئی اور اس کا لقب کیا تھا؟

ج: عراق کے قصبہ حدیثہ اور لقب ام جعفر تھا۔
س: مامون کی ماں کا کیا نام تھا؟
ج: مراجل
س: مامون کی بوران سے شادی پر کتنا خرچہ ہوا؟
ج: 5 کروڑ روپے۔
س: مامون کہاں فوت ہوا؟
ج: طرطوس میں۔
س: فضل بن سہل کے بعد کون وزیر بنا؟
ج: حسن بن سہل۔
س: معتصم باللہ کہاں پیدا ہوا؟
ج: زبطرہ میں۔
س: معتزلہ عقائد کا زوال کس کے دور سے شروع ہوا؟
ج: متوکل علی اللہ۔
س: متوکل علی اللہ کو اس کے کس بیٹے نے قتل کروایا؟
ج: منتصر نے۔
س: متوکل کے ساتھ اس کا کون سا غلام قتل ہوا؟
ج: فتح خاقان۔
س: موصل کے آل حمدان کا بانی کون تھا؟
ج: عبداللہ بن حمدان۔
س: کریٹ جزیرہ کی فتح کس کے عہد میں ہوئی؟
ج: ہارون الرشید کے عہد میں۔
س: سلجوقی حکومت کا خاتمہ کس نے کیا؟
ج: علاؤالدین خوارزم شاہ نے۔
س: عباسیوں کے آخری خلیفہ معتصم باللہ کو کس نے قتل کیا؟
ج: ہلاکو خان نے۔
س: چنگیز خان کب اور کہاں پیدا ہوا؟
ج: 1154ء صحرائے گوبی میں۔
س: اسماعیلی عقائد میں کون سا عدد مقدس اور اہم تھا؟
ج: سات کا عدد۔
س: غزنوی حکومت کا بانی کون تھا؟
ج: امیر سبکتگین۔
س: تاریخ مسعودی کی کتنی جلدیں ہیں؟
ج: 36 جلدیں۔
س: محمد بن عباسی کی قیادت میں عباسی تحریک کا سب سے بڑا اجتماع کس اموی خلیفہ کے دور میں ہوا؟

ج: حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز۔
س: ابو مسلم نے کن علاقوں پر قبضہ کر کے عباسی خلافت کا اعلان کیا؟
ج: خراسان اور کوفہ۔
س: امام محمد نفس زکیہ نے کس کے خلاف خروج کیا؟
ج: ابو جعفر منصور کے خلاف۔
س: نقیب آل محمدؐ کس کا لقب تھا؟
ج: ابو سلمہ خلال کا۔
س: بغداد کو کس نے دار الحکومت بنایا؟
ج: ابو جعفر المنصور نے۔
س: ہارون الرشید کہاں پیدا ہوا؟
ج: شہر "رے" میں۔
س: مہدی کا اصل نام کیا تھا؟
ج: محمد بن ابو جعفر المنصور۔
س: ہارون الرشید کی قبر کہاں ہے؟
ج: طوس میں۔
س: برامکہ کا وطن کون سا تھا؟
ج: بلخ۔
س: فضل برمکی نے خراسانیوں کی جو فوج تیار کی اس کا کیا نام تھا؟
ج: عباسیہ۔
س: امین اور مامون کے درمیان تعلق کس نے خراب کیا؟
ج: فضل بن ربیع نے۔
س: خراسان کی حکومت طاہریہ کا بانی کون تھا؟
ج: طاہر بن حسین۔
س: عربوں کی قوت کا خاتمہ کس کے دور میں ہوا؟
ج: واثق باللہ کے دور میں۔
س: خلافت عباسیہ کا پہلا نائب السلطنت کون بنا؟
ج: ترک جرنیل اشناس۔
س: قلعہ الموت پر اسماعیلی حکومت کتنا عرصہ قائم رہی؟
ج: 170 برس۔
س: سقوط بغداد میں کتنے مسلمان مارے گئے؟
ج: 16 لاکھ۔
س: صحیح بخاری میں کل کتنی احادیث ہیں؟
ج: 9082 احادیث۔
س: صحیح مسلم میں کل کتنی احادیث ہیں؟

ج: 17275 احادیث۔
س: امام مالک نے کس کے دور میں موطا لکھی؟
ج: ابو جعفر المنصور۔
س: ابو نصر فارابی کو کس لقب سے یاد کیا جاتا ہے؟
ج: معلم الثانی۔
س: عربی زبان میں ترجمہ شدہ پہلی ادبی کتاب کون سی ہے؟
ج: کلیلہ و دمنہ۔
س: کس فقہی امام کو ابو جعفر منصور نے نظر بند کیا اور وہ فوت ہو گئے؟
ج: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔
س: ابو مسلمہ خلال کے بعد جو وزیر بنا اس کا نام لکھیں۔
ج: خالد برمکی۔
س: کس عباسی خلیفہ نے عالم اسلام کے روحانی پیشوا ہونے کا دعویٰ کیا؟
ج: ابو جعفر المنصور۔
س: آل برمک کے جد امجد کا تعلق کس مذہب سے تھا؟
ج: بدھ مذہب سے۔
س: جعفر برمکی کی ماں کا کیا نام تھا؟
ج: عبادہ۔
س: عرب جرنیل ہرثمہ کو کس نے قتل کرایا؟
ج: فضل بن سہل نے۔
س: کون سا عباسی خلیفہ سب سے پہلے اقتدار کی بھینٹ چڑھا؟
ج: امین الرشید
س: ترکوں کا الگ "شہر سامرا" کس کے دور میں تعمیر ہوا؟
ج: معتصم باللہ کے دور میں۔
س: دسویں صدی میں فلسفیوں کی جو انجمن بنی اس کا کیا نام تھا؟
ج: اخوان الصفاء
س: عباسی تحریک کا آغاز کس کے دور سے ہوا؟
ج: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور حکومت میں۔
س: ابو العباس کی مدت خلافت کتنی تھی؟
ج: چار سال آٹھ ماہ۔
س: عالم اسلام میں وزارت کا عہدہ کس نے قائم کیا؟
ج: چار سال آٹھ ماہ
س: علم الکلام کے ذریعے ابو الحسن نے کس کی نفی کی؟
ج: معتزلہ عقائد کی۔
س: ہلاکو خان کو بغداد پر حملہ کی دعوت کس نے دی؟

ج: معتصم باللہ کے شیعہ وزیر موید علقمی نے۔
س: سپین میں اموی حکومت کی بنیاد کس نے رکھی؟
ج: عبدالرحمان بن معاویہ نے۔
س: عالم اسلام میں سب سے پہلے قاضی القضاۃ کون تھے؟
ج: امام ابو یوسف۔
س: وزیر صغیر کسے کہتے ہیں؟
ج: جعفر برمکی۔
س: حضرت عباس کتنے برس کی عمر میں فوت ہوئے؟
ج: 90 برس کی عمر میں۔
س: عباسی بغاوت کے وقت خراسان کا گورنر کون تھا؟
ج: نصر بن سیار۔
س: حضرت عبداللہ بن عباس کا انتقال کہاں ہوا؟
ج: طائف میں۔
س: تاریخ اسلام میں کرۃ الارض کی پیمائش کس دور میں ہوئی؟
ج: ہارون الرشید کے دور میں۔
س: ابو جعفر منصور کو بغداد آباد کرنے کا مشورہ کس نے دیا؟
ج: خالد برمکی نے
س: متوکل علی اللہ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟
ج: معتزلہ عقائد کا خاتمہ اور سنت نبی ﷺ کا احیاء۔
س: دولت حمدانیہ کی بنیاد کس نے رکھی؟
ج: سیف الدولہ نے۔
س: نظام الملک طوسی کا قتل کس کے ہاتھوں ہوا؟
ج: حسن صباح کے گروہ کے ہاتھوں۔
س: صلاح الدین ایوبی کہاں پیدا ہوا؟
ج: تکریت میں۔
س: نظام ملک کتنے برس وزارت میں رہا؟
ج: تیس برس۔
س: عباسی دور کے مشہور کیمیادان کون تھے؟
ج: ذوالنون مصری، ابونصر فارابی اور محمد زکریا رازی۔
س: علم ہیئت اور ریاضی کا مشہور ماہر کون تھا؟
ج: ابوریحان البیرونی۔
س: عباسی دور کا مشہور جغرافیہ دان کون تھا؟
ج: یاقوت۔
س: حضور ﷺ کی پہلی سوانح حیات کس نے لکھی؟

ج: محمد بن اسحاق نے۔

س: عباسیوں کی خفیہ دعوت کا آغاز کب ہوا؟

ج: 718ء میں

س: بوعلی سینا کب پیدا ہوئے؟

ج: 980ء میں۔

س: سر سید احمد خان کی صدر الصدور کے عہدے پر ترقی اور مراد آباد تعیناتی کب ہوئی؟

ج: 1868ء کو۔

س: مدرسہ مراد آباد کا قیام کب ہوا؟

ج: 1859ء

س: مدرسہ غازی پور کا قیام کب ہوا؟

ج: 1862ء میں۔

س: غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی کا قیام کب ہوا؟

ج: 1863ء کو۔

س: علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کا اجراء کب ہوا؟

ج: 12 مارچ 1866ء کو۔

س: اردو ہندی تنازعہ کا آغاز بنارس میں کب ہوا؟

ج: 1867ء میں۔

س: رسالہ اسباب بغاوت ہند کی تصنیف کا سن لکھیں؟

ج: 1858ء

س: ولیم ہنٹر کی کتاب اور انڈین مسلمان پر سر سید کے ریویو کا سن تحریر کریں۔

ج: 1871ء

س: سر سید احمد خان کی انگلستان روانگی اور قیام کا سال تحریر کریں۔

ج: اپریل 1869ء تا دسمبر 1870ء

س: علی گڑھ میں ایم اے او سکول کا افتتاح کب ہوا؟

ج: 8 جنوری 1877ء

س: سر ولیم میور کی کتاب کے جواب میں خطبات احمدیہ کی اشاعت کب ہوئی؟

ج: 1870ء کو

س: تفسیر کلام پاک کی ابتدا کب ہوئی؟

ج: 1878ء میں۔

س: سلجوق کی وفات کے بعد سلجوقیوں کی قیادت کس نے سنبھالی؟

ج: طغرل بیگ اور جعفر بیگ نے۔

س: سلجوقیوں کو کس نے شکست دینے کی کوشش کی اور ناکامی ہوئی؟

ج: سلطان محمود غزنوی کے لڑکے مسعود اور پوتے مودود نے سلجوقیوں پر قابو پانے کی کوشش کی مگر ہر مرتبہ شکست فاش کھائی۔

س: طغرل بیگ نے بغداد پر قبضہ کب کیا؟

ج: 1055ء میں
س: طغرل بیگ نے بغداد پر قبضہ کر کے کس کو بے دخل کر دیا؟
ج: طغرل بیگ نے بغداد پر قبضہ کر کے بویہی امرالامر ملک رحمی کو امور سلطنت سے بے دخل کر دیا۔
س: طغرل بیگ کا دور حکومت کتنا تھا؟
ج: 1055ء سے 1063ء تک۔
س: خلیفہ الپ ارسلان بن جغر بیگ کو کیا خطاب دیا؟
ج: خلیفہ نے اسے عضو الدولہ کے خطاب سے نوازا۔
س: خلیفہ الپ ارسلان بن جغر بیگ کو کیا خطاب دیا؟
ج: خلیفہ نے اسے عضو الدولہ کے خطاب سے نوازا۔
س: الپ ارسلان بن جغر بیگ سلطان وامر کون تھا؟
ج: طغرل بیگ کا بھتیجا تھا۔
س: الپ ارسلان بغداد سے چین کب روانہ ہوا؟
ج: 1072ء میں الپ ارسلان چین پر حملہ کرنے کی غرض سے بغداد سے روانہ ہوا مگر ابھی وہ دریائے جیجو کو عبور کر پایا تھا کہ وہ فوت ہو گیا۔
س: الپ ارسلان کی وفات کے بعد کس نے اقتدار سنبھالا؟
ج: الپ ارسلان کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ملک شاہ سلطان بنا۔
س: اس خلیفہ وقت نے ملک شاہ کو کس خطاب سے نوازا؟
ج: جلال الدین کے خطاب سے۔
س: ملک شاہ سلجوق کا دور حکومت کتنا عرصہ رہا؟
ج: 1072ء تا 1092ء تک۔
س: خلیفہ مقتدی نے کس سے نکاح کیا؟
ج: ملک شاہ کے زریں کارناموں سے خوش ہو کر خلیفہ مقتدی نے 1082ء میں ملک شاہ کی لڑکی سے نکاح کر لیا۔
س: نظام ملک کو کس نے قتل کیا؟
ج: حسن بن صباح کے ایک فدائی نے اسے خنجر مار کر ہلاک کر دیا۔
س: نظام الملک کا قتل کب ہوا؟
ج: 1092ء میں۔
س: نظام الملک کون تھا؟
ج: نظام الملک شاہ صاحب کا وزیر تھا۔
س: سلجوق خاندان کا زوال کب شروع ہوا؟
ج: ملک شاہ کی وفات کے بعد سلجوق حکمرانوں کے سطوت و طاقت میں زوال کے آثار رونما ہونے شروع ہو گئے۔
س: ملاحقہ خاندان کا بانی کون تھا؟
ج: سلمان بن قطلمش۔
س: صحرائے گوبی میں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو مٹا کر ایک طاقتور سلطنت کس نے قائم کی؟
ج: چنگیز خان نے۔

س: چنگیز خان نے کب وفات پائی؟
ج: 1227ء میں
س: چنگیز خان کی وفات کے وقت عالم اسلام کس حالت میں تھا؟
ج: سیاسی انتشار میں مبتلا تھا۔
س: چنگیز خان کی وفات کے بعد اس کی سلطنت اس کے کتنے بیٹوں میں بٹ گئی؟
ج: چار بیٹوں میں۔
س: ہلاکو خان کون تھا؟
ج: چنگیز خان کا پوتا تھا۔
س: ایل خان کس خاندان کا لقب تھا؟
ج: ہلاکو خان کے خاندان کے افسر اعلیٰ کو ایل خان کے لقب سے موسوم کیا جاتا تھا۔
س: چنگیز خان کی وفات کے بعد اقتدار اعلیٰ کس نے سنبھالا؟
ج: ہلاکو خان نے۔
س: ہلاکو خان کا دور حکومت کتنا تھا؟
ج: 1256ء تا 1360ء تک۔
س: ہلاکو خان کو کس نام سے پکارا جاتا ہے؟
ج: ایل خان کے نام سے۔
س: سر سید پبلک سروس کمیشن کے رکن کب بنے؟
ج: 1887ء کو۔
س: محمڈن ایجوکیشن کانفرنس کا پہلا اجلاس علی گڑھ میں کب ہوا؟
ج: 27 دسمبر 1886ء۔
س: دارالعلوم دیوبند کی بنیاد کب رکھی گئی؟
ج: 30 مئی 1867ء کو۔
س: جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کا سنگ بنیاد شیخ الہند مولانا محمود حسن نے کب رکھا؟
ج: 29 اکتوبر 1920ء کو
س: شیخ الہند مولانا محمود حسن کی ولادت کا سال تحریر کریں۔
ج: 1851ء کو۔
س: مولانا اشرف علی تھانوی کی پیدائش اور وفات کا سال تحریر کریں۔
ج: 1853ء تا 20 جولائی 1934ء۔
س: سلجوق نسل کے اعتبار سے کون لوگ تھے؟
ج: ترک نسل کے لوگ۔
س: یہ لوگ کہاں کے رہنے والے تھے؟
ج: ترکمانستان اور خراسان کے رہنے والے۔
س: سلجوق خاندان کا بانی کون تھا؟
ج: سلجوق خاندان کا بانی ایک شخص "وقاق" تھا۔

س: سلجوق کے کتنے بیٹے تھے؟
ج: چار بیٹے تھے۔
س: ہلاکو خان کس طرح کا بادشاہ تھا؟
ج: اپنے دادا کی طرح وحشی تھا۔
س: ہلاکو خان نے کب وفات پائی؟
ج: 1364ء میں۔
س: قا خان کون تھا؟
ج: ہلاکو خان کا بیٹا تھا۔
س: قا خان نے کتنا عرصہ حکومت کی؟
ج: سترسال حکومت کی۔
س: احمد تقودار کون تھا؟
ج: ہلاکو خان کا دوسرا بیٹا تھا۔
س: احمد تقودار کی وفات کے بعد پھر اقتدار کس کے پاس آیا؟
ج: ارغون خان کے پاس۔
س: ارغون خان کون تھا؟
ج: لبا قا خان کا بیٹا اور ہلاکو خان کا پوتا۔
س: گیخاتو خان کا دور حکومت کتنا عرصہ رہا؟
ج: 1291ء سے 1295ء تک
س: ایل خانی دور کا خاتمہ کس کی حکومت کے بعد ہوا؟
ج: بائیدو کی معزولی کے ساتھ ہی ایل خانی دور کا خاتمہ ہو گیا۔
س: کس کے عہد حکمرانی سے خود مختار ایل خان فرمانرواؤں کے دور کا آغاز ہوا؟
ج: غازان خان کے عہد حکمرانی سے خود مختار ایل خان فرمانرواؤں کے دور کا آغاز ہوا۔
س: سلطان محمود غازان خان کا دور کب شروع ہوا اور کب ختم ہوا؟
ج: 1295ء سے شروع ہوا اور 1304ء پر ختم ہوا۔
س: غازان خان نے کتنے عرصہ حکومت کی اور کب وفات پائی؟
ج: 9 سال حکومت کرنے کے بعد اس کے نامور سلطان نے 1304ء میں وفات پائی۔
س: سلطان محمد خدابندہ الجتیو نے تخت نشین ہوتے ہی پہلا کیا کام کیا؟
ج: اسلام کے شرعی اصولوں کی پابندی اور عام غیر شرعی رسوم کو ختم کر دیا۔
س: سلطان محمد خدابندہ الجتیو کس شہر میں مدفون ہیں؟
ج: سلطانیہ شہر میں۔
س: سلطان ابوسعید کون تھا؟
ج: سلطان محمد خدابندہ الجاتیو کا لڑکا تھا۔
س: سلطان ابوسعید اور امیر چوپان کے درمیان کشیدگی کس بات پر ہوئی؟
ج: بغداد خاتون کی وجہ سے۔

س: ارپا خان کون تھا؟
ج: تولائی خان کی اولاد کا ایک فرد ارپا خان تھا۔
س: سلطان موسیٰ خان کا دور حکومت کتنا عرصہ رہا؟
ج: 1335ء تا 1336ء
س: سیاسی انتشار کا دور کب سے کب تک رہا؟
ج: 1336ء سے 1339ء تک۔
س: سلطان حسین بن منصور بن بالقرا نے کب سے کب تک حکومت کی؟
ج: 1489ء سے لے کر 1494ء تک
س: خاندان صفویہ کس کی اولاد تھی؟
ج: اس خاندان کے تمام حکمران سید صفی الدین اردبیلی کی اولاد تھی۔
س: شیخ حیدر کے تین بیٹے تھے ان کا نام لکھیں۔
ج: علی ابراہیم اور اسماعیل۔
س: شاہ اسماعیل صفوی نے حکومت کب سنبھالی؟
ج: 1502ء میں
س: عثمانی اور ایرانی فرمانرواؤں کے درمیان جنگ کب شروع ہوئی؟
ج: 1514ء میں۔
س: جنگ چالدرن میں کس کو فتح حاصل ہوئی؟
ج: سلطان سلیم کو مکمل فتح نصیب ہوئی۔
س: شاہ اسماعیل نے کتنے سال کی عمر میں وفات پائی؟
ج: 38 سال کی عمر میں۔
س: شاہ طہماسپ کس کا بیٹا تھا؟
ج: شاہ اسماعیل کا۔
س: آزاد ایران سلطنت کی داغ بیل کس نے ڈالی؟
ج: شاہ اسماعیل نے۔
س: قاچاری قبیلہ کے لوگ نسل کے اعتبار سے کیا تھے؟
ج: ترکی نسل کے۔
س: شاہ عباس نے قاچار کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا؟
ج: تین حصوں میں۔
س: قاچار کی رہائش کے لئے کون سا علاقہ تفویض کیا گیا؟
ج: گرگان کا علاقہ۔
س: قاچار خاندان کی بنیاد کس طرح پڑی؟
ج: آغا محمد حسین خان کے لڑکے آغا خان نے اندیہ خاندان کے آخری بادشاہ لطف علی خان کو شکست دے کر 1794ء میں ایک آزاد خود مختار حکومت قائم کر کے قاچار خاندان کی بنیاد ڈالی۔
س: قاچار خاندان کا پہلا فرمانروا کون تھا۔

ج: آغا محمد خان قاچار۔

س: کیا آغا محمد خان نے برادر کشی کی مہم چلائی؟

ج: جی ہاں آغا محمد خان نے برادران کشی کی مہم چلائی۔

س: آغا محمد خان کس کے ہاتھوں قتل ہوا؟

ج: اپنے ملازموں کے ہاتھوں۔

س: فتح علی شاہ قاچار کون تھا؟

ج: آغا محمد خان کا بھتیجا تھا۔

س: ایرانیوں اور ترکوں کی کشیدگی کا سبب کیا تھا؟

ج: مذہبی اختلافات۔

س: فتح علی شاہ نے کتنا عرصہ حکومت کی؟

ج: 39 سال تک۔

س: فتح علی شاہ نے کب وفات پائی؟

ج: 68 برس کی عمر میں 1835ء میں وفات پائی۔

س: فتح علی شاہ کے وقت وفات برسر اقتدار کون تھا؟

ج: اس کا پوتا محمد شاہ۔

س: محمد شاہ قاچار نے کس بیماری کی وجہ سے وفات پائی؟

ج: گنٹھیا کی بیماری کی وجہ سے۔

س: محمد شاہ قاچار نے کب وفات پائی؟

ج: 1848ء میں وفات پائی۔

س: محمد شاہ قاچار کی وفات کے بعد کس نے حکومت سنبھالی؟

ج: اس کے بیٹے ناصر الدین قاچار نے۔

س: ناصر الدین کا قتل کب اور کس سے ہوا؟

ج: 1899ء میں ایک بہائی رضا کرمانی نے موقع پا کر ناصر الدین کو پستول سے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

س: مظفر الدین شاہ قاچار کون تھا؟

ج: ناصر الدین شاہ کا بیٹا تھا۔

س: فرمان مستروطیت کب جاری ہوا؟

ج: 15 اگست 1906ء کو۔

س: محمد علی شاہ قاچار کس کا بیٹا تھا؟

ج: مظفر الدین قاچار کا۔

س: اتا ترک اعظم علی اصغر کا قتل کب ہوا؟

ج: 1907ء میں۔

س: متوالوں نے کب محمد شاہ کو معزول کر دیا؟

ج: 18 جولائی 1909ء کو معزول کر کے اس کے بارہ سالہ بیٹے احمد علی شاہ قاچار کو تخت پر بیٹھا دیا۔

س: احمد شاہ قاچار نے کب حکومت سنبھالی؟

ج: 1909ء میں۔

س: پہلی جنگ عظیم کب شروع ہوئی؟

ج: اگست 1914ء میں۔

س: احمد شاہ کو کس نے معزول قرار دیا؟

ج: ایرانی پارلیمنٹ نے۔

س: قاچار خاندان کا خاتمہ کس کے عہد میں ہوا؟

ج: احمد شاہ کی معزولی کے بعد رضا خان کے عہد میں۔

س: خاندان پہلوی کا آغاز کب ہوا؟

ج: 1925ء میں۔

س: ہمایوں نے شیر شاہ سے شکست کھانے کے بعد کس کے پاس پناہ لی؟

ج: شاہ طہماسپ کے پاس۔

س: شاہ طہماسپ کس طرح مرا؟

ج: اس کی بیوی نے اسے زہر دے دیا۔

س: شہزادہ حمزہ مرزا کو کب قتل کیا گیا؟

ج: 1587ء میں۔

س: تخت نشینی کے وقت شاہ عباس کی عمر کتنی تھی؟

ج: بمشکل سولہ سال یا اس کے لگ بھگ تھی۔

س: شاہ عباس اعظم کے اہم کارنامے کیا تھے؟

ج: 1- ترکوں سے آویزش 2- ازبکوں سے معرکے
3- ترکوں کے خلاف جنگی معرکے۔

س: شاہ عباس نے کس سن میں وفات پائی؟

ج: 1692ء میں

س: خاندان صوفیہ کا زوال کب شروع ہوا؟

ج: شاہ عباس کی وفات کے ساتھ ہی صوفیہ خاندان کا زوال شروع ہو گیا۔

س: شاہ صفی کس کا پوتا تھا؟

ج: شاہ عباس کا۔

س: شاہ صفی نے کب وفات پائی؟

ج: تیرہ سال حکومت کرنے کے بعد شاہ صفی نے 1642ء میں وفات پائی۔

س: شاہ عباس ثانی کی حکومت کب سے کب تک ہے؟

ج: 1642ء تا 1647ء تک۔

س: شاہ عباس ثانی نے کب وفات پائی؟

ج: 1667ء میں۔

س: شاہ عباس ثانی نے کتنا عرصہ حکومت کی؟

ج: 26 سال تک۔

س: شاہ سلیمان کی حکومت کی ابتداء کب ہوئی؟
ج: 1667ء سے ابتداء ہوئی۔
س: شاہ حسین کی حکومت کب شروع ہوئی اور کب ختم ہوئی؟
ج: 1694ء سے شروع ہوئی اور 1722ء میں ختم ہوئی۔
س: صفویوں کے عہد حکومت کا خاتمہ کب ہوا؟
ج: 1736ء میں۔
س: صفویوں کے بعد کس خاندان کی بنیاد پڑی؟
ج: افشاریہ خاندان کی۔
س: رضا خان نسل کے لحاظ سے کون تھے؟
ج: خالص ایرانی۔
س: رضا خان کب پیدا ہوا؟
ج: 1887ء میں۔
س: رضا خان نے کن امور کی طرف زیادہ توجہ دی؟
ج: تعلیم۔صنعت وحرفت۔زراعت۔ذرائع مواصلات میں ترقی۔
س: ایران میں ریلوے لائنیں بچھانے کا کام کب شروع ہوا؟
ج: 1927ء میں۔
س: رضا شاہ کی وفات کب ہوئی؟
ج: 1944ء میں۔
س: محمد رضا شاہ پہلوی کی حکومت کی ابتداء کب ہوئی؟
ج: 1941ء میں۔
س: ایران کو اسلامی جمہوریہ بنانے کا اعلان کب کیا گیا؟
ج: یکم اپریل 1979ء کو۔
س: عثمانی ترک کہاں کے رہنے والے تھے؟
ج: ترکستان کے رہنے والے۔
س: ترک عثمانیہ کا پہلا بانی کون تھا؟
ج: اس سلطنت کا بانی عثمان تھا۔
س: ارطغرل نے جنگ میں کس کی مدد کی؟
ج: ملک شاہ سلجوقی کے بیٹے علاؤالدین کیقباد کی۔
س: ارطغرل نے کب وفات پائی؟
ج: 1767ء میں
س: کس سلطان کے نام سے ترک عثمانی کہلاتے ہیں؟
ج: غازی عثمان پاشا کے نام سے۔
س: غازی عثمان پاشا کی شادی کس سے ہوئی؟
ج: بہت بڑے بزرگ ادب عالی کی بیٹی خاتون کے ساتھ ہوئی۔
س: غازی عثمان کے بعد اس کا کون سا بیٹا اقتدار پر آیا؟

ج: عثمان نے اپنی حیات میں ہی اورخان کو بادشاہ نامزد کر دیا۔
س: اورخان کے تخت پر کون بیٹھا؟
ج: اس کا چھوٹا بیٹا مراد اورخان کے بعد تخت پر بیٹھا۔
س: سلطان اول مراد کو کس نے مارا اور کب؟
ج: لڑائی کے میدان میں ایک سروی سپاہی نے سلطان کو ایسا خنجر مارا کہ وہ موقع پر 1791ء میں وفات پا گیا۔
س: سلطان بایزید اول کب فوت ہوا؟
ج: گرفتاری کے دوسرے سال 1805ء
س: سلطان محمد اول نے کس طرح بادشاہت حاصل کی؟
ج: بایزید کے بعد اس کے بیٹوں میں لڑائی ہوئی آخر محمد نے سب کو شکست دی اور بادشاہ بن گیا۔
س: سلطان محمد اول نے کب وفات پائی؟
ج: 1824ء
س: سلطان مراد دوم نے کب وفات پائی؟
ج: 1855ء
س: نظام سلطنت کتنے اداروں پر مشتمل تھا؟
ج: دو بڑے اداروں پر مشتمل تھا۔
س: ادارہ حکومت میں کتنے مدرسے تھے؟
ج: ایک مدرسہ
س: اس ادارے کے سکول کے انتخاب میں کون سا بنیادی اصول تھا؟
ج: امیدواروں کا عہدہ انتخاب تعلیم وترتیب کی سخت نگرانی شدید ضبط وتدریب اور پرجوش مقابلے پر ہوتا تھا۔
س: سلطنت عثمانیہ میں کتنے قسم کے قانون تھے؟
ج: چار قسم کے قانون جاری تھے 1- شریعت 2- قانون 3- عادت 4- طرف۔
س: باب عالی کی عمارت کب آتشزدگی کی نظر ہوئی؟
ج: 1755ء میں۔
س: سلطان کی مجلس شوریٰ کو کیا کہتے ہیں؟
ج: دیوان
س: سلطنت عثمانیہ کے صدر اعظم کے کتنے وزیر ہوتے تھے؟
ج: تین وزیر ہوتے تھے۔
س: سلطنت عثمانیہ کی بحری طاقت میں زوال کس صدی میں شروع ہوا؟
ج: سولہویں صدی کے آخر میں۔
س: سلطنت عثمانیہ کے ادارہ حکومت میں کس قسم کے مسلمان شامل تھے؟
ج: ادارہ اسلامیہ میں سلطنت کے وہ تمام مسلمان شامل تھے جو ادارہ حکومت سے باہر تھے۔
س: ادارہ اسلامیہ میں جب تک لوگ زیر تعلیم رہتے ان کو کیا کہا جاتا؟
ج: سوفتہ کہا جاتا تھا۔
س: مفتی کس مذہب کے مطابق فتویٰ دیتے تھے؟
ج: حنفی مذہب کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔
س: محمد ثانی نے مفتی کو کیا لقب عطا کیا؟

ج: شیخ الاسلام کا لقب۔

س: کیا قاضیوں کا حلقہ اختیار ادارہ حکومت سے وسیع تھا؟

ج: جی ہاں قاضیوں کا حلقہ اختیار ادارہ حکومت سے زیادہ وسیع تھا۔

س: عدالتوں میں کس مذہب پر عمل درآمد ہوتا تھا؟

ج: عدالتوں میں مذہب حنفی پر عمل درآمد ہوتا تھا۔

س: ادارہ اسلامیہ میں ملتس کے فرائض کیا تھے؟

ج: یہ ملتس کلیائی فرائض کے علاوہ پیدائش اموات نکاح اور وصیت ناموں کا اندراج کرتیں۔

س: سلطنت عثمانیہ کی تاریخ میں نیا دور کب شروع ہوا؟

ج: انیسویں صدی کی ان اصلاحات سے جو تنظیمات کے نام سے مشہور تھیں سلطنت عثمانیہ کی تاریخ میں ایک نیا دور شروع ہوا۔

س: آیا صوفیا کس نے اور کس صدی میں تعمیر کیا تھا؟

ج: شہنشاہ جسٹین نے چھٹی صدی میں تعمیر کیا۔

س: عثمانی ترکوں کی معاشرت کی نمایاں خصوصیات کی تھیں؟

ج: آزادی مساوات اور سادگی اس کی خاص خصوصیات تھیں۔

س: ابن بطوطہ کس صدی میں سلطان سے ملنے کی غرض سے بروصہ گیا تھا؟

ج: چودھویں صدی میں۔ مگر ملاقات نہ ہوسکی۔

س: سلطنت عثمانیہ کو اوج کمال کس کے عہد میں نصیب ہوا؟

ج: سلیمان اعظم کا عہد سلطنت عثمانیہ کے اوج کمال کا عہد تھا۔

س: ترکوں میں خاطر تواضع کے لئے کیا چیز ضروری تھی؟

ج: قہوہ اور سگریٹ

س: اہل یورپ کی نزدیک حرم سے کیا مراد ہے؟

ج: اہل یورپ کے نزدیک حرم وہ مکان ہوتا تھا جس میں مالک مکان کی بیویاں اور لونڈیاں رہتی تھیں۔

س: خالد خلیل نے ترکی معاشرت پر کون سی ڈائری لکھی؟

ج: ترک کی ڈائری

س: ترکوں میں تعداد ازواج کتنی تھی؟

ج: مزدور پیشہ طبقے میں صرف ایک ہی بیوی ہوتی تھی اور دولت مند طبقوں میں بھی ایک سے زیادہ کی مثال شاذ و نادر ملتی تھی۔

س: ترکوں میں غلاموں اور کنیزوں کی تعداد میں کمی کب ہوئی؟

ج: سلطنت عثمانیہ کے زوال کے ساتھ ہی شروع ہوگئی۔

س: ترکوں کے اخلاق و عادت کے متعلق کن کن مصنفین نے روشنی ڈالی نام تحریر کریں؟

ج: مولانا شبلی منرو اور ریکلوس۔

س: جارج لارجٹ کی کس کتاب میں تعلیم پر روشنی ڈالی؟

ج: تاریخ ترکی

س: ترکی میں تعلیم کے کتنے دور نظر آتے ہیں؟

ج: تین دور تھے

س: برصغیر میں اسلام کی اشاعت کن کے ذریعے ہوئی؟

ج: عرب تاجروں کے ذریعے۔

س: بزرگان کے اسلام کا پہلا مرکز کون سا ہے؟

ج: سرانڈیپ

س: کیا مالدیپ مسلمانوں کا دوسرا مرکز تھا؟

ج: جی ہاں۔

س: محمد بن قاسم نے اپنی فوج دریا کے پار کس طرح کی؟

ج: کشتیوں کا ایک پل باندھ کر۔

س: خاندان غلاماں کے آخری حکمران کا نام بتائیں؟

ج: کیقباد

س: حضرت عمیر بن سعد انصاری کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟

ج: انصار کے قبیلہ اوس سے۔

س: حضرت عیسٰی کے ساتھ کس صحابی کی شکل وصورت ملتی تھی؟

ج: حضرت اروح بن مسعود ثقفیؓ۔

س: حضرت عمیر بن سعدؓ کو کہاں کا گورنر بنایا گیا؟

ج: حماس کا گورنر۔

س: ایران کو کس صحابی نے سب سے پہلے فتح کیا؟

ج: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے۔

س: سب سے پہلے خلیفہ کون ہیں؟

ج: حضرت ابو بکر صدیقؓ

س: حضرت ابو بکر صدیقؓ کب پیدا ہوئے؟

ج: 572ء میں۔

س: مسجد نبوی کی جگہ کی قیمت کس نے ادا کی؟

ج: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے۔

س: حضرت ابو بکر صدیقؓ کس قسم کی تجارت کرتے تھے؟

ج: کپڑے کی تجارت۔

س: حضرت عمرؓ کے قاتل کو کس نے قتل کیا؟

ج: اس نے خودکشی کر لی تھی۔

س: حضرت ابو بکر صدیقؓ کتنا عرصہ خلیفہ رہے؟

ج: سوا دو سال تک۔

س: وہ کون سے صحابی ہیں جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت نہیں کی تھی؟

ج: حضرت عثمانؓ۔

س: کیا یہ درست ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ آزاد آدمیوں میں سے اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے آدمی ہیں؟

ج: جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

س: حضرت عمر فاروقؓ کی کنیت کا کیا نام تھا؟

ج: ابو حفص۔

س: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے والد کا کیا نام تھا؟

ج: ابو قحافہ۔

س: حضرت ابو بکر صدیقؓ کا انتقال کون سی دو نمازوں کے درمیان ہوا؟

ج: مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان میں۔
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام خلیفہ کے لئے کس نے تجویز کیا؟
ج: حضرت عمر فاروقؓ نے۔
س: ابوعبداللہ اور ابوعمرو کس خلیفہ کے خاندان کا نام ہے؟
ج: حضرت عثمان غنیؓ کے خاندان کے نام۔
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کتنی عمر میں وفات پائی؟
ج: 63 سال میں۔
س: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد نے کب اسلام قبول کیا؟
ج: فتح مکہ کے بعد 8 ہجری رمضان میں۔
س: حضرت عمرؓ کا لقب کیا تھا؟
ج: فاروق۔
س: قبول اسلام کے وقت حضرت عمرؓ کی عمر کتنی تھی؟
ج: 33 سال۔
س: حضرت عمرؓ کے والد کا کیا نام ہے؟
ج: خطاب۔
س: حضرت عمرؓ کا حضرت حفصہؓ کے ساتھ کیا رشتہ تھا؟
ج: حضرت حفصہ حضرت عمرؓ کی بیٹی تھیں۔
س: حضرت عمرؓ نے کتنا عرصہ خلافت کی؟
ج: تقریباً ساڑھے دس سال۔
س: کون سے اسلامی سال میں حضرت عمر فاروقؓ نے شہادت پائی؟
ج: یکم محرم 24 ہجری کو۔
س: حضرت عثمانؓ کے والد کا کیا نام تھا اور وہ کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟
ج: والد کا نام عفان تھا اور بنو امیہ خاندان سے تعلق تھا۔
س: حضرت علیؓ کے خاندان کا کیا نام تھا؟
ج: ابوالحسن اور ابوتراب۔
س: حضرت علیؓ اور حضرت محمد ﷺ کا آپس میں کیا رشتہ تھا؟
ج: حضرت علیؓ حضرت محمد ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔
س: کیا یہ درست ہے کہ حضرت علیؓ نے بچپن میں اسلام قبول کیا؟
ج: جی ہاں یہ درست ہے۔
س: حضرت علیؓ کے عہد میں مشہور جنگیں کون سی ہوئیں؟
ج: جنگ جمل جنگ صفین جنگ نہروان۔
س: حضرت محمد ﷺ نے اپنی کس بیٹی کا نکاح حضرت علیؓ سے کیا؟
ج: حضرت فاطمہؓ۔
س: قلعہ خیبر کس ملک میں واقع ہے؟
ج: سعودی عرب میں۔
س: کیا حضرت علیؓ نے جنگ تبوک میں شرکت کی تھی؟

ج: نہیں۔
س: حضرت علیؓ نے کب شہادت پائی؟
ج: 21 رمضان المبارک 40 ہجری میں۔
س: حضرت علیؓ کا روضہ مبارک کہاں ہے؟
ج: نجف عراق میں۔
س: اس عورت کا نام بتائیں جس کے ساتھ حضرت محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے ذریعے شادی کی؟
ج: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔
س: حضرت محمد ﷺ کی اس بیوی کا نام بتائیں جو سب سے آخر میں فوت ہوئی؟
ج: حضرت ام سلمیٰؓ۔
س: اس زمین پر سب سے پرانی مسجد کون سی ہے؟
ج: بیت اللہ۔
س: سب سے پرانی مسجد کو تعمیر کرنے والے کون ہیں؟
ج: حضرت آدم علیہ السلام۔
س: اسلام میں سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر ہوئی؟
ج: مسجد قبا۔
س: جب حضرت محمد ﷺ مدینہ پہنچے تو سب سے پہلے کون سا کام کیا؟
ج: انہوں نے مسجد کی تعمیر کی۔
س: مسجد قباء کی بنیاد کس نے رکھی؟
ج: حضرت محمد ﷺ نے۔
س: سب سے پہلے مسلم یونیورسٹی کہاں قائم ہوئی؟
ج: مسجد نبوی میں۔
س: وہ کون سی مسجد ہے جس کی تعمیر میں حضور پاک ﷺ نے خود حصہ لیا؟
ج: مسجد قبا۔
س: کون کون سی مسجدوں کا قرآن مجید میں ذکر ہوا ہے؟
ج: مسجد قبا، مسجد ضرار، مسجد اقصیٰ، مسجد کعبہ۔
س: مسجد ضرار کس نے تعمیر کی اور اس کی تعمیر کا مقصد کیا تھا؟
ج: مسجد ضرار منافقین نے قائم کی اور اس کا مقصد اسلامی تحریکوں کو کچلنا تھا اور مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کرنا تھا۔
س: مسجد نبوی کی تعمیر کب شروع ہوئی؟
ج: ربیع الاول 1 ہجری میں۔
س: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کب حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کی بجائے کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں؟
ج: 15 شعبان 2 ہجری میں۔
س: کعبہ میں سب سے پہلے اذان کس نے دی؟
ج: حضرت بلالؓ نے۔
س: مسجد کعبہ کے دروازے کا نام کیا ہے؟
ج: باب السلام۔
س: دو رکعت نماز نفل ادا کرنا حج عمرہ کے مترادف ہے لیکن کہاں؟

ج: مسجد قباء میں۔
س: نبی اکرم ﷺ عرش پر کس مقام پر تشریف لے گئے تھے؟
ج: مسجد اقصیٰ۔
س: نبی اکرم ﷺ کے عہد میں کون سی مسجدوں کی تعمیر ہوئی؟
ج: 1- بنو عمرو 2- بنو سعد 3- بنو عبید 4- بنو زراق۔ 5- بنو سلمی۔ 6- بنو غفار 7- بنو اسلم 8- بنو غفار 9- بنو عبید 10- جہانیہ 11- بنو بیضہ۔
س: سیرت خاتم الانبیا کے مصنف کے نام بتائیں؟
ج: مفتی محمد شفیع
س: سیرت پاک کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: بشیر محمد شارق
س: حیات طیبہ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مرزا حیرت دہلوی
س: محبوب خدا کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: چوہدری افضل حق۔
س: کتاب الاکتفاء فی القرّاء کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ابو طاہر اسماعیل۔
س: اعراب القرآن کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: محمد بن خراسان۔
س: کتاب الناسخ والمنسوخ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: محمد بن خراسان
س: جزئی الاصول کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ابو الوفاء بغدادی۔
س: الاتقان فی علوم القرآن کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: علامہ جلال الدین سیوطی۔
س: علوم القرآن کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ڈاکٹر احسن الدین احمد۔
س: مطالب قرآن کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: یعقوب فروش۔
س: رسول اللہ کے آنسو کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: حافظ عبد الشکور شیخوپوری۔
س: نبی رحمت کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ابو الحسن علی ندوی رحمہ اللہ۔
س: سراجا منیرا کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: شاہد وناز۔
س: آب حیات کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ۔

س: مطالعہ قرآن سے پہلے کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: میر حسن
س: عہد نبوی کے میدان جنگ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ڈاکٹر حمید اللہ رحمہ اللہ۔
س: سیرت سرور عالم کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: امام سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ۔
س: رسول اکرم ﷺ کی حکمت انقلاب کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید اسعد گیلانی۔
س: محمد عربی ﷺ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: محمد عنایت سبحانی۔
س: چراغ مصطفوی کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: پروفیسر چوہدری محمد یوسف۔
س: عرب کا چاند" کے مصنف کا نام لکھیں ؟
ج: سوامی لکشمن پرشاد۔
س: سیرت طیبہ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: پروفیسر غلام ربانی۔
س: پیغمبر انقلاب کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا وحید الدین خان رحمہ اللہ۔
س: رسول اکرم ﷺ کا پیغام کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید اسعد گیلانی۔
س: رسول اللہ کی سیاسی زندگی کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ڈاکٹر حمید اللہ رحمہ اللہ۔
س: رہبر کامل کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا عبدالحمید سہروردی
س: انسان کامل کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ڈاکٹر خالد علوی۔
س: داعی اعظم کے مصنف کا نام لکھیں ؟
ج: مولانا یوسف اصلاحی رحمہ اللہ
س: سیرت النبی ﷺ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا شبلی نعمانی رحمہ اللہ۔
س: وضاحت نبوی کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ڈاکٹر ظہور احمد۔
س: رسول اکرم ﷺ کی حکمت انقلاب کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید اسعد گیلانی۔
س: اسلام ایک نظر میں کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: صدر الدین اصلاحی۔

س: اساس دین کی تعمیر کے کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: صدر الدین اصلاحی۔
س: فریضہ اقامت دین کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: صدر الدین اصلاحی
س: معراج اور سائنس کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: آغا اشرف
س: اسلوب حیات کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی۔
س: خطبات یورپ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ۔
س: اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ
س: پردہ" کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ
س: اسلامی ریاست کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ۔
س: اسلام کا معاشرتی نظام کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ڈاکٹر خالد دہلوی
س: حقوق الزوجین کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ۔
س: مجموعہ قوانین اسلام کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: جسٹس تنزیل الرحمٰن
س: اسلامی سیاست کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا گوہر رحمٰن
س: انسانیت کی تعمیر نو اور اسلام کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: عبدالحمید صدیقی۔
س: اسلامی تہذیب اور اس کے بنیادی اصول و مبادی کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ۔
س: اسلامی تہوار اور رسومات کے مصنف کا نام لکھیں ؟
ج: رفیع اللہ شہاب۔
س: آئین اسلام کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: خواجہ احمد الدین۔
س: الاحکام السلطانیہ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: الماوردی
س: الحقوق الزوجیہ فی الاسلام کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: شیخ ابراہیم۔

س: العدالۃ الاجتماعیہ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید قطب شہید رحمۃ اللہ علیہ۔
س: حسن معاشرت کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: یوسف اصلاحی
س: ''عورت اسلامی معاشرہ میں'' کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید جلال الدین عمری۔
س: ''روس میں مسلمان قومیں'' کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: آباد شاہ پوری۔
س: خلیفۃ الرسول کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: طالب الہاشمی
س: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ
س: الفاروق کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ۔
س: ''المرتضیٰ'' کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ۔
س: حضرت ابوسفیان کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا محمد رافع۔
س: رحمت دارین کے سوشیدائی کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: طالب الہاشمی
س: سیرت ابوذر غفاری کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ابن عبدالشکور
س: سیرت حضرت معاویہ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا محمد رافع۔
س: تاریخ دعوت و جہاد کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: عبداللہ فہد فلاحی۔
س: مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: شاہ معین الدین۔
س: اسلامی تاریخ و تہذیب کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: بار علیگ۔
س: کربلا سے بالاکوٹ تک کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا محمد سلمان فرخ۔
س: سود'' کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: امام مودودی رحمۃ اللہ علیہ
س: معاشیات اسلام کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: امام مودودی رحمۃ اللہ علیہ

س: اسلامی اور جدید معاشی نظریات کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ۔
س: اسلام کا نظریہ ملکیت کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی
س: سوشلزم اور اسلام کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا وحید الدین رحمۃ اللہ علیہ
س: اسلام کے معاشی نظریے کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ڈاکٹر محمد یوسف الدین۔
س: صلوۃ الرسول کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا محمد صادق سیالکوٹی۔
س: السیاست المدینہ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: فارابی۔
س: کتاب الملقوہ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: ابوبکر بن زکریا رازی
س: تاریخ تفسیر ومفسرون کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: غلام احمد حریری رحمۃ اللہ علیہ۔
س: تاریخ ابن خلدون کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: علامہ ابن خلدن۔
س: ''اسلامی فقہ'' کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا منہاج الدین مینائی۔
س: آسان فقہ کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
س: علم الاقتصاد کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ۔
س: اسلامی ریاست کا مالیاتی نظام کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: پروفیسر رفیع اللہ شہاب۔
س: سود کی متبادل اساس کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: شیخ محمود احمد۔
س: اسلام کا زرعی نظام کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: محمد تقی امین۔
س: علم المعیشت کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: پروفیسر الیاس برنی۔
س: احیاء علوم الدین کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔
س: کیمیائے سعادت کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔

س: کتاب فی العقل کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: الفارابی۔
س: خطبات مدارس کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: سید سلمان ندوی رحمہ اللہ
س: اسلام اور نظام تعلیم کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: منشی عبدالرحمن خان۔
س: اسلام اور سیاست کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا محمد تقی تھانوی
س: بہشتی زیور کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا اشرف علی تھانوی۔
س: جدید فقہی مسائل کا حل کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مفتی محمد اشرف
س: امر بالمعروف کے مصنف کا نام لکھیں؟
ج: مولانا ابوالکلام آزاد۔
س: پہلی اُم المومنین ہونے کا شرف کس خاتون کو حاصل ہوا؟
ج: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو۔
س: پہلی وحی کا نزول کہاں ہوا تھا؟
ج: غار حرا میں۔
س: وحی کے رُک جانے کو کیا کہتے ہیں؟
ج: فترت الوحی۔
س: شیعہ اور خوارج کے چار اختلافی نظریات کا ایک ایک جملے میں تقابل کیجئے؟
ج: (۱) گناہ کبیرہ ہے۔
(۲) قرآن مخلوق ہے۔
(۳) ایمان دل سے جان لینے کا نام ہے اقرار اور عمل ضروری نہیں۔
(۴) زانی کے لیے رجم کا ذکر قرآن میں نہیں اس لئے زانی کو رجم نہیں کیا جاسکتا۔
س: سب سے پہلے کون کون اسلام لایا؟
ج: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وغیرہ۔
س: نبوت کے چار جھوٹے دعویداروں کے نام لکھیے؟
ج: طلحہ بن خویلد۔ اسود عنسی۔ مسیلمہ کذاب۔ سجاح بنت حارث (عورت)
س: واقعہ معراج کب پیش آیا۔
ج: 27 رجب 12 نبوی۔
س: عام الحزن کسے کہتے ہیں؟
ج: عام الحزن کا مطلب ہے غم کا سال۔ 10 نبوی میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابوطالبؓ وفات پا گئے ان کی موت سے آپ ﷺ

کو بہت صدمہ پہنچا اس لئے اسے عام الحزن کہتے ہیں۔

س: مسلمانوں پر روزے کب فرض کیے گیے؟

ج: 2ھ میں۔

س: غزوۂ بدر میں قیدی کس طرح رہا ہوئے تھے؟

ج: جو قیدی فدیہ دے سکتے تھے وہ فدیہ دے کر آزاد ہوئے۔ جو پڑھنا لکھنا جانتے تھے دس دس مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا کر آزاد ہوئے۔

س: جزیرۃ العرب میں بت پرستی متعارف کرانے والے شخص کا نام بتایئے؟

ج: عمرو بن لحی یا لوی۔

س: سلاطین دہلی میں جو خاندان شامل ہیں ان کے نام بتایئے۔

ج: خاندان غلاماں، خلجی خاندان، تغلق خاندان، سادات خاندان۔

س: صلح حدیبیہ کو قرآن مجید میں کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ج: فتح المبین کے نام سے۔

س: سود اور شراب کب حرام کر دیئے گیے؟

ج: 8ھ میں فتح مکہ کے بعد۔

س: اصحاب صفہ اپنی زندگی کیسے بسر کرتے تھے؟

ج: اصحاب صفہ بڑی پُر مشقت زندگی بسر کرتے تھے۔ انہیں پیٹ بھر کر کھانا بھی میسر نہ آتا تھا۔ کبھی کبھی تو بھوک کی وجہ سے نماز میں گر جایا کرتے تھے۔ ان کے جسموں پر ایک ہی کپڑا ہوتا تھا۔ وہ فارغ اوقات میں جنگل سے لکڑیاں چن کر لاتے اور بازار میں بیچ کر ضروریات زندگی خریدتے۔ دور دراز سے میٹھا پانی لا کر بیچتے تھے۔ ان ہی کو فارغ التحصیل ہونے کے بعد قراء کہا جاتا تھا اور ان کو تبلیغ کے لیے دور دراز کے علاقوں میں بھیج دیا جاتا تھا۔

س: فتوح البلدان کے مصنف کا نام تحریر کریں؟

ج: علامہ بلاذری۔

س: اسلام میں آمدنی کے ذرائع کونسے کونسے ہوتے ہیں؟

ج: آمدنی کے ذرائع زکوۃ، مال غنیمت، جزیہ اور خراج ہوتے ہیں۔

س: الاحکام السلطانیہ کے مصنف کا نام تحریر کیجئے اور اس کا موضوع بھی بتایئے؟

ج: الاحکام السلطانیہ از ابو الحسن علی الماوردی۔ یہ کتاب خلافت کے احکامات اور سیاسی امور پر مبنی ہے۔

س: عہد صدیقیؓ میں جب اسامہ بن زیدؓ کی مہم کو روانہ فرمایا تو کیا ہدایت فرمائی؟

ج: آپ نے مہم کو روانہ کرتے وقت ہدایت فرمائی کہ خیانت نہ کرنا، بے وفائی سے بچنا، مال کو نہ چھپانا، عورتوں کو قتل نہ کرنا، بوڑھوں بچوں اور بیماروں پر ظلم نہ کرنا، پھل دار اور سایہ دار درخت نہ کاٹنا، جانوروں کو بلا ضرورت ذبح نہ کرنا۔

س: عہد صدیقیؓ میں کون کون سے علاقہ جات اسلامی سلطنت کا حصہ بنے؟

ج: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں ایران اور روم کے علاقے اسلامی ریاست کا حصہ بنائے گئے۔

س: حسب ذیل خواتین کے نام لکھیں؟

ج: پہلی مسلمان...... حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
پہلی شہید...... حضرت سمیہ یاسر رضی اللہ عنہا والدہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
پہلی سپہ سالار...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
پہلی حکمران: رضیہ سلطانہ یا ملکہ شجرہ اور پہلی حکمران ملکہ بلقیس ملک سبا

س: ایران کے بادشاہ یزدگرد نے اسلام کا پیغام پہنچانے والوں کو کیا جواب دیا تھا؟

ج: ایران کے بادشاہ نے کہا تھا کہ اگر سفیروں کو قتل کرنا روا ہوتا تو تم میں سے کوئی گردن سلامت نہ لے جا سکتا۔

س: خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے دور کا آغاز کب ہوا؟

ج: جمادی الثانی 13ھ کو۔

س: خلیفہ ثانی کے دور میں کون کون سے علاقے فتح ہوئے؟

ج: مدائن' حلوان' خوزستان' عراق' رے' طبرستان' آذربائیجان' آرمینیا' فارس' کرمان' سیستان' مکران' خراسان' اُردون' حمص' اور شام کے علاقے اسلامی ریاست کا حصہ بنے۔

س: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کی چند خوبیوں کی وضاحت کریں؟

ج: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مذہبی بنیادوں پر ایسے ایسے قانون بنائے۔ ایسا عادلانہ نظام قائم کیا جو مسلمان کی تمام سعادتوں اور ترقیوں کا ضامن تھا جیسے شوریٰ کا قیام' عمال کے فرائض' عمال کا محاسبہ' عدالتوں کا قیام' محکمہ مال' محکمہ آبپاشی' بیت المال' فوج کا انتظام' تعلیمی نظام' خدمت حدیث' مساجد کی تعمیر' بیت اللہ اور مسجد نبوی کی توسیع' عدل و مساوات' سڑکوں' پلوں' مسافر خانوں کا نظام' جیل خانے' فوجی چھاؤنیاں قائم کرنا' لاوارث بچوں کی پرورش' اذان فجر میں "الصلوۃ خیر من نوم" کا اضافہ' شعر و شاعری میں خواتین کے نام لینے کی ممانعت۔

س: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے سب سے پہلا مقدمہ کونسا پیش کیا گیا تھا؟

ج: آپ کے سامنے سب سے پہلے حضرت عبداللہ کے قصاص کا مقدمہ لایا گیا۔ آپ نے اسے دیت میں بدل کر خود ہی دیت ادا کر دی۔

# سابقہ پرچہ جات کے اہم معروضی سوالات

س: چاروں خلفائے راشدین کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کا سن ہجری اور مدت خلافت لکھیں؟

ج: (1) حضرت ابوبکر صدیقؓ 11 ہجری تا 13 ہجری بمطابق 632 تا 634 مدت خلافت: دو سال تین ماہ اور دس دن۔

(2) حضرت عمر فاروقؓ جمادی الثانی 13 ہجری تا ذوالحجہ 23 ہجری بمطابق اگست 634 تا 644 مدت خلافت: دس سال چھ ماہ اور چار دن۔

(3) حضرت عثمان غنیؓ محرم 24 ہجری تا ذوالحجہ 35 ہجری بمطابق نومبر 644 تا 12 جون 656 مدت خلافت بارہ دن کم بارہ سال تھی۔

(4) حضرت علی المرتضیٰ 24 ذولحجہ 35 ہجری تا 17 رمضان 40 ہجری بمطابق 23 جون 656 تا 25 جنوری 661 مدت خلافت: 4 سال نو ماہ تھی۔

س: سیرت النبی پر چار اردو کتب اور ان کے مصنفین کے نام اور جلدوں کی تعداد لکھیں؟

ج: (1) الرحیق المختوم۔ از مولانا صفی الرحمان مبارکپوری رحمہ اللہ (ایک جلد)

(2) رحمۃ اللعالمین از قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ (ایک جلد)

(3) ضیاء النبی ﷺ از پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ (دو جلد)

(4) سیرت النبی از علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ و سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ (سات جلد)

علامہ شبلی نعمانی نے تمام جلدوں کا مواد اکٹھا کیا اور صرف پہلی جلد لکھی تھی کہ وفات پا گئے اس کے بعد سید سلیمان ندوی نے باقی چھ جلدیں لکھیں اور ان کو ترتیب دیا۔

(5) اصح السیر از مولانا عبدالرؤف دانا پوری (ایک جلد)

س: عہد بنوامیہ کے چار نامور جرنیلوں کے نام اور ان کے علاقوں کے نام لکھیے جن کو انہوں نے فتح کیا؟

ج: (1) طارق بن زیاد فتح اندلس (فاتح اندلس)

(2) موسیٰ بن نصیر افریقہ کا شمالی علاقہ (فاتح شمالی افریقہ)

(3) قتیبہ بن مسلم باہلی وسط ایشیاء بخارہ ثمرقند کا علاقہ فتح کرتا ہوا سرحد چین تک جا پہنچا

(4) محمد بن قاسم فتح سندھ (فاتح سندھ)

س: مندرجہ ذیل کا سن واقعات لکھیں؟

ج: سانحہ کربلا 61 ہجری۔

سقوط بغداد 606 ہجری بمطابق 1208ء

سقوط اندلس 897 ہجری بمطابق 1492ء

سقوط مشرقی پاکستان 1971ء

س: سیرت النبی ﷺ پر لکھی گئی دو عربی اور دو اردو کتب اور ان کے مصنفین کے نام لکھیں؟

ج: عربی کتب (1) الرحیق المختوم۔ از مولانا صفی الرحمان مبارکپوری رحمہ اللہ

(2) اصح السیر از مولانا عبدالرؤف دانا پوری

اردو کتب (1) رحمۃ اللعالمین از قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ (ایک جلد)

(2) سیرت النبی ﷺ از علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ (سلیمان ندوی نے چھ جلدوں کی ترتیب دی)۔

س: ختم نبوت کے سلسلے میں ایک آیت اور احادیث لکھیں؟

ج: آیت: ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شی علیما
محمد ﷺ تم میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے
احادیث: (ا) انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔)

س: عشرہ مبشرہ کے نام لکھیے؟

ج: ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہ بن عبیدہؓ، زبیر بن عوامؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت عبیدہ بن جراحؓ، حضرت زید بن ثابتؓ۔

س: عہد صدیقی میں بغاوت اور ارتداد کو کچلنے والے چار سالاروں کے نام لکھیں؟

ج: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔

س: حسب ذیل جنگوں کا سن اور مجاہدین اسلام کی تعداد لکھیے؟

ج: (1) غزوہ حنین 8 شوال بمطابق جنوری/فروری 630ء 12 ہزار اسلامی فوج۔
(2) غزوہ تبوک رجب 9 ہجری مجاہدین 10 ہزار۔
(3) جنگ قادسیہ 14 ہجری بمطابق 635ء روانگی کے وقت 4 ہزار۔
(4) جنگ نہاوند 30 ہزار
(5) غزوہ احزاب 5 ہجری ذیقعد قریباً 3 ہزار مسلمان 10 ہزار کفار۔

س: برصغیر کے علاقوں کو فتح کرنے والے چار فاتحین کے نام زمانی ترتیب سے لکھیں؟

ج: (1) محمد بن قاسم فاتح سندھ (94 ہجری بمطابق 712ء)
(2) سلطان محمود غزنوی فاتح پنجاب (408 ہجری بمطابق 1017ء)
(3) سلطان شہاب الدین غوری فاتح ہند (591 ہجری بمطابق 1194ء)
(4) ظہیر الدین بابر (1508ء)

س: چار خلفائے راشدین کے مناقب پر ایک ایک حدیث لکھیں؟

ج: (1) میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں (الحدیث)
میں نے ہر شخص کے احسان کا بدلہ چکا دیا ہے لیکن ابوبکر کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خود ہی دے گا (الحدیث)
(2) آپ ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کسی کو نبوت ملتی تو عمر بن خطاب کو ملتی (الحدیث)
(3) آپ ﷺ نے فرمایا کہ شاید خداوند تعالیٰ تجھ کو ایک قمیص پہنائے گا یعنی خلافت عطا فرمائے گا۔
پھر اگر لوگ تجھ سے مطالبہ کریں کہ اس قمیص کو اتار ڈال تو ان کی خوشی سے اس قمیص کو نہ اتارنا (خلافت ترک نہ کرنا)۔
(4) آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ۔
(5) حیادار عثمان غنیؓ اور سب سے بڑے قاضی مرتضیٰ ہیں (الحدیث)

س: حسب ذیل حکومتوں کے آغاز و اختتام کے سن تحریر کیجیے۔
• بنو امیہ۔ بنو عباس۔ سلطنت دہلی۔ سلطنت مغلیہ۔

ج: بنو امیہ: آغاز 41 ہجری بمطابق 662ء اختتام 132 ہجری بمطابق 750ء
بنو عباس: آغاز 132 ہجری بمطابق 750ء اختتام 656 ہجری بمطابق 1258
سلطنت دہلی: آغاز 1206ء اختتام 1526ء
سلطنت مغلیہ: آغاز 1526ء اختتام 1857ء

س: حسب ذیل واقعات کا سن اور مجاہدین کی تعداد لکھیے؟

ج: غزوہ احزاب: 5 ہجری (سن آغاز) مجاہدین کی تعداد: مسلمان 3 ہزار، کفار دس ہزار)

فتح مکہ: 8 ہجری (سن آغاز) بمطابق 630 مجاہدین کی تعداد 10 ہزار۔

جنگ قادسیہ: 14 ہجری بمطابق 635 مجاہدین کی تعداد 4 ہزار روانگی کے وقت

غزوہ تبوک: سن آغاز رجب 9 ہجری مجاہدین کی تعداد 30 ہزار رومیوں کی تعداد 40 ہزار۔

س: نبوت کے چار جھوٹے دعویداروں کے نام تحریر کیجیے؟

ج: طلحہ بن خویلد۔ اسود عنسی۔ مسیلمہ کذاب۔ سجاح بنت حارث (عورت)۔

س: دو نامور قائدین کے نام تحریر کیجیے؟

ج: تحریک مجاہدین، تحریک علی گڑھ، تحریک خلافت، تحریک پاکستان۔

تحریک مجاہدین: سید احمد شہید، سید اسماعیل شہید۔

تحریک علی گڑھ: سر سید احمد خان، مولوی چراغ علی، سید امیر علی۔

تحریک خلافت: مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی۔

تحریک پاکستان: محمد علی جناح، علامہ محمد اقبال، مولانا الطاف حسین حالی، ظفر علی خاں۔

س: درج ذیل اداروں کے بانیوں کے نام تحریر کیجیے؟

دارالعلوم دیوبند، ندوۃ العلماء، جامعہ ملیہ اسلامیہ

ج: دارالعلوم دیوبند: قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔

ندوۃ العلماء: محمد علی مولانا شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ: مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ۔

س: بنو امیہ کے چار نامور جرنیلوں کے نام اور کارنامے مختصر طور پر تحریر کیجیے؟

ج: قتیبہ بن مسلم، موسیٰ بن نصیر، طارق بن زیاد، محمد بن قاسم، مسلم بن عبدالملک۔

قتیبہ بن مسلم: حجاج نے جب قتیبہ بن مسلم باہلی کو 84 میں خراسان کا گورنر مقرر کیا تو اس نامور جرنیل نے اولاً بلخ کو فتح کر کے اسلامی حکومت (مملکت) میں شامل کر لیا اس کے چند برس بعد اس نے بخارا، خوارزم، سمرقند، غرناطہ اور کاشغر کی ریاستوں کو فتح کر لیا سمرقند میں قتیبہ نے ایک مسجد بنوائی اور اس میں نماز ادا کی خاقان چین نے اہل عرب کی فتوحات سے مرغوب ہو کر جزیہ کی ادائیگی پر مسلمانوں سے صلح کر لی اور قتیبہ ان فتوحات کے باعث اسلامی سلطنت کی مشرقی حدود چین تک پہنچ گئیں۔

موسیٰ بن نصیر: رمضان 93 میں ساحل سپین پر لنگر انداز ہوا اس وقت طلیطلہ فتح ہو چکا تھا کاؤنٹ جولین نے موسیٰ کا استقبال کیا شذونہ کو عبور کر کے قرمونہ کی طرف بڑھا کاؤنٹ جولین نے شکست خوردہ اسپینی کا بھیس بنا کر اظہار ہمدردی کیا اور رات کو خاموشی سے شہر کے دروازے کھول دیئے موسیٰ دروازے پر منتظر تھا فوج لے کر داخل ہوا اور بلا مقابلہ شہر پر قبضہ کر لیا اس کے بعد اشبیلیہ کا رُخ کیا اور ایک ماہ کے محاصرہ کے بعد اشبیلیہ کو بھی فتح کر لیا ماردہ کا علاقہ بھی فتح کیا اور طلیطلہ کی طرف روانہ ہو۔ (فاتح شمالی علاقہ افریقہ) علاوہ ازیں سرگوسہ، ارغوان اور کوہ پائریز تک جا پہنچا اس کے علاوہ پرتگال بھی فتح کر کے ایک الگ صوبہ کی حیثیت سے سلطنت اسلامی کا جزو بنایا۔

طارق بن زیاد: مغرب میں طارق بن زیاد نے افریقہ کے گورنر موسیٰ بن نصیر کے حکم سے سپین اور پرتگال پر فوج کشی کی راڈرک شاہ سپین ایک لاکھ سپاہیوں کی جمعیت سے ان کے مقابلے پر آیا جنگ کے شروع ہونے سے قبل طارق نے کشتیاں جلا کر مسلمانوں پر واضح کر دیا کہ ان کے لیے صرف دو صورتیں تھیں "موت یا فتح" چنانچہ واپسی کا خیال ترک کر کے مسلمان سپاہی اس بہادری سے لڑے کہ میدان جنگ جیت لیا عین لڑائی میں طارق نے راڈرک کو قتل کر ڈالا میدان جنگ جیتنے کے بعد طارق نے سپین کے دارالخلافہ کا رخ کیا اور تھوڑی مدت میں اس نے بہت سا علاقہ فتح کر لیا استجہ کو بھی فتح کیا علاوہ ازیں سپین کے پایہ تخت

طلیطلہ کی طرف خود طارق بڑھا جب طلیطلہ میں داخل ہوا تو لوگ دہشت کے مارے بھاگ گئے اور بغیر کسی مقابلہ کے طلیطلہ فتح ہو گیا۔

محمد بن قاسم: محمد بن قاسم نے اپنے چچا حجاج بن یوسف کے حکم پر سندھ پر حملہ کیا اور بہت جلد ہی اسے فتح کر کے وہاں کے راجہ کو وہ جگہ چھوڑنی پڑی قلعہ اروڑ کی فتح کے بعد محمد بن قاسم نے سکھر کو فتح کیا پھر دریائے بیاس کو عبور کر کے ملتان پہنچا اور وہاں پر ایک طویل محاصرے کے بعد اسے بھی فتح کر لیا علاوہ ازیں سندھ کی فتح اور برہمن آباد کی فتح قابل ذکر ہیں۔

س: ابتدائی سیرت نگاروں میں سے چار کے نام تحریر کیجیے؟

ج: ابن کثیر، تاج الدین سبکی، ابن سعد، ابن اثیر، علامہ شبلی نعمانی، علامہ بلاذری، عبدالرحمٰن ابن خلدون، ابن جریر۔

س: خوارج کے دو اہم عقائد تحریر کیجیے؟

ج: (۱) گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے (۲) قرآن مخلوق ہے (ایمان دل سے جان لینے کا نام اقرار و عمل ضروری نہیں (۴) زانی کے لیے رجم کا ذکر قرآن میں نہیں اس لیے زانی کو رجم نہیں کیا جا سکتا۔

س: جزیرۃ العرب میں بت پرستی متعارف کرانے والے شخص کا نام لکھیے؟

ج: عمرو بن الحیٰ یا لوی۔

س: سلاطین دہلی میں جو خاندان شامل ہیں ان کے نام بتائیے؟

ج: خاندان غلاماں، خلجی خاندان، تغلق خاندان، سادات خاندان۔

س: عہد بنو عباس میں بغداد میں دو اہم مدرسوں کے نام بتائیے؟

ج: بیت الحکمت، مدرسہ نظامیہ، مدرسہ مستنصریہ۔

س: شاہ ولی اللہ کی دو تصانیف کے نام تحریر کیجیے؟

ج: **حجتہ اللہ البالغۃ...... ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء......**

**الفوز الکبیر فی اصول التفسیر** ترجمہ فتح الرحمٰن

س: واقعہ حرہ کب پیش آیا؟ اس کا ذمہ دار کون تھا؟

ج: واقعہ حرہ 62 ہجری بمطابق 26 اگست 683ء اور اس کا ذمہ دار حضرت عبداللہ بن زبیر ﷺ

س: فتوح البلدان کے مصنف کا نام تحریر کیجیے؟

ج: علامہ بلاذری۔

س: درج ذیل واقعات کے سن تحریر کیجیے (الف) سانحہ کربلا (ب) سفر طائف۔

ج: سانحہ کربلا 61 ہجری بمطابق 12 اکتوبر 680ء۔ سفر طائف: 10 نبوی ﷺ۔

س: حضرت عمر کی چار اولیات تحریر کیجیے؟

ج: (1) سن ہجری کی ابتداء (2) مردم شماری (3) نہریں کھدوائیں جیسے نہر ابی موسیٰ (4) لاوارث بچوں کے لیے وظائف (5) جیل خانے اور درہ کی سزا کا نفاذ (6) شعبہ احداث (پولیس)

س: غزوہ اور سریہ میں فرق بتائیں اور ان کی کل تعداد لکھیں؟

ج: غزوہ وہ لڑائی ہے جس میں نبی نے بہ نفس نفیس شرکت کی ان کی تعداد 19 غزوات ہے۔

سریہ: وہ دستہ جو آپ ﷺ نے کسی صحابی کی سرکردگی میں لڑائی کے لیے روانہ کیا ہو اور خود اس میں شریک نہ ہوئے ہوں۔ تعداد 54 سریہ۔

س: حضرت عمر بن عبدالعزیز کا سن خلافت لکھیے اور چند اصلاحات کو چند جملوں میں بیان کیجیے؟

ج: سن خلافت 99 تا 101ھ۔ خلافت مدت دو سال پانچ ماہ

اصلاحات (1) بیت المال کی آمدنی اور اس کے تصارف کی اصلاح کی
(2) باغ فدک کا مسئلہ۔ (3) انسداد شراب نوشی (4) ایک بری بدعت کا خاتمہ۔

س: حسب ذیل خواتین کے نام لکھیں؟
ج: پہلی مسلمان: حضرت خدیجۃ الکبریٰ
پہلی شہید: حضرت سمیہؓ زوجہ یاسر یا والدہ حضرت عمار بن یاسرؓ
پہلی سپہ سالار حضرت عائشہ صدیقہؓ
پہلی حکمران: رضیہ سلطانہ یا ملکہ شجرہ اور پہلی حکمران ملکہ بلقیس ملکہ سبا۔

س: درج ذیل مصنفین کی تاریخ اسلام پر ایک ایک کتاب کا نام لکھیے؟
ج: ابن ہشام: سیرت ابن ہشام (السیرۃ النبویۃ)
بلاذری: فتوح البلدان۔
شاہ معین الدین ندوی (تاریخ اسلام)
ثروت صولت (ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ)

س: مجدد الف ثانی کی تحریک تجدید احیاء کے چار اہم مقاصد بتایئے؟
ج: (۱) وحدۃ الوجود کے عقیدے کی پردہ کشائی۔ (۲) وحدۃ الشہود کے مسلک ونظریہ کو مدلل و مرتب شکل میں پیش کرنا۔ (۳) بدعات کی کھلی تردید۔ (۴) ہندوستان میں حقیقی اسلام کا احیاء

س: آخری تین خلفاء کو شہید کرنے والوں کے نام لکھیں؟
ج: آخری تین خلفائے راشدین کو ان لعینوں نے شہید کیا۔
(1) حضرت عمر فاروقؓ کا قاتل فیروز المعروف ابولولو تھا جس نے شہید کیا۔
(2) حضرت عثمان غنیؓ کا قاتل اسود بن حمران
(3) حضرت علی المرتضیٰؓ کا قاتل عبدالرحمن بن ملجم (بحوالہ تاریخ الامم والملوک طبری)

س: میثاق مدینہ کے دو اہم حصے ہیں ان کی دفعات کی تعداد لکھیں اور فرق واضح کیجیے؟
ج: تعداد 47 از سیرت ابن ہشام جلد اول بعض روایات میں تعداد 52 یا 54 بھی لکھی ہوئی ہے۔ تعداد 47 کے مطابق 23 انصار ومہاجرین یعنی مسلمانوں کے آپس میں تعلقات کے بارے میں تھی اور 24 مسلمان اور یہود مدینہ اور دیگر قبائل کے ساتھ تعلقات کے بارے میں تھی۔

س: حسب ذیل واقعات کا سن اور تعداد لکھیے؟
ج: (1) ہجرت حبشہ ثانیہ 83 مرد اور 18 عورتیں 7 نبوی ﷺ (رحمۃ للعالمین)
(2) بیعت عقبہ ثانیہ 13 شرکاء 2 عورتیں 13 نبوی (جون 622 (الرحیق المختوم)
(3) فتح مکہ دس ہزار شرکاء 20 رمضان المبارک 8 ہجری۔
(4) غزوہ تبوک 39 ہزار شرکاء رجب 9 ہجری۔

س: حضرت علیؓ کے عہد میں تین اہم جنگوں کے نام لکھیں اور بتایئے کہ کن کے خلاف ہوئیں؟
ج: (1) جنگ جمل: حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کے مابین غلط فہمی کی بنا پر۔
(2) جنگ صفین: حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان۔
(3) جنگ نہروان: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خوارج کے درمیان۔

س: حسب ذیل کتب کے مصنفین کے نام لکھیں؟

ج: طبقات الکبریٰ: تاج الدین سبکی

البدایہ والنہایہ: علامہ ابن کثیر۔

تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطی

الکامل فی التاریخ: علامہ ابن اثیر

س: نبوت کے چار جھوٹے دعویداروں کے نام لکھیں؟

ج: طلحہ بن خویلد، اسود عنسی مسیلمہ کذاب سجاح بنت حارثہ (عورت) مرزا غلام احمد قادیانی۔

س: حسب ذیل اداروں کا سن تاسیس اور بانیوں کے نام لکھیے؟

ج: علی گڑھ کالج 27 مئی 1875 بانی: سر سید احمد خان۔

دار العلوم دیو بند 30 مئی 1966 بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی۔

ندوۃ العلماء 1896 بانی مولانا محمد علی کانپوری۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ 29 اکتوبر 1920 بانی مولانا محمد علی جوہر تھے۔

س: حسب ذیل کتب کے مصنفین کے نام لکھیں؟

ج: تاریخ دعوت وعزیمت: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

س: مندرجہ ذیل مدارس کے مقام تاریخ تعمیر لکھیں؟

ج: (1) جامع الازہر مقام: قاہرہ سن: 365 ہجری

(2) مدرسہ سیدیہ مقام: نیشاپور سن 395 ہجری

(3) مدرسہ نظامیہ مقام: بغداد سن 459 ہجری

(4) مدرسہ مستنصریہ مقام: بغداد سن 632 ہجری

س: بنو عباس کے عہد کے چار اہم کتب خانوں کے نام اور تعداد کتب لکھیں؟

ج: (1) بغداد 10 ہزار کتب بیت الحکمۃ

(2) طرابلس 30 لاکھ کتب کتب خانہ عام

(3) قاہرہ 10 لاکھ کتب کتب خانہ عام

(4) 12 لاکھ کتب کتب خانہ عزیزیہ

س: نامور قائدین کے نام لکھیں؟

ج: تحریک علی گڑھ سر سید احمد خاں۔

تحریک مجاہدین: شاہ ولی اللہ۔

تحریک خلافت: علی برادران (مولانا محمد علی جوہر۔ مولانا شوکت علی)

تحریک پاکستان: قائداعظم محمد علی جناح

س: بعثت نبوی ﷺ کے وقت عرب میں چار مذہبی گروہ کون کون سے تھے؟

ج: یہودی، عیسائی، صائبین، مجوسی، بت پرست وغیرہ

س: علامہ اقبال کے فکری ارتقاء اور شاعری کے چار ادوار کون کون سے ہیں؟

ج: (1) شروع سے 1905ء تک بغرض تعلیم یورپ تک شاعری۔

(2) 1905ء سے 1908ء تک قیام یورپ کے زمانہ میں شاعری۔

(3) 1908ء تا 1924ء تک یورپ سے واپسی کے بعد بانگ درا کی اشاعت تک شاعری۔

(4)1924ء تا 1938ء اشاعت بانگ درا سے وفات تک ان کی شاعری وفات تک جاری رہی۔

س: تحریک پاکستان پر لکھی گئی چار کتب بمعہ مصنفین لکھیں؟

ج: 1) پاکستان (پس منظر و پیش منظر) از حمید انور۔

2) پاکستان ناگزیر تھا از سید حسن ریاض۔

3) تشریحات پاکستان از عبدالقدوس ہاشمی۔

4) تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت از ہاشمی فرید آبادی۔

5) Pakistan از ابن الحسن

س: معتزلہ کے چار عقائد لکھیں؟

ج: معتزلہ کے چار عقائد درج ذیل ہیں:

1) ریاست کا قیام اور امام کا تقرر شرعاً واجب ہے

2) فاجر و فاسق امام کے پیچھے جمعہ و نماز پڑھنی جائز نہیں۔

3) گنہگار مسلمان نہ کافر ہے نہ مومن بیچ میں ہے۔

4) انصاف اور سچائی سے منحرف ہونے والی حکومت کے خلاف خروج جائز ہے۔

س: اشاعرہ کے چار عقائد کون کون سے ہیں؟

ج: 1) اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ اس کی صفات ازلیہ بھی وابستہ ہیں۔

2) ہماری عقل شرعی احکام کے تابع ہے۔

3) صحیح عقیدہ رکھنے والا مومن ہے اگر چہ اس کے اعمال غیر صالح ہوں۔

4) قیامت کے دن ہر مومن کو رویت باری تعالیٰ حاصل ہوگی۔

5) امام کا تقرر امت کے ہاتھوں میں ہے (یہ شرط ضروری ہے)

س: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلے خطبے کا ترجمہ لکھیں؟

ج: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! نہ میں امارت کا خواہاں ہوں نہ میں نے اللہ سے اس کی دعا کی ہے میں نے یہ بوجھ اس لیے اٹھایا کہ کوئی فتنہ برپا نہ ہو مجھے امارت میں کوئی راحت نہیں ہوئی بلکہ یہ میرے لیے ناقابل برداشت بوجھ ہے اللہ کی مدد کے بغیر میں اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ کاش! میرے بجائے کوئی ایسا شخص ہوتا جو اس بوجھ کو اٹھانے کی مجھ سے زیادہ طاقت رکھتا۔ مجھے تم نے اپنا امیر بنایا ہے حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں اگر اچھا کام کروں تو میری مدد کرو اور اگر غلطی کروں تو اصلاح کرو۔ جب تک میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرو اگر ان کی خدمات کے مطابق نہ چلوں تو ہرگز میری اطاعت نہ کرنا (البدایہ والنہایہ از ابن کثیر)

# پانچواں پرچہ

# عربی زبان و ادب

# عربی زبان و ادب

س: اسم کی تعریف کریں اور مثالیں دیں؟

ج: اسم وہ کلمہ ہے جو اپنی ذات یا معنی پر دلالت کرے (یعنی جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو جائیں) اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے خالد، شیر، بکی، باغ سچائی

س: فعل کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

ج: وہ کلمہ جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہوں مگر اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے جیسے اس ایک مرد نے لکھا۔ وہ مارتا ہے یا مارے گا۔ میں سمجھتا ہوں یا میں سمجھوں گا۔

س: حرف کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

ج: حرف وہ کلمہ ہے جو کامل معنی پر دلالت نہ کرے (یعنی جس کے معنی دوسرے کلمے کو ملائے بغیر معلوم نہ ہوں) جیسے سے، میں، تک، اوپر، ساتھ، اگر، تحقیق۔ ان تینوں اقسام کے ملنے سے جملہ بنتا ہے۔

س: حرکاتِ ثلاثہ کسے کہتے ہیں؟ نیز فتحہ، ضمہ اور کسرہ کی وضاحت کریں۔

ج: حرکت: زیر، زبر، پیش کو کہتے ہیں اور تینوں کو حَرَکَاتِ ثَلاثَه کہتے ہیں۔

فتحہ یا نصب: زبر کو کہتے ہیں۔ ( َ )

جر یا کسرہ: زیر کہتے ہیں۔ ( ِ )

رفع یا ضمہ: پیش کو کہتے ہیں۔ ( ُ )

مفتوح یا منصوب: زبر والے حرف کو کہتے ہیں۔

مجرور یا مکسور: زیر والے حروف کو کہتے ہیں۔

مرفوع یا مضموم: پیش والے حرف کو کہتے ہیں۔

جزم یا سکون: حرکت نہ ہونے کو کہتے ہیں۔

ساکن: جزم والے حرف کو کہتے ہیں۔

تشدید: شد کو کہتے ہیں۔

اعراب: کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کو اعراب کہتے ہیں۔

س: مرکب اضافی کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

ج: مرکب اضافی وہ ہے جو دو کلموں پر مشتمل ہو پہلا کلمہ عوامل کے بدلنے سے بدل جائے اور اس کا نام مضاف ہوگا اور دوسرے کلمے پر ہمیشہ جر آئے گی اور اس کا نام مضاف الیہ رکھیں گے، مثلاً عبداللہ، لاہور کا شہر، کمرے کی کھڑکی۔

س: مرکب توصیفی کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

ج: مرکب توصیفی دو کلموں سے عبارۃ ہوتا ہے دوسرا اعراب میں تذکیر و تانیث میں مفرد، تثنیہ اور جمع میں پہلے کی پیروی کرتا ہے اور دوسرا پہلے کی وضاحت کرے گا جب وہ معرفہ ہوگا اور اس کی تخصیص کرے گا جب نکرہ ہوگا۔

میں کھلے دروازے سے داخل ہوا۔

میں نے خوبصورت پھول توڑے۔

س: مرکب عددی کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

ج: ایک دو کے اعداد ہمیشہ قیاس کے مطابق ہوتے ہیں یعنی مذکر کے لیے مذکر اور مونث کے لئے مونث آتے ہیں۔

اعداد تین سے دس تک خلاف قیاس آتے ہیں یعنی مذکر عدد کے ساتھ معدود مونث اور مونث عدد کے خلاف معدود مرکز ہوگا۔

گیارہ۔بارہ کا عدد اپنے معدود کے مطابق ہو گا یعنی مذکر عدد کے لئے معدود مذکر اور مونث عدد کے لئے معدود مونث ہو گا۔

تیرہ سے انیس تک کے اعداد خلاف قیاس (یعنی عدد مذکر لئے معدود مونث) آئیں گے اور اس طرح دہائیوں میں عدد معدود قیاس کے مطابق آئیں گے (یعنی عدد مذکر کے لئے معدود مذکر اور عدد مونث کے لئے معدود مونث آئیں گے)

مرکب عددی کی مثالیں:

| | |
|---|---|
| 1) في الفصل ثلاثة طلاب | کلاس میں تین طلبہ ہیں۔ |
| 2) في الحديقة خمس بناتٍ | باغ میں پانچ بیٹیاں ہیں۔ |
| 3) معي سبعة أقلام | میرے پاس سات قلم ہیں۔ |
| 4) قرأت ثلاثة عشر كتاباً | میں نے تیرہ کتابیں پڑھیں۔ |

س: مذکر و مونث کی تعریف کریں اور مثالیں دیں؟

ج: اسم مذکر اور مونث کے اعتبار سے مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم ہوتا ہے۔

اسم مذکر: وہ اسم جو مذکر پر دلالت کرے جیسے خالد علی

اسم مونث: وہ اسم جو مونث پر دلالت کرے جیسے سعاد۔ زینب

س: مونث کی علامات بیان کریں؟

ج: تانیث (مونث) کی چند علامات ہیں جن سے وہ پہچانی جاتی ہیں ان میں سے اہم یہ ہیں۔

مونث کی تاء (آخر پر ہو) جیسے خدیجہ، جمیدہ اور زہرۃ

مونث میں الف مقصورہ ہو جیسے سلوی، کبرٰی، صغرٰی

مونث میں الف ممدودہ آئے جیسے اسماء اور حسناء

س: اسم مونث کی اقسام بیان کریں۔

اسم مونث کی اقسام یہ ہیں۔

لفظی و معنوی: وہ اسم جو مونث پر دلالت کرے اور اس کے ساتھ علامت تانیث آئے جیسے فاطمہ، لیلیٰ، اسماء

2) لفظی: وہ اسم جو مذکر پر دلالت کرے اور اس کے ساتھ علامت تانیث آئے جیسے عنترۃ، عبیدۃ، ذکریا

3) مجازی: وہ جو مونث پر دلالت کرے مگر مونث غیر حقیقی ہو جیسے سورج آسمان آگ وغیرہ

س: اسم کی اقسام بیان کریں، نیز اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف بیان کریں؟

ج: اسم کو معرفہ اور نکرہ کے لحاظ سے دو اقسام میں تقسیم کریں گے وہ اقسام یہ ہیں۔

المعرفۃ: وہ اسم جو کسی معین چیز پر دلالت کرے اور اس کی اقسام یہ ہیں۔

1) وہ اسم ضمیر کی شکل میں ہو گا جیسے أنا (میں) أنت (تو) ھو (وہ)

2) یا اسم معرفہ علم (نام) ہو گا۔ جیسے محمد۔ خالد۔ زید

3) یا (یا اسم معرفہ) اشارہ ہو گا جیسے ھذا (یہ مذکر) ھٰؤلاءِ (یہ مونث) ھؤلاء (یہ تمام)

4) اسم موصول ہو گا جیسے الذی۔ التی۔ الذین

5) اسم (معرفہ) الف لام لگانے سے بنے گا جیسے الرجل (آدمی) الکتاب (کتاب)

6) جو تمام اقسام سابقہ میں سے کسی قسم کی طرف مضاف ہو گا۔ کتابی (میری کتاب) کتاب محمد (محمد کی کتاب) کتاب ھذا (یہ کتاب) کتاب الذی (وہ کتاب) کتاب الرجل (آدمی کی کتاب)

س: اسم نکرہ کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

ج: وہ اسم جو غیر معین چیز پر دلالت کرے مثلاً کتاب، رجل (آدمی) قلم

س: اسم معرب کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

ج: کلمہ کی اعراب اور بناء کے لحاظ سے دو اقسام ہیں۔

ہر اسم یا فعل مضارع جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدلتا ہے معرب کہلاتا ہے مثلاً کتاب، آدمی (اسم کی نسبت سے) اور وہ لکھتا ہے، فعل کی نسبت کی مثالیں ہیں۔

س: مبنی کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

ج: ہر کلمہ خواہ وہ اسم ہو یا فعل یا حرف اس کا آخر (داخل ہونے والے) عوامل کے اختلاف کے ساتھ ایک حالت میں رہے، اسم کی مثال ھذہ (یہ مونث) أنا (میں متکلم) ھولاء (یہ جمع کیلئے) اور فعل کی مثال (کتب) اس نے لکھا (حضر) حاضر ہوا۔ (أکتُب) تو ایک مرد لکھ۔ اور حرف کی مثال (ھل) کیا۔ (قد) تحقیق۔ إن (بے شک)۔ إلی (تک)

س: اعراب کی اقسام بیان کریں۔

ج: اعراب کی یہ اقسام ہیں۔

الرفع: اس میں اسم اور فعل مشترک ہوتے ہیں مثلاً محمد کھڑا ہوتا ہے۔

2) النصب: اس میں بھی اسماء اور افعال مشترکہ کے طور پر شامل ہوتے ہیں مثلاً بے شک محمد ہرگز کھڑا نہیں ہوگا۔

3) الجر: جر اسماء کے ساتھ خاص ہے۔ مثلاً زید گھر میں ہے۔

4) الجزم: جزم افعال کے ساتھ خاص ہے جیسے محمد کھڑا نہیں ہوا۔

س: غیر منصرف کی تعریف کریں اور جہاں یہ پایا جاتا ہے اس کی وضاحت کریں۔

ج: وہ اسم جس میں اسباب منع صرف کے اسباب میں سے ایک سبب پایا جائے۔ (غیر منصرف ہوگا) اور اس کی تین جگہیں ہیں۔

ہر جمع مکسر جس میں دو حروف الف جمع کے بعد آئیں یا تین حروف ہوں مگر درمیان والا حرف ساکن ہو جیسے مساجد (مسجد کی جمع) مدارس (مدرسہ کی جمع) دنانیر (دینار کی جمع)

جب اسم الف مقصورۃ (مونث) پر ختم ہو جیسے سلمی۔ کبریٰ۔ صغریٰ

جب اسم الف (مونث) ممدودہ پر ختم ہو جیسے صفراء (زرد) خضراء (سبز) بیضاء (سفید)

س: اسباب منع صرف بیان کریں۔

ج: جب اسم میں علمیت کے ساتھ اسباب منع صرف میں سے کوئی دوسرا سبب پایا جائے تو اسم غیر منصرف ہوگا۔ اس کی چھ جگہیں ہیں۔

1) (علمیت اور مونث۔ مثل عائشة سعاد)

2) (علمیت اور وزن فعل مثل یزید، یحییٰ۔ یعلی)

3) (علمیت اور الف نون زائدتان مثلاً عثمان، عمران)

4) (علمیت اور ترکیب مثلاً ابو سعید، معریکدب)

5) (علمیت اور عجمہ جیسے اسحاق، یعقوب، ثمود)

6) (علمیت اور عدل جیسے عمر، زفر)

س: ضمیر کی تعریف کریں اور مثالیں دیں؟

ج: ضمیر وہ ہے جو متکلم پر دلالت کرے جیسے أنا (میں) یا مخاطب پر دلالت کرے جیسے أنت (تو) یا غائب پر دلالت کرے جیسے ھو (وہ)

س: ضمیر کتنی قسم کی ہوتی ہے؟ اس کی اقسام بیان کریں۔

ج: ضمیر کی تین اقسام ہیں وہ یہ ہیں۔

متکلم کی ضمیریں: اور وہ أنا (میں) ہے جو مفرد متکلم پر دلالت کرتی ہے جیسے (میں محنتی ہوں) اور نحن وہ جمع متکلم یا اپنی ذات کے متکلم معظم پر دلالت کرتی ہے جیسے (ہم محنتی ہیں) ہم عربی زبان کے شعبہ کے انچارج ہیں۔

مخاطب کی ضمیریں: اس کے لئے پانچ الفاظ ہیں۔

1) جیسے انت (تو) مذکر مخاطب کیلئے آتا ہے جیسے تو محنتی ہے۔
2) أنت (تو) مفرد مخاطبہ کے لئے آتا ہے جیسے تو محنتی طالبہ ہے۔
3) انتما (تم دونوں) تثنیہ مخاطب اپنی دونوں اقسام کے ساتھ جیسے تم دونوں محنتی (طالب علم ہو) تم دونوں محنتی طالبہ ہو۔
4) انتم (تم سب) جمع مذکر مخاطب کیلئے آتا ہے جیسے تم سب مؤدب ہو۔
5) انتن (تم سب عورتیں) جمع مونث مخاطبہ کیلئے جیسے تم سب مؤدب (طالبات) ہو

غائب کی ضمیریں:

1) ھو (وہ) مفرد غائب کے لئے جیسے وہ مؤدب ہے۔
2) ھی مفرد مونث کے لئے جیسے وہ محنتی لڑکی ہے۔
3) وہ دونوں تثنیہ مذکر غائب یا تثنیہ مونث غائب کے لئے جیسے وہ دونوں محنتی مرد ہیں وہ دونوں محنتی عورتیں ہیں۔
4) ہم (وہ سب) جمع مذکر غائب کے لئے جیسے وہ سب محنتی مرد ہیں۔
5) ھن (وہ سب عورتیں) جمع مونث غائب کے لئے جیسے وہ سب محنتی عورتیں ہیں۔

س اسم اشارہ کی تعریف کریں اور اس کے الفاظ بمعہ امثلہ بیان کریں۔

ج: وہ اسم جس کو حسی یا معنوی (اشارہ کے) واسطہ سے مقرر کر دیا جائے

اس کے پانچ الفاظ ہیں:

1) ھذا (یہ مذکر) اس کے ساتھ مفرد مذکر کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے یہ محبوب آدمی ہے۔
2) ھذہ (یہ مونث) اس کے ساتھ مفرد مونث کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے یہ مؤدب لڑکی ہے۔
3) (ھذان) یہ دونوں (مذکر کیلئے) یہ تثنیہ مذکر کی طرف اشارہ کرنے کے لئے آتے ہیں۔ مثلاً یہ دونوں لڑکے ہوشیار ہیں۔
4) یہ دونوں (مونث کیلئے) اس کے ساتھ تثنیہ مونث کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے جیسے یہ دونوں مؤدب طالبات ہیں۔
5) ھؤلاء (یہ تمام) یہ جمع مذکر و مونث کے لئے آتا ہے جیسے یہ تمام مؤدب لوگ ہیں۔ یہ تمام مؤدب لڑکیاں ہیں۔

س: اسم موصول کی تعریف کریں اور اس کے الفاظ بمعہ امثلہ بیان کریں۔

ج: اسم موصول وہ ہے جو صلہ کا محتاج ہو اور اس کی ضمیر اسم موصول کی طرف لوٹے اور وہ مفرد تثنیہ جمع اور تذکیر و تانیث میں برابر ہوں۔

اسم موصول کے لئے سات لفظ آتے ہیں

1) الذی مفرد مذکر کے لئے آتا ہے جیسے جو سبق یاد کرتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔
2) التی مفرد مونث کے لئے آتا ہے۔ جیسے جو کوئی اپنا سبق یاد کرے گی وہ کامیاب ہوگی۔
3) اللذان تثنیہ مذکر کیلئے آتا ہے مثلاً جو دونوں اپنا سبق یاد کریں گی وہ ضرور کامیاب ہوں گی۔
4) اللتان تثنیہ مونث کے لئے آتا ہے جیسے جو بھی دونوں اپنا سبق یاد کریں گے وہ کامیاب ہو جائیں گے۔
5) الذین جمع مذکر کے لئے آتا ہے جیسے جو بھی اپنا سبق یاد کریں گے وہ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔
6) اللاتی جمع مونث کے لئے آتا ہے۔ جیسے جو بھی اپنا سبق یاد کریں گیں وہ کامیاب ہو جائیں گیں۔
7) اللواتی بھی جمع مونث کیلئے آتا ہے جیسے جو اپنا سبق یاد کریں گیں کامیاب ہو جائیں گیں۔

س: مبتداء اور خبر کی تعریف بیان کریں۔

ج: المبتداء: وہ اسم جو جملے کے آغاز میں مرفوع واقع ہو۔

الخبر: وہ جز جو مبتداء کے ساتھ واقع ہو اور مکمل فائدہ دے۔

س: خبر کی اقسام بمعہ امثلہ بیان کریں؟

خبر کی اقسام:

1) مفرد ہو جیسے زید کھڑا ہے۔

2) خبر جملہ اسمیہ ہوگی یا فعلیہ جیسے طلبہ کو اپنی حاجت کے لئے قواعد کی ضرورت ہوتی ہے جیسے طلبہ محنت کرتے ہیں۔

3) (خبر) شبہ جملہ بھی ہو سکتا ہے اور وہ ظرف جار مجرور کی شکل میں ہوگی جیسے اللہ تیرا شکر ہے، اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

س: حروف جر کونسے ہیں؟ ان کی تعریف بمعہ امثلہ کریں۔

ج: حروف جر اسماء پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو زیر دیتے ہیں اور یہ حروف مندرجہ ذیل ہیں۔

1) مِن یہ ابتداء کا فائدہ دیتا ہے جیسے میں مصر سے نکلا۔

2) إلی انتہا کا فائدہ دیتا ہے جیسے میں بازار کی طرف گیا۔

3) عَن مجاوزت (تجاوز کرنا) کیلئے آتا ہے جیسے میں نے کمان سے تیر پھینکا

4) علی استعلاء (بلندی) کا فائدہ دیتا ہے، جیسے مجاہدین پہاڑوں پر ہیں

5) فی ظرفیۃ کا فائدہ دیتی ہے جیسے کتاب بستہ میں ہے۔

6) رب تقلیل کا فائدہ دیتا ہے جیسے کتنے فقیر غنی لوگوں سے سخی ہوتے ہیں۔

7) باء سببیت (سبب) کا فائدہ دیتی ہے، جیسے (ست آدمی سستی کی وجہ سے ناکام ہوتا ہے)

8) کاف تشبیہ کے لئے آتا ہے مثلاً میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔

9) لام ملکیت کا فائدہ دیتا ہے جیسے کتاب علی کی ہے۔

10) واو قسم کا فائدہ دیتی ہے جیسے اللہ کی قسم میں ضرور سبق یاد کروں گا۔

11) باء قسم کے لئے آتا ہے جیسے اللہ کی قسم! میں ضرور تیری عزت کروں گا۔

12) تاء قسم کا فائدہ دیتی ہے جیسے اللہ کی قسم میں ضرور وطن کی طرف لوٹوں گا۔

س: حروف ناسخہ کون سے ہیں؟ ان کا اعراب بمعہ امثلہ بیان کریں۔

ج: إن واخواتھا حروف ناسخہ ہیں یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں یہ مبتداء کو نصب دیتے ہیں اور یہ اس کا اسم ہوگا اور خبر کو رفع دیں گے جو اس کی خبر ہوگا۔ یہ حروف مندرجہ ذیل ہیں:

1) إن۔ تاکید کا فائدہ دیتا ہے اور کلام کے شروع میں آتا ہے مثلاً بے شک محمد بیٹھا ہے۔

2) أن تاکید کا فائدہ دیتا ہے اور اس سے پہلے کلام آتا ہے جیسے میں نے جانا کہ علی سمجھدار ہے۔

3) کأن تشبیہ کیلئے آتا ہے جیسے کہ معلم باپ ہے۔

4) لیت تمنی کرنے کے لئے آتا ہے مثلاً کاش کہ جوانی لوٹ آئے۔

5) لعل رجاء (امید) کا فائدہ دیتا ہے جیسے شاید اللہ ہم پر رحم کرے۔

6) لکن استدراک کا فائدہ دیتا ہے جیسے خالد عالم ہے مگر وہ فاسق ہے۔

س: افعال ناسخہ کون کون سے ہیں؟ ان کا اعراب بمعہ امثلہ بیان کریں۔

ج: کان واخواتھا کو افعال ناقصہ کہتے ہیں یہ مبتداء پر داخل ہوتے ہیں اس کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

کان واخواتھا کی اقسام: کان وغیرہ کی تین اقسام ہیں۔

1) جو شرط کے بغیر کام کرتے ہیں وہ آٹھ افعال ہیں۔ کان۔ ظل۔ امسی۔ اضحی۔ بات۔ اصبح۔ صار۔ لیس
2) جو شرط کے مطابق کام کرتے ہیں اور اس پر نفی یا شبہ یا شبہ نفی (وہ نہی و استفہام) مقدم ہوگا اور وہ چار افعال ہیں جیسے مازال۔ ماانفک۔ مافتی۔ مابرح
3) جو شرط کے مطابق کام کرے اور اس پر ما مصدریہ ظرفیہ مقدم ہوگا اور وہ ایک فعل "دام" ہے۔

مثالیں:

1) قال تعالیٰ و کان اللہ غفوراً رحیماً فرمان الٰہی ہے اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔
2) صار العجین خبزا آٹے سے روٹی بن گئی۔
3) لن اساعدك مادمت مهملا جب تک تو سست رہے گا میں تیری مدد نہیں کروں گا۔
4) لیست القواعد صعبة قواعد مشکل نہ تھے۔
5) ظل الجوّ بارداً ہوا ٹھنڈی ہوگئی ہے۔

س: افعال مقاربہ بیان کریں ان کا اعراب بیان کریں یہ کون کون سے ہوتے ہیں؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔
ج: کاد وغیرہ افعال مقاربہ سے ہیں یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو رفع دیتے ہیں اور یہ اس کا اسم ہوگا اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور اس کو خبر بنا دیتے ہیں اس لئے کہ اس کی خبر جملہ فعلیہ ہوتی ہے۔ افعال مقاربہ کی اقسام:

1) جو مقاربت (قریب ہونے کا) فائدہ دے۔ وہ تین افعال ہیں کاد۔ کرب۔ اوشک
2) جو رجاء (امید) کا فائدہ دیتے ہیں اس کے افعال یہ ہیں۔ عسیٰ، حری۔ اخلوق
3) جو شروع کا فائدہ دیتے ہیں اور وہ باقی افعال ہیں۔

مثالیں:

1) عسی المریض أن یشفیٰ قریب ہے کہ مریض صحت یاب ہوجائے۔
2) قال تعالیٰ یکاد زیتها یضیٔ فرمان الٰہی ہے قریب ہے کہ اس کا تیل روشنی دے۔
3) أنشأ المقصر یجتهد کوتاہی کرنے والے نے محنت شروع کردی۔
4) كادت الشمس تغیب قریب ہے سورج غروب ہوجائے۔
5) حری الولد أن یکتب لڑکا لکھنے کے لائق ہوا۔
6) طفق علیّ یأکل علی نے کھانا شروع کیا۔

س: اسم فاعل کی تعریف کریں اور امثلہ بیان کریں۔
ج: فاعل وہ اسم مرفوع ہے کہ اس سے فعل واقع ہو یا اس کے ساتھ متصف ہو اور فاعل کبھی اسم ظاہر ہوگا جیسے زید آیا۔
(کبھی فاعل ضمیر کی شکل میں ہوگا) (طلبہ نے درس کو سمجھا)
اور فاعل یہاں واو جمع کی ہے اور وہ ضمیر ہے۔
پس فاعل کبھی اسم مصدر موول ہوتا ہے جیسے آپ کا کامیاب ہونا مجھے خوش کرتا ہے۔
یہاں فاعل أن تنجح ہے اور اس سے مصدر موول النجاح ہے، پس جملہ ایسے بنا
مجھے آپ کا کامیاب ہونا اچھا لگتا ہے۔

س: نائب فاعل کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔
ج: نائب فاعل وہ اسم مرفوع ہے کہ اسکا فاعل حذف کیا گیا ہو اور اس کے مفعول کو قائم مقام بنایا گیا ہو اور وہ اس کے احکام لے۔
1) فعل کی صورت فاعل کے حذف کے وقت بدل جائے گی۔
جب فعل ماضی ہوگا اس کے اول میں ضمہ اور اس کے ماقبل آخر پر کسرہ آئے گا اور جب فعل مضارع ہوگا اس کے اوّل میں ضمہ اور

ماقبل آخر پر فتح آئے گا

(2) نائب فاعل رفع سے فاعل کے احکام لے گا اور جب نائب فاعل مونث ہو تو تانیث فعل بھی لازم ہوگا۔

س: مفاعیل خمسہ کون کون سے ہیں؟ ان کے نام لکھیں۔

ج: پانچ مشہور مفعول یہ ہیں:

(1) مفعول مطلق (2) مفعول بہ

(3) مفعول فیہ (4) مفعول لہ

(5) مفعول معہ

س: مفعول مطلق کی تعریف کریں اور اقسام بیان کریں۔

ج: مفعول مطلق ایسا مصدر منصوب ہوتا ہے جو اپنے عامل فعل کی تاکید کرے یا اپنے عامل کی نوع کو بیان کرے یا اپنے عامل کی تعداد بیان کرے۔

مفعول مطلق کی اقسام:

(1 اپنے عامل کی تاکید کرنا۔ یہ اس وقت ہوگا جب مصدر وصف یا اضافت کے بغیر آئے جیسے کامیاب آدمی بہت خوش ہوا۔

(2 اپنے عامل کی نوع بیان کرنا یہ اس وقت ہوگا جب مصدر موصوف ہو جیسے کامیاب آدمی زبردست خوش ہوا یا مضاف ہو جیسے میں متواضع یا عاجزی کرنے والے کی طرح چلا۔

(3 جو اپنے عامل کے حصول کیلئے تعداد کو بیان کرے گا جس وقت وہ حصول فعل کی تعداد پر دلالت کرے جیسے میں نے ایک لقمہ کھایا، میں نے دو لقمے کھائے۔ میں نے کئی لقمے کھائے۔

مثالیں:

| الجمل المفيدة | المفعول المطلق | نوعه |
|---|---|---|
| مشيت مشية المعتدل<br>میں میانہ روی سے چلا | مشية المعتدل | مبين لنوع عامله |
| ذاكرت المذاكرة<br>میں نے مذاکرہ یاد کیا | مذاكرة | مؤكد لعامله |
| جلس محمد جلستين<br>محمد دو دفعہ بیٹھا | جلستين | مبين لعدد مرّات |
| اكرمت الضيف اكرام حاتم<br>میں نے مہمان کی عزت کی۔ حاتم جیسی عزت کرنا | اكرام حاتم | مبين لنوع عامله |
| سررت سروراً شديداً<br>میں بہت خوش ہوا | سروراً شديداً | مبين لنوع عامله |
| اسعىٰ في الارض سعياً<br>میں زمین میں کوشش کرتا ہوں | سعيا | مؤكد لعامله |

س: مفعول بہ کی تعریف کریں اور مثالیں بیان کریں۔

ج: مفعول بہ وہ اسم منصوب ہوتا ہے کہ اس سے مستغنی ہونا ممکن ہوتا ہے اور کبھی اس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے اور اسم ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً میں نے سست آدمی کو مارا اور کبھی ضمیر ہوتا ہے۔ جیسے میں نے تیری عزت کی۔

مثالیں:

| | |
|---|---|
| زرت الطبيب | میں نے مریض کی زیارت کی |
| شاهدت التلفاز | میں نے ٹیلی ویژن دیکھا |
| زار محمد باكستان | محمد نے پاکستان کی زیارت کی |
| هزم المسلمون أعداهم | مسلمانوں نے اپنے دشمنوں کو شکست دی |
| قال تعالىٰ ويضل الله الظالمين | فرمانِ الٰہی ہے: اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے |

س: مفعول فیہ کی تعریف کریں، اس کا دوسرا نام لکھیں اور مثالیں دیں۔

ج: مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں وہ اسم منصوب جو زماں یا مکان پر دلالت کرے اور زمانہ کا حصول بھی ہو۔

مثالیں:

| | |
|---|---|
| ذاكرت درسي عصراً | میں نے اپنا سبق عصر کے وقت یاد کیا |
| سافرت فجراً | میں نے فجر کے وقت سفر کیا |
| وقفت خلف سور الجامعة | میں یونیورسٹی کی دیوار کے پیچھے کھڑا ہوا |
| جلس المعلم امام الطلاب | استاد طلبہ کے سامنے کھڑا ہوا |
| صعد الجنود فوق الجبل | لشکر پہاڑ پر چڑھے |
| ذهبت إلى الحديقة مساء | میں شام کو باغ کی طرف گیا |

س: مفعول لہ کی تعریف کریں اور اس اقسام بمعہ امثلہ بیان کریں۔

ج: مفعول لا جلہ وہ مصدر قلبی جو افعال قلوب سے ہیں جیسے خوف، ڈر، رغبۃ وخشیۃ، جو ذکر کیا گیا ہو اس غرض سے کہ وہ فعل کے حصول کے سبب کو بیان کرے اور وہ فاعل اور زمانہ کو بھی شریک ہو۔

مفعول لأ جلہ کی اقسام:

مفعول لا جلہ کی تین اقسام ہیں وہ یہ ہیں۔

1) ال اور اضافت سے خالی ہو اور اس کے اعراب کا حکم یہ ہے کہ اس پر اکثر نصب آتا ہے مگر کم مقدار میں کسرہ آتا ہے مثلاً کامیابی کی تقریب منانے کے لئے جھنڈے بلند کئے گئے۔ میں ڈر کی وجہ سے رو پڑا۔

2) یہ ال کے ساتھ ملا ہوا ہو اور اس کا اعراب یہ ہے کہ بکثرت اس پر جر آتا ہے مگر کبھی کبھی نصب بھی آتا ہے جیسے میں نے اپنے بیٹوں کو تادیب کیلئے مارا۔

3) مضاف ہو اس کا اعرابی حکم یہ ہے کہ اس میں نصب و جر برابر ہو جیسے وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں کڑک سے ڈرتے ہوئے کرتے ہیں، موت سے بچنے کے لئے یا میں کلاس میں علم کی محبت کی وجہ سے بیٹھا۔

مثالیں:

1) قال تعالىٰ "يجعلون أصابعهم في اذانهم من الصواعق حذر الموت۔"

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں کڑک موت کے ڈر سے ڈالتے ہیں۔"

2) رفعت الاعلام احتفالاً بالنصر

کامیابی کی تقریب منانے کے لئے جھنڈے بلند کئے گئے۔

3) قال تعالیٰ "ولا تقتلوا أولادكم خشية املاق"

فرمان الٰہی ہے اپنی اولاد کو بھوک کے ڈر سے قتل نہ کرو۔

4) عطفت علی الفقير للرحمة

میں نے رحم کھاتے ہوئے فقیر پر نرمی کی۔

5) جلست علی سريری طلباً للراحة

میں چارپائی پر راحت حاصل کرنے کیلئے بیٹھا

6) اجتهدت فی دروسی رغبة فی التفوق

میں نے اپنے سبقوں میں برتری حاصل کرنے کے لئے کوشش کی۔

س: مفعول معہ کی تعریف کریں اور اس کی حالتیں بیان کریں۔

ج: وہ اسم منصوب جو واو کے بعد واقع ہو اور واؤ مصاحبۃ کا فائدہ دے اور یہ واو فعل سے قبل آئے جیسے محمد راستے کے ساتھ چلا یا اسم کے بعد جس میں فعل کا معنی پایا جائے جیسے میں راستے کے ساتھ ساتھ چلنے والا ہوں۔

ایسا اسم جو واؤ کے بعد واقع ہو اس کی تین حالتیں ہوتی ہیں اور وہ یہ ہیں:

وجوب النصب: الا ستیقاظ نصب واجب ہوگی اور یہ اُس وقت کہ فعل کے ہونے سے پہلے واؤ سے قبل کے ساتھ کوئی مشارکت نہ ہو جیسے میں بیدار ہوا فجر کے ساتھ یہ ممتنع ہے کہ فجر فاعل کے ساتھ شریک ہو اور وہ تاء استیقظت میں ہے۔

ماقبل پر عطف اور نصب کا جائز ہونا: یہ اس وقت ہوگا جب کہ اسم ماقبل کے ساتھ فعل کی ضرورت کے وقت شریک ہو اس حالت میں جب مصاحبت مقصود ہو اسم کو نصب دی جائے گی اور واو مصاحبت کے لئے ہوگی اور جب وہ مصاحبت مقصود نہ ہو تو اسم کا ماقبل الواؤ پر عطف کیا جائے گا اور اسی حالت میں واؤ عطف کے لئے ہوگی، جیسے قائد لشکروں سمیت چلا۔ جنود پر آخر میں نصب اور ضمہ دونوں طریقے جائز ہوں گے۔

نصب کا ممنوع ہونا اور عطف کا واجب ہونا: یہ اس وقت ہوگا جب اسم قبل الواو یا بعد الواؤ شریک ہو، فعل کی ضرورت کے وقت اور بیان فعلوں میں مشارکت کا تقاضا کرتے ہیں، محمد اور خالد نے دوڑ میں مقابلہ کیا۔

مثالیں:

| | |
|---|---|
| ذاكرت والمصباح | میں نے چراغ سمیت ذکر کیا |
| جاء الأب والابناء | باپ بیٹوں سمیت آیا |
| سرت والجبل | میں پہاڑ سمیت چلا |
| حضر الرئيس والحراس | رئیس اور چوکیدار حاضر ہوئے |
| تناولت الغداء والظهر | میں نے صبح اور دوپہر کا کھانا کھایا |
| أنا خارج والمصباح | میں چراغ سمیت نکلنے والا ہوں۔ |

س: ظن واخواتہا افعال ناسخہ کی تعریف کریں، اس کا اعراب بیان کریں اور مثالیں دیں۔

ج: ظن وغیرہ افعال ناسخہ میں سے ہیں یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں یہ مبتداء کو نصب دیتے ہیں اور اس کو مفعول اول بنا دیتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور اس کو مفعول ثانی بناتے ہیں۔

اور اس باب کے افعال دو قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں

1) افعال قلوب

2) افعال تحویل

افعال قلوب کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں

1) افعال رجحان یہ ہیں۔ ظن، حسب، زعم۔ خال

2) افعال یقین یہ ہیں۔ علم۔ رأی وجد۔

دوسری قسم افعال تحویل کی ہے، اس میں کچھ یہ ہیں۔ صیّر (اس نے بنایا) جَعَلَ (اس نے کیا) اِتّخذ (اس نے پکڑا) وھب (اس نے عطا کیا) ترک (اس نے چھوڑا)

مثالیں:

| | | |
|---|---|---|
| 1) | علمت الامتحان قریباً | میں نے جانا کہ امتحان قریب ہے۔ |
| 2) | صیّرت الطین خزفاً | میں نے مٹی سے برتن بنایا |
| 3) | حسبت القواعد سہلۃً | میں نے قواعد کو آسان خیال کیا |
| 4) | وجدت العلم نافعاً | میں نے علم کو نفع دینے والا پایا |
| 5) | زعمت القطار قادماً | میں نے ٹرین کو آنے والی پایا |
| 6) | ظننتک مخلصاً | میں نے تجھے مخلص خیال کیا |

س: حال کی تعریف کریں، اس کی اقسام بیان کریں اور مثالیں دیں۔

ج: حال وہ صفت (خوبی) ہوتی ہے جو نکرہ منصوب ہو اور اپنے ساتھی کی ہیئت کو بیان کرے جس وقت فعل واقع ہو۔

حال کی اقسام:

اس کی تین قسمیں ہیں

1) مفرد یعنی اکیلا ہو اور نہ وہ جملہ ہو نہ جملے کے مشابہ ہو جیسے میں یونیورسٹی میں حاضر ہوا اس حال میں کہ میں سوار تھا۔

2) (حال) جملہ بھی ہو سکتا ہے مگر یہ جملہ اسمیہ ہوگا جیسے طلبہ حاضر ہوئے اور وہ تمام ذہین تھے۔

یا (حال) جملہ فعلیہ ہوگا جیسے ارشاد الٰہی ہے کہ وہ اپنے باپ کے پاس عشاء (رات) کو روتے ہوئے آئے۔

جب حال جملہ اسمیہ یا فعلیہ ہوگا تو اس کے لئے رابطہ ضروری ہوگا اور یہ رابطہ کبھی واؤ کی شکل میں ہوتا ہے اور کبھی یہ رابطہ ضمیر کی شکل میں اور کبھی ضمیر و واؤ دونوں شکلوں میں پایا جاتا ہے۔

3) حال شبہ جملہ بھی ہو سکتا ہے اور وہ ظرف ہوگا جیسے لشکروں کے درمیان رابطہ قائم تھا اس حال میں کہ وہ پہاڑ کے اوپر تھے اور جار مجرور سے بھی رابطہ ہو سکتا ہے جیسے محمد چھکڑے پر چلا گیا۔

س: تمیز کی تعریف کریں اور اس کی اقسام بمعہ امثلہ بیان کریں؟

ج: تمیز وہ اسم ہے جو نکرہ منصوب ہوتا ہے اور مفرد کے ابہام کو دور کرنے یا کسی نسبت کے ابہام کو (جو سابقہ جملے میں ہو) دور کرنے کیلئے آتا ہے۔

تمیز کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

1) تمیز مفرد: ہر اسم جو نکرہ منصوب ہو اور سابقہ اسم کے ابہام کو دور کر دے جیسے میں نے پچاس کتابیں خریدیں

2) تمیز نسبۃ: ہر اسم جو نکرہ منصوب ہو اور نسبت کے ابہام کو دور کرے جیسے فرمان الٰہی "میں تجھ سے مال اور عزت میں زیادہ ہوں۔"

س: استثناء کی تعریف کریں اور حروف استثناء لکھیں۔

1) استثنیٰ: جو حروف استثناء الاّ وغیرہ لگا کر سابقہ حکم سے نکال دیا جائے۔

2) المستثنیٰ: وہ اسم جو الا وغیرہ لگا کر سابقہ حکم سے خارج کر دیا جائے اور یہ حروف استثناء کے بعد ہوگا۔
3) المستثنیٰ منہ: اِلّا وغیرہ حروف سے قبل جو اسم واقع ہو اس کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔

## أدوات الاستثناء:

حروف استثناء یہ ہیں:

**اِلّا۔ غیر۔ سوی۔ لیس۔ لا یکون۔ خلا۔ عدا۔ حاشا**

1) استثناء کا اسلوب کامل ہوگا جب مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ذکر کیا جائے جیسے میں نے ایک کتاب کے علاوہ تمام کتب خریدیں۔
2) استثناء کا اسلوب ناقص ہوگا جب مستثنیٰ منہ ذکر نہ کیا جائے اس کا نام مستثنیٰ مفرغ ہوگا اور منفی نہیں ہوگا۔

استثناء متصل ہوگی یا منقطع

س: استثناء متصل یا منقطع کی تعریف بمعہ امثلہ کریں۔

1) الاستثناء المتصل: جو استثناء سے قبل مستثنیٰ منہ میں داخل ہو جیسے تمام طالبات حاضر ہوئیں سوائے فاطمہ کے۔
2) الاستثناء المنقطع: وہ ہے جو نہ استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہوا ور نہ استثناء کے بعد جیسے گدھے کے علاوہ تمام قوم آئی۔

س: نواصب فعل مضارع کون سے ہیں؟ ان کا اعراب بیان کریں اور مثالیں دیں۔

ج: ان حروف میں سے کوئی حرف جب پہلے آ جائے تو فعل مضارع پر نصب آئے گا۔ اَن۔ لن۔ کی۔ لام التعلیل۔ اِذن اور فعل مضارع کے نصب کی شرط اِذن بھی ہے۔
یہ کہ وہ مصدر ہو اور یہ فعل اس کے بعد مستقل ہو مگر اس کے درمیان اور اس کے فعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

**مثالیں:**

1) **قال تعالیٰ: فرددناه إلى أمه كي تقرعينها ولاتحزن**
فرمان الٰہی ہے ہم نے اس کو (موسیٰ) اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غم نہ کھائے۔

2) **قال تعالیٰ "لن نبرح عليه عانمكفين حتى يرجع علينا موسىٰ**
فرمان الٰہی ہے: ہم اس پر ڈٹے رہیں گے یہاں تک کہ موسیٰ ہم پر واپس آ جائیں۔

3) **قال تعالیٰ لن تنالوا البرحتى تنفقوا مماتحبون**
فرمانِ الٰہی ہے کہ تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم پسندیدہ مال خرچ نہ کرو۔

4) **ذاكر كي تتفوق**
اس نے یاد کیا تا کہ فوقیت لے جائے

5) **أصلي لأفوذ برضوان الله**
میں نماز پڑھتا ہوں تا کہ اللہ کی رضا حاصل کر کے میں کامیاب ہو جاؤں

6) **لن أذهب إلى الجامعة اليوم**
میں آج یونیورسٹی کی طرف ہرگز نہیں جاؤں گا۔

س: عطف بیان اور عطف نسق کی تعریف کریں۔ نیز بتائیں بتائیں حروف عطف کون سے ہیں اور یہ کیا کام کرتے ہیں؟

ج: عطف البیان: وہ تابع جو اپنے متبوع کی وضاحت کرے جب وہ معرفہ ہو اور اپنے متبوع کی تخصیص کرے جب وہ نکرہ ہو۔

عطف النسق: وہ تابع جس کے اور اس کے متبوع کے درمیان حرف عطف سے واسطہ ہو

حروف عطف یہ ہیں: الواو، الفاء، ثم، حتی، اَم، اَو، لکن، بل، لا

حروف العطف:

| الواو | وهي تفيد مطلق الجمع بين المعطوف و المعطوف عليه<br>اور وہ معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان مطلق جمع کا فائدہ دیتی ہے۔ |
| --- | --- |
| الفاء | وهي تفيد الترتيب و التعقيب<br>اور یہ ترتیب وتعقیب کا فائدہ دیتی ہے۔ |
| ثم | وهي تفيد الترتيب مع التراضي<br>اور یہ تراضی کے ساتھ ترتیب کا فائدہ دیتا ہے۔ |
| حتّی | وهي تفيد التدرج و الغاية<br>اور یہ تدریج وغایت کا فائدہ دیتا ہے۔ |
| أم | وهي تفيد طلب التعيين<br>اور یہ کسی چیز کی معین طلب کا فائدہ دیتا ہے۔ |
| أو | وهي تفيد التخيير أو الاباحة<br>یہ تخییر (اختیار) یا اباحت کا فائدہ دیتا ہے۔ |
| لكن | وهي تفيد الاستدراك ويشترط أن يتقدم عليها نفي أونهي<br>اور یہ استدراک کا فائدہ دیتا ہے بشرطیکہ اس پر نفی یا نہی مقدم ہو |
| بل | وهي تفيد الإضراب وإذا تقدم على "بل" نفي أونهي فانها تكون مثل لكن<br>یہ اضراب کا فائدہ دیتا ہے جب بل پر نفی یا نہی مقدم ہو تو وہ لکن کی طرح ہوگا۔ |
| لا | وهي تفيد النفي<br>اور یہ نفی کا فائدہ دیتا ہے۔ |

س: منادی کی تعریف کریں، حروف ندا بھی بیان کریں۔

ج: منادی ایسا مطلوب جس کو حرف ندا۔یا۔اس کی اخوات میں سے کسی ایک کے ساتھ بلایا جائے۔

حروف النداء: حروف ندا یہ ہیں۔ یا ۔أیا۔ هیا ۔ أی۔ همزه مفتوحه

س: منادی کی اقسام بیان کریں اور مثالیں دیں۔

ج: منادی کی پانچ اقسام ہیں۔

1) علم مفرد (علم مفرد ہو): اس کا اعرابی حکم یہ ہے کہ اس کا اعراب وہی ہوگا جو ندا سے قبل تھا اگر قبل ندا ضمہ تھا تو ندا کے بعد بھی ضمہ آئے گا جیسے یا زید (اے زید)

اور الف سے رفعی حالت ہوگی تو ندا کے بعد بھی الف کے ساتھ رفعی حالت ہوگی جیسے اے دو زید

رفعی حالت جب واؤ کے ساتھ ہوگی تو ندا کے بعد واؤ آئے گی جیسے اے سب زید

2) النكرة المقصودة: منادی نکرہ مقصود ہوگا

اس کا اعرابی حکم علم کی طرح ہوگا یعنی جو اعراب قبل ندا ہوگا وہی بعد ندا ہوگا اگر قبل ندا ضمہ ہو تو بعد ندا ضمہ ہوگا جیسے یا رجل (اے آدمی) اگر قبل ندا رفعی حالت الف کے ساتھ تھی تو بعد ندا بھی الف کے ساتھ آئے گی جیسے یا رجلان (اے دو آدمیو) اگر قبل ندا کے رفعی حالت واؤ کے ساتھ ہو تو ندا کے بعد بھی واؤ آئے گی جیسے یا مسلمون۔ (اے سب مسلمانو)

3) النکرۃ غیر المقصودۃ: منادی اسم نکرہ غیر مقصودہ ہوگا۔

اور اس کا اعراب نصب ہوگا جیسے اندھے آدمی کا کہنا کہ اے آدمی میرا ہاتھ پکڑ لے۔

4) المضاف: منادی مضاف ہوگا۔

اور اس پر نصب آئے گا جیسے اے زید کے غلام آگے بڑھئے

5) الشبیہ بالمضاف: منادی مشابہ مضاف ہو۔

اور اس کا اعرابی حکم نصب آئے گا مثلاً اے پہاڑ پر چڑھنے والے جلدی کر

س: تاکید لفظی اور تاکید معنوی کی تعریف بیان کریں۔

ج: التوکید اللفظی: یہ پہلے لفظ اسم یا فعل یا حرف کو اپنے لفظ یا معنی کے ساتھ دہراتا ہے تا کہ اس کو تقویت مل سکے اور مخاطب کے ذہن میں ثابت ہو جائے۔ پہلا لفظ موکد اور دوسرا توکید کہلاتا ہے۔ مبنی کے علاوہ تمام حالتوں میں مؤکد تاکید کی اعراب میں پیروی کرے گا۔

التوکید المعنوی: وہ تابع جو مخاطب کے وہم کو دور کردے اور اس کے الفاظ مخصوص ہوتے ہیں موکد اس کی اعراب میں اور تعریف میں پیروی کرے گا۔

س: توکید معنوی کی اقسام بیان کریں؟

ج: تاکید معنوی کی دو اقسام ہیں۔

الاوّل (پہلی): جو موکد کی طرف اضافت کے احتمال کو دور کردے اور اس کے الفاظ یہ ہیں۔

ان دونوں کیساتھ مفرد تثنیہ اور جمع مذکر مونث کی تاکید کی جاتی ہے اور ضروری ہے کہ ان دونوں کی اضافت موکد کے مطابق ضمیر کی طرف ہو اور دونوں تثنیہ اور جمع کے ساتھ وزن فعل پر جمع ہوں۔

ثانیا (دوسری): جو موکد سے بعض کے ارادے کے احتمال کو دور کردے اور اس کے الفاظ کلا اور کلتا ہیں۔

کلا کے ساتھ تثنیہ مذکر کی تاکید کی جاتی ہے اور کلتا سے تثنیہ مونث کی تاکید کی جاتی ہے مگر کل، جمیع عام ہیں۔

جن سے جمع مذکر و مونث کی تاکید کی جاتی ہے۔

اجمع اور اجمعون سے جمع مذکر کی تاکید کی جاتی ہے۔

جمع اور جمعاء سے جمع مونث کی تاکید کی جاتی ہے۔

اور جائز ہے کہ کل، اجمع، اجمعون یا جمعاء کی تاکید اس شرط کے مطابق ہو کہ کل کو جمع یا اس کی اخوات پر مقدم کردیں۔

اور لازمی ہے کہ کلا کلتا کل جمیع اور عامہ کی اضافت ضمیر موکد کی طرف ہو اور وہ مفرد تثنیہ اور جمع اور تذکیر متانیث میں مطابقت رکھتے ہوں۔

س: حرف اصلی اور حرف زائد کی تعریف کریں؟

ج: حرف اصلی: وہ حرف جو ہر صورت میں اپنے آپ کو باقی رکھے جیسے کتب ان کلمات میں ہے جیسے کاتب (لکھنے والا) مکتوب (جو لکھا گیا) کتابۃ (لکھائی) مکتبۃ (لائبریری) استکتب (عنقریب میں لکھوں گا)

حرف زائد: وہ حروف جس میں کلمہ بعض صورتوں میں حذف کردیا جائے، جیسے کاتب میں الف اور مکتوب میں واؤ اور میم ہے۔

س: فعل مزید کی تعریف بیان کریں اور اس کی اقسام مفصل لکھیں؟

ج: فعل ثلاثی کے حروف میں زیادہ ایک حرف۔ دو حروف یا تین حروف کے ساتھ ہوگی۔

ایک حرف زیادہ کرنا:

قاتل سامع میں الف حرف زائد ہے اور وزن فعل فاعل ہے۔

اکرم افعل میں همزہ حرف زائد ہے اور وزن فعل افعل ہے۔

حسّن میں زیادہ سین کی تشدید کے ساتھ ہوگی اور وزن فعّل ہے۔

دو حروف زیادہ کرنا:

انکسر میں دو حرف همزہ اور نون زیادہ ہیں اور وزن فعل انفعل ہے۔

تخاصم میں تاء اور الف دو حروف زیادہ ہیں اور وزن فعل تفاعل ہیں۔

تقدم میں تاء اور دال دو حروف زائد ہیں اور وزن فعل تفعّل ہے۔

اجتمع میں همزہ اور تاء حروف زائدہ ہیں اور وزن فعل افتعل ہے۔

احمرّ میں همزہ اور راء زیادہ ہیں اور وزن فعل افعلّ ہے۔

تین حروف کا زیادہ کرنا:

استغفر استقبل میں همزہ، سین اور تاء زائد ہیں اور وزن فعل استفعل ہے۔

حروف زائدہ کی فعل میں پہچان کرنے کے لئے صیغہ ماضی میں فعل کو لائیں گے۔

س: فعل لازم کی تعریف بیان کریں۔

ج: فعل لازم وہ فعل ہے جو اپنے فاعل پر اکتفا کرتا ہے اور اس سے مفید جملہ بن جاتا ہے۔

س: فعل متعدی کی تعریف کریں۔ اور اس کی اقسام لکھیں۔

ج: فعل متعدی وہ فعل ہے کہ جو فاعل پر اکتفا نہیں کرتا نہ جملہ کا معنی مکمل ہوتا ہے بلکہ وہ مفعول بہ کی طرف متعدی ہو۔

افعال متعدی کی تین اقسام ہیں۔

ایسے افعال جو ایک مفعول بہ کو نصب دیتے ہیں۔

ایسے افعال جو دو مفعولوں کو نصب دیں ان کی اصل مبتدا اور خبر ہوتی ہے وہ ان شکلوں میں ہوں گے۔

ایسے افعال جو شک اور رجحان کا فائدہ دیتے ہیں ان میں سے مشہور یہ ہیں، ظن حسب خال، زعم، وجد

اور ایسے افعال جو یقین کا فائدہ دیتے ہیں اور وہ رأی علم وجد، الفی، دری، تعلّم وغیرہ ہیں

ایسے افعال جو تحویل کا فائدہ دیتے ہیں ان میں سے مشہور یہ ہیں، صیّر، جعل، ترک، اتخذ، ردّ۔

ایسے افعال جو دو مفعولوں کو نصب دیتے ہیں ان کی اصل مبتداء اور خبر نہیں ہوتی اور وہ بہت سے ہیں جیسے سأل، أعطی، کسا، سقی، منح، وھب

ایسے افعال جو تین مفعولوں کو نصب دیتے ہیں وہ یہ ہیں: أری، اعلم، انبأ۔ نبأ۔ أخبر۔ حدث

س: فعل کی کون سی دو اقسام ہیں؟ ان کی تعریف کریں۔

ج: فعل کی دو اقسام ہیں۔

(1) صحیح (2) معتل

1) صحیح: جس کے حروف اصلیہ کے درمیان کوئی حرف علت نہ پایا جائے جیسے جلس (وہ بیٹھا) قرأ۔ (اس نے پڑھا) ھفذ

2) معتل: جس کے حروف اصلیہ کے درمیان ایک یا زیادہ حروف علت پائے جائیں، جیسے وقف (وہ ٹھہرا) عاد (وہ لوٹا)

س: فعل صحیح کی تعریف کریں اور اس کی اقسام بیان کریں۔

ج: فعل صحیح وہ فعل ہے جس کے حروف اصلیہ سے ہر حرف صحیح ہو اس کی تین اقسام یہ ہیں۔

1) سالم: وہ فعل جس کے حروف ہمزہ، تشدید اور حروف علت سے خالی ہوں جیسے حضر (وہ حاضر ہوا) انطلق (وہ چلا گیا)

2) مھموز: وہ فعل جس کے حروف اصلیہ میں ہمزہ ہو جیسے سأل (اس نے سوال کیا) أکل (اس نے کھایا) قرأ (اس نے پڑھا)

3) المضعّف: اور اس کی دو اقسام ہیں وہ یہ ہیں۔

(الف): مضعف ثلاثی: جس کا عین اور لام کلمہ ایک جنس سے ہو اور مشدد ہو جیسے مدّ (اس نے پھیلایا) شدّ (اس نے باندھا) مسّ (اس نے

چھوا)

(ب): مضعف رباعی: جس کا فاء کلمہ اور لام اوّل ایک جنس سے ہو اور عین کلمہ اور لام ثانی دوسری جنس سے ہو جیسے عسعس زلزل (اس نے ہلایا)

س: اسم کی دو اقسام لکھیں نیز ان کی تعریفیں بھی بیان کریں۔

ج: اسم کی دو اقسام ہیں۔

1) جامد: وہ اسم جو دوسرے کلمہ سے نہ لیا گیا ہو جیسے آدمی نہر کے قریب درخت کے نیچے بیٹھا، اللہ تعالیٰ ہمیں عدل واحسان کا اور قرابت والوں سے حسن سلوک کا حکم دیتے ہیں۔

اسم جامد کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

اسم ذات: وہ اسم جو محسوس اور مادی چیز پر دلالت کرے جیسے آدمی، درخت، نہر

اسم معنی: اسم معنی کو اسم مصدر بھی کہتے ہیں، یہ وہ اسم ہے جو معنوی حدث پر دلالت کرے اور عقل کے ساتھ اس کا ادراک ہو جیسے عدل، احسان، ایتاء

2) مشتق: وہ اسم جو غیر سے ماخوذ ہو جیسے استاد اجتماع میں حاضر ہوا۔

پس اسم استاد ہے اور وہ اپنے مصدر سے ماخوذ ہے جو علم ہے۔

س: اسم مصدر کی تعریف کریں۔

ج: ایسا اسم جو صرف زمانہ کے حدوث پر دلالت کرے اور اس کا صیغہ فعل کے صیغے کے اختلاف کے ساتھ مختلف ہو۔

س: مصادر فعل ثلاثی کی مثال بیان کریں اور اس کی اقسام لکھیں۔

مصادر فعل ثلاثی کی دو اقسام ہیں:

1) قیاسیہ: یعنی اس کیلئے قاعدہ ہوتا ہے جس پر وہ چلتا ہے اور غالباً وہ ان اوزان پر آتا ہے۔

فعالۃ: جو کسی پیشے پر دلالت کرے جیسے زراعت۔ صنعت۔ تجارت

فعال: جو امتناع پر دلالت کرے جیسے اباء۔ جماع

فعلان: جو اضطراب (پریشانی) پر دلالت کرے جیسے غلیان۔ جریان

فعال: فعال اور فعیل جو آواز پر دلالت کرتے ہیں جیسے کتے کا بھونکنا، گھوڑے کا ہنہنانا

فعال وفعیل: جو مرض پر دلالت کریں جیسے زکام، آنکھ کی بیماری

فعلۃ: جو کسی رنگ پر دلالت کریں جیسے سرخ۔ سبز

2) سماعیہ: یعنی جس کے چلنے کا کوئی قاعدہ نہ ہو بلکہ متعدد اوزان پر آتا ہے ہم اس کو جاننے کے لئے لغۃ اور ڈکشنریوں کی کتب کی طرف رجوع کریں گے۔

س: مصادر غیر ثلاثی کی تعریف کریں نیز ان مصادر کی نشاندہی کریں۔

ج: رباعی افعال کے مصادر قیاسی ہوتے ہیں یعنی وہ قاعدہ کے مطابق کام کرتے ہیں اور اس کے اوزان افعال کے صیغوں کے اختلاف کے ساتھ مختلف ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

باب افعال کے مصدر جو اس فعل سے ہوتے ہیں جو افعل کے وزن پر ہو

باب تفعیل کے مصدر اس فعل کے لئے جو فعل کے وزن پر ہوں۔

مفاعلہ کے مصدر جو اس فعل کیلئے ہوتے ہیں جو فاعل کے وزن پر ہوں۔

باب فعللۃ کے مصدر جو فعلل کے وزن پر آتے ہیں

جب اول فعل خماسی یا سداسی ہمزہ وصل ہو تو اس کا مصدر فعل ماضی کے وزن پر ہوگا تیسرے حرف کے ٹوٹنے کے ساتھ اور اس کے

آخر سے قبل الف زیادہ کریں گے جیسے انطلق (وہ چلا) انطلا قا (چلنا)

جب فعل خماسی تاسداسی ہو اور تاء زائدہ سے شروع ہو پس اس کا مصدر ماضی کے وزن پر آئے گا اور ماقبل آخر پر ضمہ آئے گا۔

س: اسم فاعل کی تعریف کریں۔ نیز اس کی بناء بمعہ امثلہ لکھیں۔

ج: اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور فعل کے کرنے والے پر دلالت کرے

اسم فاعل ثلاثی سے فاعل کے وزن پر آئے گا اور غیر ثلاثی سے مضارع کے وزن پر بنایا جائے گا اور صرف مضارع کا میم بدلا جائے گا جو مضموم ہوگا اور ماقبل آخر کا حرف توڑا جائے گا مثلاً وہ چلا، چلنے والا، اس نے تکبر کیا تکبر کرنے والا۔

س: اسم مفعول کی تعریف کریں اور بتائیں یہ کس وزن پر آتا ہے؟

ج: اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اس پر دلالت کرے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔

اسم مفعول فعل ثلاثی سے مفعول کے وزن پر بنایا جاتا ہے اور غیر ثلاثی سے حرف کے بدلنے کے ساتھ مضارع مجہول کے وزن پر آتا ہے اور میم مضموم ہوگی یا اسم فاعل کی صورت پر ماقبل آخر کے حرف کی فتح کے ساتھ ہوگا۔

س: اسم تفضیل کی تعریف کریں۔ نیز اس کے وزن کی وضاحت کریں۔

ج: اسم تفضیل مفرد مذکر ہوگا جب نکرہ کی طرف مضاف ہو یا ال اور اضافت سے خالی ہوگا اور اس طرح مفضل علیہ من حرف جر کے ساتھ مجرور ہوگا۔

جب ال معرفہ کے محل میں ہو تو وہ اپنے موصوف کے مطابق آئے گا (وہ اسم جو اس سے قبل ہو) اس کے مذکر و مونث میں مفرد تثنیہ اور جمع میں برابر ہوگا اور اس کے ساتھ مفضل علیہ نہیں آئے گا۔

س: حروف مشبہ بالفعل کون کون سے ہیں۔

ج: حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں۔

إِنَّ۔ أَنَّ۔ كَأَنَّ۔ لٰكِنَّ۔ لَيْتَ۔ لَعَلَّ۔

یہ حروف چونکہ مندرجہ ذیل امور میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں اس لیے انہیں حروف مشبہ بالفعل کہا جاتا ہے۔

س: حروف مشبہ بالفعل میں لفظی مشابہت کیسے ہوتی ہے؟ بیان کریں۔

ج: جس طرح افعال ثلاثی، رباعی اور خماسی ہیں اسی طرح یہ حروف بھی ثلاثی، رباعی اور خماسی ہیں چنانچہ إِنَّ، أَنَّ اور لَيْتَ ثلاثی ہیں كَأَنَّ، اور لَعَلَّ رباعی ہیں اور لٰكِنَّ خماسی ہے۔ فعل کی طرح مبنی بر فتحہ ہیں۔ وزن میں بھی فعل سے مشابہت رکھتے ہیں۔ پس إِنَّ بروزن فِرِ (فرار سے فعل امر کا صیغہ) أَنَّ بروزن فَرَّ، كَأَنَّ بروزن قَطَعْنَ، لٰكِنَّ بروزن ضَارِبْنَ (مضاربۃ مصدر سے فعل امر جمع مونث حاضر کا صیغہ) لَيْتَ بروزن لَيْسَ اور لَعَلَّ بروزن قَطَعْنَ (جمع مونث غائب فعل ماضی کا صیغہ)۔

س: حروف مشبہ بالفعل میں معنوی مشابہت بیان کریں۔

ج: یعنی فعل کے معنی سے مشابہت رکھتے ہیں۔ إِنَّ اور أَنَّ کا معنی وہی ہے جو حَقَّقْتُ کا ہے، كَأَنَّ شَبَّهْتُ کے معنی میں آتا ہے لٰكِنَّ معنی میں اِسْتَدْرَكْتُ کے مشابہ ہے، لَيْتَ کا معنی وہی ہے جو تَمَنَّيْتُ کا ہے اور لَعَلَّ معنی میں تَرَجَّيْتُ کے مشابہ ہے۔

حروف مشبہ بالفعل کا شمار نواسخ میں ہوتا ہے۔ نَوَاسِخ (ناسخ کی جمع) یا نَوَاسِخُ اِبْتِدَاء ان کلمات کو کہتے ہیں جو مبتدا پر داخل ہو کر اس میں اور اس کی خبر میں اعراب کی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔ کان وغیرہ (افعال ناقصہ) مَا و لَا (مشابہ لیس) لائے نفی جنس وغیرہ بھی نواسخ ہیں۔

س: حروف مشبہ بالفعل کی امثلہ بمعہ اردو ترجمہ بیان کریں۔

ج: مثالیں:

| إِنَّ زَيْدًا جَالِسٌ | بے شک زید بیٹھا ہے |
|---|---|
| إِنَّ الْقَمَرَ طَالِعٌ | بے شک چاند طلوع ہونے والا ہے۔ |

| اِنَّ الْفَلَّاحَ مُجْتَهِدٌ | بے شک کسان محنتی ہے۔ |
|---|---|
| عَلِمْتُ اَنَّ زَيْدًا رَاحِلٌ | مجھے معلوم ہوا ہے کہ زید کوچ کرنے والا ہے |
| كَاَنَّ الْوَلَدَ حِمَارٌ | گویا کہ لڑکا گدھا ہے۔ |
| كَاَنَّ مَحْمُوْدًا اَسَدٌ | گویا کہ محمود شیر ہے۔ |
| اِنَّ خَالِدًا شُجَاعٌ وَلٰكِنَّ وَلَدَهُ جَبَانٌ | بے شک خالد بہادر ہے، لیکن اس کا بیٹا بزدل ہے۔ |
| زَيْدٌ عَالِمٌ لٰكِنَّهُ شَرِيْرٌ | زید عالم ہے لیکن شریر ہے۔ |
| يَنْزِلُ الْمَطَرُ مِنَ السَّمَاءِ لٰكِنَّ الشَّمْسَ طَالِعَةٌ | آسمان سے بارش ہو رہی ہے، لیکن سورج نکلا ہوا ہے۔ |
| لَيْتَ زَيْدًا شُجَاعٌ | کاش زید بہادر ہوتا |
| لَعَلَّ الْمَدِيْنَةَ كَبِيْرَةٌ | شاید شہر بڑا ہو |

س: انعال ناقصہ کون کون سے ہیں؟ نیز ان کا اعراب بیان کریں۔

ج: کان کی مندرجہ ذیل اخوات ہیں۔

(1) كَانَ، (2) صَارَ، (3) اَصْبَحَ، (4) اَمْسٰى، (5) اَضْحٰى، (6) ظَلَّ، (7) بَاتَ، (8) مَابَرِحَ (9) مَاغَدَا، (10) مَازَالَ، (11) مَافَتِئَ، (12) مَا انْفَكَّ، (13) مَادَامَ، (14) مَا رَاحَ (15) عَادَ، (16) لَيْسَ۔ (17) اٰضَ

جب انعال ناقصہ کسی اسم پر داخل ہوتے ہیں تو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا۔ مثال مذکور کان انعال ناقصہ میں سے ہے۔ لفظ اللہ اس کا اسم اور سَمِيْعًا اس کی خبر ہے۔

لَيْسَ کی خبر پر ب بھی داخل کرتے ہیں۔ جیسے لَيْسَ زَيْدٌ بِقَائِمٍ (زید بالکل کھڑا نہیں ہوتا) اس سے کلام میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔

س: انعال ناقصہ کی وضاحت مثالیں دے کریں۔

ج: مثالیں:

| كَانَ خَالِدُ ابْنُ وَلِيْدٍ قَائِدًا عَظِيْمًا لِلْجَيْشِ | خالد بن ولید بہت بڑا سپہ سالار تھا۔ |
|---|---|
| كَانَتْ قُرْطُبَةُ جَامِعَةً فِي الْاَسْبَانِيَا | قرطبہ اُندلس میں یونیورسٹی تھی۔ |
| صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا | فقیر دولت مند ہو گیا |
| اَمْسٰى زَيْدٌ مَرِيْضًا | زید بیمار ہو گیا۔ |
| اَصْبَحَ الطَّبِيْبُ مَرِيْضًا | طبیب صبح کے وقت بیمار ہو گیا |
| صَارَ الشَّابُّ عَاقِلًا | جوان عقلمند ہو گیا |
| صَارَ الْقَصْرُ رَفِيْعًا | محل بلند ہو گیا |
| صَارَ الْعَبْدُ سَيِّدًا | غلام سردار بن گیا |
| ظَلَّ الْهَوَاءُ حَارًّا | ہوا دن بھر گرم رہی |
| بَاتَ الْحَاسِدُ مَحْزُوْنًا | حاسد نے غم میں رات گزاری |
| مَادَامَتِ الْحَرْبُ قَائِمَةً | لڑائی ہمیشہ قائم رہی |
| اِجْلِسْ مَادُمْتُ جَالِسًا | جب تک میں بیٹھا ہوں تم بھی بیٹھے رہو۔ |

س: مرفوعات کی تعریف کریں۔ نیز مرفوعات کے نام بیان کریں۔

ج: مرفوعات لفظ "مرفوع" کی جمع: مرفوع اس اسم کو کہتے ہیں جو حالت رفعی میں ہو۔
علم نحو کی اصلاح میں اسم کو رفع دینے کے اسباب کو مرفوعات کہتے ہیں۔
مرفوعات درج ذیل ہیں۔
(1) فاعل، (2) مفعول مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُه۔ (3) مبتداء۔ (4) خبر، (5) حروف مشبہ بالفعل کی خبر (6) افعال ناقصہ کا اسم (7) اسم ماولا مشابہ بلیس کا اسم وغیرہ، (8) لائے نفی جنس کی خبر

س: فاعل کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

ج: فاعل: کسی کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑا ہے) اس میں زید فاعل ہے، اس کے آخری حرف پر تنوین (رفع ہے) اس لئے اُسے مرفوع کہیں گے۔

س: مفعول مالم یسم فاعلہ کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

ج: مفعول مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ: اس مفعول کو کہتے ہیں جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت کی جائے اور فاعل کو حذف کر کے مفعول کو ذکر کر دیں۔ بالفاظ دیگر مفعول مالم يُسَمَّ فَاعِلُهٗ وہ فعل مجہول ہوتا ہے، وہ فعل مجہول فاعل کا ذکر کئے بغیر اپنے مفعول کا ذکر کرتا ہے۔ جیسے قُتِلَ زَيْدٌ۔ زید قتل کیا گیا۔ اس میں زید مفعول مالم يُسَمَّ فَاعِلُهٗ ہے۔

س: مبتداء خبر کی وضاحت کریں اور مثالیں دیں۔

ج: مبتداء و خبر: جملہ اسمیہ کے پہلے حصے کو مبتداء اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ مبتداء اور خبر دونوں اسم ہوتے ہیں۔ مبتداء ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے اور خبر ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے، مگر جب کبھی نکرہ کسی صفت کے ساتھ مخصوص ہو جائے تو اُسے مبتداء بنایا جاسکتا ہے۔ اَلْوَلَدُ ذَاهِبٌ میں الولد مبتداء ہے اور مرفوع ہے اور اَلْعِلْمُ نُوْرٌ میں نور خبر ہے اور مرفوع ہے۔

س: اسم مجرور کی تعریف کریں اور اس کی اقسام لکھیں۔

ج: مجرور اس اسم کو کہتے ہیں جو جر کی حالت میں ہو، یعنی اس اسم کے آخری حرف کے نیچے زیر ہو۔ جس حرف کے نیچے جر (زیر) ہو اُسے مجرور کہا جاتا ہے۔
کسی اسم کے مجرور ہونے کی دو صورتیں ہیں۔
(1) مجرور بالحرف، (2) مجرور بالمضاف (بالاضافۃ)

س: مجرور بالحرف سے کیا مراد ہے؟ مثال دے کر واضح کریں۔

ج: المجرور بالحروف: اگر کسی مرکب میں صرف جر لفظاً (ظاہری طور پر) موجود ہو تو ایسے مرکب کو "جار" اور "مجرور" کہتے ہیں۔ جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الكوفة (میں بصرہ سے کوفہ تک گیا)۔
اس مثال میں البصرۃ اور الکوفۃ مجرور ہیں اور من اور الی حرف جارہ ہیں۔
حروف جارہ کتنے ہیں؟ ان کے نام بمعہ مثالیں لکھیں؟
حروف جارہ کی تعداد سترہ ہے۔
(1) با (ب)، (2) تا (ت)، (3) کاف (ك)، (4) لام (ل)، (5) واؤ (و)، (6) مُنذ، (7) مُذ، (8) خَلا، (9) رُبَّ، (10) حَاشَا، (11) مِنْ، (12) عَدَا، (13) فِيْ، (14) عَنْ، (15) عَلٰى، (16) حَتّٰى، (17) اِلٰى۔
مثالیں: (1) (ب) عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، (2) لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (3) تَاللّٰهِ، (4) اَدْعُوْ لِلْمَرِيْضِ، (5) جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ، (6) جِئْتُ مِنَ السُّوْقِ، (7) مَشَيْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ، (8) اَلْكِتَابُ عَلَى الْكُرْسِيِّ۔
حروف کی دو اقسام کونسی ہیں؟ ان کے نام بمعہ تعریفیں لکھیں۔
حروف کی دو قسمیں ہیں: 1۔ حروف عاملہ 2۔ حروف غیر عاملہ۔
1۔ حروف عاملہ: حروف عاملہ وہ حروف ہیں جو کسی کلمہ سے پہلے آ کر اس کے اعراب (زبر، زیر، پیش) میں تبدیلی لاتے ہیں جیسے

لیْ (میں) اِنْ (بے شک) یَا (اے)۔

2۔حروف غیر عاملہ:حروف غیر عاملہ وہ حروف ہیں جو کسی کلمے یا جملے پر داخل ہو کر کوئی عمل نہیں کرتے ہیں جیسے حروف عطف،استفہام وغیرہ۔(وَ۔ ثُمَّ۔ اَوْ) وغیرہ۔

س: حروف جارہ کی تعریف کریں اوران کے نام لکھیں۔

ج: یہ وہ حروف ہیں جو اپنے بعد والے اسم کو جر (زیر) دیتے ہیں جیسے فِی الدَّارِ (گھر میں) تَاللّٰہِ (خدا کی قسم) ان حروف کو کسی شاعر نے اس شعر میں سمو دیا ہے۔

باء وتاء و کاف ولام و واو منذ،مذ،خَلَا

رُبَّ،حَاشَا مِنْ عَدَا فِیْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

س: حروف عطف کی تعریف کریں ۔اس کے نام بمعہ امثلہ لکھیں۔

ج: وہ حروف ہیں جو کلمات کو ملانے کے کام آتے ہیں یہ مندرجہ ذیل ہیں واؤ (و) ثُمَّ ۔ اَوْ ۔اِمَّا۔ فَا ۔ اَمْ ۔ بَلْ ۔ لَا۔ لٰکِنْ۔ حَتّٰی۔جیسے نَاصِرٌ وخَالِدٌ (ناصر اور خالد) دَرَسَ نَاصِرٌ ثُمَّ کَتَبَ (ناصر نے سبق پڑھا پھر لکھا)۔

س: حروف استفہام کون کون سے ہیں،ان کے نام بمعہ امثلہ لکھیں۔

ج: حروف استفہام وہ حروف ہیں جن کے ذریعے کسی سے سوال کیا جاتا ہے یہ ہیں۔1۔ ہمزہ۔2۔ھَلْ جیسے اَجَاءَ زُبَیْرٌ؟(کیا زبیر آیا؟)ھَلْ اَنْتَ مُسْلِمٌ؟ (کیا تو مسلمان ہے؟)ان کے علاوہ مَنْ (کون؟) مَا (کیا؟) مَاذَا (کیا؟) کَمْ (کتنا) مَتٰی (کب) اَیْنَ (کہاں) کَیْفَ (کیسے) لِمَ (کیوں) لِمَاذَا (کس لیے) وغیرہ۔بھی حروف استفہام کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔

س: فعل ماضی کی تعریف بمعہ امثلہ کریں۔

ج: جس فعل سے کسی کام کا گزرے ہوئے زمانہ میں واقع ہونا سمجھا جائے اُسے فعل ماضی کہتے ہیں۔جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا) قَرَءَ خَالِدٌ۔ خالد نے پڑھا۔اَکَلَ نَاصِرٌ۔ ناصر نے کھایا۔

س: فعل ماضی کی اقسام بیان کریں۔

ج: فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں۔(1) ماضی مطلق،(2) ماضی قریب،(3) ماضی بعید،(4) ماضی استمراری،(5) ماضی شکیہ،(6) ماضی تمنائی۔

س: ماضی مطلق کی تعریف کریں۔نیز اس کے صیغے بتائیں۔

ج: جب فعل میں قریب یا بعید زمانے کا پتہ نہ لگے تو اُسے ماضی مطلق کہتے ہیں۔جیسے ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اس نے سنا) نَصَرَ (اُس نے مدد کی)

عربی زبان میں فعل ماضی کے چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

تین مذکر غائب کے لئے۔تین مؤنث غائب کے لئے۔

تین مذکر حاضر کے لئے تین مؤنث حاضر کے لئے۔

واحد متکلم واحد مذکر اور واحد مونث دونوں کے لئے آتا ہے اور جمع متکلم تثنیہ مذکر،تثنیہ مؤنث جمع مذکر،جمع مؤنث چاروں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

س: فعل ماضی کی اقسام لکھیں۔اور تعریفیں بیان کریں۔

ج: (1) فعل ماضی معروف، (2) فعل ماضی مجہول۔

فعل ماضی معروف::جب بھی فعل کا فاعل مذکر ہو تو ماضی معروف کہلائے گا۔جب فعل پہلے آئے اور فاعل پیش کے ساتھ آتا ہے۔فعل متعدی میں مفعول فاعل کے بعد آتا ہے۔عربی میں مفعول زبر والا ہوتا ہے۔

فعل ماضی مطلق مجہول: وہ فعل ہے جس میں فاعل معلوم نہ ہو، جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ (زید مارا گیا) اور فعل کی نسبت اس کے مفعول کی طرف ہو۔ یہاں زید جو کہ مفعول ہے، کو نائب فاعل یا قائم مقام فاعل کہتے ہیں۔

س: فعل ماضی قریب کی تعریف بمعہ مثال کریں اور اس کے بنانے کا طریقہ لکھیں؟

ج: جب فعل سے یہ ظاہر ہو کہ کام کئے ہوئے ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی، جیسے قَدْ عَرَفْنَا قَدْرَ الْعِلْمِ (ہم نے علم کی قدر پہچانی)

بنانے کا قاعدہ: ماضی مطلق سے پہلے قد لگانے سے ماضی قریب بن جاتی ہے۔ گردان کرتے وقت قَدْ کے لفظ میں کوئی تبدیلی نہیں آتی اور یہ تمام صیغوں میں ایک ہی حالت رہتی ہے، جیسے قَدْ سَمِعَ۔ قَدْ ذَهَبَ اس ایک مرد نے سنا۔ وہ ایک مرد گیا۔

س: فعل ماضی بعید کی تعریف کریں اور بنانے کا طریقہ بھی لکھیں۔

ج: جس فعل سے معلوم ہو کہ یہ کام کئے ہوئے کافی دیر ہو چکی ہے، اُسے ماضی بعید کہتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق پر کان لگانے سے ماضی بعید بن جاتی ہے۔ گردان کرتے وقت جیسے ماضی مطلق کے صیغے بدلیں گے، ان کے ساتھ کان کا لفظ بھی بدلتا جائے گا، جیسے كَانَ ضَرَبَ، كَانَ سَمِعَ كَانَ قَامَ۔ جیسے ماضی کے صیغے بدلتے جائیں گے ان کے ساتھ ساتھ کان کا لفظ بدلتا جائے گا۔ جیسے كَانَ ضَرَبَ، كَانَا ضَرَبَا، كَانُوا ضَرَبُوْا۔

س: ماضی استمراری کی تعریف بمعہ مثالیں کریں اور اس کے بنانے کا طریقہ بیان کریں۔

ج: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا گزرے ہوئے زمانہ میں جاری رہنا پایا جائے۔ جیسے كَانَ يَسْمَعُ (وہ سنتا رہا) كَانَ يَاكُلُ وہ کھاتا رہا۔

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع سے پہلے کان لگانے سے ماضی استمراری بن جاتی ہے۔ مضارع کے صیغوں کے ساتھ ساتھ کان کے صیغے بھی بدلیں گے۔ جیسے كَانَ يَقْتُلُ وہ قتل کرتا رہا۔ كَانَ يَضْرِبُ وہ مارتا رہا۔

س: ماضی شکیہ اور ماضی تمنائی کی تعریفیں کریں۔

ج: ماضی شکیہ: گزشتہ زمانے کا ایسا فعل جس کے ہونے یا کرنے میں شک پایا جائے۔ جیسے لَعَلَّ سَمِعَ شاید اس نے سنا ہو۔

ماضی تمنائی: گزشتہ زمانے کا ایسا فعل جس کے ہونے یا کرنے میں خواہش یا تمنا پائی جاتی ہو۔ ماضی تمنائی کہلاتی ہے۔

س: فعل مضارع کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

ج: فعل مضارع وہ فعل ہوتا ہے، جو زمانہ حال اور مستقبل دونوں پر دلالت کرے۔ جیسے يَجْلِسُ (وہ ایک آدمی بیٹھتا ہے یا بیٹھے گا) يَاكُلُ وہ ایک آدمی کھاتا ہے۔ یا کھائے گا۔ يَسْمَعُ (وہ سنتا ہے یا سنے گا)

س: فعل مضارع معروف کی تعریف کریں۔

ج: فعل مضارع معروف اس فعل کو کہتے ہیں، جو زمانہ حال اور زمانہ مستقبل، دونوں سے تعلق رکھتا ہو اس کا فاعل معلوم اور واضح ہوتا ہے۔

س: حروف اصلی کے اعتبار سے اسم یا فعل کی اقسام بیان کریں اور تعریفیں کریں۔

ج: حروف اصلی کے اعتبار سے تمام فعل اور اسم کی دو قسمیں ہیں۔

(1) ثُلَاثِيٌّ ، (2) رُبَاعِيٌّ۔

ثُلَاثِيٌّ: اس کو کہتے ہیں، جس میں تین اصلی حروف ہوں، جیسے ضَرَبَ، نَصَرَ وغیرہ ثلاثی کی دو قسمیں ہیں۔ (1) ثلاثی مجرد، (2) ثلاثی مزید فیہ۔

رُبَاعِيٌّ: وہ ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں۔ جیسے دَحْرَجَ، بَعْثَرَ وغیرہ رباعی کی دو اقسام ہیں۔ (1) رباعی مجرد، (2) رباعی مزید فیہ۔

مجرد: "مجرد" اُسے کہتے ہیں، جس کی ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں کوئی حرف زائد نہ ہو۔ یعنی تمام حروف اصلی ہوں، جیسے نَصَرَ، ضَرَبَ ثلاثی مجرد ہے اور دَحْرَجَ، بَعْثَرَ، رباعی مجرد ہے۔

مزید فیہ: وہ ہے جس کی ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے اِجْتَنَبَ، اِسْتَنْصَرَ ثلاثی مزید فیہ ہے اور تَسَرْبَلَ، تَزَنْدَقَ رباعی مزید فیہ ہے۔

س: ثلاثی مجرد کے ابواب کون کون سے ہیں؟ ان کے نام لکھیں؟

ج: ثلاثی مجرد کی چھ قسمیں ہیں، جن کو "چھ ابواب" کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

باب اول : نَصَرَ يَنْصُرُ

باب دوم : ضَرَبَ يَضْرِبُ

باب سوم : سَمِعَ يَسْمَعُ

باب چہارم : فَتَحَ يَفْتَحُ

باب پنجم : كَرُمَ يَكْرُمُ

باب ششم : حَسِبَ يَحْسِبُ

س: ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب ہیں، نیز پہلے تین ابواب کا نام لکھیں۔

ج: ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ہیں۔ ان میں تین اول "اُمُّ الْاَبْـــوَابْ" یعنی اصل ابواب کہلاتے ہیں، کیونکہ ان تینوں ابواب میں حرکت عین (ع) ماضی، مخالف حرکت عین مضارع ہے۔ یہ تینوں ابواب کثیر الاستعمال ہیں۔

س: ثلاثی مزید فیہ کی تعریف کریں اور اس کے ابواب کے نام لکھیں۔

ج: ثلاثی مجرد کے اصلی حروف میں جب ایک یا دو لفظ بڑھا کر افعال بناتے ہیں تو ان کو ثلاثی مزید کہتے ہیں۔ ثلاثی مزید کے آٹھ ابواب زیادہ مشہور ہیں۔ ہر باب میں الگ الگ خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔

س: باب افعال کے کوئی سے پانچ خواص لکھیں۔

ج: (1) تعدیہ: یعنی جو مجرد میں لازم ہے، وہ افعال میں متعدی ہو جاتا ہے اور اگر وہاں متعدی بیک مفعول ہے تو یہاں متعدی بہ دو مفعول ہو جاتا ہے۔ جیسے خَرَجَ زَيْدٌ (زید نکلا) اَخْرَجْتُهٗ (میں نے اس کو نکالا)

(2) تصییر: یعنی کسی چیز کو صاحب ماخذ بنا دینا جیسے اَشْرَكْتُ النَّعْلَ میں نے جوتی شراک دار بنائی۔

(3) الزام: یعنی متعدی سے لازم کرنا جیسے اَحْمَدُ زَيْدٌ (زید قابل تعریف ہوا)۔

(4) تعریض: یعنی فاعل کا مفعول کو ماخذ کی جگہ لے جانا جیسے اَبَعْتُ الفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیچ کی جگہ لے گیا)۔

(5) وجدان: یعنی کسی شئے کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا جیسے اَبْخَلْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو بخیل پایا)

س: مندرجہ ذیل عبارت کا ترجمہ کریں۔

**فكان جوابه جواب فخور بدينه ' غيور على عقيدته وضميره قال: اولو كنا كارهين قد افترينا على الله كذبا إن عدنا في ملتكم بعد إذ نجّنا الله منها وما يكون لنا أن نعود فيها إلا أن يشاء الله ربنا وسع ربنا كل شيءٍ علما على الله توكلنا ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفتحين۔**

ج: حضرت شعیب علیہ السلام کا جواب ایک ایسے شخص کا جواب تھا جسے اپنے دین پر فخر ہو اور جو اپنے اعتقاد اور ضمیر کے بارے میں غیرت رکھتا ہو۔ آپ نے فرمایا خواہ ہمیں (تمہارے مذہب کی طرف لوٹ آنا) پسند نہ بھی ہو (یعنی کیا ہمیں زبردستی تمہارے دین کی طرف پھیرا جائیگا؟) اگر ہم تمہارے مذہب میں پلٹ آئیں تو ہم اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے ہوں گے جبکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے چھٹکارا دے چکا ہے ہمارے لیے یہ نامناسب ہے کہ ہم اس دین کی طرف پلٹ آئیں مگر یہ کہ ہمارا پروردگار ہی ایسا چاہے ہمارے پروردگار کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردے اور تو فیصلہ کرنے والوں میں سے بہترین فیصلہ کرنیوالا ہے۔

س: سورۃ التین مکی ہے یا مدنی۔

ج: یہ مکی سورۃ ہے۔

س: سورۃ التین کی آیات کی تعداد بتائیں؟
ج: اس کی آیات کی تعداد آٹھ ہے۔
س: اس سورت میں کون سے موضوعات بیان کئے گئے ہیں؟
ج: اس سورت میں نوع انسانی کا حال بیان ہوا ہے کہ اس انسانی مخلوق کا معاملہ کہاں ختم ہوگا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی ذات پر ایمان رکھنے والوں کے لئے کیا کیا نعمتیں تیار کی ہیں۔
س: لفظ التین کی وضاحت بیان کریں؟
ج: استاذ امام (محمد عبدہ) کے بقول اس جگہ تین سے مراد پہلے انسان کا وقت مراد ہے جب وہ اپنے قیام جنت کے دوران انجیر کے پتوں کے ذریعے درخت کا سایہ حاصل کرتا تھا
س: زیتون سے کیا مراد ہے؟
ج: زیتون سے مراد حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی اولاد کا وقت مراد ہے جب انہوں نے ایک پرندے کو بھیجا تو وہ ان کی طرف زیتون کا پتا اٹھا لایا جسے دیکھ کر وہ خوش ہوا اور انہوں نے معلوم کر لیا کہ طوفان زمین سے رخصت ہو گیا ہے۔
س: طور سینین سے کونسا پہاڑ مراد ہے؟
ج: طور سینین سے مراد وہ پہاڑ ہے جس کے پاس اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کی تھی
س: کس شہر کو بلد امین کہا گیا ہے؟
ج: بلد الامین سے مراد مکۃ المکرمہ ہے جسے اللہ نے کعبہ کے ذریعے عزت بخشی۔
س: سورۃ التین میں دین سے کیا مراد ہے؟
ج: اور دین سے مراد جی اٹھنے کے بعد والی جزا ہے۔
س: سورۃ العلق مکی ہے یا مدنی؟ اس کی آیات کی تعداد بتائیں۔
ج: یہ سورت مکی ہے اور اس کی انیس آیات ہیں اور یہ قرآن کی نازل ہونے والی سورتوں میں سے پہلی سورت ہے
س: سورۃ قدر مکی ہے یا مدنی؟ اس کی آیات کی تعداد لکھیں۔
ج: یہ سورت مکی ہے اور اس کی پانچ آیات ہیں۔
س: سورۃ القدر میں قدر سے کیا مراد ہے؟
ج: القدر سے مراد عظمت اور بزرگی ہے اور یہ کلمہ عربوں کے اس روزمرہ سے تعلق رکھتا ہے جو وہ عام طور بولتے ہیں کہ فلاں کی فلاں کے ہاں قدر ہے یعنی مرتبہ اور بزرگی۔
س: تنزل الملائکۃ سے مراد کونسے فرشتے ہیں؟
ج: تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ: یعنی فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ اس پاکیزہ نفس پر واضح و آشکارا ہوتے ہیں، جسے اللہ نے اپنی تجلی قبول کرنے کے لیے تیار کیا ہے اور وہ حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک ہے۔
س: سورۃ البینہ مکی ہے یا مدنی؟ نیز اس کی آیات کی تعداد بتائیں۔
ج: یہ مدنی سورت ہے اور اس کی آٹھ آیات ہیں۔
س: اہل کتاب سے کون سے لوگ مراد ہیں؟
ج: اہل کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں
س: مشرکین سے مراد کون سے لوگ ہیں؟
ج: مشرکین سے مراد عرب وغیرہم کے آستانہ پرست اور بت پرست لوگ ہیں
س: الدین سے کیا مراد ہے؟

ج: الدین سے مراد عبادت ہے

س: حنفاء سے کیا مراد ہے؟

ج: حنفاء کا واحد حنیف ہے اور اس کا اصل معنی مائل اور منحرف ہے اور اس سے مراد اپنے آپ کو اللہ کے مطیع کر کے کجی اور ٹیڑھ سے منحرف ہونا ہے۔

س: سورۃ زلزال مکی ہے یا مدنی؟ اس کی آیات کی تعداد بتائیں۔

ج: یہ مدنی سورت ہے اور اس کی آٹھ آیات ہیں۔

س: زلزلہ سے کیا مراد ہے؟

ج: اضطراب سمیت سخت طرح کی حرکت کو زلزلہ کہتے ہیں۔

س: لفظ اثقال کی وضاحت کریں۔

ج: اثقال کا واحد ثقل ہے اور اصل میں اس سے مراد گھریلو سامان ہوتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے اور تم اٹھاتے ہوا پنے بوجھ دوسرے شہر کی طرف نہیں ہوتے تم پہنچنے والے مگر جان جوکھوں میں ڈالنے کے بعد۔ اس سے مراد زمین کے پیٹ میں مدفون چیزیں ہیں جیسے مردے اور خزانے۔ اوحی کا کلمہ اسی قبیل سے ہے جو تم کہتے رہتے ہو۔ میں اس کے لیے یا اس کی طرف وحی کی یا اس کے لیے وحی کی یا اس کے لیے وحی کی گئی یعنی اس سے خفیہ بات کی یا اسے الہام کیا قرآن میں ہے اور تیرے رب نے (شہد کی) مکھی کی طرف وحی کی۔

س: مثقال ذرۃ سے کیا مراد لیا گیا ہے۔

ج: مثقال ذرۃ سے مراد اس کا وزن ہے اور کسی چیز کی چھوٹائی بیان کرنے کے وقت بطور مثال کہا جاتا ہے۔ رائی برابر۔

س: سورۃ الزلزال کے مقاصد لکھیں؟

ج: یہ سورت کریمہ دو مقاصد پر مشتمل ہے

1) قیامت کے روز زمین کا لرزنا اور اس روز لوگوں کا خوف زدہ ہونا۔

2) پیشی اور حساب کے لیے لوگوں کا جانا پھر ان کے اعمال پر ان کو بدلے کا ملنا۔

س: سورۃ العدیت مکی ہے یا مدنی؟ اس کی آیات کی تعداد لکھیں۔

ج: یہ مکی سورت ہے اور اس کی آیات گیارہ ہیں۔

س: العادیات سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کا واحد لکھیں۔

ج: العادیات کا واحد عادیۃ ہے اور یہ عدو سے مشتق ہے اور عدو کا معنی ہے دوڑنا۔

س: لفظ موریات کی وضاحت بیان کریں۔

ج: اور موریات کا واحد موریۃ ہے اور یہ ایراء سے مشتق ہے اور اس کا معنی آگ نکلنا ہے۔ جب کوئی شخص چقماق وغیرہ کے ذریعے آگ نکالے تو آپ کہیں گے اوری فلاں۔

س: القارعۃ مکی ہے یا مدنی؟ اس کی آیات کی تعداد لکھیں۔

ج: یہ مکی ہے اور اسکی آیات گیارہ ہیں۔

س: لفظ القارعۃ کی وضاحت بیان کریں۔

ج: القارعۃ بھی قیامت کے مختلف ناموں میں سے ہے اور اس کا نام القارعۃ اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ اپنی ہولناکی سے دلوں کو کھٹکھٹائے گی (اور یہ نام بھی) حوادث الدھر کے عظیم حادثے کے اس نام کی طرح ہے جسے قارعۃ کہا جاتا ہے قرآن میں ہے (اور کافروں کو ان کے کیے کی بدولت مسلسل کھٹکا پہنچتا رہے گا) یعنی عظیم حادثہ جو انہیں کھٹکھٹائے گا اور ان کے جسموں کو تھپیڑے لگائے گا جس سے وہ تکلیف محسوس کریں گے۔

س: سورۃ التکاثر مکی ہے یا مدنی؟ اس کی آیات کی تعداد لکھیں۔

ج: یہ مکی سورت ہے اور اس کی آٹھ آیات ہیں۔

س: لفظ "التکاثر" کی وضاحت کریں؟

ج: اور تکاثر سے مراد کثرت کی وجہ سے فخر کرنا ہے اس طرح کہ ہر کوئی دوسرے سے یوں کہے کہ میں تجھ سے مال کے اعتبار سے زیادہ ہوں اور میں تجھ سے اولاد کے اعتبار سے زیادہ ہوں میں تجھ سے لڑائی بھڑائی والے آدمیوں کے اعتبار سے بڑھا ہوا ہوں۔

س: سورۃ العصر مکی ہے یا مدنی؟ اس کی آیات کی تعداد بیان کرتے ہوئے اس کے موضوعات لکھیں۔

ج: یہ مکی سورت ہے اور اس کی تین آیات ہیں یہ سورۃ الم نشرح کے بعد نازل ہوئی اور اس کی ماقبل سے مناسبت یہ ہے کہ اللہ نے گزشتہ سورت میں بیان کیا کہ انسان فخر اور بہتات میں مشغول رہتے ہیں اور ہر اس معاملے میں مصروف ہیں جو اللہ کی اطاعت سے غافل کر دے اور یہاں ذکر کیا کہ انسان کی طبیعت ہی اسے ہلاکت کیطرف بلانے میں گرانے والی ہے البتہ وہ شخص مستثنیٰ ہے جسے اللہ نے بچالیا ہوا اور اس سے اس کے دل کی شرارتیں زائل کر دی ہوں گویا کہ یہ سورت گزشتہ سورت کی علت ہے کیونکہ گزشتہ سورت میں اس کی صفت بیان کی جو اپنی خواہش اور نفس کی پیروی کرتا ہے اور اپنے شیطان کے ساتھ ساتھ چلتا ہے حتی کہ وہ اسے ہلاکت میں گراتا ہے اور یہاں بیان کیا کہ جو کوئی اچھی خصلت اپنائے پھر اللہ پر ایمان لائے اور نیک کام کرے اور اپنے بھائیوں کو حق کی زنجیر تھامنے اور مشکلات کے موقعہ پر صبر کی تلقین کرے۔

س: سورۃ العصر کا ترجمہ بیان کریں۔

ج: زمانے کی قسم ٥ بے شک انسان خسارے میں ہے ٥ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی ٥

س: سورۃ الھمزہ مکی ہے یا مدنی؟ اس کی آیات کی تعداد بیان کریں۔

ج: یہ مکی سورت ہے اور اس کی نو آیات ہیں۔

س: لفظ ویل کی مکمل وضاحت کریں۔

ج: ویل سے مراد رسوائی اور عذاب ہے اور یہ لفظ ویل مذمت اور قباحت بیان کرتے وقت استعمال کیا جاتا ہے اور اس سے مراد ان کی صفات کی قباحت پر تنبیہ (آگاہ کرنا) ہے جو عنقریب ذکر کی جائے گی۔

س: لفظ "حطمہ" کی وضاحت کریں؟

ج: حطمۃ حطم سے ہے اور اس سے مراد توڑنا ہے۔ کہا جاتا ہے رجل حطمۃ جب وہ سخت ہو اور کسی چیز پر باقی نہ رہتا ہو۔ عربوں کی مثالوں میں ہے برے چرواہے حطمہ ہیں یعنی جو اپنے مویشیوں کو چور چور کر دیں اور سختی سے چلا کر توڑ دیں۔

س: سورۃ الفیل مکی ہے یا مدنی؟ اس کی آیات کی تعداد بتائیں۔

ج: یہ مکی ہے اور اس کی پانچ آیات ہیں۔

س: لفظ تضلیل کی وضاحت کریں۔

ج: تضلیل سے مراد ضائع کرنا اور باطل کرنا ہے تو کہا کرتا ہے میں نے فلاں کے مکر کو باطل کیا جب تو (بتائے کہ) میں نے اسے باطل اور ضائع کر دیا۔

س: سورۃ قریش مکی ہے یا مدنی؟ اس کی آیات کی تعداد بتائیں۔

ج: یہ مکی سورت ہے اور اس کی چار آیات ہیں۔

س: سورۃ الماعون مکی ہے یا مدنی، اس کی آیات کی تعداد بیان کریں۔

ج: یہ مکی سورت ہے اور اس کی سات آیات ہیں۔

س: سورۃ الکوثر کا تعارف کروائیں اور اس کے موضوعات بیان کریں۔

ج: یہ مکی سورت ہے اور اس کی تین آیات ہیں یہ سورہ عادیات کے بعد نازل ہوئی اور اس کی اپنے سے پہلے والی سورت سے مناسبت یہ ہے کہ اللہ نے پہلی میں قیامت کو جھٹلانے والے کے چار اوصاف بیان کیے۔ کنجوسی، نماز سے لاپرواہی، ریاء کاری، برتنے کی چیزوں سے روکنا اور یہاں اس خیر اور برکت کا وصف بیان کیا جو اس کے رسول ﷺ کو عطا کی گئی چنانچہ اس نے بیان کیا کہ اس نے آپ کو کوثر عطا کیا اور اس سے مراد بہت سی خیر ہے اور نماز کی حرص اور اس کی ہمیشگی اور اس میں اخلاص اور فقراء پر صدقہ وخیرات کی تلقین کی۔

س: سورۃ الکوثر کا شانِ نزول بیان کریں۔

ج: مشرکین مکہ اور منافقین مدینہ حضرت نبی اکرم ﷺ چار چیزوں کیوجہ سے عیب لگاتے اور آپ ﷺ پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ کہ کمزور لوگوں نے آپ کی پیروی کی اور بڑے بڑے سرداروں نے نہ کی۔ اگر اس کا لایا ہوا دین صحیح ہوتا تو اپنے اپنے قبائل میں مرتبہ و مقام اور اثر ورسوخ رکھنے والے لوگ اس کے مددگار ہوتے اور وہ اس بات کے کہنے میں اکیلے نہیں ہیں کیونکہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ قصہ میں ہے کہ قوم نوح نے کہا: اور ہم تیرے پیروکاروں کو اس کے علاوہ کچھ نہیں سمجھتے کہ وہ متفرق رائے رکھنے والے کمتر لوگ ہیں اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں دیکھتے اور ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔

س: سورۃ اخلاص مکی ہے مدنی؟ اس کی آیات کی تعداد بتائیں۔

ج: یہ مکی سورت ہے اور اس کی چار آیات ہیں۔

س: سورۃ اخلاص کا شانِ نزول بیان کریں۔

ج: امام ضحاک بیان کرتے ہیں کہ مشرکین نے جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف عامر بن طفیل کو بھیجا تو اس نے ان کی طرف سے آپ کو یوں کہا کہ تو نے ہماری لاٹھی توڑ دی (یعنی ہمارا اتحاد پارہ پارہ کر دیا) اور ہمارے دیوتاؤں کو گالی دی اور اپنے آباء واجداد کے دین کی مخالفت کی۔ اگر تو فقیر ہے تو ہم تجھے مالدار کر دیتے ہیں اور مجنون ہے تو ہم تیرا علاج کروا دیتے ہیں اور کسی عورت سے عشق ہو گیا ہے تو تیری شادی کر دیتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا نہ تو میں فقیر ہوں اور نہ مجنون اور نہ مجھے کسی عورت سے عشق ہے میں اللہ کا رسول ہوں میں تمہیں بتوں کی عبادت سے ہٹا کر اس کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں چنانچہ انہوں نے عامر آپ کی طرف دوسری مرتبہ بھیجا اور کہا: اس سے کہہ کہ ہمارے لیے اپنے معبود کی جنس بیان کرے کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا تو اللہ نے یہ سورت نازل فرمائی۔

س: سورۃ اخلاص کا ترجمہ بیان کریں۔

ج: (اے نبی!) آپ کہہ دیجئے: وہ اللہ ایک ہے O اللہ بے نیاز ہے O اس نے (کسی کو) نہیں جنا اور نہ وہ (خود) جنا گیا O اور کوئی اس کا ہمسر نہیں O

س: سورۃ الفلق مکی ہے یا مدنی اس کی آیات کی تعداد لکھیں۔

ج: یہ مکی سورت ہے اور اس کی پانچ آیات ہیں۔

س: لفظ الفلق سے کیا مراد ہے؟ اس کی تشریح قرآنی حوالے سے بیان کریں۔

ج: اور ایک چیز کے پھٹنے اور اس کے کچھ حصے کا دوسرے حصے سے جدا ہونے کو فلق کہتے ہیں تو کہتا ہے میں نے اس چیز کو پھاڑا تو وہ پھٹ گئی۔ چنانچہ اللہ نے بھی فرمایا ہے۔ وہ پھاڑنے والا ہے دانے اور گٹھلی کا۔ پھٹی ہوئی چیز کو فلق کہتے ہیں اور اس سے مراد ہر وہ چیز جسے اللہ پھاڑتا ہے جیسے زمین جو نباتات سے پھٹتی ہے اور پہاڑ جو کہ پانی کے چشموں سے پھٹتے ہیں اور بادل جو بارشوں کے پانی سے پھٹتے ہیں اور رحم جو ولادت سے پھٹتے ہیں۔

س: سورۃ الناس مکی ہے یا مدنی؟ اس کی آیات کی تعداد لکھیں۔

ج: یہ مکی سورت ہے اور اس کی چھ آیات ہیں۔

س: سورۃ الناس کا بامحاورہ ترجمہ بیان کریں۔

ج: (اے نبی!) کہہ دیجیے: میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں○ انسانوں کے بادشاہ کی○ انسانوں کے معبود کی○ وسوسہ ڈالنے والے (ذکر اللہ سن کر) پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے○ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے○ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے○

س: مندرجہ ذیل شعر کا اردو ترجمہ بیان کریں۔

لَكَ الْحَمْدُ وَالنَّعْمَاءُ وَالْمُلْكُ رَبَّنَا ۔۔۔ فَلَاشَيْءٌ أَعْلَى مِنْكَ مَجْداً وَ أَمْجَدُ

ج: اے ہمارے پالنے والے مالک تو ہی ہمارا بادشاہ حقیقی ہے۔ احسانات اور بادشاہی کے لائق تو ہی ہے۔ شرافت اور بزرگی میں کوئی چیز تجھ سے بڑھ کر نہیں ہے۔

س: رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں اشعار کس نے لکھے۔

ج: علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے۔

س: مندرجہ ذیل شعر کا اردو ترجمہ کریں۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ ۔۔۔ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ عَجَمٍ

ج: حضرت محمد ﷺ جو دونوں جہانوں، دونوں جماعتوں (انسان اور جن) اور عرب و عجم کے دونوں گروہوں کے سردار ہیں۔

س: علم اور عمل کے بارے میں اشعار کس نے لکھے؟

ج: امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھے۔

س: دنیا جنگ کا میدان ہے، یہ نظم کس نے لکھی؟

ج: شوقی بک نے۔

س: مشہور نظم الحکم کس نے تصنیف کی؟

ج: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔

س: نصاب میں شامل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مشہور نظم کا نام لکھیں؟

ج: فتح مکہ

# سابقہ پیپر کے حل شدہ معروضی سوالات

س: کلمے کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں؟ وضاحت کریں۔

ج: کلمہ کی تین اقسام ہوتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

اسم وہ کلمہ ہے جو اپنی ذات یا معنی پر دلالت کرے (یعنی جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو جائیں) اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے خالد، شیر، مکئی، باغ سچائی

وہ کلمہ جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہوں مگر اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے جیسے اس ایک مرد نے لکھا۔ وہ مار ہے یا مارے گا۔ میں سمجھتا ہوں یا میں سمجھوں گا۔

حرف وہ کلمہ ہے جو کامل معنی پر دلالت نہ کرے (یعنی جس کے معنی دوسرے کلمے کو ملائے بغیر معلوم نہ ہوں) جیسے سے، میں، تک اوپر، ساتھ، اگر، تحقیق۔ ان تینوں اقسام کے ملنے سے جملہ بنتا ہے۔

س: مرکب اضافی کی تعریف کریں۔

ج: مرکب اضافی وہ ہے جو دو کلموں پر مشتمل ہو پہلا کلمہ عوامل کے بدلنے سے بدل جائے اور اس کا نام مضاف ہوگا اور دوسرے کلمے ہمیشہ جر آئے گی اور اس کا نام مضاف الیہ رکھیں گے، مثلاً عبداللہ، لاہور کا شہر، کمرے کی کھڑکی۔

س: مرکب توصیفی کی تعریف بمع مثال کریں۔

ج: مرکب توصیفی دو کلموں سے عبارۃ ہوتا ہے دوسرا اعراب میں تذکیر و تانیث میں مفرد تثنیہ اور جمع میں پہلے کی پیروی کرتا ہے اور دوسرا پہلے کی وضاحت کرے گا جب وہ معرفہ ہوگا اور اس کی تخصیص کرے گا جب نکرہ ہوگا۔

دخلت بابامفتوحًا

میں کھلے دروازے سے داخل ہوا۔

س: اسم مذکر اور مونث کی تعریف کریں۔

ج: وہ اسم جو مذکر پر دلالت کرے جیسے خالد علی

وہ اسم جو مونث پر دلالت کرے جیسے سعاد۔ زینب

س: علامات تانیث بیان کریں۔

تانیث (مونث) کی چند علامات ہیں جن سے وہ پہچانی جاتی ہیں ان میں سے اہم یہ ہیں۔

مونث کی تاء (آخر پر ہو) جیسے خدیجہ، حمیدہ اور زہرۃ

مونث میں الف مقصورہ ہو جیسے سلمٰی، کبرٰی، صغرٰی

مونث میں الف ممدودہ آئے جیسے اسماء اور حسناء

س: اسم معرفہ اور اسم نکرہ کی تعریف کریں۔

ج: وہ اسم جو کسی معین چیز پر دلالت کرے معرفہ کہلاتا ہے۔

وہ اسم جو غیر معین چیز پر دلالت کرے نکرہ کہلاتا ہے۔

س: معرب کی تعریف کریں۔

ج: ہر اسم یا فعل مضارع جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدلتا ہے۔ معرب کہلاتا ہے۔ مثلاً کتاب آدمی (اسم کی نسبت سے) اور یکتب (وہ لکھتا ہے) یزرع (وہ کاشت کرتا) فعل کی نسبت کی مثالیں ہیں۔

س: مبنی کی تعریف بمعہ مثال کریں۔

ج: ہر کلمہ خواہ وہ اسم ہو یا فعل یا حرف اس کا آخر (داخل ہونے والے) عوامل کے اختلاف کے ساتھ ایک حالت میں رہے، اسم کی مثال ھذہ (یہ مونث) أنا (میں متکلم) ھولاء (یہ جمع کیلئے) اور فعل کی مثال (کتب) اس نے لکھا (حضر) وہ حاضر ہوا۔ (اُکتُبْ) تو ایک مرد لکھ۔ اور حرف کی مثال (ھل) کیا۔ (قد) تحقیق۔ اِن (بے شک)۔ الی (تک)

س: کون سے حروف مبنی ہوتے ہیں۔

ج: تمام حروف مبنی ہوتے ہیں۔

س: غیر منصرف کی تعریف کریں۔

ج: وہ اسم جس میں اسباب منع صرف کے اسباب میں سے ایک سبب پایا جائے۔ (غیر منصرف ہوگا)

س: ضمیر کی تعریف کریں۔

ج: ضمیر وہ ہے جو متکلم پر دلالت کرے جیسے أنا (میں) یا مخاطب پر دلالت کرے جیسے أنت (تو) یا غائب پر دلالت کرے جیسے ھو (وہ)

س: اسم اشارہ کی تعریف کریں۔

ج: وہ اسم جس کو حسی یا معنوی (اشارہ کے) واسطہ سے مقرر کر دیا جائے۔

س: اسم موصول کی تعریف کریں۔

ج: اسم موصول وہ ہے جو صلہ کا محتاج ہو اور اس کی ضمیر اسم موصول کی طرف لوٹے اور وہ مفرد تثنیہ جمع اور تذکیر و تانیث میں برابر ہوں۔

س: مبتدا اور خبر کی تعریف کریں۔

ج: مبتدا وہ اسم جو جملے کے آغاز میں مرفوع واقع ہو۔
خبر وہ جز جو مبتداء کے ساتھ واقع ہو اور مکمل فائدہ دے۔

س: حروف جر کی تعداد بتائیں۔

ج: حروف جار سترہ ہوتے ہیں۔

س: انّ وغیرہ کا عمل بیان کریں۔

ج: اِن واخواتھا حروف ناسخہ ہیں یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں یہ مبتداء کو نصب دیتے ہیں اور یہ اس کا اسم ہوگا اور خبر کو رفع دیں گے جو اس کی خبر ہوگا۔

س: إنّ وغیرہ کی بمعہ امثلہ وضاحت کریں۔

1) إنّ۔ تفیدالتوکید وتقع فی أوّل الکلام مثل إنّ محمدًا جالس

إن۔ تاکید کا فائدہ دیتا ہے اور کلام کے شروع میں آتا ہے مثلاً بے شک محمد بیٹھا ہے۔

2) أنّ۔ تفيد التوكيد أيضًا ويسبقها كلام مثل۔ علمت أن عليًا فهيم

أن تاکید کا فائدہ دیتا ہے اور اس سے پہلے کلام آتا ہے جیسے میں نے جانا کہ علی سمجھدار ہے۔

3) كأنّ تفيد التشبيه مثل كأنّ المعلم أب

کأن تشبیہ کیلئے آتا ہے جیسے کہ معلم باپ ہے۔

4) ليت تفيد التمني مثل ليت الشباب يعود

لیت تمنی کرنے کے لئے آتا ہے مثلاً کاش کہ جوانی لوٹ آئے۔

5) لعلّ تفيد الرجاء مثل لعلّ الله يرحمنا

لعل رجاء (امید) کا فائدہ دیتا ہے جیسے شاید اللہ ہم پر رحم کرے۔

6) لكنّ تفيد الاستدراك مثل خالد عالم لكنه فاسق

لکن استدراک کا فائدہ دیتا ہے جیسے خالد عالم ہے مگر وہ فاسق ہے۔

س: افعال ناقصہ بمع امثلہ بیان کریں۔

ج: کان واخواتھا کو افعال ناقصہ کہتے ہیں یہ مبتداء پر داخل ہوتے ہیں اس کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

1) مايعمل بدون شرط وهي ثمانية أفعال هي كان۔ ظلّ۔ أمسى۔ أضحى۔ بات۔ أصبح۔ صار۔ ليس

جو شرط کے بغیر کام کرتے ہیں وہ آٹھ افعال ہیں۔ کان۔ ظل۔ أمسی۔ أضحیٰ۔ بات۔ أصبح۔ صار۔ لیس

2) مايعمل بشرط أن يتقدم عليه نفي أو شبه وشبه النفي هو النهي والاستفهام وهو أربعة أفعال هي ما زال۔ ما إنفك۔ مافتي۔ مابرح

جو شرط کے مطابق کام کرتے ہیں اور اس پر نفی یا شبہ یا شبہ نفی (وہ نھی و استفہام) مقدم ہوگا اور وہ چار افعال ہیں جیسے مازال۔ ما انفک۔ مافتی۔ مابرح

3) مايعمل بشرط أن يتقدم عليه "ما" المصدرية الظرفية وهو فعل واحد "دام"

جو شرط کے مطابق کام کرے اور اس پر ما مصدریہ ظرفیہ مقدم ہوگا اور وہ ایک فعل "دام" ہے۔

مثالیں:

1) صار العجين خبزا — آٹے سے روٹی بن گئی۔

2) لن اساعدك مادمت مهملا — جب تک تو سست رہے گا میں تیری مدد نہیں کروں گا۔

3) ليست القواعد صعبة — قواعد مشکل نہ تھے۔

4) ظل الجوّ باردًا — ہوا ٹھنڈی ہوگئی ہے۔

س: فاعل کی تعریف کریں۔

ج: فاعل وہ اسم مرفوع ہے کہ اس سے فعل واقع ہو یا اس کے ساتھ متصف ہو اور فاعل کبھی اسم ظاہر ہوگا جیسے زید آیا۔

س: مفاعیل خمسہ کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کی الگ الگ تعریفیں کریں اور مثالیں تحریر کریں۔

ج: پانچ مشہور مفعول یہ ہیں:

(1) مفعول مطلق (2) مفعول بہ (3) مفعول فیہ (4) مفعول لہ (5) مفعول معہ

1) مفعول مطلق ایسا مصدر منصوب ہوتا ہے جو اپنے عامل فعل کی تاکید کرے یا اپنے عامل کی نوع کو بیان کرے یا اپنے عامل کی تعداد

بیان کرے۔

2) مفعول بہ وہ اسم منصوب ہوتا ہے کہ اس سے مستغنی ہونا ممکن ہوتا ہے اور کبھی اس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے اور اسم ظاہر ہوتا ہے مثلاً میں نے ست آدمی کو مارا اور کبھی ضمیر ہوتا ہے۔ جیسے میں نے تیری عزت کی۔

3) مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں وہ اسم منصوب جو زماں یا مکان پر دلالت کرے اور زمانہ کا حصول بھی ہو۔

4) مفعول لاجلہ وہ مصدر قلبی جو افعال قلوب سے ہیں جیسے خوف، ڈر، رغبۃ وخشیۃ، جو ذکر کیا گیا ہو اس غرض سے کہ وہ فعل کے حصول کے سبب کو بیان کرے اور وہ فاعل اور زمانہ کو بھی شریک ہو۔

5) وہ اسم منصوب جو واو کے بعد واقع ہو اور واؤ مصاحبۃ کا فائدہ دے اور یہ واو فعل سے قبل آئے جیسے محمد راستے کے ساتھ چلا یا اسم بعد جس میں فعل کا معنی پایا جائے جیسے میں راستے کے ساتھ ساتھ چلنے والا ہوں۔

س: حال کی تعریف کریں۔

ج: حال وہ صفت (خوبی) ہوتی ہے جو نکرہ منصوب ہو اور اپنے ساتھی کی ہیئت کو بیان کرے جس وقت فعل واقع ہو۔

س: حال کی اقسام بیان کریں۔

ج: اس کی تین قسمیں ہیں

1) مفرد یعنی اکیلا ہو اور نہ وہ جملہ ہو نہ جملے کے مشابہ ہو جیسے میں یونیورسٹی میں حاضر ہوا اس حال میں کہ میں سوار تھا۔

2) (حال) جملہ بھی ہو سکتا ہے مگر یہ جملہ اسمیہ ہوگا جیسے طلبہ حاضر ہوئے اور وہ تمام ذہین تھے۔

3) حال شبہ جملہ بھی ہو سکتا ہے اور وہ ظرف ہوگا جیسے لشکروں کے درمیان رابطہ قائم تھا اس حال میں کہ وہ پہاڑ کے اوپر تھے اور جار مجرور سے بھی رابطہ ہو سکتا ہے جیسے محمد چھکڑے پر چلا گیا۔

س: قصص النبیین کس کی تصنیف ہے۔

ج: ابوالحسن علی ندوی

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہاں پھینکا گیا۔

ج: دریا میں

س: نمرود کون تھا؟

ج: نمرود ایک ظالم اور جابر خدا کا منکر بادشاہ تھا۔

س: موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کس سے ہوا؟

ج: فرعون سے

س: حسن کے پیکر کون سے نبی ہیں؟

ج: حضرت محمد ﷺ

س: سب سے پہلے کس نبی کا قصہ بیان ہوا ہے؟

ج: حضرت شعیب علیہ السلام کا۔

س: سب سے آخری قصہ کس نبی کا بیان ہوا ہے؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا۔

س: تفسیر مراغی کی کون سی سورۃ سب سے پہلے نصاب کا حصہ ہے؟

ج: سورۃ التین

س: سورۃ لہب کس کے بارے میں بیان ہوئی؟

ج: سورۃ لہب ابولہب کی مذمت میں اتاری گئی۔

س: معوذتین کون سی سورتیں ہیں؟

ج: قرآن کی آخری دو سورتیں معوذتین کہلاتی ہیں۔

س: ثلث قرآن کس سورت کو کہتے ہیں؟

ج: سورۃ اخلاص۔

س: توحید پر مبنی سورت کا نام لکھیں؟

ج: سورۃ اخلاص

س: قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورت کون سی ہے؟

ج: سورۃ الکوثر

س: الحمد نظم کس نے تحریر کی؟

ج: امیہ بن ابی الصلت

س: مندرجہ ذیل اشعار کا اردو ترجمہ کریں؟

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ۔ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ عَجَمٍ

ج: حضرت محمد ﷺ جو دونوں جہانوں، دونوں جماعتوں (انسان اور جن) اور عرب و عجم کے دونوں گروہوں کے سردار ہیں۔

س: الحکم، کس نے تصنیف کی؟

ج: سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے تصنیف کی۔